11 جمادی الثانی 1445 ہجری پیر 25 دسمبر 2023

بسم اللہ الرحمٰن الرّحیمِ ط

درس 1۔

دعا۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم ط الحمد للہ رب العالمین ط

اللھم صل علیٰ سیدنا و مولانا محمدٍ و علیٰ آلہ و اصحابہ و بارک و سلِّم (تین مرتبہ)۔

ربَّنا یسرلنا ہٰذالکتابَ و لا تعسرہُ و تممہُ بالخیر، و بک نستعین۔ یا فتّاحُ یا علیمَ(3 مرتبہ)، آمین ثم آمین

اللھم صل علیٰ سیدنا و مولانا محمدٍ و علی الہ و اصحابہ و بارک و سلِّم(تین مرتبہ)۔

مصنف علم الصیغہ کا نام مفتی عنایت احمد ہے۔ یہ بڑے جیَّد عالم دین تھے۔ آج سے تقریبًا دو سو سولہ سال پہلے ہندوستان کے قصبہ دیوہ میں سن 1228 ہجری میں پیدا ہوئے۔ یہ شاہ محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی رح کے شاگرد تھے۔ اُن سے علم حدیث حاصل کیا اور پھر اسکے بعد درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ اور مفتی کے عہدے پر بھی فائز ہوئے۔

اُنہوں نے 1857ء کی جنگ آزادی میں حصہ لیا۔ انگریزوں نے اُنہیں گرفتار کر کے کالا پانی کے جیل میں جزیرہ انڈمان پر بھیج دیا۔ یہ جزیرہ ہندوستان کے ساحل سے سات آٹھ سو کلومیٹر دور تھا۔ اور یہ وہاں کئی سال تک قید رہے۔ جزیرہ انڈمان ہی میں مصنف رح نے علم الصیغہ لکھی۔ اور یہ کتاب اُنہوں نے صرف اپنے حافظے سے لکھی ہے۔ جزیرہ انڈمان میں اُس کے پاس کوئی اور کتاب نہیں تھا۔ وہاں پر ایک انگریز کے لئے عربی کتاب کا ترجمہ دو سال میں کیا۔ اور اُسی وجہ سے وہ انگریز خوش ہوا اور اُس کی رہائی کروا دی۔

پھر ہندوستان آ کر اُس نے حج کا ارادہ کیا۔ اور بحری جہاز میں جدّہ کے قریب وہ جہاز پہاڑی سے ٹکرائی اور حالت احرام میں اپنے ساتھیوں سمیت ڈوب گئے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے کروڑ ہا درجات بُلند فرمائے۔

کسی بھی علم کے شروع کرنے سے پہلے تین چیزوں کا جاننا ضروری ہے۔

1۔ اُس علم کی تعریف۔ 2۔ اُس علم کا موضوع۔ 3۔ اُس علم کی غرض اور اُسکا مقصد۔

علم الصرف کی تعریف: الصرفُ ھو عِلمٌ بِاُصولٍ یُعْرَفُ بھا احوالُ اَبنیةِ الکلمِ الّتِی لیست باِعْرابٍ و بناءٍ۔ یعنی علم صرف اُن قوانین کو جاننے کا نام ہے جن کے ذریعے معرب اور مبنی ہونے کے علاوہ کلمے کی بنے کے احوال کو جانا جاتا ہے، کہ کونسا کلمہ کس طرح بنا ہے۔ یعنی معرب اور مبنی بھی کلمہ کے احوال ہیں لیکن اُن کو علم النحو کے اندر پڑھتے ہیں۔

بنا: حالت اور بناوٹ۔ اور ابنیة یہ بِنا کی جمع ہے۔

علم صرف کا موضوع۔ الکلمةُ مِنْ حیثُ الصیغة۔ یعنی علم صرف کا موضوع کلمہ ہے اِس حیثیت سے کہ وہ کونسا صیغہ ہے۔ یعنی ماضی ہے، مضارع ہے ، یا امر ہے وغیرہ

علم الصرف کی غرض اور اسکا مقصد۔ صیانةُ الذمنِ عن الخطأِ اللفظِیِّ فِی کلامِ العرب من حیثُ الصیغة۔ ذہن کو بچانا لفظی غلطی سے کلام عرب میں صیغہ ہونے کی حیثیت سے۔ کہ کونسا صیغہ پڑھنا ہے اور کس طرح پڑھنا ہے۔ یعنی یضرب کو معروف پڑھنا ہے یا مجہول۔ مکرم کو فاعل پڑھنا ہے یا مفعول وغیرہ۔

علم صرف کا دوسرا نام علم تصریف بروزن تفعیل ہے۔ صرف کو جب باب تفعیل میں لے گئے تو تصریف بن گیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرّحیم۔

الحمد للہ تمام تعریفیں اُس اللہ کے لئے ہیں الذی بیدہٖ تصریفُ الاحوالِ کہ اُس کے قبضہ قُدرت میں ہے احوال کا پھیرنا۔ صَرَّفَ یُصَرِّفُ تصریف: پھیرنا، پلٹنا، ایک حالت سے دوسرے حالت کی طرف بدلنا۔ مثلاً کوئی غریب ہے تو اُس کو امیر بنا دیا کوئی امیر ہے تو اُس کو غریب بنا دیا۔ بِیدِہٖ: اُس کے قبضہ قدرت میں ہے :: و تخْفیفُ الا ثقالِ اور بوجھوں کو ہلکا کرنا یہ اللہ کے قبضہ قدرت میں ہے۔ مختلف قسم کے بوجھ، جیسے پریشانی کا بوجھ، غم کا بوجھ، قرضے کا بوجھ وغیرہ تخفیف: ہلکا کرنا، اَثقال: یہ جمع ہے ثِقَلْ کی۔ ثقَل بوجھ یا وزن کو کہتے ہیں۔

و الصَّلوٰۃُ وَالسّلامُ اور رحمت ہو اور سلامتی نازل ہو علیٰ سیِّدِ الھَادینَ تمام ہدایت دینے والوں کے سردار پر، سَیِّد: سراد، ھَادی: ہدایت دینے والا۔ ھادی اسم فاعل کا صیغہ ہے ھَدیٰ یھدی سے۔ ھَادِیٌ بروزن فاعلٌ میں یاء پر ضمہ ثقیل تھا تو گرایا۔ پھر یاء اور نون ساکن کے درمیان التقائے ساکنین علیٰ غیر حدّہٖ کی وجہ سے یاء گر گئی تو ھَادٍ رہ گیا۔ الیٰ مَحَاسِنِ الاَفْعَالِ اچھی افعال کی طرف۔ یعنی اچھے افعال کی طرف جو لوگ رہنمائی کرنے والے ہیں(انبیاء) اُن کے جو سردار ہے یعنی حضرت محمدﷺ اُن پر رحمت اور سلامتی نازل ہو۔و علیٰ اٰلہٖ اور اُن کی آل پر۔ یعنی حضورﷺ کی پیروی کرنے والوں پر۔ یعنی اہل ایمان۔ بعض کے نزدیک آل سے مراد متقی مؤمنین ہے۔ و صَحْبِہٖ اور حضورﷺ کے صحابہ^رض^ پر بھی اَلْمُضَارِعِیْنَ لَہُ جو اُن کے مُشابہ ہے۔ لہٗ کی ہا ضمیر سید الھادین یعین حضورﷺ کو راجع ہے۔ مُضَارِع: مُشابہ، ایک دوسرے کے مِثل ہونا۔ فعل مضارع کو مضارع اس لئے کہتے ہیں کیونکہ یہ اسم کے مشابہ ہے۔ فی الصِّفَاتِ والاعمَالِ۔^ط^ صفات اور اعمال میں۔ یعنی صفات بھی حضورﷺ جیسے اور اعمال بھی حضورﷺ جیسے۔

خطبے میں ایسے الفاظ لانا کہ جس سے آگے آنے والے مقصد یعنی کتاب کی طرف اشارہ ہو، تو اسے بَراعَتِ اِسْتِھلال۔ جیسا کہ اوپر خطبے میں تصریف، تخفیف، اثقال، افعال اور مضارع جیسے الفاظ آئیں۔

امّا بعد میگوید بندہ نیاز منِدِ بارگاہ ربّ صمد امّا بعد۔ کہتا ہے وہ بندہ جو محتاج ہے بے نیاز پروردگار کے در بار کا۔یعنی اللہ کا محتاج ہے۔ نیاز مند کا ایک معنیٰ ہے مُحتاج۔ یا نیاز مند کا ایک معنیٰ ہے فرماں بردار بارگاہ: در بار، رَبّ صمد: بے نیاز رب۔ بے نیاز: جو کسی کا محتاج نہ ہو، اور دوسرے اُس کے محتاج ہو۔ اَلْمُعْتَصِمْ بِذَیل سیّد الانبیاء تمام انبیاء کے سراد کے دامن کو تھامنے والا۔ یعنی ہم اگر اللہ کا قُرب حاصل کرنا چاہتا ہیں تو حُضُورﷺ کے واسطے کے بغیر حاصل نہیں کر سکتے ۔یعنی آپﷺ کے راستے پر چلنا ہوگا۔ معتصم: سہارا پکڑنا، پناہ پکڑنا، دامن تھام لینا۔ ذیل: دامن

محمد عنایت احمد غُفِرَ لَہُ الاَحَدْ وہ اللہ اُس کی مغفرت فرما دے۔ محمد عنایت احمد^رح^ یہ مصنف^رح^ کا نام ہے۔ اور اپنے لئے دُعا کر رہا ہے۔ اَلْاَحَدْ: وہ جو ایک ہے یعنی اللہ۔ کہ ایں رسالہ ایست کہ یہ ایک چھوٹی کتاب ہے۔ رسالہ: چھوٹی کتاب درعلم صرف علم صرف میں۔ کہ بَپَاس خاطِر دل کی رعایت رکھتے ہوئے۔ یعنی اُن کو خوش کرنے کے لئے۔ اس سے مراد حافظ وزیر علی صاحب ہے جس نے مصنف^رح^ سے درخواست کی تھی۔ کہ آپ بھی قید میں ہے اور میں بھی قید میں ہوں۔ میرے لئے کوئی رسالہ لکھے تاکہ آپ کے علم سے کچھ فائدہ اُٹھا سکوں۔ پاس: رعایت رکھنا، خاطر: دل شفیق جو شفقت کرنے والے ہے۔ یعنی ہم سے اچھا سُلوک کرنے والے ہیں۔ مُحسِن

نیکی کرنے والے ہیں۔ مَجْمَعْ مَحاسن جن میں اچھی خوبیاں جمع ہیں۔ حافظ وزیر علی صاحب بجزیره اَنْڈَمِین (اَنْڈَمَان بھی پڑھ سکتے ہیں۔ اور وہی پر ایک خوفناک جیل تھا جسکو کالا پانی کہتا تھا۔) بمَعْرضِ تحریر درآمد حافظ وزیر علی صاحب کے لئے جزیرہ انڈمان میں لکھی گئی۔

و حقیر دراں جزیره اور یہ عاجز اُس جزیرہ میں یعنی جزیرہ انڈمین میں۔ مصنفؒ اپنے لئے حقیر کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ از نیرنگ تقدیر بُوده تقدیر کی نیرنگیوں سے آیا تھا۔یعنی مجھے تقدیر نے یہاں پر پہنچا دیا۔ نیرنگ: مختلف رنگوں کا ہونا۔قسم قسم کے رنگوں والا ہونا۔ یعنی تقدیر بھی مختلف رنگوں والی ہوتی ہے، کبھی بادشاہ کو غریب بنا دیتا ہے اور کبھی غریب کو بادشاہ بنا دیتا ہے۔ و کتابے از ہیچ علم نَزْدِ خُودْ نَدَاشْتْ اور کسی علم کی کوئی بھی کتاب میرے پاس نہیں تھا۔ این رساله را بوضعی نِگاشت اس رسالہ کو میں نے ایسے طریقے سے لکھا۔ وضْعَ: طریقه، نگاشت: لکھنا که بجائے میزان و مُنْشَعِبْ و پنج گنج و زُبْده و صرفِ میر بکار آید ان کتابوں کی جگہ میرا یہ کتاب کام آئے۔ صرف کی چند کتابوں کا ذکر فرمایا۔ و بر فوائد دیگر ہم مشتمل باشد اور یہ کتاب دوسروں فائدوں پر بھی مشتمل ہوگی۔ یعنی اِس میں ایسے بھی فائدے ہیں جو اُن کتابوں میں نہیں ہیں۔

اب مصنفؒ اپنے کتاب کے لئے بھی دُعا کر رہے ہیں اور طالب علموں کے لئے بھی دُعا کر رہے ہیں۔ نَفَعَ اللّٰهُ به الطّالبین اللہ نفع دے اس کتاب کے ذریعے طالب علموں کو و رَزَقَهُمْ و اِیَّایَ اور نصیب فرما دیں اُن طلباء کو بھی اور مجھے بھی : رَزَقْ: عطا کرنا اِتِّبَاعَ سُنَّةِ سیِّدِ الْمُرسلینَ صلی اللّٰه علیه و علیٰ اٰلهٖ اجمعین تمام انبیاء کے جو سردار ہیں اُن کے سنت کے پیروی نصیب فرما دیں۔ صلی اللہ علیه و علیٰ آلہ اجمعین۔ رحمت نازل کرے اللہ تعالیٰ اُن پر بھی اور اُن کے آل پر بھی اور تمام صحابہؓ پر بھی۔

رساله مُشتمل است بریَک مقدمه و چہار باب و خاتمه۔ اور یہ رسالہ مُشتمل ہے ایک مقدمہ پر، چار باب اور ایک خاتمہ پر۔

درس 3۔ مقدّمه

در تقسیم کلمه و اَقسام آں۔ یہ مقدمہ ہے کلمہ کی تقسیم اور اُسکی قسموں کے بیان میں۔ در: میں، در کے بعد بیان کا لفظ محذوف نکالا ای در بیانِ تقسیم کلمہ و اقسام آں۔ کلمه که لفظِ موضوع مفرد را گویند کلمہ جو کہ لفظ موضوع مفرد کو کہتے ہیں۔ یعنی کلمہ لفظ ہوگا، موضوع ہوگا اور مفرد ہوگا۔ موضوعٌ بروزن مفعولٌ اور اسکا مادّہ ہے وَضَعَ بمعنیٰ مقرر کرنا۔ مُفرد: اکیلا۔ بر سه قسم است وہ تین قسم پر ہے۔ فعل وُ اسم وُ حرف فعل ہے اسم ہے اور حرف ہے۔ اس واؤ کو اکیلا نہیں پڑھنا بلکہ فعل کے ساتھ متصل پڑھنا ہے۔ فعل وُ کو فِعْلُ پڑھنا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مصنفؒ نے یہاں ترتیب کیوں بدلی۔ کیونکہ نحو کے اندر ہم نےپڑھا تھا کہ اسم، فعل اور حرف۔ اسکا جواب یہ ہے کہ صرفی حضرات کی زیادہ توجہ فعل کی طرف ہوتی ہے۔ کیونکہ صرفیوں نے زیادہ بحث کرنا ہے گردانوں اور صیغوں سے۔ اور گردانیں فعل کے اندر زیادہ ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے فعل کو مقدم کیا۔ اور نحوی حضرات چونکہ اعراب سے زیادہ بحث کرتے ہیں اسی لئے وہ اسم کو پہلے ذکر کرتے ہیں۔

فعل آں فعل وہ ہے که دلالت کند بر معنی مستقل جو ایک معنیٰ مُستقل پر دلالت کرے۔ یعنی خود بخود دلالت کرے۔ کسی اور لفظ کے جڑنے کا محتاج نہ ہو۔ با یکے از اَزمِنه ثلٰثه تین زمانوں میں سے کسی ایک زمانہ کے ساتھ۔ با: ساتھ، یکے: ایک۔ ازمنہ یہ جمع ہے زمانٌ کی۔ یہاں ایک اعتراض ہو سکتا ہے کہ مضارع کے ساتھ تو دو زمانے ملے ہوئے ہوتے ہیں۔ تو اس کے دو جواب ہیں۔ اگر ایک زمانہ ساتھ ملا ہوا ہو تو وہ فعل ہوتا ہے۔ اور اگر دو زمانے ملے ہوئے ہیں تو پھر تو بطریق اَولیٰ وہ فعل ہوتا ہے۔ دوسرا جواب: مضارع میں دونوں زمانوں کا احتمال ہوتا ہے۔آپ حال کے لئے بھی استعمال کر سکتے ہیں اور استقبال کے لئے بھی۔ لیکن جب آپ لکھتے ہیں یا بولتے ہیں تو پھر ایک ہی زمانہ مراد ہوگا۔ مثلاً یضرب زیدٌ میں یا تو حال کا ارادہ ہوگا، یا استقبال کا۔ حال کی صورت میں ترجمہ یوں ہوگا۔ "زید پٹھائی کرتا ہے یا زید پٹھائی کر رہا ہے۔"۔ اور استقبال کی صورت میں "زید پٹھائی کرے گا"۔ ماضی وُ حال وُ استقبال اور وہ تین زمانے ماضی، حال اور استقبال ہیں۔ چوں ضَرَبَ و یَضْرِبُ یاد رکھو ایک فعل کا مادّہ ہوتا ہے یعنی حروف اصلیه جو ایک مستقل معنیٰ پر دلالت کرتا ہے۔ جیسا کہ ضرب میں ضاد، را اور با۔ یہ مادّہ یا حروف اصلیه دلالت کرتا ہے کہ اسکا معنیٰ "مارنا یا پٹھائی کرنا" ہے۔ اور ایک فعل کا صورت یا ہیئت ہوتا ہے۔ یعنی اس مادّے یا حروف اصلیه پر جو مختلف حرکتیں اور سکون آتے ہیں یا اس کے ساتھ حروف زائدہ ملتے ہیں، وہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس معنیٰ کے ساتھ کونسا زمانہ جُڑا ہوا ہے۔ مثلاً ضَرَبَ کی صورت اور ہیئت ہمیں بتلاتا ہے کہ اس کے ساتھ زمانہ ماضی جُڑا ہوا ہے۔ یعنی مارا اُس ایک شخص نے زمانہ ماضی میں۔ اور اسی طرح یَضْرِبُ کی صورت اور ہیئت بتلاتا ہے کہ اس مادّہ کے معنیٰ کے ساتھ زمانہ حال یا استقبال جُڑا ہوا ہے۔ تو اس کا معنیٰ بن جائے گا " کہ وہ پٹھائی کرتا ہے زمانہ حال میں یا وہ پٹھائی کرے گا زمانہ استقبال میں"۔ اور اِضْرِبْ کی صورت اور ہیئت بتلاتا ہے کہ یہاں تو پٹھائی کسی سے طلب کر رہے ہو۔ یعنی مار تو ایک مرد۔ اور ظاہر سی بات ہے کہ یہ آگے مستقبل میں پٹھائی کرے گا۔

و اسم آنکه دلالت کند بر معنی مستقل اور اسم وہ ہے جو دلالت کرتا ہے ایک معنیٰ مستقل پر۔ یعنی اپنے معنیٰ پر خود بخود دلالت کرتا ہے۔ نه با یکے از ازمنه ثلٰثه نہ کہ تین زمانوں میں سے کسی زمانے کے ساتھ۔ چوں رَجُلٌ و ضاربٌ جیسا کہ رجل اور ضارب۔ سوال: ماضی، حال، استقبال، صبح، شام وغیرہ یہ تمام اسماء بھی ہیں لیکن اس کے ساتھ زمانہ بھی سمجھ میں آ رہا ہے۔جواب۔ فعل کا اپنا معنیٰ الگ ہوتا ہے اور زمانہ اُسکے ساتھ الگ ملا ہوا ہوتا ہے۔اور فعل کی صورت یا ہیئت زمانہ پر دلالت کرتا ہے۔ لیکن اسم میں ایسا نہیں۔ ماضی،حال، استقبال یہ تو عین زمانہ کا نام ہے۔ ایسا نہیں کہ ماضی کا اپنا معنیٰ الگ ہو اور اسکے ساتھ زمانہ الگ ملا ہوا ہے۔ بلکہ ماضی تو عین زمانہ ماضی کا نام ہے۔

و حرف آنکه دلالت کُند بر معنی غیرِ مستقل اور حرف وہ ہے جو کہ معنیٰ غیر مستقل پر دلالت کرتا ہے۔ یعنی خود بخود کسی معنیٰ پر دلالت نہیں کرتا۔ اسکے ساتھ جب کسی اور کلمہ کو جُڑیں گے تو اسکا معنیٰ سمجھ میں آئیں گا۔ جیسا کہ مِن استمعال ہوتا ہے "ابتدا" کے معنیٰ کے لئے۔ لیکن اس سے ابتدا کا معنیٰ سمجھ میں نہیں آتا جب تک آپ اس کے ساتھ دوسرے کلموں کو نہیں ملائیں گے۔ که بے ضَمِّ کلمه دیگر فہمیده نَشود کہ دوسرا کلمہ جُوڑے بغیر سمجھ میں نہ آئے۔ ضم: ملانا، جوڑنا چوں مِنْ و اِلیٰ جیسے مِنْ اور اِلیٰ

فعل باعتبار معنیٰ و زمانہ بر سہ قسم است فعل معنیٰ اور زمانہ کے اعتبار سے تین قسم پر ہے۔ ماضی وُ مضارع وُ امر ماضی، مضارع اور امر۔ ماضی آنکہ دلالت کُند بر وُقوع معنیٰ در زمانہ گذشتہ ماضی وہ ہے جو دلالت کرے معنیٰ کے ہونے پر گذشتہ زمانے میں۔ چوں فَعَلَ کرد آں یکمرد در زمانہ گذشتہ جیسا کہ فَعَلَ: کیا اُس ایک مرد نے گذشتہ زمانے میں۔ و مضارع آنکہ دلالت کند بر وقوع معنی در زمانہ حال یا آیندہ اور مُضارع وہ ہے جو دلالت کرے معنی کے ہونے پر زمانہ حال یا استقبال میں۔ چوں یَفْعَلُ میکُند یا خواہد کرد آں یکمرد بَزمانہ حال یا آیندہ جیسا کہ یَفْعَلُ: کرتا ہے یا کرے گا وہ ایک مرد زمانہ حال یا استقبال میں: میکند: کرتا ہے، خواہد کرد: کرے گا، آں: وہ۔ میکند کو می کُند(چھوٹی یاء یا یائے معروف کے ساتھ) اور مے کُند(بڑی یاء یا یائے مجہول کے ساتھ) دونوں طرح پڑھنا درست ہے۔ و امر آنکہ دلالت کُند بر طلب کاری از فاعل مخاطَب بزمان آیندہ اور امر وہ ہے جو دلالت کرے کسی کام کی طلب پر فاعل مُخَاطَب سے آنے والے زمانے میں۔ مُخَاطَبْ: یعنی جس سے آپ بات کرے اُس کو مُخَاطَبْ کہتے ہیں۔ مُخَاطِبْ: خطاب کرنے والا، بولنے والا، یعنی متکلم۔ چوں اِفْعَلْ بِکُن تو یکمرد بزمانہ آیندہ جیسا کہ اِفعَلْ: کر تو ایک مرد زمانہ آئندہ میں۔

ماضی و مضارع اگر نسبت فعل دَراں بفاعل یعنی کُنِنْدَہ کار باشد معروف باشد ماضی اور مُضارع میں اگر فعل کی نسبت ان میں فاعل کی طرف ہو یعنی کام کرنے والے کی طرف ہو تو وہ ماضی اور مضارع فعل معروف ہوں گے۔ دراں: اِن میں، باشد: ہوں چوں ضَرَبَ زد آں یکمرد جیسا کہ ضربَ: مارا اُس ایک مرد نے و یَضْرِبُ می زند یا خواہد زدآں یکمرد اور یضربُ: مارتا ہے یا مارے گا وہ ایک مرد۔ تو اس میں فعل کا فاعل کی طرف نسبت ہے۔ تو یہ دونوں فعل معروف ہیں۔ و اگر بمفعول باشد اور اگر ماضی اور مضارع میں فعل کی نسبت مفعول کی طرف ہو۔ یعنی آنکہ کار بَرُو واقع شُدہ باشد یعنی وہ شخص کہ کام اُس پر واقع ہوا ہو۔ آنکہ: وہ شخص، بَرو: اُس پر مجہول بَود وہ فعل مجہول ہوگا۔ چوں ضُرِبَ زدہ شد آں یکمرد جیسا کہ ضُرِبَ: مارا گیا وہ ایک مرد و یُضْرَبُ زدہ میشود یا زدہ خواہد شد آں یکمرد یُضْرَبُ: مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا وہ ایک مرد۔ یہ دونوں فعل مجہول ہیں۔

و امر مذکور نمیبا شد مگر معروف اور امر مذکور نہیں ہوگا مگر معروف ہی۔ یعنی امر ہمیشہ معروف ہی ہوگا۔ سوال: ہم نے تو امر معروف بھی پڑھا ہے اور مجہول بھی۔ معروف کی گردان: اِضْرب، اضربا، اضربوا، اضربی، اضربا، اضربنَ۔ اور مجہول کی گردان: لِتُضْرَبْ، لتُضربا، لتُضربوا، لتُضربی، لتُضربا، لتُضربنَ۔ جواب: یاد رکھئے امر واقعی معروف ہوتا ہے مجہول نہیں۔ اور یہ جو مجہول ہے، یعنی لام کے ساتھ لِتُضْرَب اسکو ہم مجازًا امر کہتے ہیں یہ حقیقت میں امر ہے ہی نہیں۔ کیونکہ امر کا معنیٰ ہے حکم دینا، اور اَمَر حاضر میں تُو حکم دیتا ہے کسی کو کام کرنے کے۔ اور یہ جو مجہول ہے لِتُضْرَبْ: چاہئے کہ تیری پٹھائی کی جائے۔ اس میں تو کسی کو حکم نہیں دیا جاتا۔ بلکہ اس میں تو ویسے ہی ایک خواہش کا اظہار ہے۔ پس یہ مجازًا امر ہے۔ تو معلوم ہوا کہ امر صرف معروف ہوتا ہے مجہول نہیں۔ ماضی و مضارع معروف و مجہول ماضی اور مضارع چاہے معروف ہو یا مجہول، اگر دلالت بر ثُبوت کارے کند اگر وہ کسی کام کے ثُبوت پر دلالت کرے اثبات باشد تو وہ مُثْبَتْ ہوگا۔ چوں نَصَرَ نُصِرَ یَنْصُرُ یُنْصَرُ --- و اگر بر نفی دلالت کند اور اگر ماضی اور مضارع چاہے معروف ہو یا مجہول

اگر نفی پر دلالت کرے نفی باشد تو وہ نفی ہوگا۔ چون ما ضرب و لا یضربُ جیسے کہ ما ضَرَبَ، ما ضُرِبَ اور لا یَضْرِبُ اور لا یُضْرَبُ۔۔ ماضی میں نفی کے لئے "ما" لے آتے ہیں اور مُضارع میں نفی کے لئے "لا" لے آتے ہیں۔

نوٹ۔ حروف اصلی کسی صیغے کے تمام گرادانوں میں پائے جاتے ہیں۔ اور گرتے نہیں۔ اگر کہیں گر جائے تو وہ اصلی نہیں بلکہ زائدہیں۔ مثلاً ضَرَبَ۔ اسکا جو بھی گردان آپ دیکھ   لے ، چاہے ماضی، مضارع، اسم فاعل، اسم مفعول، اسم آلہ، اسم ظرف، وغیرہ تو ہر ایک گردان میں ضاد، راء اور باء آپ پائیں گے۔

اشکال: مثال واوی سے وَعَدَ یَعِدُ ۔ یَعِدُ اصل میں یَوْعِدُ تھا۔ یَوْعِدُ میں یہ واؤ اصلی تھا اور گر گیا۔ نیز اور بھی بہت سی مثالیں اسی طرح ہیں کہ اُس میں حرف اصلی گر جاتا ہے۔ جیسا کہ اجوف سے قُلْتُ بروزن نَصَرْتُ اصل میں قَوَلْتُ تھا۔ اسی میں بھی واؤ گر گیا اور یہ واؤ اصلی تھا۔

جواب۔ اس کا جواب یہ ہے کہ آپ نے صحیح کے گردانوں میں دیکھنا ہے۔ اگر وہ حرف صحیح کے تمام گردانوں میں ہے تو وہ حرف اصلی ہے اور اگر صحیح کے تمام گردانوں میں نہ ہو تو وہ حرف اصلی نہیں ہے بلکہ زائد ہے۔ اسی لئے صرفی حضرات پہلے صحیح کے ابواب یاد کرا لیتے ہیں۔

نیز مجرد اور مزید کا پتہ لگانے کے لئے کسی بھی صیغے کی ماضی کی گردان کا پہلا صیغہ دیکھو۔ جیسا کہ ضَرَبَ بروزن فَعَلَ۔ تو یہ ثلاثی مجرد ہے۔ اور اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلَ تو اس میں شروع کا ہمزہ زائد ہے، لہٰذا یہ ثلاثی مزید ہوا۔

درس 4۔   و فعل بَاعتبارِ تَعدادِ حرفِ اصلی بر دو قسم است اور فعل جو ہے حرف اصلی کی تعداد کی اعتبار سے دو قسم پر ہے۔   فارسی میں اضافت کے لئے زیر لایا جاتا ہے۔ جیسا کہ غُلامِ زید۔ زید کا غلام۔ نیز یہ زیر کبھی صفت کے لئے بھی آتی ہے۔ مثلاً بہادُر آدمی کے لئے عربی میں رَجُلٌ شُجَاعٌ اور فارسی میں رَجُلِ شُجَاع ۔ ثلاثی و رباعی ایک ثلاثی ہے اور دوسرا رُباعی۔

ثلاثی آنکہ سہ حرف اصلی درو باشَد ثُلاثی وہ ہے کہ تین حرفِ اصلی اُس میں ہو۔ آن: وہ، دَر: میں، دَرو: اُس میں، یہ اصل میں دَرْ اُو تھا۔ چون نَصَرَ و یَنْصُرُ جیسا کہ نَصَرَ یَنْصُرُ۔ ایک ماضی کی مثال ہے اور ایک مضارع کی مثال ہے۔ اور کوئی حرف زائد نہیں۔ یَنصر میں ایک یاء حرف زائد ہے۔ لیکن ہم نے ماضی کے پہلے صیغے کو دیکھنا ہے اور اس میں تین حروف اصلی ہے۔

و رباعی آنکہ چار حرف اصلی دَراں باشد اور رُباعی وہ ہے کہ چار حرف اصلی اُس کے اندر ہو۔ دراں اصل میں درآں تھا۔ بمعنیٰ "اُس میں"۔ چون بَعْثَرَ یُبَعْثِرُ۔ بمعنیٰ بِکھیرنا، پھیلانا۔ اس کے ماضی کے پہلے صیغے میں چار حرف اصلی ہے۔   و ہر یکے ازیں ہر دو اور ہر ایک ان دونوں میں سے،یعنی ثلاثی اور رباعی میں سے ہر ایک، ازیں: ان میں یا مجرد باشد یا مجرد ہوگا، یعنی ثلاثی مجرد یا رباعی مجرد ہوگا، آگے مصنفؒ مجرد کی تعریف بیان فرما رہے ہیں۔ مجرد کا معنیٰ ہے خالی ہونا۔ یعنی حروفِ زائدہ سے خالی ہونا۔ کہ جُز حروفِ ثلٰثة یا اربعہ اصلی کہ تین یا چار حروف اصلی کے علاوہ زیادتی در ماضی نداشتہ باشد۔ زیادتی ماضی کے اندر نہ رکھتے ہوں۔ یعنی ثلاثی مجرد میں تین حروف کے علاوہ ماضی کے اندر کوئی حرف زیادہ نہ ہو، اور رباعی کے اندر چار حروف کے علاوہ کوئی حرف زائدہ نہ ہو۔ یاد رکھے اس سے مراد ماضی کا پہلا صیغہ ہے۔ جُز: علاوہ یا مزید فیه یا ان دونوں میں سے ہر ایک مزید فیہ ہوگا۔ یعنی ثلاثی مزید ہوگا یا رباعی مزید ہوگا۔ آگے مصنفؒ مزید کی تعریف بیان فرما رہے

ہیں۔ مزیدٌ فیهِ: کہ اس میں کوئی حرف زائد ہے۔ که دراں در ماضی کہ مزید فیہ میں ماضی کے اندر۔ یعنی ماضی کے پہلے صیغے کے اندر۔ زیادت بر حروف اصلی باشد۔ حروف اصلی پر کوئی زائد حرف ہو۔

مثالِ ثلاثی مجرد ثلاثی مجرد کی مثال: مثال کا زیر اضافت کا زیر ہے۔ نَصَرَ یَنْصُرُ۔۔۔ مثالِ ثلاثی مزید فیہ ثلاثی مزید فیہ کی مثال: اِجْتَنَبَ بروزن اِفْتَعَلَ بمعنیٰ بچنا ، ہمزہ اور تاء دونوں زائد ہیں، وار جیم، نون اور باء مادّہ ہے۔ اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلَ بمعنیٰ اکرام کرنا یا عزت کرنا ، اس میں ہمزہ زائد ہے اور کاف، راء اور میم مادّہ ہے۔ مثال رباعی مجرد رباعی مجرد کی مثال: بَعْثَرَ بروزن فَعْلَلَ بمعنیٰ بِکھیرنا، پھیلانا مثال رباعی مزید فیہ رُباعی مزید فیہ کی مثال: تَسَرْبَلَ بروزن تَفَعْلَلَ بمعنیٰ قمیص پہننا یا لباس پہننا۔ تسربل یَتَسَرَبَلُ تسربُلًا۔ اس میں تاء حرف زائد ہے۔ اِبْرَنْشَقَ بروزن اِفْعَنْلَلَ بمعنیٰ خوش ہونا۔

و فعل باعتبار اقسام حروف به چهار قسم است اور فعل حروف کے اقسام کے اعتبار سے چار قسم پر ہے۔ صحیح و مہموز و مُعْتَلٌّ و مضاعف ۔ مثال، اجوف، ناقص اور لفیف یہ چاروں معتل میں داخل ہیں۔ مُعْتَلٌّ باب افتعال سے ہے اور مضاعف ہے۔ اس کا مادّہ عین، لام اور لام ہے۔اِعْتَلَّ یَعْتَلُّ اِعْتِلَالًا فھو مُعْتَلٌّ۔ اسکا اسم فاعل اور اسم مفعول مُعْتَلٌّ ہے۔ اسم فاعل کا اصل مُعْتَلِلٌ ہے، اور اسم مفعول کا اصل مُعْتَلَلٌ ہے۔ پھر لام کا لام میں ادغام کیا گیا۔ مُعْتَلْ: حروف علّة والا ہونا۔ یعنی جس میں حروف علة ہوں۔ یعنی مثال، اجوف، ناقص اور لفیف۔ لفیف میں دو حرف علة ہوتے ہیں۔ کبھی فا اور لام اور کبھی عین اور لام۔

[1]صحیح آنَست صحیح وہ ہے۔ که در حروف اصلی وی کہ اُس کے حروف اصلی میں ہمزه و حرف علت و دو حرف یک جنس نبا شد۔ ہمزہ، حرف علّت اور دو حرف ایک جنس والے نہ ہوں۔ حرف علت واو و الف و یاء را گویند حرف علّت واؤ، الف اور یاء کو کہتے ہیں۔ که مجموعه آں وای باشد کہ اُس کا مجموعہ وای ہے۔ علت: بیماری عَلیل:بیمار۔ کیونکہ عربی زبان کے اندر بیمار آدمی کے زبان پر یہ حروف وای وای جاری ہوتے ہیں۔ اَمْثِلَةْ که گذشته وہ مثالیں جو گزر گئی۔ امثلہ یہ جمع ہے مثال کی۔ ہَمه از صحیح بُوده وہ سارے صحیح میں سے تھی۔ یعنی نصر، اجتنب، اکرم، ابرنشق وغیرہ۔ اس لئے یہاں پر مثالیں ذکر نہیں کی۔

نوٹ: صحیح کو صحیح اس لئے کہتے ہیں کہ اِس کا صورت تمام گردانوں میں درست رہتا ہے۔ یعنی اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی جاتی۔

[2]مہموز آنکه در حروف اصلی وی ہمزه باشد مہموز وہ ہے کہ اُس کے حروف اصلی میں ہمزہ ہو۔ پس اگر بجائے فا باشد پس اگر ہمزہ فا کی جگہ پر ہو، جا: جگہ آنرا مہموزِ فاء گویند اُسکو مہموز فاء کہتے ہیں۔ چوں اَمَرَ جیسے اَمَرَ بروزن فَعَلَ۔ فاء کی جگہ ہمزہ ہے۔ و اگر بجائے عین باشد مہموز عین اور اگر وہ ہمزہ عین کی جگہ پر ہو تو اُسے مہموز عین کہتے ہیں۔ چوں سَأَلَ جیسا کہ سَأَلَ بروزن فَعَلَ۔ عین کی جگہ ہمزہ ہے۔ و اگر بجائے لام باشد مہموز لام اور اگر ہمزہ لام کلمہ کی جگہ پر ہو تو اُسے مہموز لام کہتے ہیں۔ چوں قَرَءَ۔ جیسا کہ قَرَءَ بروزن فَعَلَ۔لام کی جگہ ہمزہ ہے۔

نوٹ: مہموز: ہمزہ والا۔ اس لئے اس کو مہموز کہتے ہیں۔

[3] معتل آنکه در حروف اصلی وی حرف علت بود مُعْتَل وہ ہے کہ اُس کے حروف اصلی میں حرف علّت ہو۔ اگر یک باشد اگر ایک حرف اصلی کی جگہ حرف علّت ہو۔ آنرا سه قسم ست اُسکی تین قسمیں ہیں۔ [الف] مُعْتَلِّ فا که آں را مثال گویند اگر فا کی جگہ حرف علّت ہو تو اسے معتلّ فا یعنی مثال کہتے ہے۔ چوں وَعَدَ و یَسَرَ جیسا کہ وعد اور یسر۔ وَعَدَ: وعدہ کرنا، یَسَرَ: آسان ہونا۔ [ب] و معتلِّ عین که آنرا اجوف گویند اور اگر عین کی جگہ حرف علّت ہو تو اسے معتل عین یا اجوف کہتے ہے۔ چوں قالَ و باعَ جیسا کہ قَال اور باعَ۔ و [ج] معتل لام که آنرا ناقص گویند اور اگر لام کلمہ کی جگہ حرف علّت ہو تو اسے معتل لام یا ناقص کہتے ہے۔ چوں دَعَا و رَمٰی جیسا کہ دَعَا اور رمَیٰ و اگر دو حرف علت باشد آنرا لفیف گویند اور اگر دو حرف علت دو حرف صحیح کے مقابلے میں ہوں تو اسے لفیف کہتے ہیں۔ و آں بر دو قسم است اور لفیف دو قسم پر ہے۔ [الف] مقرون ایک لفیف مقرون ہے۔ قرن کا معنیٰ ہے ملانا۔ مَقْرُون: جن کو ملایا گیا۔ تو اس میں دو حرف علّت آپس میں جُڑے ہوئے ہوں گے۔ یعنی ایک کے بعد دوسرا حرف علّت ہے۔ اور اس میں حرف علت عین اور لام کی جگہ آئیں گے۔ که ہر دو حرف علت متصل باشد کہ دو حرف علت اکھٹے ہوں۔ چوں طَوَیٰ بروزن فَعَلَ۔ اس میں عین اور لام کی جگہ دو حرف علت اکھٹے آئیں ہیں۔ طَویٰ یَطْوِی طَیًّ بمعنیٰ: لپیٹنا۔ و [ب] مفروق اور دوسرا لفیف مفروق ہے۔ مفروق فرق سے ہے۔ تو اس میں حرف علّت جُدا جدا ہوں گے۔ اور اس میں حرف علّت فا اور لام کی جگہ آئیں گے۔ اگر مُنفصل باشد اگر دو حرف علّت جُدا ہوں۔ یعنی درمیان میں کوئی دوسرا حرف ہو۔ چوں وَقیٰ جیسے وَقیٰ۔ واؤ اور یاء دو حرف علت ہیں اور اس کے درمیان قاف حرف صحیح آیا۔

نوٹ: مثل کا معنیٰ ہوتا ہے "جیسا" یعنی ایک دوسرے جیسا ہونا۔ مثال کو مثال اس لئے کہتے ہیں کہ اسکی گردان بھی صحیح کے مثل ہوتی ہے۔ یعنی ان میں بہت کم تبدیلیاں ہوتی ہے۔ جبکہ اجوف اور ناقص میں بہت زیادہ اعلالات ہوتے ہیں۔ اور جب مثال کے اندر اعلال بہت کم ہیں تو یہ صحیح جیسے ہوئی۔

اجوف: اجوف جوف سے ہے۔ جَوْفٌ: یہ پیٹ کو کہتے ہے۔ اجوف: خالی پیٹ والا یا کھوکھلے پیٹ والا۔ اس میں حرف علّت درمیان میں ہوتا ہے یعنی عین کی جگہ۔ اور حرف علّت کمزور ہوتا ہے۔ اور گرتا بھی ہے اکثر جگہ۔ تو یوں سمجھو یہ خالی پیٹ والا ہے۔ یعنی کمزور حرف اسکے پیٹ میں ہے۔

ناقص: وہ جس میں کمی ہو۔ اس کے آخر میں صحیح حرف نہیں آ رہا۔ اسکے آخر میں حرف علّت آتا ہے۔ اور حرف علت اکثر جگہ گر جاتا ہے۔

لفیف: یہ لفٌّ سے ہے۔ اسی سے لفافہ بھی ہے۔ لفافہ میں کسی چیز کو لپیٹا جاتا ہے۔ لفٌّ: لپیٹنا۔ اس میں دو حرف علّت آتے ہیں۔ اور ان دونوں نے پورے لفظ کو اپنے لپیٹ میں لیا ہے یعنی گھیرے میں لیا ہے۔ تو اس لئے اُسے لفیف کہتے ہے۔

مضاعف آنست که در حروف اصلی وی دو حرف یک جنس باشد مُضاعف وہ ہے کہ اُس کے حروف اصلی میں سے دو حرف ایک جنس کے ہو۔ چوں فَرَّ و زَلْزَلَ جیسا کہ فَرَّ اور زَلْزَلَ۔ فَرَّ اصل میں فَرَرَ تھا۔ فَرَّ مضاعف ثلاثی ہے۔ اور زلزل بروزن فَعْلَلَ مضاعف رباعی ہے۔ اس میں فاء اور لام اوّل کی جگہ زاء ہے۔ اور عین اور دوسرے لام کی جگہ لام ہے۔

نوٹ: ضِعْفٌ کا معنیٰ ہے دُگنا کرنا۔ تو مُضاعَف: جس کو دُگنا کیا گیا۔ اس میں ایک حرف اصلی دوبارہ آیا ہے۔

پس کل اقسام ده باشد پس کل دس قسمیں ہوئی۔ یک صحیح و سه مہموز و پنج معتل و یک مضاعف ایک صحیح، تین مہموز، پانچ معتل اور ایک مضاعف ہے۔ صرفیاں صرفی لوگ جو ہیں۔ بسبب کثرتِ مباحثِ صرفیه صرفی مباحث کے زیادہ ہونے کی وجہ سے ہفت را اعتبار کرده اند اُنہوں نے سات کا اعتبار کیا۔ ویسے تو قسمیں دس ہیں لیکن اُس نے آسانی کے لئے سات قسمیں بیان کی۔

که دریں بیت مذکور اند که اسی بیت کے اندر مذکور ہے۔ بیت

صحیح است و مثال است و مضاعف:: لفیف و ناقص و مہموز و اجوف

درس 5۔ اسم بر سه قسم است اسم تین قسم پر ہیں۔ [1] مصدر مَصْدَرْ یہ ظرف کا صیغه ہے اور صُدُور کا معنیٰ ہے ہونا: تو مصدر ہونے کی جگه یا نکلنے کی جگه: تو مصدر وہ اسم جس سے آگے اور صیغے نکلے۔ جیسا که ضَرْبٌ مصدر سے ضَرَبَ بنا۔ پھر اُسی سے یضربُ، پھر ضاربٌ وغیرہ۔ و [2] مشتق اشتقاق کا معنیٰ جُدا کرنا، الگ کرنا، تو وہ صیغے جو مصدر سے نکلے اُس مُشتق کہتے ہیں۔ اِشْتَقَّ یَشْتَقُّ اِشْتِقَاقٌ : اشتقاق: که ایک صیغے سے دوسرا صیغه بنے۔ یا ایک صیغے سے دوسرا نکلے۔ یا ایک صیغے سے دوسرا صیغه نکالنا اور بنانا۔ فعل ماضی، فعل مضارع، امر، نہی، اسم ظرف، اسم آله، اسم تفضیل وغیرہ یه سارے مصدر سے بنے ہیں اسی لئے مُشتق کہلاتے ہیں۔ و [3] جامِد اسم جامد وہ لفظ ہے که نه تو خود کسی لفظ سے بنا ہو اور نه اُس کوئی اشتقاق ہوا ہو۔ جیسے رجلٌ۔

نوٹ: اسم بر سه قسم است میں ایک حاشیه کی وضاحت: مصنفؒ نے جو نُسخه اپنے ہاتھ سے لکھا تھا، اسی کے حاشیه پر یه بات لکھی تھی۔ ایں تقسیم بر مذہب بصریان ست که یه جو تقسیم میں نے بنائی که اسم تین قسم پر ہے یه تقسیم بصریان کے نزدیک ہے۔ باتباع دیگر مصنفین نَوشتَه شُده اور مصنفوںؒ کی پیروی کرتے ہوئے یه لکھا گیا ہے۔ یعنی اور مصنفینؒ نے بھی یہاں بصره والوں کا مذہب ذکر کیا ہے۔ لہٰذا میں نے بھی اُن کی پیروی کرتے ہوئے کہا ہیں که اسم تین قسم پر ہے۔ یعنی مصدر، مشتق اور جامد ورنه بر مذہب تحقیق که مذہب کوفیین است لیکن تحقیقی مذہب کے مطابق جو کوفه والوں کا ہے۔ یعنی کوفه والوں کا مذہب قوی ہے۔ مصدر ہَم از مشتقات است اُن کے نزدیک مصدر بھی مُشتقات میں سے ہیں۔ پس اسم دو قسم ست و بس پس اسم صرف دو قسم کا ہے۔ جامد و مشتق:: من المصنفؒ

اور جو حاشیه مصنفؒ کی طرف سے ہوتا ہے اُسے "مِنْ ہِیَ" کہتے ہیں۔ اور یه منهُ سے بنا ہے۔

نوٹ۔ حواشی حضرات 12 لکھتے ہیں جب کوئی حاشیه وغیره ختم ہوتا ہے۔ اس کا مطلب حد ہوتا ہے یعنی کناره یعنی جہاں کوئی چیز ختم ہوتی ہے۔ یه حروف ابجد کے حساب سے ہے۔ حروف ابجد میں دال کی قیمت 4 ہے اور حا کی قیمت 8 ہے۔ تو حد 12 کے برابر ہوا۔

[1] مصدر آنکه دلالت کُند بر کاری مصدر وہ ہے جو کسی کام پر دلالت کرے۔مصدر میں کسی کام کا کرنا ہوگا۔ جیسا که ضربٌ: مارنا، شُرب: پینا، فتحٌ: کھولنا، نصرٌ: مدد کرنا۔ دیکھو یه سب کام ہیں۔ و در آخر مَعْنَیِ فارسِیَشْ دَن یا تَن باشد اور اُسکے فارسی کے معنیٰ کے آخر میں دَنْ یا تَنْ ہوگا۔ اور اُردو میں اسکے آخر میں "نا" آتا ہے۔ جیسا که کھانا، پینا، سونا، جھاگنا وغیره۔ لیکن نانا مصدر نہیں بلکه اسم جامد ہے۔ نوٹ۔ فارسیش اسکو فارسی یَشْ پڑھنا ہے۔اور یہاں معنیِ کا زیر صفت کے لئے آیا ہے۔ اور اسکو مَعْنَءِ فارسیشْ پڑھنا ہے۔ فارسی میں میم، تاء اور شین یه ضمیریں ہیں۔ میم متکلم کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً میری کتاب: کتابَمْ، مخاطَب کے لئے لمبی تاء

آتی ہے۔مثلاً: آپ کی کتاب: کتابَتْ یا قَلَمَتْ: آپکی قلم، اور شین آتا ہے غائب کے لئے۔ مثلاً: اُس کی کتاب: کِتابَشْ، قَلَمَشْ: اُسکا قلم۔ چوں اَلضَّرْبُ زدن والقَتْلُ کُشْتَن۔

و [2]مشتق آنکه بَر آوردہ شدہ باشد از فِعل اُسے فعل سے بنایا گیا ہو۔ بر آوردہ شدہ: نکالا گیا ہو۔ یہاں ایک اشکال یہ ہوتا کہ پہلی سطروں میں آپ نے فرمایا کہ مشتق مصدر سے بنتا ہے۔ اور ابھی آپ فرما رہے ہیں کہ مشتق فعل سے بنتا ہے۔ اور آپ کو یوں کہنا چاہیے تھا کہ مشتق وہ ہے جسکو فعل سے نکالا گیا ہو یا بنایا گیا ہو۔ جواب۔ دراصل یہاں علماءؒ کے دو گروہ ہیں۔ ایک بصرہ والے علماءؒ ہیں، اور ایک کوفہ والے علماءؒ ہیں۔ اوپر جو ذکر کیا کہ مشتق مصدر سے بنتا ہے وہ بصرہ والوں کا مذہب تھا۔ کیونکہ بصرہ والوں کے نزدیک مصدر اصل ہے۔ اور یہ جو ذکر کیا کہ مشتق فعل سے نکلا ہے یہ کوفہ والوں کا مذہب ذکر کر رہے ہیں۔ کوفہ والوں کے نزدیک اصل فعل ہے۔ اور مصنفؒ نے یہاں کوفہ والوں کے مذہب کو ترجیح دیا ہے۔ جیسا کہ اوپر حاشیہ کی وضاحت میں بھی گزرا کہ اسم دو قسم پر ہے، یعنی جامد اور مشتق۔

یہاں ذہن میں یہ بات بھی آتی ہوگی کہ چیزیں تو پھر بھی تین ہوگئی، یعنی جامد، مشتق اور فعل۔ تو جواب یہ کہ فعل تو فعل ہے اور اسم کے مقابلے میں ہے۔ اور اسم کی دو قسمیں ہوئی ایک جامد اور دوسرا مشتق۔

چوں ضَارِبٌ و مَنْصَرٌ۔ جیسا کہ ضاربٌ اور مِنْصَرٌ۔ بصرہ والوں کے نزدیک ضَرْب مصدر سے ضارب بنا۔ اور کوفہ والوں کے نزدیک ضَرَبَ فعل سے ضارب بنا۔ مَنْصَرٌ اسم ظرف ہے جسکا معنیٰ ہے مدد کرنے کا وقت یا جگہ اور مِنْصَرٌ اسم الہ ہے اور اسکا معنیٰ ہے مدد کرنے کا آلہ۔

و جامد آنکه نه مصدر باشد و نه مشتق اور جامد وہ ہے کہ نہ مصدر ہو اور نہ مشتق۔چوں رَجُلٌ و جَعْفَرٌ جیسے رجُلٌ اور جَعْفَرٌ۔ جعفر: نہر، رجل: آدمی مصدر و مشتقْ مثلِ فعلِ خُود مصدر اور مشتق اپنی فعل کی طرح ثلاثی و رباعی مجرد و مزید فیه میبا شد ثلاثی اور رباعی مجرد اور مزید فیہ ہوتے ہیں۔ و ہم بَاَقسامِ دَہ گانه اور یہ دس قسموں کے ساتھ یہ بھی صحیح وغیرہ صحیح وغیرہ مُنْقَسِمْ میشود تقسیم ہوتا ہے۔ یعنی مصدر اور مشتق بھی دس اقسام صحیح وغیرہ کی طرف بھی تقسیم ہوتا ہے۔ ہم: بھی، دہ: دس، اور عدد کے ساتھ گانہ کا لفظ بڑھاتے ہیں اُسی عدد کے تعیین کے لئے۔ یعنی دس کے دس۔

و جامد باعتبار تعداد حروف یا ثلاثی میبا شد مجرد چوں رَجُلٌ و مزید فیه چوں حِمَارٌ اور جامد جو ہے وہ حروف کے تَعْداد کے اعتبار سے یا تو ثلاثی مجرد ہوگا جیسا کہ رجلٌ اور یا ثلاثی مزید ہوگا جیسا کہ حمارٌ یا رباعی مجرد چوں جَعْفَرٌ و مزید فیه چوں قِرْطَاسٌ یا وہ اسم جامد رباعی مجرد ہوگا جیسا کہ جعفرٌ اور یا رباعی مزید ہوگا جیسا کہ قِرْطَاسٌ۔ قرطاس کاغذ کو کہتے ہیں اور اس میں یہ جو الف ہے طاء کے بعد یہ زائد ہے۔ یا خماسی مجرد چوں سَفَرْجَلٌ و مزید فیه چوں قَبَعْثَرٰی یا اسم جامد خماسی مجرد ہوگا جیسا کہ سفرجلٌ اور یا خماسی مزید ہوگا جیسا کہ قَبَعْثَرٰی۔ سفرجل ایک پھل کا نام ہے، سیب وغیرہ کی طرح پھل ہے، جسے اردو میں بہی کہتے ہیں۔ قبعثریٰ میں یہ پہلے کے پانچ حروف اصلی ہیں اور یہ جو آخر میں الف آ رہا ہے یہ زائد ہے۔ قبعثریٰ موٹے اونٹ کو کہتے ہیں۔ و باعتبار انواع حروف باقسام دہ گانه منقسم میشود۔ اور یہ جو اسم جامد ہے یہ بھی حروف کے اقسام کے اعتبار سے دس قسموں میں تقسیم ہوتا ہے۔ یعنی صحیح وغیرہ کی طرف تقسیم ہوتا ہے۔

چوں فعل تصریفات بسیار میدارد چونکہ فعل میں بہت گردانیں ہیں و اسم کم اور اسم میں کم و حرف

مُطلقًا نَدارد اور حرف مطلقًا گردانیں نہیں رکھتا لہٰذا نظر صرفی بیشتر متعلق بفعل ست۔ لہٰذا صرفی حضرات ؒ کی توجہ زیادہ تر فعل کی طرف ہوتی ہے۔

باب اوّل دربیان صِیَغْ مشتمل بر دو فصل

پہلا باب صیغوں کے بیان کے بارے میں اور یہ دو فصل پر مشتمل ہے۔ صیغ جمع ہے صیغۃ کی۔

فصل اوّل درگردانہائے افعال فعل ماضی۔ پہلی فصل فعلوں کے گردانوں کے بیان میں۔ یہ "ہا" جمع کے لئے آتی ہے۔ کتابہا: کتابیں۔ نیز گردانہا کی اضافت افعال کی طرف کرنا تھا تو الف کے بعد یا لے آیا زیر کی جگہ تو گردانہائے افعال ہوا۔

یہاں پر ابواب الصرف کے طریقے پر تمام ابواب ایک مرتبہ دہرائیں۔ ابواب الصرف جو محمد موسی روحانی بازیؒ نے لکھی ہے وہی۔ ان 6 گردانوں میں ماضی کے عین کلمہ پر تینوں حرکتیں آئی ہیں۔ جیسا کہ فعَل، فعِل اور فعُل۔ اسی طرح مضارع کے عین کلمہ پر بھی تینوں حرکتیں آئی ہیں۔ جیسا کہ یفعَل، یفعِل اور یفعُل۔ فعَل کے ساتھ تین مضارع یفعِلُ، یفعَلُ اور یفعُلُ آئی ہیں۔ فعِل کے ساتھ دو مضارع یفعَلُ اور یفعِلُ آئی ہیں۔ اور فعُل کے ساتھ ایک مضارع یَفْعُلُ آئی ہے۔

فعل ماضی معروف ثلاثی مجرد بر سہ وزن آید ثلاثی مجرد کی ماضی معلوم تین وزنوں پر آتی ہے۔[1] فَعَلَ چوں ضَرَبَ و[2] فَعِلَ چوں سَمِعَ و[3] فَعُلَ چوں کَرُمَ۔ باب شَرُفَ کو باب کَرُمَ بھی کہتے ہیں۔

و مضارع معروف فَعَلَ گاہے یَفْعُلُ آید چوں نَصَرَ یَنْصُرُ اور فَعَلَ کا مضارع معروف کبھی یَفْعُلُ آتا ہے، جیسا کہ نصَر ینصُرُ و گاہے یَفْعِلُ چوں ضَرَبَ یَضْرِبُ اور فَعَلَ کا مضارع معروف کبھی یَفْعِلُ آتا ہے، جیسا کہ ضَرَبَ یَضْرِبُ و گاہے یَفْعَلُ چوں فَتَحَ یَفْتَحُ۔ اور فَعَلَ کا مضارع معروف کبھی یَفْعَلُ آتا ہےجیسا کہ فَتَحَ یَفْتَحُ و مضارع فَعِلَ یَفْعَلُ آید چوں سَمِعَ یَسْمَعُ اور فَعِلَ کا مضارع یَفْعَلُ آتا ہے جیسا کہ سَمِعَ یَسْمَعُ و گاہے یَفْعِلُ چوں حَسِبَ یَحْسِبُ۔ اور فَعِلَ کا مضارع کبھی یَفْعِلُ آتا ہے جیسا کہ حَسِبَ یَحْسِبُ۔ و مضارع فَعُلَ یَفْعُلُ آید و بس چوں کَرُمَ یَکْرُمُ اور فعُل کا مضارع یَفْعُلُ آتا ہے بس جیسا کہ کَرُمَ یَکْرُمُ۔

و ماضی مجہول از ہر سہ وزن بر وزن فُعِلَ آید اور ماضی مجہول تینوں وزنوں یعنی فَعَلَ، فَعِلَ اور فَعُلَ سے فُعِلَ کے وزن پر آتا ہے۔ یعنی ضُرِبَ، نُصِرَ، سُمِعَ، فُتِحَ،حُسِبَ، شُرِفَ و مضارع مجہول مطلقًا بروزن یُفْعَلُ اور مضارع مجہول مطلقاً یُفْعَلُ وزن پر آتا ہے۔ مضارع معروف کے تین اوزان ہیں۔ یعنی یَفْعَلُ، یَفْعِلُ اور یَفْعُلُ۔ پس ثلاثی مجرد را شش باب حاصل شده پس ثلاثی مجرد کے 6 باب حاصل ہو گئے۔ اولًا بیان صیغ افعال و اسمائے مشتقات کرده میشود پہلے افعال اور اسمائے مشتقات کے صیغوں کا بیان کیا جاتا ہے۔ بعدَ ازیں تفصیلِ ابواب نَمُوْدَه خوَاہد شد اُسکے بعد ابواب کی تفصیل ظاہر کی جائے گی۔یعنی بیان کی جائے گی۔

ماضی را سِیْزْده صیغه آید ماضی کے تیرہ صیغے آتے ہیں۔ یعنی جو دو صیغے ایک جیسے ہیں مصنفؒ اُسے ایک ہی صیغہ شمار کرتے ہیں۔ جیسا کہ ضربتُما تثنیہ مذکر مخاطَب اور تثنیہ مؤنث مخاطب کا صیغہ۔ اِثبات فعل ماضی معروف فعل ماضی معروف مُثْبَتْ کی گردان۔ فَعَلَ فَعَلَا فَعَلُوا فَعَلَتْ فَعَلَتَا فَعَلْنَ فَعَلْتَ

فَعَلْتُمَا فَعَلْتُمْ فَعَلْتِ فَعَلْتُنَّ فَعَلْتُ فَعَلْنَا فَعَلْتُمَا کو دوبارہ ذکر نہیں کیا۔ بحرکات ثلثه عین عین کے تینوں حرکتوں کے ساتھ۔

سه صیغه اولیٰ برائے مذکر غائب ست پہلے تین صیغے مذکر غائب کے لئے ہیں۔ اول واحد دوم تثنیه سوم جمع پہلا صیغه واحد مذکر غائب، دوسرا صیغه تثنیه مذکر غائب اور تیسرا صیغه جمع مذکر غائب کا۔ بعد ازاں سه صیغه مؤنث غائب ست اُسکے بعد تین صیغیں مؤنث غائب کے ہیں۔ بَہمُوں وَضَعْ اسی طرح سے یعنی پہلا صیغه واحد مؤنث غائب، دوسرا صیغه تثنیه مؤنث غائب اور تیسرا صیغه جمع مؤنث غائب کا۔ ہموں کا ہمیں بھی پڑھتے ہیں جسکا معنیٰ ہے اسی طرح۔ بعد ازاں سه صیغه مذکر حاضر است اُسکے بعد تین صیغیں مذکر حاضر کے ہے۔ لیکن تثنیه آں برائے مؤنث حاضر نیز آید لیکن اُن تین میں سے جو تثنیه کا صیغه ہے وہ مؤنث حاضر کے لئے بھی آتا ہے۔ بعد ازاں دو صیغه مؤنث حاضر ست اُسکے بعد دو صیغیں مؤنث حاضر کےہیں۔ اوّل واحد و دوم جمع پہلا واحد مؤنث غائبه کے لئے اور دوسرا جمع مؤنث غائبه کے لئے۔ بعد ازاں دو صیغه متکلم ست اُسکے بعد دو صیغیں متکلم کے ہیں۔ اول برائے واحد مذکر و مؤنث ہر دو پہلا صیغه واحد کے لئے ہے، مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے۔ یعنی واحد متکلم مذکر اور واحد متکلم مؤنث کے لئے۔ گویا یه ایک صیغه دو صیغوں کا کام کر رہا ہیں۔ جیسا که ضربتُ و دوم برائے تثنیه مذکر و مؤنث و جمع مذکر و مؤنث اور دوسرا تثنیه متکلم مذکر، تثنیه متکلم مؤنث، جمع متکلم مذکر اور جمع متکلم مؤنث کے لئے ہے۔ گویا یه ایک صیغه چار صیغوں کا کام کر رہا ہے۔

اثبات فعل ماضی مجہول فعل ماضی مجہول مثبت کی گردان۔ فُعِلَ فُعِلَا فُعِلُوا فُعِلَتْ فُعِلَتَا فُعِلْنَ فُعِلْتَ فُعِلْتُمَا فُعِلْتُمْ فُعِلْتِ فُعِلْتُنَّ فُعِلْتُ فُعِلْنَا یہاں پر بھی مصنفؒ نے فُعِلْتُمَا کو دوبارہ ذکر نہیں کیا۔ کیونکه یہی ایک صیغه تثنیه مذکر مخاطب مجہول کے لئے بھی ہے اور تثنیه مؤنث مخاطب مجہول کے لئے بھی ہے۔ ما و لا بر ماضی برائے نفی می آید "ما اور لا" ماضی پر نفی کے لئے آتے ہیں۔ مثلاً ضربَ: پٹھائی کی، ما ضربَ: پٹھائی نہیں کی۔ لیکن ماضی میں عام طور پر "ما" نفی کے لئے استعمال ہوتا ہے جبکه "لا" کبھی کبھار استعمال ہوتا ہے۔ اور جہاں پر "لا" استعمال ہوتا ہے اُسکی شرط یه ہے که لا کو دو دفعه لائیں گے۔یعنی ماضی کے دو صیغیں ہوں گے اور ان دونوں پر "لا" داخل ہوگا۔ مگر شرطِ دخولِ لا بر ماضی ایں ست لیکن "لا" کے داخل ہونی کی شرط ماضی پر یه ہے۔ که بے تکرار نمی آید که "لا" بغیر تکّرار کے نہیں آتا۔ چوں فلا صدَّقَ و لا صلّیٰ نه تو وہ ایمان لایا اور نه نماز پڑھی۔

نفی فعل ماضی معروف ما فَعَلَ ما فعَلَا تا آخر اَیضًا یه بھی آخر تک۔ اس میں بھی عین پر تینوں حرکتیں آئیں گی۔ اَیضًا: بھی لا فعَلَ لا فعَلَا تا آخر یه بھی آخر تک اُسی طرح ہے۔ اور اس میں بھی عین پر تینوں حرکتیں آئیں گی۔ نفی فعل ماضی مجہول فعل ماضی مجہول کی نفی۔ ما فُعِلَ تا آخر لا فُعِلَ تا آخر یه بھی اُسی طرح ہے۔

جب پڑھائی یہاں تک پہنچے تو اُستاد طلباء سے ماضی کے گردانوں میں مختلف ضمائر کے بارے میں پوچھے۔ اور یه بھی پوچھے که کونسا ضمیر مستتر ہے اور کونسا بارز۔ اسکے بعد پھر مضارع کے گردانوں کی تَکرار کرائے۔ اور مضارع

کے گردان میں مختلف ضمائر کے بارے پوچھے۔ مُسْتَتِرْ اور بارز ضمیر کے بارے میں بھی پوچھے۔ نیز نون اعرابی کا بھی بتائے۔ اور یہ بھی بتائے کہ مضارع میں دو صیغوں کے علاوہ تمام صیغیں معرب ہے۔

درس نمبر 6۔ مضارع را یازدہ صیغه است مضارع کے گیارہ صیغیں ہیں۔ مضارع کے گردان میں تَضْرِبُ واحد مؤنث غائب کے لئے بھی آتا ہے اور واحد مؤنث مخاطب کے لئے بھی آتا ہے۔ تو مصنفؒ نے دو کی جگہ ایک گِنا۔تو ایک صیغه کم ہوا تو کل تیرہ صیغیں رہ گئے۔ اسی طرح تَضْرِبَانِ تثنیہ مؤنث غائب کے لئے بھی آتا ہے، تثنیہ مذکر حاضر کے لئے بھی آتا ہے اور تثنیہ مؤنث حاضر کے لئے بھی آتا ہے۔ تو مصنفؒ نے ان تینوں کو ایک گِنا۔تو دو اور کم ہوئے۔ تو اسی اعتبار سے مضارع کے کل گیارہ صیغیں ہو گئے۔

اثبات فعل مضارع معروف فعل مضارع معروف مثبت کی گردان۔ یَفْعَلُ یفْعَلَانِ یَفْعَلُوْنَ تَفْعَلُ تفْعَلَانِ یَفْعَلْنَ تَفْعَلُوْنَ تفْعَلِیْنَ تَفْعَلْنَ اَفْعَلُ نَفْعَلُ بحرکات ثلٰثۃِ عین عین کے تینوں حرکات کے ساتھ۔ سه صیغه اولیٰ برائے مذکر غائب است ان میں سے پہلے تین صیغہیں مذکر غائب کے لئے ہیں۔ اوّل واحد دُوُم تثنیه سِوُم جمع پہلا واحد کا صیغه ہے، دوسرا تثنیه کا اور تیسرا جمع کا صیغه ہے۔ بعد ازاں سه صیغه مؤنث غائب ست بہموں وضع اسکے بعد تین صیغیں مؤنث غائب کے ہیں اُسی طریقے پر کہ پہلا واحد مؤنث کا صیغه ہے، دوسرا تثنیه مؤنث کاصیغه ہے اور تیسرا جمع مؤنث کا صیغه ہے۔ مگر دراں تَفْعَلُ برائے واحد مذکر حاضر نیز آید مگر اُس میں سے تَفْعَلُ واحد مؤنث غائب کا صیغه واحد مذکر حاضر کے لئے بھی آتا ہے۔ پس آں بجائے دو صیغه است پس وہ دو صیغوں کی جگہ پر ہے۔ و تَفْعَلَانِ برائےتثنیه مذکر حاضر و مؤنث حاضر نیز آید اور تثنیه مؤنث غائب کا صیغه تَفْعَلَانِ یہ تثنیه مذکر حاضر کے لئے بھی آتا ہے اور تثنیه مؤنث حاضر کے لئے بھی آتا ہے۔ پس آں بجائے سه صیغه است پس وہ تین صیغہوں کی جگہ پر ہے۔ و تفْعَلُوْنَ صیغه جمع مذکر حاضر ست اور تَفْعَلُوْنَ جمع مذکر حاضر کا صیغه ہے۔ و تَفْعَلِیْنَ واحد مؤنث حاضر اور تَفْعَلِیْنَ واحد مؤنث حاضر کا صیغه ہے۔ و تَفْعَلْنَ جمع مؤنث حاضر اور تَفْعَلْنَ جمع مؤنث حاضر کا صیغه ہے۔ و اَفْعَلُ واحد مذکر و مؤنث متکلم اور اَفْعَلُ واحد متکلم ہے چاہے مذکر ہو چاہے مؤنث ہو۔ تو یہ دو صیغوں کے جگہ پر آتا ہے۔ و نَفْعَلُ تثنیه و جمع مذکر و مؤنث مُتَکَلِّم مع الغیر اور نَفْعَلُ تثنیه اور جمع مذکر اور مؤنث متکلم مع الغیر کے لئے ہے۔ اور یہ چار صیغہوں کے جگہ پر آتا ہے۔ متکلم مع الغیر کی وضاحت: مثلاً میں نے کہا کہ ہم نے زید کو مارا۔ تو میں متکلم ہوا۔ اور جن غیروں کو اپنے ساتھ ملایا وہ متکلم مع الغیر ہوئے۔ چاہے وہ دو ہوں یا زیادہ۔

اثبات مضارع محہول مضارع مجہول مثبت کی گردان۔ یُفْعَلُ یُفْعَلَانِ یُفْعَلُوْنَ تُفْعَلُ تُفْعَلَانِ یُفْعَلْنَ تُفْعَلُوْنَ تُفْعَلِیْنَ تُفْعَلْنَ اُفْعَلُ نُفْعَلُ۔ چونکہ مضارع مجہول میں عین پر صرف فتحه آتا ہے۔ اسی لئے پوری گردان میں عین پر صرف فتحه آیا اور کوئی حرکت نہیں آیا۔

نفی مضارع معروف مضارع معروف نفی کی گردان۔ لَا یَفْعَلُ الخ مَا یَفْعَلُ الخ الخ: الیٰ آخرہٖ کا مخفف ہے۔

نوٹ: ضربتَ، ضربتِ اور ضربتُ میں تا ضمیر ہے جو ان تینوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔آپ نے تا ضمیر کہا تو سننے والے کو یہ سمجھ نہیں آیا کہ آپ کونسی تا ضمیر کے بارے میں بیان کر رہے ہیں۔ لہٰذا اگر آپ یہ واضح کرنا چاہتا ہے تو جس تا پر جو حرکت ہے اسکے دو حرف علّت تا کے ساتھ ملاؤ۔ تو یہ حرف علّت حرف مشدد بن جائے گا۔ مثلاً

ضربتِ کے اندر تِیْ ضمیر ہے۔ ضربتُ میں تُوٌّ ضمیر ہے۔ اور ضربتَ میں تَاَ ضمیر ہے۔ تَاَ میں ایک الف ہمزہ سے بدلا۔

درس نمبر 7۔ نفی مضارع مجہول مضارع مجہول کی نفی۔یعنی نفی والے صیغیں۔ لَا یُفْعَلُ الخ مَا یُفْعَلُ الخ لا اور مَا مضارع پر نفی کے لئے داخل ہوتے ہیں۔ ذکر لن:: فعل مضارع کے کل چودہ صیغیں ہیں۔ ان صیغوں میں سات صیغوں میں نون اعرابی آتا ہے۔ دو صیغیں جمع مؤنث کے مبنی ہے۔ اور پانچ صیغوں کے اندر مستتر ضمیریں ہیں۔ تو ان پانچ کا حکم الگ ہوگا۔ نون اعرابی والے ساتھ صیغوں کا حکم الگ ہوگا۔ اور مبنی صیغوں کا حکم الگ ہوگا۔ چوں لن بر مضارع داخل شَود جب لن ناصبه مضارع پر داخل ہوتا ہے۔ در یَفْعَلُ و تَفْعَلُ و اَفْعَلُ و نَفْعَلُ نصب کُند اِن چار صیغوں میں نصب دیتا ہے۔ یه تَفْعَلُ دو جگه استعمال ہوتا ہے۔ مصنفؒ نے ایک دفعه ذکر کیا۔ و از یَفْعَلَانِ تَفْعَلَانِ یَفْعَلُوْنَ تَفْعَلُوْنَ تَفْعَلِیْنَ نون اعرابی را ساقط کند اور ان پانچ صیغوں سے نون اعرابی گراتا ہے۔ یه تفعلان تین صیغوں کی قائم مقام ہے۔ و در یَفْعَلْنَ و تَفْعَلْنَ ہیچ عمل نکند اور یَفْعَلْنَ اور تَفْعَلْنَ میں کوئی عمل نہیں کرتا۔ یه دونوں جمع مؤنث کے صیغیں ہیں۔ اور یه دونوں مبنی ہیں۔

و مضارع مثبت را بمعنی نفی تاکید مستقبِل گرداند اور یه لن ناصبه مضارع مثبت کو اسکو نفی تاکیدِ مستقبل کے معنیٰ میں کر دیتا ہے۔ ایک تو لا یضربُ ہے۔ اس میں بھی نفی ہے۔لا کے داخل ہونے کے بعد مضارع مضارع ہی رہتا ہے۔ جیسا که لَا یَضْرِبُ: وہ نہیں مارتا ہے یا وہ نہیں مارے گا۔

لیکن لَنْ یَّضْرِبَ میں نفی تاکید ہے۔ اور یه جب مضارع پر داخل ہوتا ہے تو یه مضارع کومستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے۔ اب آپ حال والا ترجمه نہیں کر سکتے۔ لن یضرب: وہ ہر گز نہیں مارے گا۔ یه ہر گز تاکید کے لئے آیا۔ نیز اب "وہ ہر گز نہیں مارتا ہے۔" یه حال والا ترجمه نہیں کرنا ہے۔

نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف نفی تاکید بلن ناصبه فعل مستقبل معروف کی گردان۔ یہاں اُستاد طلباء سے شش ابواب کی گردانیں لن ناصبه کے ساتھ دُہرائیں۔ لَنْ یَّفْعَلَ لَنْ یَّفْعَلَا لَنْ یَّفْعَلُوْا لَنْ تَفْعَلَ لَنْ تَفْعَلَا لَنْ یَّفْعَلْنَ لَنْ تَفْعَلُوْا لَنْ تَفْعَلِیْ لَنْ تَفْعَلْنَ لَنْ اَفْعَلَ لَنْ نَّفْعَلَ:

نفی تاکید بلن در فعل مستقبل مجہول نفی تاکید بلن ناصبه فعل مستقبل مجہول کی گردان لَنْ یُّفْعَلَ لَنْ یُّفْعَلَا لَنْ یُّفْعَلُوْا لَنْ تُفْعَلَ لَنْ تُفْعَلَا لَنْ یُّفْعَلْنَ لَنْ تُفْعَلُوْا لَنْ تُفْعَلِیْ لَنْ تُفْعَلْنَ لَنْ اُفْعَلَ لَنْ نُّفْعَلَ۔

ذکر اَن و کی و اذن اَنْ کَیْ و اِذَنْ ہم مثل لن عمل کند اَنْ، کَیْ اور اِذَنْ یه بھی لَنْ ناصبه کی طرح عمل کرتے ہیں۔ تو یه بھی پانچ صیغوں کو نصب دیگا۔ سات صیغوں سے نون اعرابی گرائیں گا۔ اور دو صیغوں میں کچھ عمل نہیں کرے گا۔ ہم: بھی

اَنْ یَّفْعَلَ یه اَنْ جب فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے تو اُسکو مصدر کے معنیٰ میں کر دیتا ہے۔ جیسا که اَنْ یَّضْرِبَ: اُس آدمی کا پٹھائی کرنا۔ اب وہ پٹھائی کرتا ہے یا پٹھائی کرے گا والا ترجمه نہیں کرنا۔ اور اسی طرح اَنْ یَّنْصُرَ: اُس آدمی کا مدد کرنا۔ یضربُ میں بات پوری تھی۔ اور ان یضرب میں بات ادھوری ہے۔

و کَیْ یَفْعَلَ کَیْ بھی فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔ اور یه سبب بیان کرنے کے لئے آتا ہے۔ کلام کے اندر کچھ الفاظ کَیْ سے پہلے آتے ہیں اور کچھ الفاظ کَیْ کے بعد آتے ہیں۔یه کَیْ کا مابعد یه سبب ہوتا ہے کَیْ کے ماقبل کے لئے۔اور

کَیْ کا ترجمہ "تا کہ" کے ساتھ کرنا ہے۔ مثلاً: اسلمتُ کَیْ اَدْخُلَ الجَنۃَ میں اسلام لایا تا کہ میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ اَدْخُلُ متکلم کے صیغہ ہے اور کَیْ نے اسے نصب دیا۔

و اِذَنْ یَفْعَلَ یہ بھی مضارع کو نصب دیتا ہے۔ اِذَنْ کو حرف جواب بھی کہتے ہے۔ کیونکہ یہ جواب میں آتا ہے۔ اسکو حرف جز بھی کہتے ہے، کیونکہ یہ جزا اور بدلے پر آتا ہے۔ اور اسکو حرف مُکافات بھی کہتے ہے۔اسکا معنی بھی ہے بدلہ۔ اور اِذَن کا لفظی ترجمہ "تب تو" کے ساتھ کرنا ہے۔ مثلاً آپ کا ایک ساتھ آپ سے کہتا ہے کہ "اٰتِیْکَ غَدًا": میں کل آپ کے پاس آؤں گا۔ تو آپ جواب میں کہہ دیتے ہے۔ اِذَنْ اُکْرِمَکَ: تب تو میں آپ کا اکرام کروں گا۔ اُکْرِمُ مضارع کو اِذَن نے نصب دیا اور اُکْرِمَ بن گیا۔ اسی طرح جمع کے صیغہ کے ساتھ اٰتِیْکُمْ غدًا: میں تم لوگوں کے پاس کل آؤں گا۔ تو اسکا جواب "اِذَنْ نُکرمَکَ" ہوگا۔

را معروف و مجہول باید گردانید انکی یعنی اَن، کَیْ اور اِذَنْ کی معروف اور مجہول گردانیں کرلینی چاہیے۔ باید: چاہیے۔

ذکر لم ۔ لم پانچ صیغوں میں جزم دیتا ہے۔ سات صیغوں سے نون اعرابی گرائیگا۔ اور دو صیغوں میں کچھ عمل نہیں کرے گا۔ لم در یَفْعَلُ و تَفْعَلُ و اَفْعَلُ و نَفْعَلُ جزم کند۔ لم ان چار صیغوں کو جزم دیتا ہے۔ اس میں تفعل دو صیغوں کے قائم مقام ہے۔ و از یَفْعَلَانِ و تَفْعَلَانِ و یَفْعَلُوْنَ و تَفْعَلُوْنَ و تَفْعَلِیْنَ نون اعرابی را ساقط گرداند اور ان پانچ صیغوں سے نون اعرابی کو گرا دیتے ہیں۔ تفعلان تین کے قائم مقام ہے۔ و یَفْعَلْنَ و تَفْعَلْنَ جمع مؤنث غائب و حاضر را بحال خود دارد اور جمع مؤنث غائب اور حاضر کے صیغوں کو اپنے حال پر رکھتا ہے۔ یعنی ان دو صیغوں میں لم جازمہ کوئی عمل نہیں کرتا۔ را: انکو و مضارع را بمعنی ماضی منفی گرداند اور مضارع کو ماضی منفی کے معنیٰ میں کر دیتا ہے۔ لم جازمہ ایک تو مضارع کے اندر نفی پیدا کرتا ہے اور نیز مضارع کو بدل دیتا ہے ماضی کی طرف۔

لا یضربُ: وہ نہیں مارتا ہے۔ یا نہیں مارے گا۔ لم یَضْرِبْ: اُس نے نہیں مارا زمانہ ماضی میں

بحث نفی جَحَد بلم در فعل مضارع معروف نفی جَحَد بلم کی بحث فعل مضارع معروف میں۔ لَمْ یَفْعَلْ لَمْ یَفْعَلَا لَمْ یَفْعَلُوْا لَمْ تَفْعَلْ لَمْ تَفْعَلَا لَمْ یَفْعَلْنَ لَمْ تَفْعَلُوْا لَمْ تَفْعَلِیْ لَمْ تَفْعَلْنَ لَمْ اَفْعَلْ لَمْ نَفْعَلْ۔

نفی جحد بلم در فعل مضارع مجہول نفی جحد بلم فعل مضارع مجہول میں۔ لَمْ یُفْعَلْ لَمْ یُفْعَلَا تا آخر آخر تک۔

لَمَّا ہم مثل لم عمل کند لَمَّ بھی لم جیسا عمل کرتا ہے۔ لفظًا و معنًا لفظوں کے اعتبار سے بھی اور معنیٰ کے اعتبار سے بھی۔ لمّا بھی پانچ صیغوں کے جزم دیتا ہے، سات صیغوں سے نون اعرابی گرا دیتا ہے اور دو صیغوں میں عمل نہیں کرتا۔ اور معنیٰ میں بھی اُس کی طرح عمل کرے گا۔ یعنی یہ بھی مضارع کے معنیٰ کو ماضی کی طرف بدل دیتا ہے۔ لیکن تھوڑا فرق ہے۔ لم یضرب زیدٌ: نہیں مارا زید نے زمانہ ماضی میں، لَمَّ یضربْ زیدٌ: زید نے ابھی تک نہیں مارا۔ لم کے اندر اُمید نہیں ہوتا کہ آگے چل کر زید پٹھائی کرے گا، جبکہ لَمَّا کے اندر اُمید ہوتی ہے کہ آگے چل کر زید پٹھائی کرے گا۔

چوں لَمَّا یَفْعَلْ لَمَّا یَفْعَلَا تا آخر آخر تک اسی طرح ہے۔ مگر معنیٰ لَمْ یَفْعَلْ نکرد و معنی لَمَّا یَفْعَلْ ہنوز نکرد۔ ابھی تک نہیں کیا ہے۔ ہنوز: ابھی۔

واِنْ و لام امر و لای نہی ہم مثل لَم عمل کند۔ اور اِن، لامِ امر اور لائے نہی بھی لم کی طرح عمل کرتے ہیں۔ یہ تینوں بھی پانچ صیغوں کو جزم دے گا، سات صیغوں سے نون اعرابی گرائیگا جبکہ دو صیغوں کے اندر کچھ عمل نہیں کرے گا۔ مثلًا اِنْ یَّضْرِبْ، لِیَضْرِبْ، لا یَضرِبْ۔

اِنْ کی وضاحت: اِن شرط کے لئے آتا ہے۔اور یہ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے۔ ایک کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔ اگر شرط اور جزا دونوں مضارع ہوں تو یہ اِنْ شرط اور جزا دونوں کو جزم دیگا۔ مثلاً اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ: اگر تو پٹھائی کرے گا تو میں بھی پٹھائی کروں گا۔ تضرِبْ یہ شرط ہے اور اَضْرِبْ یہ جزا ہے۔ اور اگر دونوں میں سے ایک مضارع ہو اور ایک مضارع نہ ہو، تو پھر شرط میں عمل ضرور کریگا ۔ مثلًا اِنْ تضرِبْ ضرَبْتُکَ اگر تو مارے گا تو میں بھی تجھے ماروں گا۔ یہاں شرط مضارع ہے اور جزا ماضی ہے۔ اور اگر اس کا برعکس ہو، یعنی جزا مضارع ہو اور شرط ماضی ہو تو پھر اِس میں دو صورتیں جائز ہے۔ اگر آپ رفع پڑھیں تو بھی جائز اور جزم پڑھیں تو بھی جائز۔ اِنْ ضَرَبْتَ اَضْرِبُ (حالتِ رفعی) اور اِنْ ضربتَ اَضْرِبْ (حالت جزمی)۔

لام امر کی وضاحت: لام امر بھی لم کی طرح عمل کرتا ہے۔ یہ بھی پانچ صیغوں کو جزم دیتا ہے، سات صیغوں سے نون اعرابی گرا دیتا ہے جبکہ دو صیغوں میں کچھ عمل نہیں کرتا۔نیز مُخاطَب کے صیغوں پر لام امر نہیں آتا۔ امر معروف با لام کی گردان: لِیَضْرِبْ، لِیَضْرِبا، لِیَضْرِبوا ، لِتَضْرِبْ، لِتَضْرِبا، لِتَضْرِبوا، لِاَضْرِبْ لِنَضْرِبْ۔

اور مجہول میں سب صیغوں کے ساتھ لام امر آتا ہے۔ امر مجہول با لام کی گردان: لِیُضْرَبْ، لِیُضْرَبا، لِیُضْرَبُوَ الخ۔

لائے نہی کی وضاحت: لائے نہی بھی لم کی طرح عمل کرتا ہے۔ یہ بھی پانچ صیغوں کو جزم دیتا ہے، سات صیغوں سے نون اعرابی گرا دیتا ہے جبکہ دو صیغوں میں کچھ عمل نہیں کرتا۔ معروف کی گردان: لَا یَضْرِبْ الخ مجہول کی گردان: لَا یُضْرَبْ الخ۔

اِنْ یَفْعَلْ اِنْ یَفْعَلَا تا آخر معروف و مجہول باید گردانید۔ اسکی معروف اور مجہول گردان کرلینی چاہیے۔

لام امر در جمیع صیغ مجہول می آید لام امر مجہول کے سارے صیغوں یعنی میں آتا ہے۔ و در معروف در غیر صیغِ حاضر اور معروف میں حاضر کے صیغوں کے علاوہ میں آتا ہے۔ و لاے نہی در ہمہ صیغہا آید اور لائے نہی وہ تمام صیغوں میں آتا ہے۔ ہمہ: سب، صیغہا یہ صیغہ کی جمع ہے۔ اور صیغ بھی صیغہ کا جمع ہے لیکن یہ عربی میں ہے۔ لا یَضْرِبْ الخ اور لَا یُضْرَبْ الخ۔

حسبِ بیان محققین محققین علماءؒ کے بیان کے مطابق، حسب: مطابق صیغہاے امر مجہول بالام را امر مجہول بالام کے صیغوں کو، یعنی لِیُضْرَبْ الخ و ہم صیغہائے نہی را اور اسی طرح نہی کے صیغوں کو۔ لا یَضْرِبْ وَ لا یُضْرَبْ الخ متفرق کردن پسندیدہ نیست اِنکو جدا کرنا پسندیدہ نہیں ہے۔ یعنی جہاں پر امر مجہول بالام کی گردان ذکر کرے وہاں پر نہی کر گردان بھی ذکر کرنا چاہیے۔ کیونکہ لام امر بھی جزم دیتا ہے اور لائے نہی بھی جزم دیتا ہے۔ یا جہاں پر لائے نہی کی گردان ہو وہاں پر امر مجہول بالام کی بھی گردان ہو۔ مصنفؒ یہاں یہ بتلانا چاہتا ہے کہ محققین علماءؒ کے نزدیک اس کو علیحدہ علیحدہ ذکر کرنا پسندیدہ نہیں لیکن میں یہاں صرف لائے نہی کو ذکر کروں گا، کیونکہ لم اور لائے نہی کا عمل ایک جیسا ہے، اور امر حاضر معروف بے لام کے 6 صیغیں، امر حاضر معروف بالام کے 8 صیغیں اور امر حاضر مجہول بالام کے 14 صیغوں کو آگے امر کے بحث میں ذکر کروں گا۔ امر فعل کی تیسری قسم ہے۔ یعنی پہلا قسم ماضی، دوسرا مضارع اور تیسرا امر۔ مثلِ بحثِ لم لم کی بحث کی طرح

ابحاثِ اینہا را ہم باید داشت انکی بحثوں کو بھی رکھنا چاہیے۔ یعنی امر مجہول بالام ، لم اور لائے نہی کے گردانوں کو یہاں ذکر کرنا چاہیے۔

البتہ تفریق گردانِ امر معروف ضرور ست البتہ امر معروف کی گردان کو جدا کرنا ضروری ہے۔ چہ امر حاضر ازاں بے لام آید کہ امر حاضر اُس میں بغیر لام کے آتا ہے۔ امر حاضر معروف کے 14 صیغیں ہیں۔ جس میں 6 بغیر لام کے ہیں اِضْرِبْ الخ اور 8 صیغیں لام کے ساتھ ہیں لِیَضْرِبْ الخ۔ و قسمِ ثالثِ فعل است اور امر حاضر فعل کی تیسری قسم ہے۔ پس صیغ امر علٰیحدہ نوشتہ خواہد شد۔ پس امر کے صیغیں علیحدہ لکھیں جائیں گے۔امر بالام ہمون جا بمَعْرِضِ نِگارِشْ خواہد آمد امر بالام اُسی جگہ پر وہ تحریر میں آ جائے گا۔ للمناسبۃ مناسبت کی وجہ سے۔ یعنی بے لام بھی امر ہے اور بالام بھی امر ہے۔

صیغ نہی اینجا نوشتہ میشود۔ نہی کے صیغیں یہاں پر لکھے جاتے ہیں۔ بحث نہی معروف لَا یَفْعَلْ لَا یَفْعَلَا لَا یَفْعَلُوْا لَا تَفْعَلْ لَا تَفْعَلَا لَا یَفْعَلْنَ لَا تَفْعَلُوْا لَا تَفْعَلِیْ لَا تَفْعَلْنَ لَا اَفْعَلْ لَا نَفْعَلْ۔ لا یَضْرِبْ کی گردان کرنا چاہیے ابواب الصرف کے طریقے پر۔

بحث نہی مجہول لَا یُفْعَلْ لَا یُفْعَلَا اِلٰی آخرہ ۔ لا یُضْرَبْ کی گردان کرنا چاہیے ابواب الصرف کے طریقے پر۔

در فعل مضارع مجزوم بلم و دیگر جوازم وہ فعل مضارع جو مجزوم ہو لم کی وجہ سے اور دوسرے حروف جوازم سے۔ اگر لام کلمہ حرف علت باشد اگر اُس مضارع کا لام کلمہ حرف علّت ہو۔ بیُفتد وہ گر جائے گا۔ چون لَمْ یَدْعُ اصل میں یَدْعُوْا تھا۔ لم کے داخل ہونے سے حرف علّت واؤ گر گیا تو لمْ یَدْعُ ہوا۔ و لَمْ یَرْمِ اصل میں یَرْمِیْ تھا۔ لم نے یا کو گرایا تو لمْ یَرْمِ ہوا۔ وَلَمْ یَخْشَ اصل میں یَخْشٰی تھا۔ لم نے آخر سے الف کو گرایا تو لمْ یَخْشَ ہوا۔ وَلَمَّا یَدْعُ و اِنْ یَّدْعُ و لِیَدْعُ و لَا یَدْعُ و ھٰکذَا۔ اور اسی طرح باقی صیغوں میں بھی ہوگا۔

درس نمبر 8۔ برائے تاکید تاکید کے لئے در فعل مضارع فعل مضارع میں لامِ تاکیدِ مفتوحہ و نون تاکید ثقیلہ و خفیفہ می اید۔ وہ لامِ تاکید جو مَفتوح ہے اور نون ثقیلہ اور نون خفیفہ آتے ہیں۔ ایک ہوتا ہے لام امر جس پر کسرہ پڑھتے ہیں جیسا کہ لِیَضْرِبْ لام در اول و نون در آخر داخل میشود لام شروع میں اور نون آخر میں داخل ہوتے ہیں۔ و ثقیلہ مُشَدَّد باشد اور نونِ ثقیلہ مُشَدَّدْ ہوتا ہے۔ و در ہمہ صیغ می آید اور سارے صیغوں میں آتا ہے۔ و خفیفہ ساکن اور نون خفیفہ ساکن ہوتا ہے۔ و در تثنیہ و جمع مؤنث نمی آید اور تثنیہ اور جمع مؤنث میں نہیں آتا۔ یعنی چھ صیغوں میں نہیں آتا اور آٹھ صیغوں میں آتاہے۔ و در باقی صیغ می آید۔ اور باقی صیغوں میں آتا ہے۔ ما قبل نون ثقیلہ نون ثقیلہ کا ما قبل جو ہے۔ در یَفْعَلُ و تَفْعَلُ و اَفْعَلُ و نَفْعَلُ مفتوح میشود اِن صیغوں کے ساتھ نون ثقیلہ مفتوح ہوتا ہے۔ یہ وہ پانچ صیغیں ہیں جن کے ساتھ ضمیر بارز جُڑا ہوا نہیں ہوتا۔ اور نون ثقیلہ کا ماقبل پھر مفتوح بن جاتا ہے۔ جیسا کہ یَضْرِبُ سے لَیَضْرِبَنَّ بن جاتا ہے۔ و نون اعرابی اور نونِ اعرابی جو ہوتا ہے در صیغ تثنیہ و جمع مذکر و واحد مؤنث حاضر می افتد تثنیہ کے چار صیغوں میں اور جمع مذکر کے دو صیغوں میں اور واحد مؤنث حاضر کے ایک صیغہ میں جو نون اعرابی آتا ہے وہ گر جاتا ہے۔ یعنی ان سات صیغوں سے نون اعرابی گر جاتا ہے۔ پس الف تثنیہ باقی می ماند پس الف تثنیہ باقی

رہ جاتا ہے۔ و نون ثقیلہ بعد آں مکسور میگردد اور نون ثقیلہ اُس الف کے بعد مکسور ہو جاتا ہے۔ چوں لَیَفْعَلَانِّ لام کے نیچھے زیر کتابت کی غلطی ہے۔ و واو جمع مذکر و یائے مؤنث حاضر می اُفتد اور جمع مذکر کی واؤ اور واحد مؤنث کی یاء گر جاتے ہیں۔ و ضمہ ما قبل واؤ و کسرہ ما قبل یا باقی می ماند اور واؤ سے ماقبل کا ضمہ اور یاء سے ماقبل کا کسرۂ باقی رہ جاتا ہے۔ اور یہ ضمہ بتاتا ہے کہ یہاں سے واؤ گرا ہے۔ اور یہ کسرہ بتاتا ہے کہ یہاں سے یاء گری ہے۔ چوں لَیَفْعَلُنَّ لَتَفْعَلِنَّ ---- و در جمع مؤنث غائب و حاضر مَیان نونِ جمع و نونِ ثقیلہ الف می آرند اور جمع مؤنث غائب اور حاضر کے صیغوں میں نونِ جمع اور نونِ ثقیلہ کے درمیان الف لے آتے ہیں۔ تا اجتماع سہ نون لازم نیاید تا کہ تین نونوں کا اجتماع لازم نہ آئے۔ چوں لَیَفْعَلْنَانِّ و لَتَفْعَلْنَانِّ ------- و دریں ہر دو ہم نون ثقیلہ مکسور می باشد اور ان دونوں میں بھی نونِ ثقیلہ مکسور ہوگا۔ کیونکہ نون ثقیلہ ان دو صیغوں میں الف کے بعد ہے۔ اور جب یہ الف کے بعد ہے تو یہ بھی تثنیہ کے صیغوں کی طرح ہوا۔ کیونکہ نون ثقیلہ جب الف کے بعد آتا ہے تو وہ مکسور ہوتا ہے۔ بالجملہ حاصل کلام یہ بعد الف نون ثقیلہ مکسور می باشد کہ الف کے بعد نونِ ثقیلہ مکسور ہوگا۔ و در دیگر جاہا مفتوح اور دوسروں جگہوں میں مفتوح ہوگا۔
جا: جگہ، جاہا: جگہوں، ہا جمع کے لئے بڑھاتے ہیں۔ قلمہا: قلمیں، کتابہا: کتابیں

یاد رکھو کہ نون ثقیلہ اصل ہے اور نون خفیہ اُسکی تابع ہے۔ یعنی جو کام نون ثقیلہ میں ہوگا، وہی عمل نون خفیفہ میں بھی ہوگا۔ وہ صیغیں جس میں ضمیر بارز جُڑا ہوا نہیں تھا، اُن میں نون ثقیلہ کا ماقبل مفتوح تھا، تو نون خفیہ کا ماقبل بھی مفتوح ہوگا۔ و نون خفیفہ در غیر تثنیہ و جمع مؤنث اور نون خفیہ تثنیہ کے علاوہ میں اور جمع کے علاوہ میں۔ یعنی ان چھ صیغوں میں نون خفیفہ تو آتا نہیں۔ ان کے علاوہ جو آٹھ صیغیں ہیں اُن میں نون خفیفہ نون ثقیلہ کی طرح ہے۔ حال مثل نون ثقیلہ دارد نون ثقیلہ جیسا حال رکھتا ہے۔ یعنی وہاں پر جیسا نون ثقیلہ کا ماقبل تھا اُسی طرح یہاں نون خفیفہ کا ما قبل ہوگا۔ و مضارع بَدَر آمدنِ نون ثقیلہ و خفیفہ خاص بمستقبل میگردَد۔ اور مضارع جو ہے نون ثقیلہ اور خفیہ کے اندر آنے سے یعنی اِن کے جُڑ جانے سے مستقبل کے ساتھ خاص ہوتا ہے۔

لام تاکید بانون ثقیلہ در فعل مستقبل معروف لام تاکید بانون ثقیلہ فعل مستقبل معروف کی گردان:
لَیَفْعَلَنَّ لَیَفْعَلَانِّ لَیَفْعَلُنَّ لَتَفْعَلَنَّ لَتَفْعَلَانِّ لَیَفْعَلْنانِّ لَتَفْعَلَنَّ لَتَفْعَلِنَّ لَتَفْعَلُنَّ لَتَفْعَلْنانِّ لَاَفْعَلَنَّ لَنَفْعَلَنَّ ۔

مجہول لام تاکید بانون ثقیلہ فعل مستقبل مجہول کی گردان: لَیُفْعَلَنَّ تا آخر۔ لام تاکید بانون خفیہ در فعل مستقبل معروف لام تاکید بانون خفیفہ فعل مستقبل معروف کی گردان۔ لَیَفْعَلُنْ لَیَفْعَلَنْ لَتَفْعَلَنْ لَتَفْعَلُنْ لَتَفْعَلِنْ لَاَفْعَلَنْ لَنَفْعَلَنْ مجہول لام تاکید بانون خفیفہ فعل مستقبل مجہول کی گردان۔ لَیُفْعَلَنْ تا آخر۔

یہاں پر لَیَضْرِبَنَّ الخ لَیُضْرَبَنَّ الخ لَیَضْرِبَنْ الخ لَیُضْرَبَنْ الخ گردان طلباء کو لکھنا بھی چاہیے اور خوب پختہ بھی کرنا چاہیے۔

در امر و نہی ہم نون ثقیلہ و نون خفیفه می آید امر اور نہی میں بھی نونِ ثقیلہ اور نون خفیفہ آتا ہے۔ جیسا کہ اِضْرِبْ سے اِضْرِبَنَّ اور اِضْرِبَنْ ذکر امر بعد ازیں خواہد آمد امر کا ذکر اسکے بعد آئیں گا۔مصنفؒ فرماتے ہیں کہ میں وہاں پر امر کو ذکر کروں گا۔ اب یہاں پر نہی کو ذکر کرتا ہوں۔

نہی معروف بانون ثقیلہ نہی معروف بانون ثقیلہ کی گردان۔ یہاں مصنفؒ نے پورے گردان کو اکھٹا ذکر کیا ہے۔ جبکہ ابواب الصرف میں مخاطب کا گردان علیحدہ تھا اور غائب کا علیحدہ تھا۔ لَا يَفْعَلَنَّ لَا يَفْعَلَانِّ لَا يَفْعَلُنَّ لَا تَفْعَلَنَّ لَا تَفْعَلَانِّ لَا يَفْعَلْنَانِّ لَا تَفْعَلَنَّ لَا تَفْعَلِنَّ لَا تَفْعَلُنَّ لَا تَفْعَلْنَانِّ لَا اَفْعَلَنَّ لَا نَفْعَلَنَّ:

مجہول نہی مجہول بانون ثقیلہ کی گردان۔ لَا يُفْعَلَنَّ تا آخر آخر تک۔

نون ثقیلہ و خفیفہ در فعل مضارع بعد اِمَّا شرطیہ ہم می آید نون ثقیلہ اور خفیفہ فعل مضارع میں اِمَّا شرطیہ کے بعد بھی آتے ہیں۔ بطریقہ خُود اپنے طریقے کے مطابق۔ یعنی لام کی جگہ اِمَّا آ جاتا ہے۔ جیسا کہ لَيَضْرِبَنَّ تھا تو اِمَّا يَضْرِبَنَّ آئے گا۔ چوں اِمَّا يَفْعَلَنَّ تا آخر یہ نون ثقیلہ ہے آخر تک۔ و اِمَّا يَفْعَلَنْ تا آخر اور یہ نون خفیفہ ہے آخر تک۔ ویسے تو فعل شرط اَمَّا ہے لیکن یہاں اسکو اِمَّا پڑھنا۔ قرآن مجید میں بھی ہے، اِمَّا تَرَيِنَّ۔ اس پر اعتراض یہ ہوتا ہے کہ حروف شرط میں سے "اِمَّا" کہیں پر بھی ذکر نہیں۔ تو جواب یہ یاد رکھو کہ یہ اِمَّا کوئی الگ حرف شرط نہیں ہے۔ یہ وہی اِن ہے اور اس کے ساتھ کبھی ما بھی بڑھا دیتے ہیں۔ یعنی اِنْ مَا اور پھر اُس نون کو میم کر کے میم میں ادغام کرتے ہیں تو اِمَّا بن جاتا ہے۔ تو یہ دراصل وہی اِن شرطیہ ہے۔

درس نمبر 9۔ و امر حاضر از فعل مضارع میگیرند اور امر حاضر کو فعل مضارع سے بناتے ہیں۔ بَا یں وضع اس طریقے سے کہ علامت مضارع را حذف میکنند کہ علامت مضارع کو حذف کرتے ہیں۔ پس اگر ما بعد علامت مضارع متحرک ست پس اگر علامت مضارع کا ما بعد متحرک ہے۔ در آخر وقف میکنند تو آخر میں وقف کر دیتے ہیں۔ اور ہمزہ وغیرہ لانے کی ضرورت نہیں۔ چوں عِدْ از تَعِدُ جیسا کہ تَعِدُ سے عِدْ بنا۔ تَعِدُ سے علامت مضارع تا گرائی اور تا کا ما بعد مکسور تھا، پس ہمزہ لانے کی ضرورت نہیں۔ اور آخر میں وقت کیا تو عِدْ بنا۔ و اگر ساکن است اور اگر علامت مضارع کا ما بعد ساکن ہے۔ ہمزۂ وصل در اول می آرند تو ہمزہ وصل شروع میں لے آتے ہیں۔ مضموم اگر عین مضموم باشد اگر عین مضموم ہو تو ہمزہ وصل مضموم لاتے ہیں۔ چوں اُنصُرْ از تَنْصُرُ جیسا کہ اُنْصُر۔ تَنْصُرْ سے علامت مضارع تا گرائی۔ تا کا مابعد ساکن ہے اور عین مضموم ہے۔ تو شروع میں ہمزہ وصل مضموم لایا، اور آخر کو وقف دیا تو اُنْصُرْ بنا۔ و مکسور اگر عین مکسور باشد یا مفتوح اور ہمزہ وصل کو مکسور لاتے ہیں اگر عین مکسور ہو یا مفتوح ہو۔ چوں اِضْرِبْ از تَضْرِبُ و اِفْتَحْ از تَفْتَحُ جیسا کہ تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ اور تَفْتَحُ سے اِفْتَحْ۔ و در آخر وقف میکنند اور آخر میں وقف کر دیتے ہیں۔ و نون اعرابی ساقط شود اور نون اعرابی ساقط ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ تَضْرِبَانِ سے تا علامت مضارع کو حذف کیا اور اس کی جگہ ہمزہ وصل مکسور لایا اور آخر سے نون اعرابی گرایا تو اِضْرِبَا ہوا۔ و نون جمع بحال خود ماندَ اور نونِ جمع اپنی حال پر باقی رہتا ہے۔ کیونکہ یہ نون جمع والے دو صیغیں مبنی ہیں۔ جیسا کہ تَضْرِبْنَ سے علامت مضارع گرایا اور شروع میں ہمزہ وصل لایا۔ اور جمع مؤنث کا نون اپنے حال پر باقی رہے گا کیونکہ یہ ضمیر کی علامت ہے اور مبنی

ہے۔ تو اِضْرِبْنَ صیغہ بنا۔ مانندش: باقی رہنا و حرف علت ہم از آخر حذف شَود اور حرف علّت بھی آخر سے گر جاتا ہے۔ اگر مضارع کے آخر میں حرف علت ہو۔ تو وہ حرف علّت گر جائے گا۔ چوں اُدْعُ از تَدْعُوْ و اِرْمِ از تَرْمِیْ و اِخْشَ از تَخْشٰی تَدْعُوْ سے علامت مضارع گرایا، شروع میں ہمزہ وصل مضموم لایا اور حرف علت گرایا تو اُدْعُ ہوا۔ تَرْمِیْ سے علامت مضارع گرایا، شروع میں ہمزہ وصل مکسور لایا اور حرف علت گرایا تو اِرْمِ ہوا۔ تَخْشٰی سے علامت مضارع گرایا، شروع میں ہمزہ وصل مکسور لایا اور حرف علت گرایا تو اِخْشَ ہوا۔

امر حاضر معروف---- اُفْعَلْ اُفْعَلا اُفْعَلُوْا اُفْعَلِیْ اُفْعَلْنَ

امر غائب و متکلم معروف --- لِیَفْعَلْ لِیَفْعَلَا لِیَفْعَلُوْا لِتَفْعَلْ لِتَفْعَلا لِیَفْعَلْنَ لِاَفْعَلْ لِنَفْعَلْ

امر مجہول ---- لِیُفْعَلْ لِیُفْعَلا لِیُفْعَلُوا لِتُفْعَلْ لِتُفْعَلَا لِیُفْعَلْنَ لِتُفْعَلُوْا لِتُفْعَلِیْ لِتُفْعَلْنَ لِاُفْعَلْ لِنُفْعَلْ

امر حاضر معروف بانون ثقیله --- اُفْعَلَنَّ اُفْعَلَانِّ اُفْعَلُنَّ اُفْعَلِنَّ اُفْعَلْنَانِّ

با نون خفیفه --- اُفْعَلَنْ اُفْعَلُنْ اُفْعَلِنْ

امر غائب و متکلم معروف بانون ثقیله ---

لِیَفْعَلَنَّ لِیَفْعَلَانِّ لِیَفْعَلُنَّ لِتَفْعَلَنَّ لِتَفْعَلَانِّ لِیَفْعَلْنَانِّ لِاَفْعَلَنَّ لِنَفْعَلَنَّ

بانون خفیفه ---- لِیَفْعَلَنْ لِیَفْعَلُنْ لِتَفْعَلَنْ لِاَفْعَلَنْ لِنَفْعَلَنْ

امر مجہول با نون ثقیله -- لِیُفْعَلَنَّ لِیُفْعَلَانِّ لِیُفْعَلُنَّ تا آخر مضارع مجہول مضارع مجہول کے آخر تک جُز اینکه علاوہ اِسکے لامش مکسور است اُسکا لام مکسور ہے۔ یعنی جس طرح گردان لَیُضْرَبَنَّ الخ تھا اسی طرح یہ بھی ہے مگر اس کا لام مکسور ہے یعنی لِیُضْرَبَنَّ الخ ہے۔

امر مجہول بانون خفیفه امر مجہول بانون خفیفہ کی گردان لِیُفْعَلَنْ تا آخر آخر تک مثل مضارع یعنی جس طرح وہاں آٹھ صیغیں آئیں تھے لام مفتوح کے ساتھ لَیُضْرَبَنْ الخ تو یہاں بھی آٹھ صیغیں آئیں گے لیکن یہاں لام مکسور ہوگا۔ یعنی لِیُضْرَبَنْ الخ ہوگا۔

نوٹ: یہاں پر طلباء سے ابواب الصرف کے مطابق امر اور نہی کے تمام گردانیں دوبارہ سُننا چاہیے۔ تاکہ خوب پختہ ہو جائے۔

فصل دوم در بیان اسمائے مشتقّہ۔ دوسری فصل اسمائے مشتقہ کے بیان میں۔

اشتقاق: ایک صیغہ سے دوسرا صیغہ بنانا۔ جیسا کہ ضربٌ مصدر سے ضربَ بنا۔ تو یہ اشتقاق ہوا۔ اسی طرح ضربَ سے پھر یَضْرِبُ بنا اور آگے اس سے اِضْرِبْ بنا۔ تو یہ یضرب سے اضرب کا اشتقاق ہوا ہے۔

شش اسم از فعل مشتق میشوند چھ اسم فعل سے مُشتَقْ ہوتے ہیں۔ اصلًا تو سارے مصدر سے مُشتق ہے بصرہ والوں کے مذہب کے مطابق۔ لیکن یہ فعل بھی مصدر سے مشتق ہے۔ اور آگے یہ اسماء فعل سے مشتق ہیں۔ تو یہ کہنا بھی ٹھیک ہے کہ فعل سے چھ اسماء مشتق ہوتے ہیں۔ اور کوفہ والوں کے نزدیک اصل تو فعل ہے۔ اور مصدر بھی فعل سے مشتق ہوتا ہے۔ یعنی ضربٌ بھی ضربَ سے بنا ہے۔

1 اسم فاعل، 2 اسم مفعول، 3 اسم تفضیل، 4 صفت مشبه، 5 اسم آله، 6 اسم ظرف،

کوفہ والوں کے نزدیک فعل سے چھ نہیں بلکہ سات اسم مشتق ہوتے ہیں۔ مصدر بھی اس میں آ جائے گا۔

[1] اسم فاعل که دلالت کند بر کنندۂ کار اسم فاعل کہ وہ دلالت کرتا ہے کام کرنے والے پر از ثلاثی مجرد مطلَقًا بروزن فَاعِلٌ آید ثلاثی مجرد سے مطلَقًا فَاعِلٌ وزن پر آتا ہے۔ جیسا کہ ضرب سے ضارب،فتح سے فاتح، نصر سے ناصر، سمع سے سامع، حسب سے حاسب وغیرہ۔ باب کَرُمَ یا شَرُفَ سے اسم فاعل نہیں آتا بلکہ اُس سے صفت مشبہ آتا ہے جیسا کہ کریمٌ یا شریفٌ۔

بحثِ اسم فاعل اسم فاعل کی بحث: فاعلٌ فَاعلانِ فاعِلَینِ فاعلونَ فاعِلِینَ فاعلۃٌ فَاعلَتَانِ فَاعلتَیْنِ فاعلاتٌ۔ اب مصنفؒ مختلف صیغوں کی وضاحت فرماتے ہیں۔

تثنیه بحالت رفع بالف آید تثنیہ جو ہے حالت رفعی میں الف کے ساتھ آتا ہے۔ جیسا کہ فاعلانِ و بحالت نصب و جر بیا که ما قَبْلش مفتوح بَود اور حالت نصبی جرّی میں یاء کے ساتھ کہ اُس یا کا ماقبل مفتوح ہوتا ہے۔ یعنی فاعلَیْنِ یہ حالت نصبی جری ہے اور یا سے ماقب فتحہ ہے۔ و نون تثنیه مکسور باشد اور نونِ تثنیہ تو ہمیشہ مکسور ہوتا ہے۔ یعنی فاعلانِ اور فاعلینِ ہر ایک کے نیچھے زیر ہے۔

و جمع بحالت رفع بَواو آید اور جمع حالت رفع میں واؤ کے ساتھ آتی ہے۔ جیسا کہ فَاعِلُونَ و بحالت نصب و جر بیا که ماقبلش مکسور باشد اور حالت نصبی اور جرّی میں یاء کے ساتھ کہ اُس یاء کا ماقبل مکسور ہوگا۔ جیسا کہ فاعِلِیْنَ و نون جمع مفتوح بود اور نون جمع مفتوح ہوگا۔ جیسا کہ فاعلونَ اور فاعلینَ ہر ایک میں نون مفتوح ہے۔ [2] اسم مفعول که دلالت کند اسم مفعول کہ وہ دلالت کرتا ہے بر ذاتیکه فعل برو واقع شده باشد اُس ذات پر کہ فعل اُس پر واقع ہوتا ہے۔ جیسا کہ مضروبٌ: جس کی پٹھائی کی گئی۔ برو: بر اُو، پھر دونوں کو ملایا۔ از ثلاثی مجرد بروزن مفعولٌ آید اور ثلاثی مجرد سے یہ مفعولٌ کے وزن پر آتا ہے۔ ضربَ سے مضروبٌ، نصر سے منصورٌ۔ اور باب کرُم سے مفعول آتا ہی نہیں۔

بحث اسم مفعول اسم مفعول کی بحث: مفعولٌ مفعولانِ مفعُوْلَیْنِ مفعُوْلُوْنَ مفعُوْلِیْنَ مفعُوْلَۃٌ مَفْعُوْلَتَانِ مَفْعُوْلَتَیْنِ مَفْعُوْلَاتٌ۔ مفعولانِ تثنیہ مذکر کی حالت رفعی مفعُوْلَیْنِ تثنیہ مذکر کی حالت نصبی اور جری مَفْعُوْلَتَانِ تثنیہ مؤنث کی حالت رفعی مَفْعُوْلَتَیْنِ تثنیہ مؤنث کی حالت نصبی اور جرّی۔ مفعُوْلُوْنَ جمع مذکر کی حالت رفعی مفعُوْلِیْنَ جمع مذکر کی حالت نصبی اور جرّی۔

درس نمبر 10۔ [3] اسم تفضیل که دلالت کند اسم تفضیل کہ وہ دلالت کرتا ہے بر زیادت معنی فاعلیت فاعلیت کے معنیٰ کی زیادتی پر نسبت بدیگر دوسرے کے مُقابلے میں بروزن اَفْعَلُ آید اور یہ اَفْعَلُ وزن پر آتا ہے۔ مگر از لون و عیب نمی آید مگر لون اور عیب سے یہ نہیں آتا۔ لُون: رنگ۔ لون اور عیب کے لئے بھی اَفْعَلُ وزن آتا ہے جسے اَفْعَلُ صفتی کہتے ہیں۔ لون جیسا کہ اَحْمَرْ، اَبْیَضْ اور عیب جیسا کہ اَعْمیٰ: اندھا، اَعْرَجْ: لنگڑا، اَحْوَلْ: بھینگا ٹھیڑی آنکھوں والا چه دریں ہر دو اَفْعَلُ برائے صفت مشبه می آید اِن دونوں میں سے اَفْعَلُ جو ہے صفت مشبہ کے لئےآتا ہے۔ چوں اَحْمَرُ و اَعْمیٰ جیسا کہ اَحْمَرُ اور اَعْمیٰ و از غیر ثلاثی مجرد نمی آید۔ اور یہ ثلاثی مجرد کے علاوہ سے بھی نہیں آتا۔

بحث اسم تفضیل اَفْعَلُ اَفعلانِ افعلَیْنِ اَفْعَلُونَ افعلِیْنَ افاعِلُ فُعْلیٰ فعلیانِ فُعْلَیَیْنِ فعلیاتٌ فُعَلٌ۔

اَفَاعِلُ جمع تکسیر مذکر است اَفَاعِلُ جمع تکسیر مذکر ہے۔ و فُعَلٌ جمع تکسیر مؤنث اور فُعَلٌ جمع تکسیر مؤنث ہے۔ و اَفْعَلُوْنَ و فُعْلَیَاتٌ جمع سالم اور اَفْعَلُوْنَ اور فُعْلَیَاتٌ یہ دونوں جمع سالم ہیں۔ اَفْعَلُوْنَ کے شروع میں اَفْعَلُ پورا موجود ہے اور یہ جمع مذکر سالم ہے۔ فُعْلَیَاتٌ کے شروع میں فُعْلٰی پورا موجود ہے اور یہ جمع مؤنث سالم ہے۔ جمع سالم کو جمع سلامت بھی کہتے ہے۔ و جمع سالم آنرا گویند اور جمع سالم اُسکو کہتے ہیں۔ که بنائے واحد دراں سلامت ماند که واحد کا وزن اُسکے اندر سلامت رہتا ہے۔ در مذکر بواو و نون آید اور یہ جمع سلامت مذکر کے اندر واؤ اور نون کے ساتھ آتی ہے۔ جیسے مسلمٌ سے مسلمونَ جمع مذکر سالم ہے۔ و در مؤنث بالف و تا آید اور مؤنث میں الف اور تا کے ساتھ آتی ہے۔ جیسے مسلمةٌ سے جمع مؤنث سالم مسلماتٌ ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے که مسلمةٌ کے آخر میں تو گول تا تھی اور مسلماتٌ میں تو وہ گول تا ختم ہوئی جس سے وزن تو بدل گیا۔ جواب یہ ہے که یہ تا تو صرف تانیث کے لئے تھی اور مسلمات میں یہ تا جو آتی ہے یہ بھی تانیث کے لئے ہے۔ و جمع تکسیر آنکه اور جمع تکسیر وہ ہے۔ بنائے واحد دراں سلامت نماند که اُس میں واحد کی بنا یعنی واحد کا وزن سلامت نه رہے۔

اسم تفضیل گاہے برائے زیادت معنی مفعولیت ہم می آید اسم تفضیل کبھی کبھار مفعولیت کے معنیٰ کی زیادتی کے لئے بھی آتا ہے۔ چوں اَشْهَرُ بمعنی مشہور تر جیسے اَشْهَر بمعنیٰ زیادہ مشہور۔ جیسا که اَضْرَب کا معنیٰ تھا زیادہ ضارب۔ تو اُس میں فاعلیت کے معنیٰ کی زیادتی تھی۔ اور اَشْهر بمعنیٰ زیادہ مشہور۔ اور یہ مشہور بروزن مفعول ہے۔ تو اس میں مفعول کے معنیٰ کی زیادتی ہے۔

صفت مشبه آن[4] صفت مشبه وہ ہے که دلالت کند بر اتصافِ ذاتی کسی ذات کے متصف ہونے پر۔ ذاتی کی جگه یہاں ذاتے ہونا چاہیے تھا یعنی کوئی ایک ذات، کتابے : کوئی ایک کتاب بمعنی مصدری که وہ ذات متصف ہو رہا ہے معنی مصدری کے ساتھ۔ یعنی اُس ذات میں اُس مصدر والا معنیٰ پایا جاتا ہے۔ جیساکه زیدٌ ضاربٌ ۔ تو زید کے اندر معنی مصدری یعنی ضرب والا معنیٰ ہے۔ اور زیدٌ شاربٌ۔ زید میں شُرْب کا صفت ہے۔ یعنی یہ شرب کرنے والا ہے۔ زیدٌ ناصرٌ۔ زید نصرت کرنے والا ہے۔ یہ نصرت زید کی صفت بن رہی ہے۔ ان سارے مثالوں میں زید معنیٰ مصدری کے ساتھ متصف ہو رہا ہے۔ بوضع ثُبوت ثُبُوت کے طریقے پر۔ جیساکه زیدٌ طویلٌ۔ یہ طول زید کے لئے ثُبوت کے طریقے پر ثابت ہے۔ اور زیدٌ ضاربٌ میں یہ ضرب زید کے لئے حدوث کے طریقے پر ثابت ہے۔ و اسم فاعل دلالت میکند اور اسم فاعل دلالت کرتا ہے۔ بر اتصاف متصف ہونے پر بطور حُدوث حدوث کے طور پر۔ حدوث کا معنی ہے کسی چیز کا ہونا، اس طریقے پر که پہلے وہ صفت نه ہو، پھر پائي جائے اور پھر گزر بھی جائے۔ جیسا که ضربَ۔ پہلے ضربْ نہیں تھا، پھر ضَرْبْ کا فعل پایا گیا اور پھر ختم ہو گیا۔

و لہٰذا صفت مشبه ہمیشه لازم باشد اور اسی وجه سے صفت مشبه ہمیشه لازم ہوتی ہے۔ یعنی اس کے لئے مفعول کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جس طرح فعل لازم کے لئے مفعول کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جیسا که فَرَّ زیدٌ : زید بھاگا۔ اگر چه از فعل متعدی آید اگر چه فعل وہ متعدی سے آئے۔ سامع: جو بالفعل کسی آواز کو سنے، سمیع: جو بالقوة اُس میں سَمَعْ کی صلاحیت ہو۔ یعنی سامع بننے کی صلاحیت ہو۔ سامع اسم فاعل کے لئے مفعول کی ضرورت ہوتا ہے، جبکه سمیع صفت مشبه کے لئے مفعول کی ضرورت نہیں ہوتا۔ انا سامعٌ کلَامَکَ میں سننے والا ہوں آپکے

کلام کا، یوں تو کہہ سکتے ہیں۔ لیکن انا سمیعٌ کلامَک نہیں کہہ سکتے۔ پس فرق در سَامِعٌ و سَمِیْعٌ اینَست پس سامِعٌ اور سمیعٌ میں فرق یہ ہے۔ کہ سامع که سامع جو ہے دلالت میکند وہ دلالت کرتا ہے بر ذاتے ایسی ذات پر که موصوف باشد بشُنِیدَن چیزے بالفعل کہ وہ موصوف ہو کسی چیز کے سننے کے ساتھ بالفعل۔ یعنی وہ سننے کا کام باقاعدہ کرے۔ و لہذا بعد آں مفعول آمدن میتواند لہذا اُسکے بعد مفعول آ سکتا ہے۔ یعنی اسم فاعل کے بعد مفعول آ سکتا ہے۔ کیونکہ سامِعٌ تو اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ چوں سَامِعٌ کَلَامَکَ جیسا کہ اَنا سامِعٌ کلامَکَ یا ھُو سامِعٌ کلامَک۔ کلام منصوب ہے تو مفعول ہوا سامع کے لئے۔ اور جس فعل کے لئے مفعول آتا ہے اُسے فعل متعدی کہتے ہیں۔

و سَمِیْعٌ دلالت میکند اور سمیعٌ کہ وہ دلالت کرتا ہے بر ذاتے ایسی ذات پر کہ موصوف بسمع باشد بطور ثُبوت کہ جو سُننے کے ساتھ موصوف ہو ثُبوت کے طریقے پر اعتبار تعلق بچیزے کسی چیز کے ساتھ اُس کے تعلق کا اعتبار دراں ملحوظ نیست اُس میں ملحوظ نہیں۔ چیز سے مراد یہاں مفعول ہے۔ پس صفت مشبہ کا مفعول کے ساتھ کسی قسم کا تعلق نہیں ہوتا۔ بلکہ عدم اعتبار تعلق بَچیزے ملحوظ بلکہ اُس میں یعنی صفت مشبہ میں کسی چیز کے ساتھ تعلق کا نہ ہونا ملحوظ ہوتا ہے۔عدم: نہ ہونا، پس سَمِیْعٌ کَلَامَکَ نمیتوان گفت پس سمیعٌ کلامَکَ نہیں کہہ سکتے۔ کلام کو مفعول بنانا چاہتے ہیں۔ اور صفت مشبہ لازم ہوتا ہے۔ اسکے لئے مفعول نہیں لا سکتے ۔

اوزان صفت مشبہ بسیار ست صفت مشبہ کے اوزان بہت سے ہیں۔ چوں صَعْبٌ بروزن فَعْلٌ مشکل، دُشوار صِفْرٌ بروزن فِعْلٌ: خالی۔ اعداد میں صفر کو بھی صفر اس لئے کہتے ہے کہ وہ عدد سے خالی ہوتا ہے۔ صُلْبٌ بروزن فُعْلٌ، ٹھوس، سخت حَسَنٌ بروزن فَعَلٌ: اچھا خَشِنٌ بروزن فَعِلٌ : کھردَرا یعنی ہموار نہ ہو۔ نَدُسٌ بروزن فَعُلٌ حاشیہ میں نَدُس کا معنیٰ ذہین اور سمجھ دار کے ہے۔ جبکہ لُغت کے اندر نَدُس کا معنیٰ ملنسار کے ہے۔ نیز سمجھ دار کو نَدَس کہتے ہے۔ اور نَدَس کا وزن فَعَل ہے جو کہ حَسَن میں گزرا۔ زِیَمٌ بروزن فِعَلٌ : پَرَاگندہ یعنی بکھرا ہوا۔ زَیِمٌ کا معنیٰ ہے گھبرایا ہوا، زَیِمَ یَزْیَمُ سے ہے۔ زِیَمٌ: آنکھ،حَسب و نسب اور خاندان وغیرہ بِلِزٌ بروزن فِعِلٌ : موٹی عورت۔ پوری عربی زبان کے اندر اس وزن سے دو چار لفظ آئیں ہیں، اور صفت کے طور پر ایک دو لفظ آئیں ہیں۔ حُطَمٌ بروزن فُعَلٌ : حاشیہ کے اندر پراگندہ معنیٰ لکھا ہے جبکہ لغت کے اندر حُطَمٌ کا معنیٰ ہے پہاڑ کا کٹا ہوا کنارہ، ظالم چرواہے کو بھی حُطَم کہتے ہے۔ پہاڑ کے اندر تنگ جگہ جہاں سے گزرتے ہوئے لوگ ایک دوسرے سے ٹھکراتے ہو اس کو بھی حطم کہتے ہے۔ جُنُبٌ بروزن فُعُلٌ : جنابت والا، دور، نزدیک۔ یہاں جُنُبٌ کا ایک معنیٰ دور ذکر ہوا اور دوسرا معنیٰ نزدیک ذکر ہوا۔ ایسے الفاظ کو عربی زبان میں کہتے ہیں کہ یہ اضدار کے قبیل سے ہیں۔ اَضداد ضِد کی جمع ہے۔ اسی طرح بَاعَ یَبِیعُ بیعًا اسکا معنیٰ بیچنا بھی اور خریدنا بھی۔ اور شَریٰ یَشْرِی شِراءً اسکا معنیٰ بیچنا بھی اور خریدنا بھی۔ تو یہ بھی اَضْداد کے قبیل سے ہے۔ باعَ زیادہ تر بیچنے اور شِریٰ زیادہ تر خریدنے کے معنیٰ میں آتے ہیں۔ اسی طرح بَانَ یَبِینُ بیناً و بینونۃً بمعنیٰ جدا ہونا یا ملنا۔ تو یہ بھی اَضْداد کے قبیلے سے ہے۔ اَحْمَرُ بروزن اَفْعَلُ : سرخ رنگ کَابِرٌ بروزن فاعلٌ: بڑا کَبِیْرٌ بروزن فَعِیلٌ : بڑا۔ اور یہ وزن سب سے زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ غَفُوْرٌ بروزن فَعُوْلٌ : معاف کرنے والا جَیِّدٌ بروزن فَیْعِلٌ : عُمدہ جَبَانٌ بروزن فَعَالٌ : بُزدل هِجَانٌ بروزن فِعَالٌ :

چیزوں میں جو سب سے عمدہ اور اصل چیز ہو اپنے اصل کے اعتبار سے تو اُسے ھِجَانٌ کہتے ہیں۔ اسی طرح سفید اُونٹ جو بہت عمدہ اور اعلیٰ ہے اُسے بھی ھجانٌ کہتے ہے۔ اِبِلٌ ھِجَانٌ۔ شُجَاعٌ بروزن فُعَالٌ : بہادُر یہ ضد ہے جَوَانٌ کی۔ عَطْشَانُ بروزن فَعْلَان : پیاسا مرد، یہ غیر منصرف ہے، کتابت کی غلطی سے عطشانٌ لکھا ہے۔ عَطْشٰی بروزن فَعْلیٰ یہ عَطْشَان کی مؤنث ہے۔ پیاسی عورت حُبْلٰی بروزن فُعْلیٰ : حاملہ عورت حَمْرَاءُ بروزن فَعْلَاءُ : یہ مؤنث ہے احمر کی۔ کوئی سرخ چیز ہو اور مذکر ہو تو اس کے لئے احمر لاتے ہیں اور اگر مؤنث ہو تو اسکے لئے حمراء لے آتے ہیں۔

عُشَرَاءُ۔ بروزن فُعَلَاءُ : دس ماہ کی حاملہ اونٹنی۔ اور اس کی جمع ہے عِشَار۔ قرآن مجید میں ہے۔ وَ اِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی ھولناکی بیان فرما رہے ہیں، کہ دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں (مُعَطَّل) کھلی یعنی آزاد چھوڑ دی جائیگی۔ یہ نہیں کہ اُس دن دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں ہوں گی۔ بلکہ یہ دن اتنا ھولناک ہوگا کہ انسان کو قیمتی سے قیمتی چیز کی بھی پرواہ نہیں ہوگی۔

یہاں مصنفؒ نے 23 اوزان کو ذکر فرمایا ہے۔ اور یہ مصنفؒ نے مختلف اوزان کی مثالیں ذکر کی، اور اوزان ذکر نہیں کی۔ ان اوزان میں ایک وزن کابرٌ بروزن فاعلٌ آیا۔ پس فاعلٌ وزن پر اسم فاعل بھی آتا ہے اور کبھی کبھار صفت مشبہ بھی آجاتی ہے۔

بحث صفت مشبہ صفت مشبہ کی گردان۔ حَسَنٌ حَسنانِ حَسَنَیْنِ حَسَنُوْنَ حَسَنِیْنَ حَسَنَۃٌ حَسَنَتَانِ حَسَنَتَیْنِ حَسَنَاتٌ۔

درس 11۔ اسم آله که دلالت کند[5] اسم آلہ کہ وہ دلالت کرتا ہے بر آلۂِ صُدورِ فعل فعل کے ہونے کے آلہ پر بر سه وزن آید وہ تین وزن پر آتا ہے۔ مِفْعَلٌ مِفْعَلَۃٌ مِفْعَالٌ --- جیساکہ مِضْرَبٌ آلہ صُغریٰ، مِضْرَبَۃٌ آلہ وُسطیٰ مِضْرَابٌ: آلہ کُبریٰ۔

بحث اسم آله اسم آلہ کی گردان: مِنْصَرٌ مِنْصَرَانِ مِنصرَیْنِ مناصرُ ---- منصرۃٌ منصرتانِ منصرتَیْنِ مَنَاصرُ مِنْصَارٌ منصارَانِ منْصَارَیْنِ مَنَاصِیْرُ۔

و گاہے بروزن فَاعَلْ آید اور یہ اسم آلہ کبھی کبھار فَاعَلْ کے وزن پر بھی آتا ہے۔ چوں خَاتَمْ جیسا کہ خَاتَمْ آله ختم یعنی مہر کردن آلہ ختم یعنی مہر لگانے کا آلہ۔ کاغذ پر جو مُہر لگی اُسے خَتَم کہتے ہے اور جس چیز کے ذریعے مُہر لگائی اُسے خاتَم کہتے ہے۔ و عَالَمْ آله دانستن اور عَالَمْ جو ہے جاننے کا آلہ مگر دریں قسم معنی اسمی غالب آمده مگر اس قسم کے اندر معنیٔ اسمی غالب آ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ یہ سارا جَہاں عالَمْ کہلاتا ہے۔ یہ آلہ ہے اللہ تعالیٰ کو جاننے کا، اس لئے اسکو عالَمْ کہتے ہے۔ جیسا کہ الحمد للہ رب العٰلَمِیۡنَ۔ عالَم کی جمع عَالَمُون حالت نصبی جرّی میں عالَمِیْن ہے۔ معنیٰ اسمی کے غالب آنے کا مقصد یہ ہے کہ اب یہ ایک چیز کا اسم بن گیا ہے۔ یعنی زمین آسمان وغیرہ کا اسم عَالَمْ بن گیا ہے۔ اور معنیٔ اشتقاق ہر جگہ ملحوظ نہیں۔ اشتقاق کے لحاظ سے کتاب بھی جاننے کا آلہ ہے، کمپیوٹر بھی جاننے کا آلہ ہے وغیرہ پھر اسکو بھی عالَم کہنا چاہیے تھا۔ لیکن عَالَمْ کے اندر معنیٔ اسمی غالب آیا ہے لہٰذا کتاب، کمپیوٹر، موبائل وغیرہ کو عالَم نہیں کہتے۔ کیونکہ اب عالَم نام بن گیا ہے اس جہان کا۔ علی الاطلاقِ یعنی بغیر کسی قید کے بمعنی اشتقاق مستعمل نیست اشتقاق معنیٰ میں یہ

استعمال نہیں ہوتا۔ ہر آله ختم را خاتَم و ہر آله علم را عالم نتواں گفت ہر آله خَتَمْ کو خَاتَم اور ہر آله عِلَم کو عَالَم نہیں کہا جا سکتا۔

[6]اسم ظرف دلالت میکند اسم ظرف دلالت کرتا ہے بر جائے صدورِ فعل فعل کے ہونے کی جگہ پر یا وقت صدورِ فعل یا اسم ظرف دلالت کرتا ہے فعل کے ہونے کے وقت پر۔ اسم آله اور اسم ظرف دونوں فعل مضارع سے بنتے ہیں۔ اسم آله کے شروع میں میم مکسور ہوتا ہے جبکه اسم ظرف کے شروع میں میم مفتوح ہوتا ہے۔ اسم آله صرف ثلاثی مجرد سے آتا ہے۔(شعر: ظرف یفعِلْ مَفْعِلْ است الاّ زَناقص اے کمال و از غیر یَفْعِلْ مَفْعَلْ است الاّ ابواب مثال)

اگر مضارع مکسور العین ہو تو ظرف بھی مکسورُ العین یعنی مَفْعِل وزن پر ہوگا۔ اور اگر مضارع مفتوح العین یا مضموم العین ہو تو اسکا ظرف دونوں صورتوں میں مفتوح العین یعنی مَفْعَل وزن پر ہوگا۔ لیکن ناقص اور مثال اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہے۔

نَاقِص سے ظرف ہمیشه مفتوح العین یعنی مَفْعَل وزن آتا ہے۔ جبکه مِثَال سے ظرف ہمیشه مکسور العین یعنی مَفْعِل وزن آتا ہے۔ قاعده: غور کرو نَاقص کا نون مفتوح ہے، تو اس کا ظرف بھی مفتوح العین یعنی مَفْعَل وزن یاد کرو۔ اور مِثَال کا میم مکسور ہے تو اسکا ظرف بھی مکسور العین یعنی مَفْعِل وزن یاد کرو۔ از مفتوح العین و مضموم العین و ناقص مطلقًا بروزن مَفْعَل آید بفتح عین مفتوح العین اور مضموم العین مضارع اور ناقص سے ظرف ہمیشه مَفْعَل وزن یعنی عین کے فتحه کے ساتھ آتا ہے۔ چوں مَفْتَحٌ و مَنْصَرٌ و مَرْمًی یَفْتَحُ سے مَفْتَحٌ، یَنْصُرُ سے مَنْصَرٌ، اور یَرْمِیْ سے مَرْمًی۔ مَرْمًی اصل میں مَرْمَیٌ تھا۔ یاء متحرک ماقبل فتحه کو الف سے بدلا، اور پھر التقائے ساکنین سے وہ الف گرا تو مَرْمًی رہ گیا۔ و از مکسور العین و از مثال مطلقًا بروزن مَفْعِلٌ آید بکسر عین اور وہ مُضارع جو مکسور العین ہو اور مِثال سے ظرف ہمیشه مَفْعِلٌ بکسر العین آتا ہے۔ چوں مَضْرِبٌ و مَوْقِعٌ یَضْرِبُ سے مَضْرِبٌ اور مَوْقِعٌ۔

و آنکه بعضی صرفیان گفته اند اور وہ جو بعض صرفی علماءؒ نے کہا ہیں۔ که از مُضاعَف ہم مطلقًا بفتح عین آید که مُضاعَف سے ظرف مطلقًا فتح عین کے ساتھ آتا ہے۔ صحیح نیست اُن صرفیونؒ کا یه بات صحیح نہیں۔ و استدلال کرده اند بلفظ مَفَرٌّ اور اُنہوں نے دلیل پکڑی ہے لفظِ مَفَرٌّ سے۔ که از یَفِرّ بکسر عین است که یه مَفَرٌّ یَفِرُّ سے ہے جو عین کے کسرہ کے ساتھ آیا ہے۔ و در قرآن مجید واقِعْ اور قرآن مجید میں واقع ہے۔ فَاَیْنَ الْمَفَرُّ کہاں ہے بھاگنے کی جگه۔ یہاں پر ترجمه ظرف کے مطابق ہوا۔ کیونکه وہ لوگ اس کو ظرف مانتے ہیں۔

مَفَر اصل میں مَفْرَرٌ تھا۔پھر را کا فتحه فا کو دیا اور را کا را میں ادغام کیا تو مَفَرٌّ بن گیا۔ اور باب اسکا فَرَّ یَفِرُّ باب ضرب ہے۔ اور یہاں عین کے نیچے کسرہ ہے لیکن ظرف مفتوح العین آیا۔ صاحب کتاب فرماتے ہیں که بعض صرفیوں کا یه کہنا که مُضاعف سے ظرف ہمیشه مفتوح العین آتا ہے درست نہیں ۔ وجه یه که قرآن مجید میں مضاعف کا ظرف مکسور العین بھی آیا ہے۔ جیسا که مَحِلٌّ یه ظرف ہے حَلَّ یَحِلُّ سے۔ تو مُضاعف میں بھی مضارع کے عین کلمه کو دیکھنا ہے۔ اور باقی مَفَر تو یه ظرف نہیں بلکه مصدر میمی ہے۔ مصدر میمی: وہ مصدر جس کے شروع میں میم آئے۔ جیسا که مُکْرَمٌ اسم مفعول بھی ہے، ظرف بھی ہے اور مصدر میمی بھی ہے۔ اسی طرح مُکَرَّمٌ

اسم مفعول بھی، اسم ظرف بھی اور مصدر میمی بھی۔ اسی طرح مُقَاتَلٌ یہ اسم مفعول بھی ہے، ظرف اور مصدر میمی بھی ہے۔ مزید کے ابواب میں اکثر ان تینوں کے لئے ایک ہی صیغہ آتا ہے۔ تو مصنفؒ فرماتے ہیں کہ مَفَرٌّ یہ مصدر میمی ہے۔ اگر ظرف ہوتا تو مَفِرٌّ ہوتا، کیونکہ یہ فَرَّ یَفِرُّ سے ہے۔

و صحیح اینست اور صحیح یہ ہے۔ که از مضاعف مکسور العین بکسر عین آید کہ مُضَاعَف جو مکسور العین ہو اُس سے ظرف عین کے کسرہ کے ساتھ آتا ہے۔ چنانچه مَحِلٌّ از حَلَّ یَحِلُّ جیسا کہ مَحِلٌّ جو کہ حَلَّ یَحِلُّ سے ہے۔ مُضارع میں عین مکسور ہے تو ظرف میں بھی عین مکسور ہے۔ و لفظ مَحِلٌّ ہم در قرآن مجید واقع اور مَحِل کا لفظ بھی قرآن میں واقع ہوا ہے۔ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْىُ مَحِلَّهٗ یہاں تک کہ قربانی کا جانور اپنی جگہ تک پہنچ جائے۔ ھدی: قربانی کا جانور و لفظ مَفَرٌّ را جواب داده اند اور لفظ مَفَرٌّ کا جواب دیا ہے علماء نے۔ که ظرف نیست کہ یہ ظرف نہیں ہے۔ بلکه مصدرِ میمِیَ ست بلکہ مصدر میمی ہے۔ اب "فَاینَ المفر" کا ترجمہ : بس کہاں بھاگنا ہے۔ یعنی کہاں بھاگو گے۔

صیغه ظرف که بر معنی وقت دلالت کند آں را ظرف زماں گویند وہ صیغۂ ظرف جو وقت کے معنیٰ پر دلالت کرتا ہے اُسے ظرف زماں کہتے ہیں۔ وآنکه بر معنی جائے دلالت کند آنرا ظرف مکان گویند اور وہ صیغہ ظرف جو جگہ کی معنیٰ پر دلالت کرتا ہے اُسے ظرف مکان کہتے ہیں۔

بحث اسم ظرف اسم ظرف کی گردان: مَضْرِبٌ مَضربانِ مضربَيْنِ مضاربُ۔ گاہے ظرف بروزن مُفْعُلَةٌ ہم آید کبھی کبھی ظرف مُفْعُلَةٌ کے وزن پر بھی آتا ہے۔ چون مُكْحُلَةٌ جیسے مُكْحُلَةٌ۔ کتابت کی غلطی سے عین پر ضمہ فتحہ آیا ہے۔ کُحُل: سُرمہ، مُكْحُلَة: سُرمہ دانی، وہ چیز جس میں سُرمہ رکھتے ہیں۔ مصنفؒ اس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ ابھی تک آپ نے پڑھا ہے کہ ظرف کا میم مفتوح ہوتا ہے۔ اور عین مفتوح یا مکسور ہوتا ہے۔ لیکن کبھی کبھار صیغہ ظرف کا میم اور عین مضموم بھی آتا ہے۔

و بعضے اوزانِ ظرف اور ظرف کے بعض اوزان جو ہیں از غیر مکسور العین ہم مکسور آید وہ غیر مکسور العین مضارع سے بھی مکسور العین آئے ہیں۔ چون مَسْجِدٌ : سجدہ کی جگہ، یہ باب نصر سے ہے۔ سجَدَ یَسْجُدُ سے۔ اسکا مصدر سُجود ہے اس کے معنی ہیں سجدہ کرنا۔ مَنْسِكٌ :قربانی کی جگہ۔ حج کی عبادت کو بھی منسِک کہتے ہیں۔ منسِک کی جمع مناسِک ہے۔یہ نَسَکَ یَنْسُكُ باب نصر سے ہے بمعنیٰ قربانی کرنا۔ اسکا مصدر نُسُكٌ ہے اس کے معنی ہیں قربانی کرنا۔ مَطْلِعٌ : طلوع ہونے کی جگہ۔ یہ طَلَعَ يَطْلُعُ باب نصر سے ہے۔ اس کا مصدر طُلُوْعٌ ہے اس کے معنی ہیں اوپر چڑھنا۔ مَشْرِقٌ یہ شرَق يَشْرُقُ باب نصر سے ہے۔ بمعنیٰ نکلنے کی جگہ۔ اسکا مصدر شرقٌ اور شروقٌ ہے اس کے معنی ہیں سورج نکلنا۔ مَغْرِبٌ یہ غرَبَ يَغْرُبُ باب نصر سے ہے۔ اسکا مصدر غروبٌ ہے اس کے معنی ہیں چھپنا، دور ہونا مَجْزِرٌ یہ جَزَرَ يَجْزُرُ سے ہے۔ بمعنیٰ اونٹ ذِبح کرنا، ذِبح کرنا۔ اسکا مصدر ہے جزرٌ اس کے معنی ہیں ذِبح کرنا۔

مگر دریں اوزان موافق قیاس بروزن مَفْعَلٌ ہم می آید مگر ان اوزان میں قیاس کے مطابق مَفْعَلٌ کے وزن پر بھی آتے ہیں۔ جیسا کہ مَسْجَد، مَشْرَق، مَغْرَبْ بھی آئے ہیں۔ اور علماء نے لکھا ہے، کہ جہاں یہ خلافِ قیاس آئے ہیں جیسا کہ مَسْجِد وغیرہ تو یہ ظرف نہیں ہے بلکہ اسمائے جامد ہیں۔ مسجد اب ایک مخصوص جگہ کا نام ہے۔ اگر

ہم مسجِدمیں سجدہ کرتے ہیں تو وہ مسجِد بھی ہے اسم ہونے کی وجہ سے اور مَسْجَدْ بھی ہے ظرف ہونے کی وجہ سے۔ اور مسجِد کے علاوہ جہاں کہیں ہم سجدہ کرتے ہیں یعنی گھر وغیرہ تو وہ مسجَد ہے یعنی اسم ظرف مگر مسجِد نہیں۔ اسی طرح مَنْسِک: قربان گاہ۔ منسِک بھی اب خاص اُس جگہ کا نام ہے جہاں پر اونٹ وغیرہ کی قربانی کی جاتی ہے۔ تو وہ مَنْسِکْ بھی ہے اور مَنْسَکْ بھی ہے۔ اور اُس خاص جگہ کے علاوہ جہاں پر بھی قربانی کی جائے تو وہ مَنْسَک ہے اسم ظرف مگر مَنْسِکْ نہیں۔ علیٰ ھٰذا لقیاس مشرِق، مغرب، مجزر وغیرہ ۔تو معلوم ہوا ان میں معنیٰ اسمی غالب ہے۔

فائدہ: برائے جائیکہ اُس جگہ کے لئے چیزے دراں جا کہ کوئی چیز وہاں پر بکثرت باشد کثرت کے ساتھ ہو وزن مَفْعَلَةٌ آید اُس کے لئے مَفْعَلَةٌ وزن آتا ہے۔ جیسا کہ قبرستان، اُس میں قبریں بکثرت ہیں تو اُسے مَقْبَرَةٌ کہتے ہیں۔ اَسَدْ شیر کو کہتے ہے۔ اسی طرح جس جنگل میں شیر کثرت سے ہو تو اُسے مَأْ سَدَةٌ کہتے ہیں۔ چوں مَقْبَرَةٌ و مَأسَدَةٌ جیسے مقبرۃ اور مأسَدَۃ۔ و وزن فُعَالَةٌ برائے چیزیکہ اور فُعَالۃ وزن اُس چیز کے لئے ہے بوقتِ فِعل بیُفتد جو کسی فعل کے وقت گرے۔ جیسا کسی نے غُسَل کا فعل کیا۔ تو غُسَلْ سے فُعَالۃ وزن غَسَالَۃ ہے۔ تو نیچھے گرنے والے پانی یعنی ماء مستعمل کو غُسالۃ کہتے ہیں۔ اسی طرح کَنَسَ کے معنی جاڑو دینے کے ہیں۔ اور جاڑو دینے سے جو کوڑا اکھٹا ہوا اور جو چیز گری اُسے کُنَاسۃ کہتے ہیں۔ یہ کَنَسَ یَکْنُسُ کَنْسًا سے ہے، بمعنیٰ جاڑو دینا۔ وہ جو کوڑا اکھٹا ہوا اُسے کُناسۃ کہتے ہے۔ چوں غُسَالَةٌ جیسا کہ غُسالۃ آبیکہ وہ پانی وقت غُسل بیفتد جو غُسَل کے وقت گرے۔ و کُناسَةٌ اور کُناسۃٌ چیزیکہ وہ چیز ہے وقت جاروب کشیدن جاڑو دیتے ہوئے از جاروب بیفتد جاڑو سے گرے۔

درس 12۔ فائدہ: نَزْدِ کوفیاں مصدر ہم از مشتقاتِ فعل ست کوفہ کے علماءِ صرف و نحو کے نزدیک مصدر بھی فعل کے مُشتقات میں سے ہے۔ ایشاں اسمائے مشتقہ ہفت میگویند وہ جو ہیں یعنی کوفہ کے علماء صرف و نحو وہ اسمائے مشتقہ سات بتلاتے ہیں۔ و تحقیق حق اور درست تحقیق دریں باب اس باب میں یعنی اس مسئلہ میں کہ فعل مصدر سے مُشتق ہے یا مصدر فعل سے مُشتق ہے۔ اسکے بارے میں درست تحقیق اِفادات کی فصل میں آ جائے گی۔ در فصل اِفادات خواہد آمد اِفادات کی فصل می آ جائے گی۔ اَفَادَ یُفِیْدُ اِفَادَةٌ باب افعال ہے۔ دوسرے کو فائدہ دینا۔

اوزان مصدر ثلاثی مجرد ثلاثی مجرد کے مصدر کے اوزان قاعدۂ منضبطہ ندارد وہ کوئی مقررہ قاعدہ نہیں رکھتے۔ مُنْضَبِطہ: جس کو ضبط کیا ہو علماء نے و از غیرآں وزنے مقررست اور ثلاثی مجرد کے علاوہ اوزان مقرر ہیں۔ جیسا کہ باب اِفعال، باب تفعیل، باب تفعُّل وغیرہ چنانچہ خواہد آمد جیسا کہ آ جائے گا۔ جناب اُستاذِی مولوی سید محمد صاحب اعلَی اللّٰہُ درجَاتِہٖ میرے اُستاد جناب مولوی سید محمد صاحب اللہ اُن کے درجات بُلند فرمائیں۔ اُستاذی میں یاء متکم کی ہے۔ اکثر اوزان مصادر ثلاثی مجرد را بوضعی نظم فرمودہ اند اُنہوں نے ثلاثی مجرد کے مصدر کے اکثر اوزان کو ایسے طریقے سے نظم کیا ہے۔ یعنی ایسے طریقے سے نظم بنائی ہے۔ کہ برضبطِ حرکات و امثلہ مشتمل ست کہ وہ حرکات کے ضبط پر اور مثالوں پر مشتمل ہے۔ اِفادۃً می نو یسم فائدہ دینے کے لئے میں اُسے لکھتا ہوں و آں اینست اور وہ نظم یہ ہے۔

نظم

از ثلاثی مجرد چِہِلُ و چار وزن مصدر آمدۂ اے ذی وقار ثلاثی مجرد سے چوالیس جو ہیں مصدر کے اوزان آئیں ہیں اے وَقار والے۔ طالب علم کو خطاب کر رہے ہیں۔ اے ندا کے لئے ہے۔ چِہِلْ : چالیس، چہار: چار، فارسی زبان میں چار کے لئے چہار استعمال ہوتا ہے۔ لیکن کبھی اس میں تخفیف کر کے چار استعمال کرتے ہیں۔ وَقار: سنجیدہ

فَعْلُ و فَعْلیٰ فَعْلَةٌ. فَعْلَانْ بَفتح قَتْلُ و دَعْوَیٰ رَحْمَةٌ. لَیَّانْ بفتح فَعْلَانْ کے نون کو نظم میں ساکن پڑھنا ہے، ویسے ساکن نہیں ہے۔ بفتح: ای فا کے فتحه کے ساتھ یعنی سب میں اوّل پر فتحه پڑھو۔ لَیَّانْ کو نظم میں ساکن پڑھو۔ ویسے ساکن نہیں۔ دعویٰ: اپنے حق کا مطالبه کرنا۔ لیّان: کسی کے حق سے انکار کرنا۔

ہم بِخْواں در چارمِیں فتح دُوُّم عینِ ثالث داں بفتحُ و کسرَ ہم پہلا مصرعه: ہم: بھی، بخواں: تو پڑھ، یه امر کا صیغه ہے۔ جیسا که بِداں: تو جان لے۔ چہار: چار، چہارُم: چوتھا،چہار کے ساتھ میم بڑھایا۔ چہارُ میں: چوتھا، پھر ہا کو درمیان سے تخفیف کے لئے گرایا تو چار میں بن گیا۔ فتحِ دُوُمْ: دوسرے کا فتحه۔ "تو پڑھ چوتھے میں دوسرے کافتحه"۔ یعنی چوتھے وزن میں دوسرے کا فتحه بھی پڑھو۔ اوپر شعر میں چوتھے نمبر پر فَعْلَان آیا تھا۔ اس میں آپ فَعَلَان بھی پڑھو۔ یعنی دوسرے حرف پر فتحه آیا۔ یه پانچواں وزن ہو گیا۔ دوسرا مصرعه: عین ثالث: تیسرے کا عین، اُس شعر میں تیسرا فَعْلَةٌ تھا۔ داں: تو جان لے، بداں : تو جان لے، با کبھی ملاتے ہیں کبھی نہیں۔ بفتح: یعنی عین کو فتحه کے ساتھ پڑھو تو فَعَلَةٌ وزن ہوا جیسا که غَلَبَةٌ۔ اور یه چھٹا وزن ہو گیا۔ و کسرَ ہَمْ: اور کسرۃ کے ساتھ بھی۔ یعنی فَعِلَةٌ پڑھو۔ یه ساتھواں وزن ہوا۔ " تیسرے کا عین فتحه اور کسره کے ساتھ بھی جان لے"۔

فِعْلُ و فِعْلیٰ فِعْلَةٌ. فِعْلَانْ بَکسر فِسْقُ و ذِکْریٰ نِشْدَۃٌ. حِرْمَانْ بَکسر یه چار اوزان اور ہو گئے۔ ان چار میں فا پر کسرہ ہے۔ تو کل گیارہ اوزان ہو گئے۔ فِسْقْ بروزن فِعْل: نافرمان ہونا، ذکریٰ برووں فِعْلیٰ: یاد کرنا، نِشْدَۃٌ بروزن فِعْلَةٌ بھولی ہوئی چیز یاد آنا، قسم کھانا، حِرْمَانْ بروزن فِعْلَان: محروم ہونا۔

فُعْلُ و فُعْلیٰ فُعْلَةٌ. فُعْلَانْ بَضَمّْ شُغْلُ و بُشْریٰ کُدْرَۃٌ. غُفْرَانْ بَضم فُعْلُ کے بعد واؤ کتابت کی غلطی سے رہ گیا تھا، اور فُعْلَةٌ کے بعد واؤ نہیں ہونا چاہیے تھا، شُغْلُ کے بعد واؤ ہونا چاہیے اور کُدْرَۃٌ کے بعد نہیں ہونا چاہیے تھا۔ یه فا کے ضم کے ساتھ مزید چار اوزان ہیں۔ اسی طرح کل پندرہ اوزان ہو گئے۔ شُغْل: بروزن فُعْل مشغول ہونا، بُشْریٰ بروزن فُعْلی خوشخبری دینا، کُدْرَۃٌ بروزن فُعْلَةٌ رنگ مِیلا ہونا،مَٹیاله ہونا، غُفْرَانْ بروزن فُعْلَانْ معاف کرنا۔

مَفْعَلَة مَفْعَلْ فَعَلْ فَعْلُوْلَةَ. ست مَنْقَبَة مَدْخَلْ طَلَبْ قَیْلُوْلَةَ. ست نظم میں آگے جتنے بھی گول تا آتے ہیں اُس پر شعر کے وزن کے لئے تنوین نہیں پڑھنا ہے۔ اور اگر اس گول تا کے بعد ست آ رہا ہو، تو اس کا ہمزہ نہیں۔ تو اس صورت میں ماقبل کے گول تا پر زبر پڑھیں گے۔ جیسا که فَعْلُوْلَةَ شت۔ مَنْقَبَة بروزن مَفْعَلَة تعریف کرنا، مَدْخَلْ بروزن مَفْعَلَ: داخل ہونا، طَلَبْ بروزن فَعَلْ: طلب کرنا، چاہنا، کتابت کی غلطی سے طَلَبَ لکھا ہے۔ طَلَبَ ماضی کا صیغه ہے، اور طَلَبْ مصدر ہے۔ قَیْلُوْلَة بروزن فَعْلُوْلَة: دوپہر کو آرام کرنا۔ یه سنت ہے۔ یہاں تک اُنیس اوزان ہو گئے۔

فَیْعَلُوْلَة ہم فَعَالَة ہم فَعَال نحو کَیْنُوْنَة شَهَادَة ہم کَمَال کَیْنُوْنَة بروزن فَیْعَلُوْلَة: ہونا، یہ کانَ سے ہے۔ کَیْنُوْنَة اصل میں کَیْوَنُوْنَة ہے۔ یہاں واؤ اور یاء اکٹھے ہوگئے۔ اوّل اس میں ساکن ہے۔ تو اس صورت میں واؤ کو یاء کر یا میں ادغام کرتے ہیں۔ تو کَیَّنُوْنَة بن گیا۔ پھر ایک یا کو حذف کیا تو کَیْنُوْنَة ہوا۔ شَهَادَة بروزن فَعالة: گواہی دینا، کَمَال بروزن فَعَال: کامل ہونا، پورا ہونا، تمام ہونا،

ہم فَعَالِیَةٌ ازین اوزان بدان پس کَرَاهِیَةٌ شُده مَوزونِ آن فَعَالِیَة کو بھی انہی اوزان سے جان لو بس کراھیة ہوگیا اس کا موزوں۔ اب تک تئیس(23) اوزان ہوگئے۔ کَرَاهِیَة بروزن فَعَالیة: ناپسند کرنا، نفرت کرنا۔

عینِ اوّل در ہمه مفتوح خواں عین رابع گشت مستثنیٰ ازاں پہلا عین سب میں مفتوح پڑھو۔ تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ کوئی دوسرا عین بھی ہے۔ لیکن یہاں دوسرا عین نہیں۔ صحیح عبارت نیچھے ہے۔

عین وَ اوّل در ہمه مفتوح خواں عین رابع گشت مستثنیٰ ازاں پہلا مصرعه: در ہمه: سب میں، عین اور اوّل کو سب میں مفتوح پڑھو۔۔۔ جیسا کہ مَفْعَلَة، مَفْعَل، فَعَلْ، ان تینوں میں پہلے پر بھی فتحه ہے اور عین پھر بھی فتحه ہے۔ فَعْلُوْلَة میں عین ساکن ہے اس کو مصنفؒ آگے ذکر کریں گے۔ اس کے فَیْعَلُوْلَة، فَعَالة، فَعَال، فَعَالِیَة میں بھی اوّل پر فتحه اور عین پر بھی فتحه ہے۔ جس کو شعر کے پہلے مصرعه میں مصنفؒ نے فرمایا۔ دوسرا مصرعه: چوتھے کا عین ان سب سے مُسْتَثْنیٰ ہے۔ یعنی چوتھے نمبر پر جو وزن فَعْلُوْلَة آتا ہے۔ اُس کا عین اس حکم سے مُسْتَثْنیٰ ہے۔ یعنی وہ عین مفتوح نہیں۔ خلاصہ یہ کہ سات اوزان میں پہلے حرف پر اور عین پر دونوں پر فتحه ہے۔ صرف ایک وزن فَعْلُوْلَة اس سے مُسْتَثْنیٰ ہے۔

مَفْعِلَة مَفْعِلْ فَعِلْ فَعْلُوَّة ست مَحْمِدَة مَرْجِعْ خَنِقْ جَبْرُوَّة ست مَحْمِدَة بروزن مَفْعِلَة، تعریف کرنا۔ مَرْجِعْ بروزن مَفْعِلْ،لُوٹنا، خَنِقْ: بروزن فَعِلْ۔ گلا دبانا کسی کا، گلا گھونٹنا، کتابت کی غلطی سے فِعِلْ لکھا تھا۔ جَبْرُوَّة: بروزن فَعْلُوَّة : تکبر کرنا، ستائیں اوزان ہوگئے۔

ہم فَعِیْلَة ہم فَعِیْل و فَاعِلَة چوں قَطِیْعَة ہم وَمِیْضُ و کَاذِبَة قَطِیعَة بروزن فَعِیْلَة، تعلق توڑنا، قَطَع کا مطلب ہے توڑنا تو اسی سے ہے قَطِیْعَ یعنی تعلق توڑنا۔ وَمِیْض بروزن فَعِیْل، بادلوں میں جو بجلی کی چمک ہوتی ہے اُس وَمیض کہتی ہے۔ کَاذِبَة بروزن فَاعِلَة: جھوٹ بھولنا۔ کَذِبْ سے ہے۔ یہاں تک تیس(30) اوزان ہوگئے۔

ایں ہمه با فتحِ اول کسرِ عین عینِ رابع ساکنَ ست اے نور عین پہلا مصرعه: یہ سارے اوزان (سات اوزان) اوّل کے فتحه کے ساتھ ہیں اور عین کے کسرہ کے ساتھ۔ یعنی مَفْعِلَة، مَفْعِلْ، فَعِلْ، فَعِیْلَة، فَعِیْل، فَاعِلَة دوسرا مصرعه: چوتھے وزن کا عین ساکن ہے اے میری آنکھوں کے نور۔ اور چوتھا وزن فَعْلُوَّة ہے۔

مَفْعُلَة مَفْعُوْل ہم مَفْعُوْلَة ست مَمْلُكَة مَكْذُوْب ہم مَكْذُوْبَة ست مَمْلُكَة بروزن مَفْعُلَة، کسی چیز کا مالک ہونا، مَکْذُوْب بروزن مَفْعُوْل، جھوٹ بولنا مَکْذُوْبَة بروزن مَفْعُوْلَة جھوٹ بولنا۔

ہم فَعُوْلُ و ہم فُعُوْلَة ہم فُعُوْل چوں قَبُوْلُ و ہم مُهُوْبَة ہم دُخُوْل قَبُوْل بروزن فَعُوْل، قبول کر لینا، مان لینا، مُهُوْبَة بروزن فُعُوْلَة، سُرخ و سُفید ہونا۔ عرب کے ہاں مردوں میں سُفید رنگ پسندیدہ تھا۔ لیکن وہ سفید جس میں تھوڑی سی سرخی بھی ہو۔ اور اسی طرح عورتوں میں وہ سفید رنگ جو تھوڑا زردی مائل ہو وہ پسندیدہ ہوتا تھا۔ دُخُوْل بروزن فُعُوْل ۔ یہاں تک چھتیس (36) اوزان ہوگئے۔

ایں ہمه با فتحِ اول ضمِّ عین خامس و سادس بداں با ضمتین یه سارے(یعنی یه چھ اوزان) فتحه اوّل اور عین کے ضمه کے ساتھ ہیں پانچواں اور چھٹا تو جان لے دو ضمّوں کے ساتھ یعنی اُس میں اوّل اور عین دونوں پر ضمه ہیں۔ یعنی اِن چھ اوزان میں پہلے چار اوزان میں اوّل پر فتحه اور عین پر ضمه ہیں۔ جبکه آخری دو اوزان میں اوّل اور عین دونوں پر ضمه ہیں۔

ہم فِعَلْ دیگر فِعَالَة ہم فِعَال چوں صِغَرْ دیگر دِرَایَة ہم فِصَال صِغَرْ بروزن فِعَلْ، چھوٹا ہونا، ذلیل ہونا، دِرَایَة بروزن فِعَالَة، جان لینا، جاننا، فِصَال بروزن فِعَال: بچے کا دودھ چُھڑانا۔ جیسا که قرآن مجید میں ہے حَمْلُهُ و فِصَالُهُ۔ دیگر: دوسرا ۔

ہم فُعَلْ دیگر فُعَالة ہم فُعَال چوں ہُدًی دیگر بُغَایَة ہم سُوَال اسی طرح ہُدًی بروزن فُعَل: ہدایت دینا، راہنمائی کرنا، راسته دکھانا۔ ہُدًی اصل میں ہُدَیٌ بروزن فُعَلٌ تھا۔ یا متحرک ماقبل فتحه تھا، تو یا کو الف کیا۔ پھر الف اور نون کے درمیان اجتماع ساکنین کی وجه سے الف کو گرایا تو تو ہُدًی رہ گیا۔ بُغَایة بروزن فُعَالة: چاہنا بَغیٰ یَبْغِی سے ہے۔ سُوَال بروزن فُعَال: پوچھنا، درخواست کرنا۔ یہاں تک بیالیس(42) اوزان ہو گئے۔

اندرینہا فتحِ عین و کسرِ فا در سه وزنُ و ضمۀِ فا در سِۀ جا پہلا مصرعه: اندرینہا اصل میں اندرِ ایں ہا۔ اندر: بیچ میں یا درمیان میں۔ ایں: یه، ہا: فارسی میں جمع کے لئے ہا لاتے ہیں۔ ایں ہا: یه سب، اندرینہا الخ: ان سب میں عین پر فتحه ہے اور فا پر کسره ہے۔ دوسرا مصرعه: تین جگہوں میں اور فا کا ضمه ہے تین جگہوں میں۔ یعنی ان چھ اوزان میں ہر ایک میں عین پر فتحه ہے۔ جبکه پہلے تین میں فا پر کسره ہے۔ اور آخری تین میں فا پر ضمه ہے۔

بعد ازان فَعْلَاءُ و فَعُّوْلَة بفتح وزن آں رَغْبَاءُ و جَبُّوْرَة بفتح رَغْبَاءُ بروزن فَعْلَاءُ: رغبت کرنا، کسی چیز کا شوق کرنا، جَبُّوْرَةٌ بروزن فَعُّوْلَةٌ: تکبر کرنا، مصرعه اوّل: اس کے بعد فَعْلَاءُ اور فَعُّوْلَةٌ ہے فتحه کے ساتھ۔ یعنی یه دونوں فا کے فتحه کے ساتھ ہیں۔ دوسرا مصرعه: اس کا وزن رَغْباء اور جَبُّوْرَة ہے فتحه کے ساتھ۔

در دُوُم تشدید و ضَمِّ مَرْعَیْنْ را وزنْہا شُد ختم از فضلِ خدا پہلا مصرعه: در دُوُم دوسرا جو ہے، یعنی فَعُّولَةٌ تشدید و ضم شدّ اور ضمّه ہیں مَر عین را خاص عین پر۔ مَر: خاص۔ دوسرا مصرعه: سارے اوزان ختم ہو گئے الله کے فضل سے۔

ثلاثی مجرد کے ابواب تو چھ ہیں۔ لیکن اوزان چوالیس سے بھی زیادہ ہیں۔ جبکه ثلاثی مزید، رباعی مجرد، رباعی مزید کے مصادر کے اوزان مقرر ہیں۔

درس 13۔ فَعْلَةٌ در ثلاثی مجرد برائے مَرَّةٌ آید فَعْلَةٌ وزن ثلاثی مجرد میں مَرَّةٌ یعنی ایک مرتبه کے لئے آتا ہے۔ چوں ضَرْبَةٌ یکبار زدن۔جیسے ضَرْبَةٌ ایک بار مارنا۔ ضَرَبْتُ زیدًا ضَرْبَةً میں نے زید کو مارا ایک مرتبه۔ ضربةً مفعول مطلق ہے۔ سَجَدْتُ سَجْدَةً: میں نے ایک مرتبه سجده کیا۔ سجدةً بھی مفعول مطلق ہے۔ و فِعْلَةٌ برائے نوع اور فِعْلَةٌ کا وزن نوع یعنی قسم کے لئے آتا ہے۔ جیسے صِبْغَةٌ۔ چوں صِبْغَةٌ صَبَغَ: رنگ کرنا یک نوع رنگ کردن۔ایک نوع یعنی قسم کا رنگ کرنا۔ اگر آپ کسی نوع یا قسم کو بیان کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے فِعْلَة وزن لانا پڑے گا۔ مثلا آپ کہتے ہیں که میں ایک طریقے پر بیٹھ گیا، جَلَسْتُ جِلْسَةً: میں ایک طریقے پر بیٹھ گیا۔ اور جلستُ جلسَةَ القاری: میں قاری کی طرح بیٹھا۔ یا "جَلَسْتُ جِلْسَةَ الاُستاذْ" و فُعْلَةٌ برائے مقدار اور فُعْلَةٌ کا وزن مقدار کے

لئے آتا ہے۔ چوں اُكْلَةٌ و لُقْمَةٌ جیسے اُكْلَةٌ اور لُقْمَةٌ۔ اُکلة بھی خاص مقدار اور لقمه بھی خاص مقدار۔ اور فُعْلَة وزن خاص مِقدار کے لئے آتا ہے۔ جیسے "اَكَلْتُ اُكْلَةً" میں نے ایک خاص مقدرا (خوراک) کھائی۔ یا اسی طرح لَقَمْتُ لُقْمَةً۔

فائدہ: برائے مبالغه صیغه فَعَّالٌ آید که مبالغه کے لئے فَعَّال کا صیغه آتا ہے۔ چوں ضَرَّابٌ جیسا که ضَرَّابٌ: بہت زیادہ مارنے والا۔ غَفَّارٌ: بہت زیادہ بخشنے والا۔ زیدٌ ضاربٌ: زید پٹھائی کرنے والا ہے۔ زیدٌ ضَرَّابٌ: زید زیادہ پٹھائی کرنے والا ہے۔ یه اسم تفضیل نہیں بلکه مبالغه کا صیغه ہے۔ زیدٌ طویلٌ: زید لمبے قد والا ہے۔ اور مبالغه کی صورت میں زیدٌ طَوَّالٌ: زید زیادہ لمبے قد والا ہے۔ مبالغے کے صیغے زیادتی کو بیان کرتے ہیں۔اس میں کسی کے ساتھ مقابله ملحوظ نہیں ہوتا۔ جبکه اسم تفضیل میں کسی کے ساتھ مقابله ملحوظ ہوتا ہے۔ و فُعَّالٌ اور اسی طرح مبالغه کے لئے فُعَّال کا صیغه بھی آتا ہے۔ چوں طُوَّالٌ جیسے طوّال بہت زیادہ لمبا۔ و فَعِلٌ اور مبالغه کے لئے فَعِل کا وزن بھی آتا ہے۔ چوں حَذِرٌ جیسا که حَذِرٌ: بہت زیادہ بچنے والا۔ بہت زیادہ پرہیز کرنے والا۔ اور یہی فَعِلْ وزن مصدر میں بھی آتا ہے جیسا که خَنِقْ۔ اور یہی وزن صفت مشبه میں بھی آتا ہے جیسا که خَشِنْ۔ و فَعِيْلٌ چوں عَلِيْمٌ اور مبالغه کے لئے فَعیلٌ کا وزن بھی آتا ہے، جیسا که عَلیمٌ: بہت زیادہ جاننے والا۔ اور یہی فَعِیل وزن مصدر میں بھی آتا ہے جیسا که وَمِیض۔ اور یہی وزن صفت مشبه میں بکثرت استعمال ہوتا ہے۔ جیسا که شریفٌ، کریمٌ وغیرہ ۔ مبالغه کے اور بھی اوزان ہیں۔ بعض اوقات مبالغه کے صیغه کے آخر میں تا بھی ملا دیتے ہیں مزید مبالغه کے لئے۔ جیسے عَلَّامَةٌ: بہت زیادہ علم رکھنے والا۔ یه گول تا تانیث کے لئے نہیں بلکه مبالغه کے لئے ہے۔

فرق در صیغه مبالغه و اسم تفضیل: و فرق در معنی صیغۂ مبالغه و اسم تفضیل اینَست اور صیغه مبالغه اور اسم تفضیل کے درمیان فرق یه ہے که در صیغۂ مبالغه منظوْر زیادَت می باشد که صیغه مبالغه میں زیادت مقصود ہوتی ہے۔ یعنی زیادتی نظر میں ہوگی۔ جیسا که زیدٌ ضرّابٌ در معنی فاعلیت فاعلیت کے معنیٰ میں، جیسا که ضرَّاب مبالغه ہے ضارب میں۔ فی حَدِّ ذاتِهٖ اپنی ذات میں، یعنی کسی کے ساتھ مُقابله نہیں ہے۔ نه نظر بَدیگرے نه که دوسرے کی طرف نظر کرتے ہوئے۔ یعنی اس میں دوسرے سے مقابله ملحوظ نہیں ہوتا۔ و در اسم تفضیل زیادت منظور میباشد نظر بدیگرے اور اسم تفضیل میں زیادتی مقصود ہوتی ہے دوسرے کی طرف نظر کرتے ہوئے۔ یعنی دوسرے کے ساتھ مقابله کرتے ہوئے۔منظور: مقصود ۔ اسم تفضیل کے استعمال کے تین طریقے ہیں۔ ایک مِن کے ساتھ جیسا که "زیدٌ اضربُ من زیدٍ " دوسرا اضافت کے ساتھ جیسا که "زیدٌ اَضْرَبُ الْقَوْمِ" زید سب سے زیادہ پٹھائی کرنے والا ہے۔ تیسرا طریقه یه که اسم تفضیل الف لام کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ جیسا که "جاءنی زیدٌ الاضْرَبُ": میرے پاس وہ زید آیا جو سب سے زیادہ پٹھائی کرنے والا ہے۔ اَضْرَبُ مِنْ زَيْدٍ يا اَضْرَبُ الْقَوْمِ تو"اضرب من زید" زید سے زیادہ پٹھائی کرنے والا۔ یا "اضرب القوم " اُن لوگوں سے زیادہ پٹھائی کرنے والا خواہند گفت کہیں گے۔ زننده ترَ ست از زید زیادہ مارنے والا زید سے یا زننده تر ست از قوم یا زیادہ مارنے والا قوم سے۔

اعتراض: یہاں ایک اعتراض ہوتا ہے که مصنفؒ نے بتایا که اسم تفضیل یا تو مِن کے ساتھ ذکر ہوگا یا اضافت کے ساتھ، لیکن اللّٰہ اکبرُ میں یه اکبرُ اسم تفضیل آیا ہے نه یه "مِن" کے ساتھ آیا ہے اور نه یه "اضافت کے ساتھ آیا

ہے۔" مصنفؒ اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ اگر ذکر نہ بھی تو جس پر زیادتی بیان ہو رہی ہے وہ مُقَدَّر ہوگا۔ جیسا کہ اللہُ اکبرُ یہ دراصل ہے اللہ اکبرُ من کلِّ شَیْءٍ : اللہ کی ذات سب چیزوں سے زیادہ بڑی ہے۔ تو یہاں مُفَضَّل علیہ محذوف ہے۔ و اگر صرف لفظ اَضْرَبُ یا اَکْبَرُ آید اگر صرف اَضْرَبُ یا اَکْبَرُ کا لفظ آئے، یعنی مُفَضَّل علیہ وہاں پر ذکر نہ ہو، یعنی جس سے مقابلہ کیا جا رہا ہے وہ ذکر نہ ہو۔ تو معنی نسبت مقدر میبا شد تو نسبت کا معنیٰ مقدر ہوگا۔ نسبت: مقابلہ مثلًا مثال کے طور پر در اَللہ اَکْبَرُ مراد اینست کہ اَکْبَرُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ کہ اللہُ اکبرُ میں مراد یہ ہے کہ اکبرُ من کلِّ شیءٍ بزرگ ترست از ہر شئ کہ اللہ زیادہ بڑا ہے ہر چیز سے

و معنی ضَرَّابٌ زیادہ زنندہ است و بس اور ضَرَّابٌ کا معنیٰ زیادہ مارنے والا ہے اور بس نسبت بکسے ملحوظ نیست کسی کے ساتھ نسبت یعنی مُقابلہ ملحوظ نہیں ہے۔

ذکر فاعل عدد۔ فائدہ: صیغہ فاعل در اعداد برائے مرتبہ می آید فاعل کا صیغہ اعداد میں مرتبہ یعنی درجہ بتلانے کے لئے آتا ہے۔ خامسٌ بمعنی پنجُم خامِس پانچویں کے معنیٰ میں ہے۔ و عَاشِرٌ بمعنی دَہُم اور عَاشر دسویں کے معنیٰ میں ہے۔ یعنی آنچہ در شمار بایں مرتبہ باشد یعنی وہ جو گنتی میں اس مرتبہ پر ہو۔ یعنی آپ چیزیں گن رہے ہیں۔ تو جو چیز دسویں نمبر پر ہے اُسے عاشر کہتے ہیں۔ مفردات یعنی اکیلے عدد میں مرتبہ بتلا نے کے لئے، اوّل، ثانی، ثالث، رابع، خامس، سادس، سابع، ثامن، تاسع اور عاشر آتے ہیں۔

مرکبات کا ذکر آگے آ رہا ہے۔ اس سے پہلے بطور تمہید گیارہ سے لے کر ننانوے تک اعداد کیسے آتے ہیں، آئیں وہی سیکھتے ہیں۔

نوٹ: گیارہ سے لے کر اُنیس تک عدد کے دونوں جُز مبنی علی الفتح ہوتے ہیں سوائے اِثنا عشرَ کے۔ جیسا کہ اَحَدَ عَشَرَ، اِثْنَا عَشَرَ، اسکا پہلا جز مُعرب ہے۔ حالت رفعی میں اثنا عَشَرَ اور حالت نصبی جرّی میں اِثْنَیْ عَشَرَ، پھر ثَلَاثَ عَشْرَةَ یا ثَلَاثَةَ عَشَرَ۔

عَشَرَ کی مؤنث بنو تمیم کے مطابق عَشَرَةَ ہے۔ جبکہ اہل حجاز کے مطابق چار مسلسل حرکتیں زبان پر ثقیل ہے، تو اسکے نزدیک عَشَرَ کا مؤنث عَشْرَةَ ہے۔

آپ جس چیز کو گن رہے ہیں اُسے معدود کہتے ہیں۔ نیز یہ معدود عدد سے ابہام کو دور کرتا ہے اس لئے اسے تمییز بھی کہتے ہیں۔ اور تمییز منصوبات میں سے ہے لہٰذا یہ منصوب آئے گا۔

یاد رکھو یہ تمییز گیارہ سے لے کر ننانوے تک مفرد منصوب رہتی ہیں۔

گیارہ اور بارہ کی صورت میں عدد کے دونوں اجزاء تمییز کے مطابق ہوں گے۔ یعنی اگر تمییز مذکر ہوا تو عدد کے دونوں اجزاء مذکر ہوں گے۔ جیسا کہ اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا اور اِثْنَا عَشَرَ رَجُلًا۔

اگر تمییز مؤنث ہوا تو عدد کے دونوں اجزاء مؤنث ہوں گے۔ بنو تمیم کے مطابق: اِحْدیٰ عَشَرَةَ اِمْرَءَةً اور اہل حجاز کے مطابق: اِحْدیٰ عَشْرَةَ اِمْرَءَةً گیارہ عورتوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اور بارہ عورتوں کے لئے بنو تمیم کے مطابق: اِثْنَتَا عَشَرَةَ اِمْرَءَةً یا اہل حجاز کے مطابق: اِثْنَتَا عَشْرَةَ اِمْرَءَةً

نوٹ: تیرہ سے لے اُنیس تک عدد کے پہلے جُز کو مَعدود کے مخالف لاؤں گے اور دوسرے جُز کو مطابق لاؤں گے۔

اسی طرح مذکر کے لئے۔ عدد کے پہلے جُز کو مُخالف لاؤ جبکہ دوسرے جز کو مطابق لاؤ۔ تیرہ آدمی: ثَلَاثَۃَ عَشَرَ رجلًا"، چودہ آدمی:"اربعَۃَ عَشَرَ رجلًا " پندرہ آدمی: "خمسۃَ عَشَرَ رجلًا "، سولہ آدمی: "سِتَّۃَ عَشَرَ رجلًا"، سترہ آدمی: "سبعۃَ عَشَرَ رجلًا"، اٹھارہ آدمی: "ثمانیۃَ عَشَرَ رجلًا"، اُنیس آدمی "تِسعۃَ عَشَرَ رجلًا"

اسی طرح مؤنث کے لئے۔ عدد کے پہلے جُز کو مُخالف لاؤ جبکہ دوسرے جز کو مطابق لاؤ۔ تو اہل حجاز کے مطابق: تیرہ عورتیں: "ثلاث عَشْرَۃَ اِمْرَءَۃً"، چودہ عورتیں: "اربعَ عَشْرَۃَ اِمْرَءَۃً"، پندرہ عورتیں "خمسَ عَشْرَۃَ اِمْرَءَۃً"، سولہ عورتیں "سِتَّ عَشْرَۃَ اِمْرَءَۃً"، سترہ عورتیں "سَبعَ عَشْرَۃَ اِمْرَءَۃً"،اٹھارہ عورتیں "ثمانِیَ عَشْرَۃَ اِمْرَءَۃً" اُنیس عورتیں "تِسْعَ عَشْرَۃَ اِمْرَءَۃً"۔

دہائیوں کو عَقُود کہتے ہیں۔ یعنی عشرونَ، ثلاثون، اربعونَ، خمسونَ، ستونَ، سبعونَ، ثمانونَ، تِسعونَ ۔ یہ عُقود مذکر اور مؤنث کے لئے یکساں رہتے ہیں۔ مثلاً بیس آدمی: عِشْرُوْنَ رَجُلًا، اور بیس عورتیں: عِشْرُوْنَ اِمْرَءَۃً ، الخ اکیس، بائیس کا حکم الگ اور تئیس سے لے کر اُنتیس کا حکم الگ، اسی طرح اکتیس اور بتیس کا حکم الگ اور تینتیس سے لے کر اُنتالیس کا حکم الگ، الخ اکیانوے بانوے کا حکم الگ اور ترانوے سے لے کر ننانوے تک کا حکم الگ۔ نیز ان میں واؤ پہلے جز اور دوسرے جز کے درمیان عطف کے لئے لاتے ہیں۔ ہر عَشرہ میں پہلے اور دوسرے عدد کا پہلا جُز تمییز کے مطابق ہوگا۔ اور عقود یعنی دہائیاں نہیں بدلے گا۔ جبکہ ہر عشرہ میں پہلے اور دوسرے کے علاوہ باقی سات اعداد کا پہلا جُز تمییز کے مخالف ہوگا۔ اور عقود نہیں بدلے گا۔ مثالیں۔

اکیس اور بائیس: مذکر کے لئے: اَحَدٌ وَ عِشْرُوْنَ رَجُلًا ۔ بائیس آدمی: اثنانِ وَ عِشْرُونَ رجُلًا۔ یہاں رجُلًا تمییز مذکر ہے تو اس کے لئے احَدٌ اور اثنانِ مذکر لایا۔ یہاں پر احد اور اثنان مبنی علی الفتح نہیں ہیں۔ بلکہ جو عامل ہو اسکے مطابق اعراب ہوگا۔

مؤنث کے لئے: اکیس عورتیں: اِحْدیٰ وَ عشرونَ اِمْرَءَۃٌ بائیس عورتیں: اثنتانِ وَ عشرونَ رجُلًا۔

تئیس سے لے کر اُنتیس تک: مذکر کے لئے۔ تئیس آدمی: ثلاثۃٌ وَ عِشرونَ رجُلًا، چوبیس آدمی: اربعۃٌ وَ عِشْرُونَ رجُلًا، پھر خمسۃٌ وَ عشرونَ رجلًا، ستَّۃٌ وَ عشرون رجلًا، سبعَۃٌ وَ عشرون رجلًا، ثمانیۃٌ وَ عشرون رجلًا، تسعۃٌ وَ عشرون رجلًا

مؤنث کے لئے۔ تئیس عورتیں: ثلاثٌ وَ عِشرونَ اِمْرَءَۃً، اَرْبَعٌ وَ عِشرونَ اِمْرَءَۃً،خمسٌ وَ عِشرونَ اِمْرَءَۃً، ستٌّ وَ عِشرونَ اِمْرَءَۃً، سبعٌ وَ عِشرونَ اِمْرَءَۃً، ثمانٌ وَ عِشرونَ اِمْرَءَۃً، تسعٌ وَ عِشرونَ اِمْرَءَۃً،

علیٰ ھٰذ القیاس اکتیس سے ننانوے تک بھی ہے۔

اب مصنف ؒ ذکر فرمائیں گا کہ مرکبات میں مرتبہ کس طرح بیان کرنا ہے۔

مرکبات میں مرتبہ بیان کرنے کے لئے گیارہ سے لے کر اُنیس تک دونوں جُز مبنی علی الفتح ہوں گے مگر وہ جُز جس کے آخر میں یا آ رہی ہے تو وہ مبنی علی السکون ہوگا۔جیسا کہ اَحَدَ عَشَرَ سے حَادِیْ عَشَرَ اور اِثْنَا عَشَرَ سے ثَانِیْ عَشَرَ۔ ثَلَاثَ عَشَرَ سے ثالِثَ عَشَرَ، اَرْبَعَ عَشَرَ سے رابِعَ عَشَرَ، خَمْسَ عَشَرَ سے خَامِسَ عَشَرَ، سَادِسَ عَشَرَ، سَابِعَ عَشَرَ، ثَامِنَ عَشَرَ اور تَاسِعَ عَشَرَ۔ اس پر الف لام بھی کبھی لاتے ہیں تو پھر بھی یہ دونوں جُز مبنی علی الفتح ہوں گے، مگر جس جُز کے آخر میں یا آتی ہے تو وہ مبنی علی السکون ہوگا۔ الحادِیْ عَشَرَ، اَلثَانِیْ عَشَرَ، الثَالِثَ عَشَرَ، الرابِعَ عَشَرَ، الخامِسَ عَشَرَ، السادسَ عَشَرَ، السابعَ عشرَ، الثامنَ عشرَ اور التاسعَ عَشَرَ۔

وہاں ہم نے پڑھا تھا کہ احد عشر اور اثنا عشر میں دونوں جُز مطابق ہوں تمیز کے ، اور ثلاث عشر سے لے کر تسع عشر تک پہلا جز تمیز کے مخالف ہوگا اور دوسرا جُز تمیز کے مُطابق ہوگا، لیکن یہاں حادیْ عشرَ سے لے کر تاسعَ عشرَ تک دونوں جُز اُس جنس کے مطابق ہوں گے۔ اگر وہ جنس مذکر ہوا تو دونوں جُز مذکر ہوں گے۔ اور اگر وہ جنس مؤنث ہوا تو دونوں جُز مؤنث ہوں گے۔ جیسا کہ گیارہویں عورت کے لئے: نکرہ کی صورت: اِمْرَءَۃٌ حادیَۃَ عَشَرَۃَ یا اِمْرَءَۃٌ حادیَۃَ عَشْرَۃَ معرفۃ کی صورت: اور اگر اِمْرَءَۃٌ پر الف لام لائے ہو تو پھر آگے حادیۃ عشرۃ میں پہلے جز پر بھی الف لام لاؤ، جیسا کہ اَلْ اِمْرَءَۃُ الْحادیَۃَ عَشْرَۃَ ترکیب: اَلْ اِمْرَءَۃ موصوف ہے اور مرفوع ہے۔ اور الحادیۃُ عشرۃَ یہ مبنی علی الفتحہ ہے لیکن یہ بھی مرفوع ہے۔

گیارہواں مرد: نکرہ کی صورت: رَجُلٌ حادیْ عَشَرَ معرفۃ کی صورت: اَلرجُلُ الحادیْ عَشَرَ

بارہواں مرد: نکرہ کی صورت: رَجُلٌ ثانیْ عَشَرَ معرفۃ کی صورت: اَلرجُلُ الثانیْ عَشَرَ

تیرہواں مرد: نکرہ کی صورت: رَجُلٌ ثالِثَ عَشَرَ معرفۃ کی صورت: اَلرجُلُ الثالِثَ عَشَرَ الخ

بارہویں عورت: نکرہ کی صورت: اِمْرَءَۃٌ ثانیَۃَ عَشْرَۃَ یا عَشَرَۃَ مفعرفہ کی صورت: اَلْ اِمْرَءَۃُ الثانیَۃَ عَشْرَۃَ یا عَشَرَۃَ الخ

عقود میں عِشْرُون، ثلاثون الخ ایسے ہی ہوں گے۔

بیسواں آدمی: رجلٌ عِشْرُونَ۔ عِشْرُونَ رجلًا : بیس آدمی۔ بیسواں عورت: اِمْرَءَۃٌ عِشْرُونَ الخ

اکیسواں آدمی: رَجُلٌ حادیْ وَ عِشْرُونَ، بائیسواں آدمی: رَجُلٌ ثانیْ وَ عشرونَ تئیسواں آدمی: رجلٌ ثالثٌ وَ عشرونَ، یہ مبنی علی الفتحہ نہیں ہوں گے۔ مبنی علی الفتح گیارہ سے لے کر اُنیس تک اعداد ہیں۔ چوبیسواں آدمی: رجلٌ رابعٌ وَ عشرونَ الخ

اکیسوی عورت: اِمْرَءَۃٌ حادیَۃٌ وَ عشرونَ، بائسویں عورت: اِمْرَءَۃٌ ثانیَۃٌ وَ عِشْرُونَ، تئیسواں عورت: اِمْرَءَۃٌ ثالثۃٌ وَ عشرونَ، چوبیسویں عورت: اِمْرَءَۃٌ رابعۃٌ وَ عِشْرُوْنَ الخ

مگر در مرکبات جزءِ اول را بوزن فاعل سازند مگر مرکبات میں فعل جُز کو فاعل کے وزن پر بناتے ہیں۔ساختن: بنانا، سازند: بناتے ہیں۔ و ثانی را بحال خود گُذارَنْد اور دوسرے جُز کو اپنے حال پر چھوڑتے ہیں۔ عَشَرَ، عِشرونَ وغیرہ کو اپنے حال پر چھوڑتے ہیں۔ چوں حَادِیْ عَشَرَ ---- ثَانِیْ عَشَرَ ----حَادِیْ وَ عِشْرُوْنَ---- رَابِعٌ وَ ثَلٰثُوْنَ----

و در عقود اور عُقُود میں یعنی دہائیوں میں بعدِ عشرہ عشرۃ کے بعد۔ عشرۃ بھی دہائی ہے، لیکن وہ مراد نہیں بلکہ اُس کے بعد والی دہائیں مراد ہیں۔ یعنی بیس، تیس، چالیس وغیرہ ہمُون عدد وہی عدد اسم برائے مرتبہ ہم باشد اسم برائے مرتبہ بھی ہوگا۔ یعنی عِشْرُوْنَ کا مطلب بیس بھی، اور یہی عشرون مرتبے کے لئے بھی یعنی بیسواں۔ ثلاثونَ کا معنیٰ تیس بھی اور تیسواں بھی، اربعون کا معنیٰ چالیس بھی اور چالیسواں بھی الخ مثلًا عِشْرُوْنَ جیسے کہ عِشْرُونَ بِشت ہم باشد یہ بیس بھی ہے و بِسْتُم ہم اور بیسواں بھی۔ فارسی میں بیس کو بیست اور بیسویں کو بیستُم کہتے ہیں۔ لیکن کبھی اس یا کو گرا دیتے ہیں تخفیف کے لئے۔

ذکر فاعل ذِیکذا و صیغۂ فاعل برائے نسبت ہَم می آید اور فاعل کا صیغہ نسبت کے لئے بھی آتا ہے۔ و ایں را فاعلِ ذِیکَذا گویند اور اسکو فاعلِ ذیکذا کہتے ہیں۔ فاعل ذیکذا، فاعل ذا کذا یا فاعل ذو کذا کہنا تینوں ٹھیک

ہے۔ یعنی فاعل کا وہ وزن ہے جو اسم فاعل نہیں بلکہ فاعل ذو کذا ہے۔ کذا یہ جنس سے کنایہ ہے۔ اور کوئی بھی چیز اسی سے آ سکتی ہے۔ مثلاً عربی میں گھوڑے کو فارس کہتے ہیں۔ اسی سے فاعل وزن فَارس بنایا۔ تو فارس یہ فاعل ذیکذا ہے۔ اب کذا کی جگہ فرس لاؤ تو ذو فرس: یعنی گھوڑے والا۔ فارس: ذو فرس یعنی صاحب فرس۔ ذو بمعنی والا، اسم جنس کو کسی کی صفت بنانے کے لئے ذو آتا ہے۔ مثلاً میں بتانا چاہتا ہوں کہ یہ آدمی مال والا ہے، تو پھر میں "ذو" لاؤں گا۔ جاءنی رجلٌ ذو مالٍ۔ اور میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ میرے پاس گھوڑے والا آیا، " جاءنی رجلٌ ذو فرسٍ"۔ لیکن پھر عرب "ذو فرس" سے "فارس بروزن فاعل" بنا دیتے ہیں۔ تو کلام یوں ہوں گا۔ "جاءنی رجلٌ فارسٌ"۔ یا میں کہنا چاہتا ہوں کہ میرے پاس دودھ والا آیا تھا، "جاءنی رجلٌ ذو لَبَنٍ" اور ذو لبن سے سے عرب پھر لابن بروزن فاعل بنا دیتے ہیں۔ " جاءنی رجلٌ لابِنٌ"۔ اسی طرح ذو تمر سے تامرٌ یعنی "یعنی جاءنی رجلٌ ذو تمرٍ" سے "جاءنی رجلٌ تامِرٌ"۔ چوں تَامِرٌ و لَابِنٌ بمعنی صاحب تمر و صاحب لبن جیسا کہ تامرٌ اور لابنٌ بمعنیٰ کھجور والا اور دودھ والا۔ تو یہ ایک شخص کے پاس کوئی چیز ہو تو اُس کے لئے بھی آتا ہے اور اگر اُس چیز کو بیچنے والا ہو تو اُس کے لئے بھی آتا ہے۔ جیسا کہ تامر کھجور بیچنے والا، لابن: دودو بیچنے والا، فارس: گھوڑے والا یعنی گھوڑے پر سوار۔ جیسا کہ رجلٌ حابزٌ: روٹی بیچنے والا، رجُلٌ رامِحٌ ای ذو رُمْحٍ: نیزے والا اسی طرح رجلٌ ناعلٌ ای ذو نَعَلٍ یعنی جوتے والا۔ اور امام اخفش[ؒ] فرماتے ہیں کہ اسی سے شاعر کا لفظ بھی ہے۔ شاعرٌ ای ذو شِعْرٍ: شعر والا یا صاحب شعر و ہمچنین تَمَّارٌ و لَبَّانٌ: اور اسی طرح تَمَّار اور لَبَّان بھی ہے۔ تَمَّار ایک صیغہ مبالغہ بھی آیا تھا۔ فَعَّال : غَفَّار: ضَرَّاب: اور اسی وزن پر فاعلِ ذو کذا بھی آتا ہے۔ تمّار یعنی صاحب تمر کھجور بیچنے والا۔ اور لَبَّان: صاحب لَبَنْ دودھ والا یعنی دودھ بیچنے والا۔ لیکن یاد رکھو یہ قیاسی نہیں بلکہ سِماع پر موقوف ہیں۔

درس 14 باب دُوُّم دوسرا باب

در بیان ابواب ابواب کے بیان میں، یعنی اس میں فعل کے ابواب بیان ہوں گے۔ مشتمل بر چہار فصل اور یہ چار فصلوں پر مشتمل ہے۔ [1]فصل اوّل: در ابواب ثلاثی مجرد پہلی فصل ثلاثی مجرد کے ابواب کے بارے میں۔ چوں از بیان صِیَغِ افعال و مشتقات فارغ شُدیم جب افعال اور مشتقات کے صیغوں کے بیان سے ہم فارغ ہو گئے۔ فارسی میں یہ میم "میرے" کے لئے آتا ہے اور یا میم یعنی یم "ہم" کے لئے آتا ہے۔ جیسا کہ فارغ شُدم: میں فارغ ہوا، فارغ شُدیم: ہم فارغ ہو گئے۔ مثلاً رَفْتَمْ : میں گیا، رَفْتِیم: ہم گئے۔ حالا بیانِ ابواب میکُنیم اب ہم ابواب کا بیان کرتے ہیں۔از بیان سابق دانستی سابقہ بیان سے تو جان چکا کہ ثلاثی مجرد را شش باب ست کہ ثلاثی مجرد کے چھ باب ہیں۔

[1]باب اوّل فَعَلَ يَفْعُلُ بفتح عینِ ماضی و ضم عین غابِر یعنی مضارع پہلا باب فَعَلَ يَفْعُلُ ماضی کے عین کے فتحہ کے ساتھ اور مضارع کے عین کے ضمہ کے ساتھ، غابر: مضارع غابر بمعنی باقی ست غابر باقی کے معنیٰ میں ہے۔ زمانے تین ہیں۔ ماضی، حال اور استقبال۔ ماضی نکل جائے تو باقی حال اور استقبال رہ جاتا ہے۔ اور مضارع حال اور استقبال دونوں پر دلالت کرتا ہے۔ بعدِ زمانِ ماضی، حال استقبال کہ مضارع براں دلالت دارَد باقی می مانَد ماضی کے زمانے کے بعد حال اور استقبال باقی رہ جاتے ہیں کہ مضارع اُن پر دلالت کرتا ہے۔ لہٰذا مضارع را غابر گویند اس لئے مُضارع کو غابر کہتے ہیں۔

ابواب الصرف میں جس ترتیب سے صرف صغیر ہیں، وہی ترتیب یاد کریں۔ طلباء سے یہاں وہی گردانیں دوبارہ سُننا چاہیے۔

اَلنَّصْرُ وَ النُّصْرَةُ یاری کردن مدد کرنا۔ یہاں مصنفؒ نے باب نصر کے دو مصادر ذکر فرمائیں ہیں۔ بعض اوقات ایک باب سے کئی کئی مصادر آتے ہیں۔ تصریفُهٗ اسکی گردان نصر ینصُر نصرًا و نُصْرۃً فهو ناصرٌ و نصرَ ینصر نصرًا و نصرۃً فهو منصورٌ الامر منه اُنْصُر و النهیُ عنه لا تنصُرْ الظرف منهُ مَنْصَرٌ والاٰلة منهُ مِنْصَرٌ و مِنْصَرَةٌ و مِنْصَارٌ و تَثْنِيَتُهُما مَنْصَرَانِ وَ مِنْصَرَانِ وَالجمعُ منهُما مَنَاصِرُ وَ مَنَاصِيْرُ افعل التفضيلِ منهُ اَنْصَرُ والمؤنث منه نُصْرىٰ و تَثْنِيَتُهُما اَنْصَرَانِ و نُصْرَيَانِ والجمع مِنْهُمَا اَنْصَرُوْنَ وَ اَنَاصِرُ وَ نُصَرٌ و نُصْرَيَاتٌ یہ وہی گردان ہے جو ابواب الصرف میں ہم نے یاد کیا ہے۔ البتہ انداز تھوڑا مختلف ہے۔ لہٰذا ہم نے ابواب الصرف کی گردانیں دوبارہ دہرانی ہیں۔ اور اس نئی ترتیب کے مطابق یاد کرنا کوئی ضروری نہیں۔ کیونکہ ہر مصنف کا اپنا اپنا انداز ہوتا ہے۔

باب دوُّم فَعَلَ يَفْعِلُ بفتح عین ماضی و کسر عین غابر دوسرا باب فَعَلَ يَفْعِلُ ماضی میں عین کے فتحہ کے ساتھ اور مضارع میں عین کے کسرہ کے ساتھ۔ اَلضَّرْبُ زدن مارنا و رفتن بر روئے زمین اور زمین پر چلنا و پدید کردن اور ظاہر کرنا، مولانا محمد ظہیر مد ظلہ کے مطابق پدید کردن ضرب کا معنیٰ نہیں آتا۔ ہو سکتا ہے یہ کتاب کی غلطی ہو۔ البتہ پدید کردن کا معنیٰ ظاہر کرنا ہے۔ اردو کی کتاب والوں نے پدید کردن کا معنیٰ مثال بیان کرنا لکھا ہے۔ یہ بھی ضربٌ کا ایک معنیٰ آتا ہے۔ مِثلِ ضَرَبَ يَضْرِبُ ضَرْبًا الخ مصنفؒ نے باب نصر میں صرف صغیر تفصیل سے ذکر فرمایا۔ اب ہر باب کے صرف صغیر سے دو چار صیغیں ذکر فرمائیں گے۔ باقی صرف صغیر طلباء خود یاد کر سکتے ہیں۔

باب سِوُّم فَعِلَ يَفْعَلُ بکسر عین ماضی و فتح عین غابر تیسرا باب: ماضی کے عین کے کسرہ کے ساتھ اور مضارع کے عین کے فتحہ کے ساتھ۔ اَلسَّمْعُ شُنیدن سُنْنَا سَمِعَ يَسْمَعُ سَمْعًا الخ آخر تک۔ اس باب کو باب عَلِمَ بھی کہتے ہیں۔

باب چہارم فَعَلَ يَفْعَلُ بفتح العین فیہما باب چہارُم: ان کے عین میں فتحہ ہے دونوں میں۔ یعنی ماضی میں بھی اور مضارع میں بھی۔ اَلْفَتْحُ کُشادن کھولنا فَتَحَ يَفْتَحُ فَتْحًا الخ آخر تک شرط ایں باب اینَست اس باب کی شرط یہ ہے۔ کہ ہر کلمۂ صحیح کہ ازیں باب آید کہ ہر صحیح کلمہ جو اس باب سے آئے۔ صحیح سے مراد ہفت اقسام والا صحیح ہے۔ در عینِ فعل یا لامِ فعل اُو حرف حَلَق باشد اُس کے فعل کے عین میں یا اُس کے فعل کے لام میں حرفِ حَلَق ہوگا۔ فتحَ یفتَحُ میں عین کلمہ کی جگہ حرفِ حلقی "حا" ہے۔ اس باب کو باب مَنَعَ بھی کہتے ہیں۔ حروف حلقی کا یہ شرط صرف صحیح کے کلمات کے لئے ہیں۔ اگر مثال، مہموز،اجوف، ناقص، لفیف یا مضاعف سے باب فتح کا صیغہ آئیں تو اُس میں ضروری نہیں عین یا لام حرف حلقی ہو۔ نیچھے "نوٹ" میں اسکی وضاحت ہے۔ باقی جتنے بھی مصنفین گزرے ہیں اُس نے صحیح کا شرط نہیں لکھا۔

شعر: حرف حلقی شش بَود اے نور عین:: ہمزہ ہاءُ و حاءُ و خاءُ و عینُ و غین

نور عین: اے میرے آنکھوں کے نور۔

نوٹ: پورے کلام میں چند ہی صیغیں ایسے ہوں گے، کہ باب فتح سے ہو اور اُس میں عین یا لام دونوں حرف حلقی نہ ہو۔ جیسے اَبیٰ یَأبیٰ بمعنیٰ انکار کرنا بھی باب فتح سے آتا ہے۔ اس کا مادّہ "ہمزہ باء اور یا"۔ ہفت اقسام میں مہموز الفاء بھی ہے اور ناقص بھی ہے یعنی یہ مرکب ہے۔ اس میں عین کلمہ "باء" ہے اور لام کلمہ "یا" ہے۔ اور یہ یا الف سے بدلی۔ اب نہ باء حرف حلقی ہے اور نہ یا حرف حلقی ہے۔ ان قسم کے کلمات کو شاذٌّ بوزن فارٌّ کہتے ہیں۔ وہ کلمات جو استعمال کے لحاظ سے ٹھیک ہو، لیکن قانون کے شکنجے میں نہیں آتے تو علماء صرفؒ اُسے شاذ کہتے ہیں۔

صرف کے جتنے بھی صنفینؒ گزرے ہیں وہ ابیٰ یأبیٰ کو شاذ کہتے ہیں۔ لیکن مصنفؒ نے ابیٰ یأبیٰ جیسے الفاظ کو بھی قانون کے شکنجے میں لانے کے لئے ایک قید بڑھائی کہ جو بھی صحیح کلمہ باب فتح یفتح سے آ رہا ہو تو اُس میں عین یا لام حروف حلقی سے ہو۔ چونکہ ابیٰ یأبیٰ یہ مرکب کلمہ ہے اور صحیح کلمہ نہیں۔ لہٰذا صحیح میں سے کوئی بھی کلمہ ایسا نہیں کہ باب فتح سے ہو اور اُس کا عین یا لام حرف حلقی نہ ہو۔

حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی بازیؒ کے نزدیک اَبیٰ یَأبیٰ شاذ ہونے کی وجہ اِس کا معنیٰ ہے۔ اسکا معنیٰ ہے انکار کرنا، نہ ماننا۔ یعنی قانون یہ تھا کہ عین یا لام کا حرف حلقی ہونا ضروری ہے، لیکن ابیٰ یأبیٰ انکار کرتا ہے کہ میں نہیں مانتا۔ میں باب فتح سے ہی آؤں گا اگرچہ میرا عین یا لام حرف حلقی نہیں ہے۔

نوٹ: جس کلمہ کا عین یا لام حروف حلقی سے ہو، اور آپ کہیں کہ یہ باب فتح سے ہے، یہ ضروری نہیں۔

باب پنجم: فَعُلَ یَفْعُلُ بضم العین فیهما پانچواں باب فَعُلَ یَفْعُلُ دونوں میں عین کا ضمہ ہے۔ یعنی ماضی کا عین بھی مضموم ہے اور مضارع کا عین بھی مضموم ہے۔ چوں اَلْکَرَمُ وَالْکَرَامَۃُ گرامی شدن معزز ہونا۔ بزرگ ہونا، بڑا ہونا کَرُمَ یَکْرُمُ کَرَمًا وَ کَرَامَۃً فَھُوَ کَرِیْمٌ الامر منه اُکْرُمْ الخ یہاں چونکہ صفت مشبہ آ رہی ہے، تو اسی وجہ سے تھوڑا زیادہ گردان بیان فرمایا۔ ایں باب لازم است یہ باب لازم ہے۔ یعنی اس کے لئے مفعول وغیرہ نہیں آتا۔ آزاں مجہول و مفعول نمی آید اِس سے مجہول اور مفعول نہیں آتے۔

فعل بر دو قسم ست لازم و متعدی فعل دو قسم پر ہے، ایک لازم اور دوسرا متعدی۔ لازم فعلی را گویند که بر فاعل تمام شَود لازم اُس فعل کو کہتے ہیں کہ جو فاعل پر پورا ہو جائے۔ و اثرِ آں بر دیگرے ظاہر نَشَوْد اور اُسکا کوئی اثر دوسرے پر ظاہر نہ ہو۔ یعنی اُس کے لئے کسی مفعول کی ضرورت نہ ہو۔ جیسا کہ "ضرب زیدٌ عمرًوا"۔ یہاں پٹھائی کا اثر عمروا پر ظاہر ہوا۔ دیکھا فعل متعدی میں ہمیشہ کوئی مفعول ہوگا جس پر اُس فعل کا اثر پڑے گا، جبکہ فعل لازم میں ایسا نہیں۔ چوں کَرُمَ زیدٌ زید سخی ہوا۔ یا زید معزز ہوا۔ و جَلَسَ زَیْدٌ اور زید بیٹھ گیا۔

و متعدی آنکه اثر آں از فاعل بدیگرے رسد اور متعدی وہ ہے کہ اُس فعل کا اثر فاعل سے دوسرے کو پہنچے۔ مثل ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا جیسا کہ زید نے عمرو کو مارا۔ یہاں ضرب کا اثر زید سے عمرو کو پہنچا۔ پس ضربْ کے لئے کوئی مضروب چاہیے کہ جسے ضربْ کا اثر پہنچے۔ و اَکْرَمَ بَکْرٌ خالدًا اور بَکَر نے خالد کا اکرام کیا۔ دیکھو یہ اکرام کا اثر بکر سے خالد کو پہنچا۔ اور اکرام کے لئے کوئی مُکْرَم چاہیے کہ اُسے اکرام کا اثر پہنچے۔

اب مصنفؒ آگے وجہ ذکر کر رہا ہے کہ باب کَرُمَ سے مفعول اور فعل مجہول کیوں نہیں آتے۔ بَہَمِین جِہَت اسی وجہ سے که اثر فعل لازم بر دیگرے ظاہر نمی شود که فعل لازم کا اثر دوسرے پر ظاہر نہیں ہوتا۔ و

مفعول ہمون میباشَد اور مفعول وہی ہوتا ہے کہ بران اثر ظاہر میشود کہ اُس پر اثر ظاہر ہوتا ہے۔ از فعل لازم مفعول نمی آید اسی وجہ سے فعل لازم سے مفعول نہیں آتا۔

آگے مصنفؒ وجہ ذکر کر رہے ہیں کہ فعل باب کرُم سے فعل مجہول کیوں نہیں آتا۔ مثلاً ضَرَبَ زیدٌ عمرًوا میں ضربَ فعل معروف ہے۔ اب اس فعل معروف سے فعل مجہول بنانا ہو تو فاعل کو حذف کریں گے اور مفعول کو نائب الفاعل بنائیں گے۔ جیسا کہ ضُرِبَ عمرٌو یعنی پٹھائی کی گئی عمرو کی۔ اور فعل معروف کا اسناد فاعل کی طرف ہوتا ہے ہمیشہ۔اور فعل مجہول کا اسناد مفعول کی طرف ہوتا ہے۔ تو فعل لازم کا مفعول ہوتا ہی نہیں، جب مفعول ہوتا ہی نہیں تو فعل مجہول کہاں سے آئے گا۔ و فعل مجہول منسوب بمفعول میباشد اور فعل مجہول جو ہوتا ہے وہ مفعول کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ لہذا آں ہم از لازم نمی آید اس لئے وہ بھی فعل لازم سے نہیں آتا۔ یعنی فعل مجہول فعل لازم سے نہیں آتا۔

مگر ہر گاہ مگر جب بھی کہ فعل لازم را بحرف جر متعدی کنند فعل لازم کو حرف جر کے ساتھ متعدی کرے مجہول و مفعول آزاں می آید تو اُس میں مفعول اور مجہول آتے ہیں۔ کبھی کبھار فعل لازم کو حرف جر کے ذریعے متعدی کرتے ہیں۔ مثلاً ذھبَ زیدٌ : زید چلا گیا۔ اس مثال میں ذھب فعل لازم ہے۔ اب اس کے ساتھ میں "با" لے آتا ہوں، یعنی ذَھَبَ زیدٌ بِعمرٍو: زید لے گیا عمرو کو۔ اب اس مثال میں ذَھَبَ بمعنیٰ "لے جانا" کے ہاں۔ اور لے جانے میں کوئی چیز ضرور چاہیے۔ تو اس مثال میں با حرف جر کے ذریعے ذَھَبَ فعل لازم سے فعل متعدی بن گیا۔ اسی طرح جاء زیدٌ: زید آیا، تو اس مثال میں جاء فعل لازم ہے۔ اور جاء زیدٌ بعمرٍو: زید عمرو کو لے کر آیا۔ اور اس مثال میں جاء فعل متعدی بن گیا۔ پس جب فعل لازم کو با حرف جر کے ذریعے فعل متعدی بنایا گیا تو اب اسکا مفعول بھی آ سکتا ہے اور فعل مجہول بھی۔ چوں کُرِمَ بِهٖ اُسکی عزت کی گئی۔ کُرِمَ یہاں فعل مجہول آیا۔ اور یہ بہ کی با ضمیر نائب الفاعل ہے۔ اور پھر یہ ضمیر موقع کے مطابق بدلے گا بھی۔ اگر دو ہو تو کُرِمَ بِھما، اور اگر زیادہ ہو تو کُرِمَ بھم وغیرہ۔ ضمیر بدلے گا مگر صیغہ نہیں بدلے گا۔ اسی طرح مکرومٌ بہٖ بھی ہے۔ وَ مَکْرُوْمٌ بِهٖ اُسکی عزت کی گئی۔

باب شَشُم فَعِلَ یَفْعِلُ بکسر العین فیهما باب ششم: فَعِلَ یَفْعِلُ دونوں میں عین کے کسرہ کے ساتھ۔

اَلْحَسْبُ وَ الْحِسْبَانُ پندا شتن خیال کرنا، گُمان کرنا حَسِبَ یَحْسِبُ حَسْبًا وَ حِسْبَانًا فَهُوَ حَاسِبٌ وَ حُسِبَ یُحْسَبُ حَسْبًا وَ حِسْبَانًا فَهُوَ مَحْسُوْبٌ الخ اخر تک صحیح ازیں باب جُز حَسِبَ یَحْسِبُ نیامده اس باب سے حسب یحسب کے علاوہ صحیح سے نہیں آیا ہے۔ یعنی اس باب سے صحیح کلمہ صرف حسب یحسب آیا ہے۔ جُز: علاوہ و دراں اور اُس میں ہم در مضارع مضارع میں بھی فتح عین نیز امده است فتحه عین بھی آیا ہے۔ یعنی حَسِبَ یْحْسَبُ بھی آیا ہے۔ یعنی یہ باب علم سے بھی آیا ہے۔ یعنی یہ مادّہ "حا، سین، با" باب حسب اور باب عمل دونوں سے آیا ہے۔

دیگر چند کلمه مثال و لفیف ازیں باب آمده اند دوسرے چند کلمے مثال اور لفیف کے اس باب سے آئیں ہیں۔ یعنی صحیح سے صرف حسب یحسِب آیا ہے۔ اور مثال اور لفیف سے چند کلمات آئیں ہیں۔ باقی اجوف، مضاعف سے اس باب کے کلمات نہیں آئیں ہیں۔

درس 15۔ فصل دوم۔ در ابواب ثلاثی مزید فیه دوسری فصل ثلاثی مزید فیہ کے ابواب کے بارے میں مطلق ثلاثی مزید فیه دو قسمَ ست ثلاثی مزید فیہ دو قسم پر ہے۔ مطلق جس میں کوئی قید نہ ہو۔ یعنی اس میں مُلحَق اور غیرِ مُلحَق دونوں داخل ہوگئے۔ ملحق و غیر ملحق ایک ثلاثی مزید فیه مُلْحَق ہے، اور ایک ثلاثی مزید فیه غیرِ مُلْحَق ہے۔ که مطلقَش نامَند کہ اُسے مطلق کہتے ہیں۔ ثلاثی مزید فیه غیر ملحق کو مطلَق بھی کہتے ہے۔ اَلْحَقَ یُلْحِقُ اِلْحَاق کا معنیٰ ملنا، یعنی کسی دوسرے چیز کے ساتھ ملنا۔اور اسی طرح اسکا معنیٰ ہے ملانا بھی۔یعنی لازم بھی اسکا ترجمہ ہے اور متعدی بھی ہے۔اور اصطلاح میں الحاق یہ ہے کہ ثلاثی مجرد پر ایک یا زیادہ حروف بڑھا کر اسے رباعی مجرد یا رباعی مزید فیه کے وزن پر لے جانا۔ اس لئے اسے مُلْحَق(صیغه اسم مفعول) کہتے ہیں۔ ہے تو ثلاثی لیکن رُباعی کے ساتھ ملا دیا۔ اور یا آپ اسکو مُلْحِق بھی کہہ سکتے ہے تو پھر لازمی والا ترجمہ کرو یعنی ملا ہوا۔ یعنی ہے تو ثلاثی لیکن ایک یا زیادہ حرف بڑھانے سے یہ رباعی مجرد یا رباعی مزید فیه کے ساتھ مل گیا۔ مطلق آنرا گویند مُلْحَقْ اُسے کہتے ہے۔ کتابت کی غلطی سے مطلق لکھا ہے۔ صحیح ملحَق ہے۔ که بزیادت حرف بروزن رباعی گردَدْ کہ ایک حرف کی زیادتی سے وہ رباعی کے وزن پر ہو جائے۔ و جز معنیٔ باب ملحَق بہٖ معنی دیگر دراں نبا شد اور ملْحَق بہ کے باب کے معنیٰ کے علاوہ کوئی دوسرا معنیٰ اُسکے اندر نہ ہو۔ جُز: علاوہ، یہاں مُلحَق کے ساتھ بہٖ کتابت کی غلطی سے رہ گیا ہے، یہ بمعنی نہیں بلکہ معنی ہے، یہ بھی کتابت کی غلطی ہے۔ چون جَلْبَبَ جیسے جَلْبَبَ۔ جلْبَبَ یہ مُلْحَقْ ہے اور دحرج باب اسکا ملحَق بہ ہے۔

و مطلق آنکه چنیں نباشد اور مُطلَق یعنی ثلاثی مزید فیه وہ ہے کہ ایسا نہ ہو۔ یعنی مُلْحَقْ بہٖ کے معنیٰ کے علاوہ اور معنیٰ بھی اسکے اندر ہو۔ اور اپنے خاصّے بھی ہو۔ یعنی بر وزن رباعی نگردد یعنی کہ وہ رباعی کے وزن پر نہ ہو۔ و اگر گردد اور رباعی کے وزن پر ہو جائے تو باب آں تو اُسکا باب معنی دیگر ہم داشته باشد دوسرا معنیٰ بھی رکھتا ہو۔ چوں اِجْتَنَبَ و اَکْرَمَ جیسا کہ اِجْتَنَبَ اور اَکْرَمَ۔ یہ دونوں ثلاثی مزید فیه ہیں۔ اِجْتَنَبَ اس میں بھی حرف زائد کیا لیکن یہ رباعی کے وزن پر نہیں گیا۔ اور اَکْرَمَ میں بھی حرف زائد کیا اور یہ دحرج کے وزن پر گیا۔ لیکن اس کے اپنے الگ معانی اور خاصّے ہیں۔ جبکہ ملحَق کے اپنے معنیٰ اور خاصّے نہیں ہوتے۔ چونکه ذکرِ ملحَق بعد ذکرِ رباعی می آید چونکہ مُلْحَقْ کا ذکر رُباعی کے بعد آتا ہے۔ چه فہمِ آں بر فہم رباعی موقوف است اس لئے کہ مُلْحَقْ کا سمجھنا اُس رُباعی کے سمجھنے پر موقوف ہے۔ لہٰذا اوّلًا ذکر مطلق کرده میشَود لہٰذا پہلے مُطلق یعنی ثلاثی مزید فیه کا ذکر کیا جاتا ہے۔ و آں بر دو قسمٖ اَست اور ثلاثی مزید فیه یعنی مطلق دو قسم پر ہے۔ با ہمزۂ وصل و بے وصل کچھ تو باہمزۂ وصل ہے اور کچھ بے ہمزۂ وصل ہے۔

درس 16۔ اول را ہفت باب ست۔ پہلے کےساتھ باب ہیں۔ یعنی با ہمزۂ وصل کے سات باب ہیں۔

باب اول۔ اِفْتِعَالْ: علامت ایں باب تاءِ زائده است بعدِ فا کلمه اس باب کی علامت تائے زائدہ ہے جو فا کلمہ کے بعد آتا ہے۔ چوں اَلْاِجْتِنَابُ پرہیز کردن جیسا کہ اَلْاِجْتِنَابُ پرہیز کرنا، بچنا۔ تصریفه اسکی گردان۔

اِجْتَنَبَ یَجْتَنِبُ اِجْتِنَابًا فهو مُجْتَنِبٌ وَ اُجْتُنِبَ یُجْتَنَبُ اِجْتِنَابًا فَهوَ مُجْتَنَبٌ الامر منه اِجْتَنِبْ

وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَجْتَنِبْ الظرف منه مُجْتَنَبٌ۔ ہر گردان کے ساتھ ساتھ طلباء سے صرف صغیر اور صرف کبیر کی گردانیں ابواب الصرف کے مطابق سُننا چاہیے۔

مصنفؒ یہاں سے فعل مجہول بنانے کا طریقہ بیان کر رہے ہیں۔مصنفؒ ثلاثی مزید فیه، رباعی مجرد اور رباعی مزید فیه کے ماضی معروف سے ماضی مجہول کا طریقہ یہ بتلاتے ہیں کہ آخر سے ماقبل کو کسرہ دو۔ پھر اِس مکسور حرف سے ماقبل جتنے بھی متحرک حروف ہیں اُن سب کو ضمۂ دوں۔ اگر اس مکسور حرف سے ماقبل کوئی ساکن حرف ہو تو اُس کو اپنے حال پر چھوڑ دو۔ جیسا کہ اَکْرَمَ سے اُکْرِمَ، اِجْتَنَبَ سے اُجْتُنِبَ، اِنْصَرَفَ سے اُنْصُرِفَ وغیرہ دریں باب اِس باب میں و جمله ابواب ثلاثی مزید فیه اور ثلاثی مزید فیه کے تمام ابواب میں، چاہے مُلحق ہو یا غیر مُلْحَق و رباعی مجرد و مزید فیه اور اِسی طرح رُباعی مجرد اور رُباعی مزید فیه میں در فعل ماضی مجهول فعل ماضی مجہول میں سوائے ما قبل آخر که مکسور می باشد آخر سے ماقبل جو کہ مکسور ہوتا ہے اُس کے علاوہ ہر حرف متحرک مضموم میشود ہر حرف متحرک مضموم ہو جائے گا و ساکن بحال خود می ماند اور ساکن اپنے حال پر باقی رہ جائے گا۔ یعنی اگر معروف میں ساکن تھا تو مجہول میں بھی ساکن رہے گا۔ پس در اُجْتُنِبَ پس لہٰذ اُجْتُنِبَ کے اندر ہمزه و تا ہر دو مضموم ست ہمزہ اور تا دونوں مضموم ہیں۔ و ہمچنین در اُسْتُنْصِرَ اور اسی طرح اُسْتُنْصِرَ باب استفعال میں بھی ہے۔

نوٹ: ثلاثی مجرد کے معروف سے مجہول بنانے کا طریقہ آسان تھا، لہٰذ اسکو یہاں ذکر نہیں کیا۔

و در نفی ماضی ایں باب اور اس باب کے ماضی کے نفی کے اندر و جمله ابواب ہمزۂ وصل اور سارے ہمزۂ وصل والے جو ابواب ہیں چوں ہمزۂ وصل بسبب در آمدنِ ما و لا بیُفتد جب ہمزہ وصل ما اور لا کے اندر آنے کی وجہ سے گر جاتا ہے۔ کیونکہ ہمزہ وصل درج عبارت میں گرجاتا ہے۔ الفِ ما و لا ہم ساقط شَوَد تو ما اور لا کا الف بھی ساقط ہو جاتا ہے۔ پس مَااجْتُنِبَ لَااجْتُنِبَ مَاانْفُطِرَ لَاانْفُطِرَ مَااسْتُنْصِرَ لَااسْتُنْصِرَ گویَند یوں کہتے ہیں۔ ما اور لا کا الف اجتماع ساکنین علیٰ غیر حدّہٖ کی وجہ سے گر گیا۔

اجتماع ساکنین دو قسم پر ہے۔

نمبر 1:۔ اجتماع ساکنین علیٰ حدّہٖ کے لئے تین شرائط ہیں۔ 1۔ دونوں ساکن ایک ہی کلمه میں ہو۔ 2۔ پہلا ساکن حرف مدّہ ہو یا یائے تصغیر ہو۔ 3۔ دوسرا ساکن مُدْغَم ہو۔ تو اس صورت میں دونوں ساکنوں کو پڑھا جاتا ہے۔

مثال نمبر 1۔ فَارٌّ میں الف مدّہ بھی ساکن ہے، را مشدد میں پہلی را بھی ساکن ہے، اور دونوں ساکن ایک ہی کلمه میں ہے، لہٰذا یہاں دونوں ساکنوں کو پڑھا جائے گا۔

مثال نمبر 2۔ خاصَّةٌ کی تصغیر خوَیْصَّةٌ ہے۔ یہاں پر یاءِ تصغیر بھی ساکن، صاد مشدد سے پہلا صاد بھی ساکن، اور دونوں ایک ہی کلمه کے اندر ہیں، لہٰذا یہاں دونوں ساکنوں کو پڑھا جاتا ہے۔

نمبر 2۔ اجتماع ساکنین علیٰ غیر حدّہ: پہلی بات: اگر دو ساکن جمع ہو جائے اور اُس میں پہلا ساکن مدّہ ہو، تو اِس ساکن کو گرا دیں گے۔ جیسا که ما اجْتَنَبَ میں ما کا الف حرف مدّہ ہے تو اسکو گرائیں گے اور اسکو مَجْتَنَبَ پڑھیں گے۔

دوسری بات: اگر پہلا ساکن حرف مدّہ نہ ہو تو پھر اسکو موقع محل کے مطابق حرکت دیں گے۔ اکثر پہلے ساکن کو کسرہ کی حرکت دی جاتی ہے۔ جیسا کہ قُلْ اَللّٰہ میں لفظ اللہ کا ہمزہ وصلی ہے تو گر گیا۔ اب قُلْ کا لام بھی ساکن اور لفظ اللہ کا لام بھی ساکن۔ اب پہلے ساکن کو کسرہ کی حرکت دیتے ہیں تو "قُلِ اللّٰہُ" بن جاتا ہے۔

آگے مصنفؒ اسم فاعل کا طریقہ بتلا رہے ہیں۔ علامت مضارع کی جگہ میمِ مضموم لاؤ اور آخر سے ماقبل کسرہ لاؤ اگر پہلے سے کسرہ نہ ہو۔اور اسمیت کی علامت تنوین بھی آخر میں لگاؤ۔ جیسا کہ یُکْرِمُ سے مُکْرِمٌ وغیرہ۔ اسم فاعل دریں باباسم فاعل اسی باب سے و جملہ ابواب ثلاثی مزید و رباعی اور ثلاثی مزید کے تمام بابوں میں اور رباعی کے تمام بابوں میں بروزن مضارع معروف آید مُضارع معروف کے وزن پر آتا ہے۔ جُز ایں کہ میمِ مضموم بجائے علامت مضارع می آرند علاوہ اسکے کہ علامت مضارع کی جگہ میم مضموم لے آتے ہیں۔ و ما قبل آخر را کسرہ میدہند اور آخر سے ماقبل کو کسرہ دے دیتے ہیں۔ اگر مکسور نبا شد اگر وہ پہلے سے مکسور نہ ہو۔ جیسا کہ یَتَصَرَّفُ سے اسم فاعل مُتَصَرِّفٌ ہے۔

و اسم مفعول مثلِ اسم فاعل میباشد اور اسم مفعول اسم فاعل کی طرح ہوتا ہے۔ مگر ما قبل آخر دران مفتوح میباشد لیکن اس میں آخر سے ماقبل مفتوح ہوتا ہے۔ جیسا کہ مُکْرِمٌ سے مُکْرَمٌ، متصرِّفٌ سے متصرَّفٌ وغیرہ و اسم ظرف بروزن اسم مفعول آں باب آید اور اسم ظرف اُس باب کے اسم مفعول کے وزن پر آتا ہے۔ جیسا کہ باب اِفعال سے اسم مفعول مُکْرَمٌ ہے، تو اس باب کا اسم ظرف بھی مُکْرَمٌ ہے۔ و آلہ و اسم تفضیل ازیں ابواب نیاید اور اسم آلہ اور اسم تفضیل اس باب سے نہیں آتا۔ یعنی ثلاثی مزید، رباعی مجرد اور رباعی مزید کے ابواب سے اسم آلہ اور اسم تفضیل نہیں آتے۔

اگر ادائے معنی آلہ منظور باشد اگر آلہ کا معنیٰ ادا کرنا مقصود ہو۔ لفظ مابہ بر لفظ مصدر بیُفزاید تو مصدر پر "ما بہٖ" کا لفظ بڑھا دیتے ہیں۔ مَا: وہ چیز، بِہٖ: جس کے ذریعے سے مثلاً مثال کے طور پر مَا بِہٖ الْاِجْتِنِابُ گویند مَا بِہٖ الْاِجْتِنِابْ کہتے ہیں۔ یعنی وہ چیز جس کے ذریعے سے پرہیز کیا جاتا ہے۔ و اگر ادائے معنی تفضیل منظور باشد اور اگر اسم تفضیل کےمعنی ادا کرنا مقصود ہو لفظ اَشَدُّ بر مصدر منصوب بیُفزایند تو لفظِ اَشَدُّ مصدرِ منصوب پر بڑھا دیتے ہیں۔ مثلاً مثال کے طور پر اَشَدُّ اِجْتِنَابًا گویند اَشَدُّ اِجْتِنَابًا کہتے ہیں۔ جیسا کہ زیدٌ اَشَدُّ اِجْتِنَابًا من عمروٍ: زید باعتبار پرہیز زیادہ سخت ہے عمرو سے۔ کبھی اکثر جیسا لفظ مصدر منصوب پر بڑھا دیتے ہیں۔ مثلاً زیدٌ اکثرُ اِکرامًا من عمروٍ: زید زیادہ اکرام کرنے والا ہے عمرو کے مقابلے میں۔ یہاں اس مصدر نے اَشَدُّ اور اکثرُ سے ابہام کو دور کیا۔ تو یہ مصدر تمیز بن گیا اور تمیز منصوبات میں سے ہوتا ہے۔ و درلون و عیب کہ در ثلاثی مجرد ہم اسم تفضیل ازاں نیاید اور لون اور عیب کہ ثلاثی مجرد میں ان سے بھی اسم تفضیل نہیں آتا ہے۔ ہم ادائے معنی تفضیل بہمین وضع کنند اسم تفضیل کے معنیٰ کی ادائیگی کے لئے بھی اُس کو بھی اُسی طریقے پر کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر: اَشَدُّ حُمْرَةً مثلًا اَشَدُّ صَمَمًا گویند اور اسی طرح اَشَدُّ صَمَمًا کہتے ہیں۔ یعنی دوسرے کے مقابلے میں زیادہ بہرا۔ صمَمْ: بہرا، اَصَمّ: بہرا، یہ اسم تفضیل نہیں ہے۔

باب افتعال کے کچھ قوانین: قاعدہ اگر فائے افتعال دال یا ذال یا زا باشد اگر باب افتعال کی فا کی جگہ دال، ذال یا زا آ جائے تائے افتعال بدال بدل شَوَد تو افتعال کی تا دال سے بدل جائے گی۔ و دران دال اور اُس دال کو، یعنی وہ دال جو تائے افتعال سے بنا فا کلمہ وجوبًا مُدغم شود اور اُس دال میں فا کلمہ وجوباً مدغم ہو جائے گا۔ کیونکہ فا کلمہ بھی دال ہو۔ اور دو حرف ایک جنس کے جمع ہو گئے۔ پس لہٰذا ایک کا دوسرے میں ادغام کیا جائے گا۔اور یہ ادغام لازم ہے۔ چوں اِدَّعیٰ۔ جیسے دَعْوٰی سے اِدَّعیٰ: دعویٰ کرنا، مقدمہ کرنا، اِدَّعیٰ اصل میں تھا اِدْتَعَوَ۔ ابواب الصرف میں قانون پڑھا تھا کہ واؤ جب چوتھی جگہ آئے یا اُس سےبھی آگے آئے اور ماقبل واؤ ضمہ نہ ہو تو پھر اُس واؤ کو یا سے بدلتے ہے۔ پس اِدْتَعَوَ بن گیا اِدْتَعَیَ۔ پھر یا متحرک اور ماقبل فتحہ کو الف سے بدلتے ہیں تو اِدْتَعٰی ہوا۔ اب باب افتعال کے فا کلمہ کی جگہ دال آیا ہے، تو تائے افتعال کو دال کرو اور دال کا دال میں ادغام کرو تو اِدَّعٰی بن جائے گا۔

و ذال سہ حالت دارد اور ذال کی تین حالتیں ہیں۔ اگر فا کلمہ کی جگہ ذال آ جائے تو پھر اسکی تین حالتیں ہیں۔ یعنی دال کو ذال کرو اور ذال کا ذال میں ادغام کرو، یا ذال کو دال کرو اور دال کا دال میں ادغام کرو، یا دونوں کو اپنے حال پر چھوڑ دوں۔ گاہے بدال بدل شدہ در دال مدغم شَود کبھی یہ ذال دال سے بدل کر دال میں مُدغم ہو جائے گا۔ چوں اِدَّکَرَ جیسے اِدَّکَرَ۔ اصل میں اِذْتَکَرَ تھا۔ تائے افتعال دال سے بدلا تو اِذْدَکَرَ ہوا پھر اِدَّکَرَ ہوا۔ و گاہے دال را ذال کردہ اور کبھی دال کو ذال کر کے یعنی اِذْدَکَرَ سے اِذْذَکَرَ ہو جائے گا۔ فا کلمہ رادراں ادغام کنند فا کلمہ یعنی ذال کا اس ذال میں ادغام کرتے ہیں۔ چوں اِذَّکَرَ جیسے اِذَّکَرَ و گاہے بے ادغام دارند چوں اِذْدَکَرَ اور کبھی بغیر ادغام کے رکھیں گے جیسا کہ اِذْدَکَرَ: یہ ایک ہی فعل کے محتلف صورتیں ہیں معنیٰ ہے یاد کرنا۔

و زا دو حالت دارد اور زا کی دو حالتیں ہیں۔ گاہے بے ادغام دارند چوں اِزْدَجَرَ کبھی اُس کے بغیر ادغام کے چھوڑتے ہیں جیسا کہ اِزْدَجَرَ۔ اصل میں تھا اِزْتَجَرَ۔ پھر تا کو دال کیا تو اِزْدَجَرَ بن گیا۔ و گاہے دال را زا کردہ اور کبھی دال کو زا کر کے زائے فا کلمہ را دراں ادغام کنند اور فا کلمہ کی زا کا اُس میں ادغام کرتے ہیں۔ چوں اِزَّجَرَ جیسا کہ اِزَّجَرَ بمعنیٰ ڈانٹنا۔ اِزْتَجَرَ: ازَّجرَ: اِزْدَجَرَ: ڈانٹنا

قاعدہ اگر فائے افتعال صاد و ضاد و طا و ظا باشد تائے افتعال بطا بدل شود اگر افتعال کی فا کلمہ صاد، ضاد، طا یا ظا ہوں تو تائے افتعال کو طا سے بدل دیا جائے گا۔ اور یہ بدلنا واجب ہے۔ پس طا مدغم شود وجوبًا پس طا مُدغم ہو جائے گی وجوبًا۔ چوں اِطَّلَبَ جیسا کہ اِطَّلَبَ۔ یہ اصل میں اِطْتَلَبَ تھا۔ تائے افتعال کو طا کیا اور پھر طا کا طا میں ادغام کیا تو اِطَّلَبَ بن گیا۔ بمعنیٰ طلب کرنا

و ظا گاہے طا شدہ مدغم شود اور ظا جو ہے کبھی تو طا ہو جاکرمُدغم ہو جائے گی۔ چوں اِطَّلَمَ جیسا کہ اِطَّلَمَ۔ اصل میں اظتَلَمَ تھا، پھر اِظْطَلَمَ ہوا۔ پھر اِطْطَلَمَ ہوا۔ پھر اِطَّلَمَ ہوا۔ و گاہے بے ادغام مانَد اور کبھی بغیر ادغام کے باقی رہے گی۔ چوں اِظْطَلَمَ جیسا کہ اِظْطَلَمَ و گاہے طا را ظا کردہ ادغام کنند اور کبھی طا کو ظا کر ظا کا ظا میں ادغام کرتے ہیں۔ چوں اِظَّلَمَ جیسا کہ اِظَّلَمَ بمعنیٰ ظلم برداشت کرنا۔ اِظَّلَمَ اصل میں اِظْطَلَمَ تھا پھر اِظَّلَم ہوا۔

و صاد و ضاد بے ادغام می ماند اور صاد اور ضاد بغیر ادغام کے باقی رہیں گے۔ چوں اِصْطَبَرَ وَ اِضْطَرَبَ جیسا کہ اِصْطَبَرَ اور اِضْطَرَبَ۔ اِصْطَبَرَ اصل میں اِصْتَبَرَ اور اِضْطَرَبَ اصل میں اِضْتَرَبَ تھا۔ اصطبر: صبر کرنا، اضطرب: بے چین ہونا۔ و گاہے طا را صاد یا ضاد کردہ ادغام میکنند اور کبھی طا کو صاد یا ضاد کر کے اِس میں ادغام کریں گے۔ چوں اِصَّبَرَ وَ اِضَّرَبَ۔ اِصْطَبَرَ میں طا کو صاد کیا تو اِصْصَبَرَ ہوا۔ پھر صاد کا صاد میں ادغام کیا تو اِصَّبَرَ ہوا۔ اسی طرح اِضْطَرَبَ میں طا کو ضاد کیا تو اِضْضَرَبَ ہوا ۔ پھر ضاد کا ضاد میں ادغام کیا تو اِضَّرَبَ ہوا۔

قاعدہ اگر فائے افتعال ثا باشد اگر افتعال کی فا "ثا" ہو رواست کہ تا ثا شود جائز ہے کہ تائے افتعال "ثا" ہو جائے۔ پس ادغام یابَد پس ثا کا ثا میں ادغام ہو جائے۔ چوں اِثَّارَ جیسا کہ اِثَّارَ: گرد و غُبار کا اُڑنا۔ اور اگر آپ چاہے تو بغیر ادغام کے پڑھے جیسا کہ اِثْتَار۔ اور اگر چاہے تو ثا کو تا کرکے تا کا تا میں ادغام کرے تو اِتَّارَ بن جائے گا۔ تینوں صورتیں جائز ہیں۔ اور سب سے عمدہ لغت یہ ہے کہ تا کا ثا میں ادغام کر دو جیسا کہ اِثَّار۔ اس لئے قرآن مجید میں بھی یہی صورت آئی ہے۔

ابواب الصرف میں ایک قانون یہ بھی پڑھا تھا کہ اگر باب افتعال کےفا کی جگہ واؤ یا "یا" آ جائے تو اس کو تا کر کے تا کا تا میں ادغام کرتے ہیں۔ جیسا کہ اوْتَقَدَ سے اِتَّقَدَ اور اِیْتَسَرَ سے اِتَّسَرَ۔

باب افتعال کے عین کے بارے میں کچھ قوانین۔ قاعدہ عین افتعال اگر تا و ثا و جیم و زا و دال و ذال و سین و شین و صاد و ضاد و طا و ظا باشد اگر باب افتعال کا عین کلمہ ان بارہ حروف میں سے کوئی ہو۔ چنانچہ در اِخْتَصَمَ و اِهْتَدٰی چنانچہ اِخْتَصَمَ اور اِهْتَدٰی میں تاء افتعال را ہمجنس عین کردہ تائے افتعال کو عین کی ہم جنس کر دیا۔ اِخْتَصَمَ میں عین کلمہ صاد ہے۔ تو تا کو بھی صاد کیا جا سکتا ہے۔اختصم: جھگڑا کرنا۔ اور اِهتدیٰ میں عین کلمہ دال ہے۔ تو اس تا کو بھی دال کرنا جائز ہے۔ مصنفؒ نے دو مثالوں پر اکتفا کیا، باقی کو آپ اسی پر قیاس کریں۔ حرکَتَش بما قبل دادہ اور تا کی حرکت ماقبل کو دے دی۔ ادغام کنند ادغام کرتے ہیں۔ و ہمزۂ وصل بیفتد اور ہمزہ وصل گر جاتا ہے۔ پس خَصَّمَ و هَدّٰی شود پس خصَّمَ اور هَدّٰی ہو جائے گا۔ ادغام کے لئے ضروری ہے کہ پہلا حرف ساکن ہو۔ یہاں اِخْتَصَمَ میں تا کو صاد کیا تو اِخْصَصَمَ بن گیا۔ اب صاد کا صاد میں ادغام نہیں کر سکتے۔ لہٰذا اِخْصَصَمَ میں صاد کی حرکت ما قبل کو دیا تو اِخَصْصَمَ ہوا۔ پھر صاد کا صاد میں ادغام کیا تو اِخَصَّمَ ہوا۔ پھر ہمزہ وصل کو گرایا کیونکہ اب اسکی ضرورت نہ رہی، کیونکہ ہمزہ وصل شروع میں اس لئے لائے تھے کہ اگلا حرف ساکن تھا۔ اور ابتدا بالسکون ناممکن ہے عربی زبان میں۔جب ہمزہ وصل گر گیا تو خَصَّمَ ہوا۔ اسی طرح اِهْتَدٰی میں تا کو دال کیا اور دال کی حرکت ھا دیا اور اسکے بعد دال کا دال میں ادغام کیا۔ اور ہمزہ وصل گرایا تو هَدّٰی ہوا۔

و مضارع يَخَصِّمُ وَ يَهَدِّیْ اِخْتَصَمَ سے مضارع کا صیغہ يَخْتَصِمُ ہے۔ تا کی حرکت خا کو دی تو يَخَتْصِمُ ہوا۔ پھر تا کو صاد کیا تو يَخَصْصِمُ ہوا۔ پھر صاد کا صاد میں ادغام کیا تو يَخَصِّمُ ہوا۔ اِهْتَدیٰ سے مضارع يَهْتَدِیْ ہے۔ تا کی حرکت ماقبل کو دی تو يَهَتْدِیْ ہوا۔ پھر تا کو دال کیا تو يَهَدْدِیْ ہوا۔ پھر داد کا دال میں ادغام کیا تو يَهَدِّیْ ہوا۔ و کسرہ فا ہم جائز ست اور اس میں فا کلمہ کا کسرہ بھی جائز ہے۔ چوں خِصَّمَ يَخِصِّمُ خَصَّمَ سے خِصَّمَ بھی جائز اور يَخَصِّمُ سے يَخِصِّمُ بھی جائز ہے۔ و هِدّٰی يَهِدِّیْ هَدّٰی سے هِدّٰی بھی جائز ہے۔ اور يَهَدِّیْ سے يَهِدِّیْ

بھی جائز ہے۔ یَخِصِّمُوْنَ وَ یَهِدِّیْ که درقرآن مجید آمده از ہمیں باب است یَخِصِّمُوْنَ اور یَهِدِّیْ که قرآن مجید میں آئے ہیں اسی باب سے ہیں۔

و در اسم فاعل ضم فا ہم آمده اور اسم فاعل میں فا کا ضمه بھی آیا ہے۔ ماضی اور مضارع میں فا کلمه پر فتحه اور کسره دونوں جائز اور اسم فاعل میں فا کلمه پر فتحه، کسره اور ضمه تینوں جائز ہیں۔ مُخَصِّمٌ مُخِصِّمٌ مُخُصِّمٌ ہر سه جائز ست، تینوں کے تینوں جائز ہیں۔ یُخَصِّمُ سے اسم فاعل مُخَصِّمٌ اور یُخِصِّمُ سے اسم فاعل مُخِصِّمٌ۔ اور اس میں مُخُصِّمٌ بھی جائز ہے۔ کیونکه خا سے ماقبل میم پر ضمه ہے، تو اسکی وجه سے یہاں خا پر ضمه بھی جائز ہے۔

نوٹ: یَخَصِّمُ میں خا پر فتحه کی وجه: خا پر اس لئے آیا که یه اصل میں یَخْتَصِمُ تھا۔ تو تا کی حرکت خا کو دیا تو خا پر فتحه آیا۔

یَخِصِّمُ میں خا پر کسره کی وجه: خا پر کسره اس لئے آیا که یه اصل میں یَخْتَصِمُ تھا۔ تو تا کو صاد کیا تو یَخْصَصِمُ ہوا۔ پھر پہلے صاد کی حرکت گرا دی تو یَخْصْصِمُ ہوا، تو یہاں اجتماع ساکنین آیا جس میں پہلی ساکن حرف مدّه نہیں، اور السّاکنُ اذا حُرِّکَ حُرِّکَ بالکسر کے قاعدے کے مطابق خا کو کسره دیا تو یَخِصِّمُ ہوا۔

باب دوم استفعال: علامت آں زیادت سینُ و تا ست قبل فا اس باب کی علامت سین اور تا کا زائد ہونا ہے فا کلمه سے پہلے۔ چوں اَلْاِسْتِنْصَارُ طلبِ مدد کردن مدد کو طلب کرنا، نصر ینصر نصرًا و نُصرت: مدد کرنا۔ جب اس مادّه کو باب استفعال میں لے گئے تو اس کا معنی ہوا مدد طلب کرنا۔ تصریفُهُ۔ اِسْتَنْصَرَ یَسْتَنْصِرُ اِسْتِنْصَارًا فهو مُسْتَنْصِرٌ و اُسْتُنْصِرَ یُسْتَنْصَرُ اِسْتِنْصَارًا فهو مُسْتَنْصَرٌ الامر منه اِسْتَنْصِرْ والنهی عنه لَا تَسْتَنْصِرْ الظرف منه مُسْتَنْصَرٌ۔

فائده: در اِسْتَطَاعَ یَسْتَطِیْعُ جائز ست اِسْتِطَاعَ یَسْتَطِیْعُ میں جائز ہے که تاء استفعال حذف کنند که تاءِ استفعال کو حذف کرے۔ فَمَااسْطَاعُوْاو مَالم تَسْطِعْ در قرآن مجید از ہمیں باب ست قرآن مجید میں جو "فَمَااسْطَاعُوْا" دراصل فما استطَاعوا اور " مَالم تسْطِعْ" دراصل ما لم تستطع آیا ہے وہ اسی باب سے ہے۔ یه تاءِ استفعال صرف اس باب میں حذف کرنا جائز ہے۔ باقی کسی استنصر یستنصر، استخرج یستخرج وغیره میں جائز نہیں۔

باب سوم انفعال: علامتِ آں زیادت نون ست قبل فا اس باب کی علامت فا کلمه سے قبل نون کی زیادتی ہے۔ وایں باب ہمیشه لازم آید اور یه باب ہمیشه لازم آتا ہے۔ چوں اَلْاِنْفِطَارُ شِگافته شدن جیسے الانفطارُ پھٹ جانا۔ جیسے قرآن مجید میں ہے، که "اذا السمآءُ انْفَطَرَتْ"۔ قیامت کے دن آسمان پھٹ جائے گا۔

تصریفه: اُسکی گردان۔ اِنْفَطَرَ یَنْفَطِرُ اِنْفِطَارًا فهو مُنْفَطِرٌ الامر منه اِنْفَطِرْ و النهی عنه لَا تَنْفَطِرْ الظرف منه مُنْفَطَرٌ۔

قاعدهٔ ہر لفظیکه فاءِ اُو نون باشد ہر وہ لفظ که جسکی فا کلمه حرف نون ہو۔ اگر لازمی والا معنیٰ چاہیے اور فا کلمه کی جگه نون ہے تو پھر ہم اس کو بابِ انفعال میں نہیں لے جا سکتے۔ کیونکه پھر دو نون اکھٹے ہو جاتے ہیں، جس کی ادائیگی زبان پر دُشوار ہوتی ہے۔ تو پھر ہم اُسے باب افتعال میں لے جاتے ہے لازمی معنیٰ کے لئے۔ از

باب انفعال نیاید وہ بابِ انفعال سے نہیں آتا۔ بلکه اگر ادائے معنی انفعال منظور باشد بلکہ اگر انفعال کی معنیٰ ادا کرنا مقصود ہو، یعنی لازمی والا معنیٰ مقصود ہو آنرا بباب افتعال بُرند تو اُسکو باب افتعال میں لے جاتے ہیں۔ چوں اِنْتَکَسَ سرنگِون شد جیسا کہ اِنْتَکَسَ سرنگوں ہونا۔ اوندھے منہ ہونا، یعنی زمین کی طرف منہ ہونا،اُلٹے منہ ہونا۔

باب چہارم افعلال: علامت آن تکرار لام ست اس باب کی علامت تَکرار لام ہے۔ یہاں ایک لام زائد ہے اور ایک لام اصلی ہے۔ چونکہ زائد اور اصلی ایک ہی حرف ہوتے ہیں، یعنی ایک ہی جنس سے آتے ہیں، اس لئے اُس زائد کو بھی لام سے ذکر کردیتے ہے۔ جیسے اِحْمِرَار۔ یا تو پہلی را زائد ہے یا دوسری را زائد ہے۔ ایک را اصلی ہے اور ایک را زائد۔ اصل را کو بھی لام سے ظاہر کریں گے اور زائد را کو بھی لام سے ظاہر کریں گے۔ و بُودنِ چار حرف بعدِ ہمزۂ وصل در ماضی اور ہمزۂ وصل کے بعد چار حرفوں کا ہونا فعل ماضی میں۔ جیسے اِحْمَرَّ بروزن اِفْعَلَّ میں ہمزہ وصل کے بعد چار حروف ہیں۔ یعنی حا، میم اور را مشدد۔ چوں اَلْاِحْمِرَارُ سُرخ شدن جیسا کہ الاحمرارُ: سرخ ہونا۔

تصریفه: اِحْمَرَّ یَحْمَرُّ اِحْمِرَارًا فهو مُحْمَرٌّ الامر منه اِحْمَرَّ اِحْمَرِّ اِحْمَرِرْ والنهی عنه لَا تَحْمَرَّ لَا تَحْمَرِّ لَا تَحْمَرِرْ الظرف منه مُحْمَرٌّ۔ اِحْمَرِرَ اصل تھا۔ پہلی را کو ساکن کیا اور را کا را میں ادغام کیا۔ اب را مشدد پر فتحه بھی جائز ہے کیونکہ یہ بہت زیادہ خفیف ہے زبان پر اور را پر کسرہ بھی جائز ہے کیونکہ "الساکن اذا حرک حرک بالکسر" لہٰذا فتحه کی صورت میں "اِحْمَرَّ" اور کسرہ کی صورت میں اِحْمَرِّ دونوں جائز ہیں۔ لہٰذا باب افعلال میں جس صیغے میں آخر میں جزم آتا ہے وہاں تینوں طرح پڑنا جائز ہے۔ اور یہ تینوں طرح پڑھنا اُن صیغوں میں جائز ہے جہاں ضمیر بارز متصل نہ ہو۔ جیسا کہ مضارع میں یَحْمَرُّ کے ساتھ ضمیر بارز نہیں اس پر جب لم داخل ہو جائے تو لم یَحْمَرَّ، لم یَحْمَرِّ اور لم یَحْمَرِرْ تینوں طرح پڑھنا جائز ہے۔ یَحْمَرَّانِ تثنیه کے ساتھ الف تثنیه کی ضمیر بارز جُڑی ہوئی ہے۔ اس پر جب لم داخل ہوجائے تو اس میں ایک صورت لَمْ یَحْمَرَّا جائز ہے۔ آگے اس گردان میں تَحْمَرُّ(مؤنث غائب)، تحمرُّ (مذکر مخاطب) اَحْمَرُّ اور نحمرُّ پر جب لم داخل ہو جائے تو تینوں طرح پڑھنا جائز ہے۔ خلاصه یہ کہ 14 صیغوں میں 5 صیغوں کے ساتھ ضمیر بارز متصل نہیں، تو اس صورت میں یہ تینوں صورتیں جائز ہیں۔ باقی 9 صیغوں میں صرف ایک ہی صورت جائز ہے۔

اسی طرح امر کے گردان میں صرف پہلے صیغے کے ساتھ ضمیر بارز متصل نہیں تو اِس میں تینوں صورتیں جائز ہیں۔ اور باقی پانچ صیغوں میں صرف ایک ہی صورت جائز ہے۔ جیسا کہ اِحْمَرَّ، اِحْمَرِّ اور اِحْمَرِرْ۔ باقی احمرّا (تثنیه) اِحْمَرُّوا(جمع) اِحْمَرِّیْ(واحد مؤنث) اِحْمَرَّا(تثنیه مؤنث) اِحْمَرِرْنَ(جمع مؤنث) میں ایک ایک صورت جائز ہے۔ اسی طرح نہی میں بھی ہے۔ کہ جن صیغوں کے ساتھ ضمیر بارز متصل جُڑی ہوئی نہیں تو اس میں تین تین صورتیں جائز ہیں۔ اور نہی کے جن صیغہوں کے ساتھ ضمیر بارز متصل جُڑا ہوا ہے وہاں ایک ایک صورت جائز ہے۔

آگے مصنفؒ تعلیلات کر رہے ہیں۔ اِحْمَرَّ دراصل اِحْمَرَرَ بُود احمرَّ اصل میں اِحْمَرَرَ تھا۔ دو حرف یک جنس جمع آمدند دو حرف ایک جنس والے جمع ہو گئے۔ اول را ساکن کرده پہلے کو ساکن کر کے در دوم ادغام کردند دوسرے میں ادغام کر دیا۔ کیونکہ ادغام کے لئے ضروری ہے کہ پہلے حرف کو ساکن کیا جائے۔ اِحْمَرَّ شد تو اِحْمَرَّ ہوا۔ و برہمین قیاس ست تعلیل یَحْمَرُّ و یُحْمَرُّ اور اسی طریقے پر یَحْمَرُّ اور یُحْمَرُّ کی تعلیل بھی ہے۔ و

اَشْباہِ آن اور اس جیسے جو ہے۔ یحْمَرُّ اصل میں یَحْمَرِرُ تھا۔یُحْمَرُّ اصل میں یُحْمَرَرُ تھا۔در واحد مذکرِ امر واحد مذکر امر جو ہے، یعنی امر کے پہلے صیغے میں بسبب وقف وقف کی وجہ سے۔ اجتماع ساکنین شُد اجتماع ساکنین ہوا۔ مثلاً تَحْمَرُّ سے امر بنانا ہو۔ تَحْمَرُّ اصل میں تَحْمَرِرُ تھا۔ شروع میں علامت مضارع تا گرا دو اور اس کے بعد حا ساکن ہے تو ہمزہ وصل لاؤ، نیز آخر میں وقف کر دو تو اِحْمَرِرْ ہوا۔ پہلی را کو ساکن کیا تو اِحْمَرْرْ ہوا۔ اور را کا را میں ادغام کیا تو اِحْمَرّ اب را پر فتحہ بھی پڑھ سکتے ہو اور کسرہ بھی پڑھ سکتے ہو۔ که ہر دو را ساکن شدند یعنی دونوں را ساکن ہو گئے۔ گاہے رائے دُوُم را فتحه دادند اِحْمَرَّ شد کبھی تو دوسرے را کو فتحہ دیتے ہیں تو اِحْمَرَّ ہو گیا۔ و گاہے کسرہ پس اِحْمَرِّ شد اور کبھی کسرہ دیتے ہیں تو اِحْمَرِّ ہو گیا۔ و گاہے فک ادغام کردند اِحْمَرِرْ شد اور کبھی فکِّ ادغام کرتے ہیں تو اِحْمَرِرْ ہو گیا۔

لَمْ یَحْمَرَّ و دیگر صیغ مضارع مجزوم لَمْ یَحْمَرَّ اور مضار مجہول کے دوسرے جو صیغیں ہیں را ہم اُنکو بھی بریں نمط اِسی طریقے پر باید فہمید سمجھ لینا چاہیے۔ یعنی جہاں بھی اجتماع ساکنین آئے آخر میں تو وہاں فتحہ بھی جائز، کسرہ بھی جائز اور فکِّ ادغام بھی جائز۔ اور اگر آخو میں ضمیر بارز ہوگی تو اجتماع ساکنین آئے گا ہی نہیں۔ جیسا کہ تَحْمَرَّانِ سے اِحْمَرَّا بنتا ہے۔ تَحْمَرَّانِ سے امر بنانا ہو تو آخر سے نون اعرابی گرایا اور شروع سے علامت مضارع تا حذف کر اسکی جگہ ہمزہ وصل لاؤ تو اِحْمَرَّا بن جائے گا۔ اب اس صیغے کے آخر میں اجتماع ساکنین آیا ہی نہیں تو بس ایک ہی صورت اِحْمَرَّا پڑھنا جائز ہے۔ اور یہ ایک ہی صورت اُن تمام صیغہوں میں ہیں جہاں ضمیر بارز متصل جڑا ہوا ہو۔

فائدہ: لامِ ایں باب ہمیشه مشدد باشد اِس باب کا لام ہمیشہ مُشَدَّد ہوتا ہے۔ جیسا کہ اِحْمَرَّ بروزن اِفْعَلَّ۔ مگر در ناقص مگر ناقص میں جہاں لام کا مشدد ہونا ضروری نہیں چوں اِرْعَوٰی جیسا کہ اِرْعَوٰی: باز رہنا، کسی چیز کو نہ کرنا۔ اصل میں اِرْعَوَوَ تھا۔ پھر اِرْعَوَیَ ہوا پھر اِرْعَوٰی ہوا۔ یہاں دو واؤ اکھٹے آئے۔ لہٰذا واؤ کا دوسرے واؤ میں ادغام ہونا چاہیے تھا۔ لیکن یہ ناقص ہے اور دو واؤ اکھٹے آئیں گویا لفیف جیسا صورت ہوا تو لفیف والے احکام یہاں جاری ہوں گے۔ تو ایک صورت یہ تھی کہ ادغام کرے اور دوسری صورت یہ تھی کہ اعلال کرے۔ اور یاد رکھو اعلال مقدم ہے ادغام پر۔ که دراں باحکام لفیف کاربند شوند کہ اُس میں لفیف کے جو احکام ہیں اُن پر عمل کیا جاتا ہے۔ که واو اول را سلامت دارند کہ پہلے واؤ کو سلامت رکھتے ہیں۔ و در واوِ دوم تعلیلات حسب قواعد ناقص کنند۔ اور دوسرے واؤ میں تعلیلات کرتے ہیں ناقص کے قوانین کے مطابق۔

نوٹ: مولانا محمد موسیٰ روحانی بازیؒ کے نزدیک اس باب کا شد لازمی نہیں ، جیسے اِرْعوٰی۔ جبکہ باب تفعُّل اور باب تفعیل کا شد لازمی ہے۔ نیز باب افعلال کے ہر صیغے میں شد نہیں آتا، جبکہ باب تفعُّل اور باب تفعیل کے ہر ہر صیغیں میں شد آتا ہیں۔

باب پنجم اِفْعِیلَال علامت آن تکرار لام است اس باب کی علامت تکرار لام ہے۔ با زیادت الف قبل لام اول الف کی زیادتی کے ساتھ لام اوّل سے پہلے۔ یہ ماضی کی بات کر رہا ہے۔ جیسا کہ اِحْمَارَّ میں پہلی را سے پہلے الف ہے۔ تو تکرار لام بھی ہوا اور لام اوّل سے پہلے الف کی زیادتی بھی ہوئی۔ که آن الف در مصدر بیا بدل شدہ کہ وہ الف مصدر میں یا سے بدل گیا ہے۔ اِحْمَارَّ یَحْمَارُّ اِحْمِیْرَارًا۔ مصدر میں میم کے بعد یہ یا اصل میں الف تھا لیکن اس سے پہلے عین کلمه یعنی میم پر کسرہ آ گیا، تو اُس کسرے کی وجہ سے وہ الف یا سے بدلا۔ بابِ افعلال میں لام اوّل

سے پہلے الف نہیں تھا۔ جیسا کہ اِحْمَرَّ میں پہلی را سے پہلے الف نہیں۔ چوں اَلْاِدْھِیْمَامُ سخت سیاہ شدن سخت کالا ہونا۔خوب گہرا کالا ہونا

تصریفهُ اُسکی گردان: اِدْھَامَّ یَدْھَامُّ اِدْھِیْمَامًا فهو مُدھَامٌّ الامر منه اِدْھَامَّ اِدْھَامِّ اِدْھَامِمْ والنهی عنه لَا تَدْھَامَّ لَاتَدْھَامِّ لَاتَدْھَامِمْ الظرف منه مُدْھَامٌّ۔

ادغام در صِیَغِ ایں باب اس باب کے صیغوں کے اندر ادغام جو ہے مثل صیغ باب افعلال گردیدہ باب افعلال کے صیغوں کی طرح ہوا ہے۔ ہر صیغه را ہر صیغے کو بَقیاس مُشاکِل خود اپنے ہم شکل پر قیاس کرتے ہوئے۔ جیسا کہ اِحْمَرَّ اصل میں اِحْمَرَرَ تھا، اِسی طرح اِحْمَارَّ بھی اِحْمَارَرَ ہے۔ یَحْمَرُّ اصل میں یَحْمَرِرُ تھا تو اسی طرح یَحْمَارُّ بھی یَحْمَارِرُ ہے۔یعنی اپنے ہم شکل کے مطابق تعلیلات خود کرو۔ باب افعال کا امر: اِحْمَرَّ تھا تو اِفْعِیلال کا امر: اِحْمَارَّ ہے۔ اصل بر آوردہ اُس صیغے کی اصل نکالتے ہوئے تعلیل می باید کرد اُس کی تعلیل کر لینی چاہیے۔

و دریں ہر دو باب معنی لون و عیب بیشتر آید اور ان دونوں بابوں یعنی باب افعلال اور باب افعیلال میں لون اور عیب والے معنیٰ زیادہ آتے ہیں۔ جیسا کہ اِحْمَرَّ: سرخ ہونا، اِحْمَارَّ: زیادہ سرخ ہونا و ایں ہر دو باب ہمیشه لازم باشند اور یہ دونوں باب ہمیشہ لازم ہوں گے۔ نیز باب انفعال جو پیچھے گزرا وہ بھی لازم ہوتا ہے۔ اور آگے باب اِفعیعال آ رہا ہے وہ بھی اکثر اکثر لازم ہوتا ہے، ہاں کبھی کبھی ایک دو صیغیں باب افعیعال سے متعدی آئیں ہیں۔

باب ششم افعیعال: اصل میں اِفْعِوْعَال تھا۔ پھر واؤ کا ماقبل مکسور ہے، اسی وجہ سے واؤ یا بدلا تو اِفْعِیْعَال ہوا۔ جیسا کہ اِخْشَوْشَنَ یَخْشَوْشَنُ اِخْشِیْشَانًا۔ تو مصدر میں واؤ سے ماقبل مکسور حرف کی وجہ سے واؤ یا سے بدلا۔ علامت آں تکرار عین ست اس باب کی علامت عین کا تکرار ہے۔ اور اِن میں سے ایک عین اصل ہے اور ایک زائد۔ اور اِخْشَوْشَنَ میں دونوں عینوں کی جگہ شین آ رہا ہے۔ اور جو اصلی شین ہے اسکا وزن عین سے نکالتے ہے، اور جو زائد شین ہے اُس کا وزن بھی عین سے نکالتے ہے، کیونکہ دونوں حرف ایک ہی جنس کے ہے۔ بتوسُّطِ واو میان دو عین ساتھ واؤ دو عینوں کے درمیان۔ جیسا کہ ماضی میں اِخْشَوْشَنَ میں دونوں شینوں کے درمیان واؤ ہے۔ و آں واو در مصدر بسبب کسرۂ ما قبل بیا بدل شدہ اور وہ واؤ مصدر میں ماقبل کے کسرہ کی وجہ سے واؤ سے بدلا۔ چوں اَلاِخْشِیشَانُ سخت دَرُشت شُدَنْ جیسا کہ اَلْاِخْشِیْشَان: سخت کھردرا ہونا۔ ہموار کا متضاد کھردرا ہے۔

تصریفهُ اِخْشَوْشَنُ یَخْشَوْشِنُ اِخْشِیْشَانًا فهو مُخْشَوْشِنٌ الامر منه اِخْشَوْشِنْ والنهی عنه لَا تَخْشَوْشِنْ الظرف منه مُخْشَوْشَنٌ۔ ایں باب بیشتر لازم می آید یہ باب زیادہ تر لازم آتا ہے۔ و گاہے متعدی آمدہ اور کبھی متعدی بھی آیا ہے۔ چوں اِحْلَوْلَیْتُهُ شیریں پنداشتم آں را جیسا کہ اِحْلَوْلَیْتُهُ: میں نے اُس کو میٹھا سمجھا۔پنداشتم: سمجھنا۔ اِحْلَوْلَیْتُ یہ صیغہ ہے واحد متکلم کا۔ اور ساتھ میں ہا ضمیر منصوب متصل مفعول بہ کی ضمیر ہے۔ لغت کی کتابوں میں اسی طرح مفعول کے بارے میں بتاتے ہے۔ تو اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ فعل متعدی ہے۔ جیسا کہ ضربتُهُ میں ہا ضمیر منصوب متصل مفعول بہ کی ضمیر بتلا رہا ہے کہ ضربتُ فعل متعدی ہے۔

باب ہفتم اِفْعِوَّال: علامت آن واو مشدّد است بعد عین اس باب کی علامت یہ ہے کہ واوِ مشدد آتا ہے عین کےبعد چوں اَلْاِجْلِوَّاذُ شِتَافْتَن جیسا کہ شِتَافْتَنْ: دوڑنا۔ اجلوّاذ کا اپنی معنیٰ تیز چلنا ہے، دوڑنا نہیں۔ تصریفهُ اِجْلَوَّذَ یَجْلَوِّذُ اِجْلِوَّاذًا فھو مُجْلَوِّذٌ الامر منه اِجْلَوِّذْ والنهی عنه لَا تَجْلَوِّذْ الظرف منه مُجْلَوَّذٌ۔

درس 18۔ باب۔ ابواب ثلاثی مزید بے ہمزۂ وصل۔ ثلاثی مزید مطلق بے ہمزۂ وصل را پنج باب است ثلاثی مزید مطلق بے ہمزہ وصل کے پانچ باب ہیں۔

باب اول اِفْعَالٌ: علامت آں ہمزہ قطعی است در ماضی و امر اس باب کی علامت ہمزہ قطعی ہے ماضی اور امر میں۔ ہمزہ وصل درج عبارت میں گر جاتا ہے، جیسا کہ زید ابن بکر۔ زیدُ بْنُ بکرٍ و علامت مضارع آں در معروف ہم مضموم مِیباشد اور علامت مضارع(حروف اتین) اس باب میں معروف صیغوں کے اندر بھی مضموم ہوتی ہے۔ جیسے یُکْرِمُ میں علامت مضارع یا مضموم ہے۔ چار باب ایسے ہے کہ معروف کے اندر علامت مضارع مضموم آتی ہیں۔ جیسا کہ باب افعال، باب تفعیل، باب مُفَاعَلَة، اور باب فَعْلَلَة۔ مثالیں: یُکْرِمُ، یُصَرِّفُ، یُقَاتِلُ، یُدَحْرِجُ۔ باقی تمام ابواب میں معروف کے اندر علامت مضارع مفتوح ہوتی ہے۔ جیسا کہ ضربَ یَضْرِبُ، نصر یَنصُرُ وغیرہ۔ نوٹ: جس باب کے ماضی کے پہلے صیغے میں چار حروف ہوں خواہ وہ حروف اصلی ہو یا زائد ہو۔ تو اُس کا علامت مضارع مضموم ہوگا۔ جیسا کہ اَکْرَمَ چار حروف، صَرَّفَ چار حروف، قَاتَلَ چار حروف، دحرجَ چار حروف۔

تصریفهُ: اُسکی گردان: اَکْرَمَ یُکْرِمُ اِکْرَامًا فھو مُکْرِمٌ وَ اُکْرِمَ یُکْرَمُ اِکْرَامًا فھو مُکْرَمٌ الامر منه اَکْرِمْ والنهی عنه لَا تُکْرِمْ الظرف منه مُکْرَمٌ۔

ہمزہ قطعی که در ماضی بُود وہ ہمزہ قطعی جو کہ ماضی میں موجود تھا در مضارع بیُفتاد وہ مضارع میں گر گیا۔ ورنه مضارع یُأَکْرِمُ یُأَکْرِمَانِ الخ می آمد ورنہ مضارع یُأَکْرِمُ یُأَکْرِمَانِ آخر تک آتا۔ پس در أُأَکْرِمُ دو ہمزہ جمع می آمدند پس متکلم کے صیغے میں دو ہمزہ جمع ہو گئے۔ بسبب کراہت آں اور اُسکے نا پسندیدہ ہونے کی وجہ، یعنی دو ہمزہ کا جمع ہونا ناپسندیدہ تھا۔کیونکہ زُبان پر ثقیل ہے۔ ازان حذفِ یک ہمزہ مناسب بُود اُن میں سے ایک ہمزہ کو حذف کرنا مناسب تھا۔ پس برائے موافقت پس مُوافقت کے لئے از جملہ صِیغ مضارع حذف کردند مُضَارع کے تمام صیغوں سے حذف کیا۔ أُءَکْرِمُ واحد متکلم کے صیغے میں دو ہمزہ اکھٹے آ رہے تھے۔ جس سے بہت زیادہ ثِقَل آ رہا تھا۔ لہٰذا دوسرے ہمزہ کو خلاف القیاس حذف کیا گیا۔ ورنہ قانون یہ ہے کہ جب دو ہمزہ اکھٹے ہو جائے اور اِن میں سے کسی پر بھی کسرہ نہ ہو تو دوسرے ہمزۂ کو واؤ سے بدل دیتے ہے۔ قَانون کے مطابق اُوَکْرِمُ ہونا چاہیے تھا۔ لیکن تخفیف کے لئے خلاف القیاس دوسرے ہمزۂ کو حذف کیا۔ اگر اعلال کر بھی لیتے تو تھوڑا سا تخفیف آ جاتا لیکن ہمزہ کے حذف سے تخفیف زیادہ آیا۔ اسی لئے دوسرے ہمزہ کو حذف کیا۔ اور جب ایک صیغے کے اندر ہمزہ حذف کیا تو پھر پورے باب میں ہمزۂ کو حذف کیا۔ تو یُکْرِمُ یُکْرِمان الخ ہو گیا۔

باب دوم تفعیل: علامت آں تشدید عین ست اور اُسکا علامت عین کا مُشَدَّد ہونا ہے۔ بے تقدم تابر فا فا پر تا کے مقدم ہونے کے بغیر۔ یعنی اس باب میں فا کلمه پر تا حرف زائد مقدم نہیں۔ یہ اصل میں باب تَفَعُّل سے فرق کر رہے ہیں۔ کیونکه باب تَفَعُّل میں بھی عین پر شد ہے۔ لیکن فا کلمه پر تاءِ زائد مقدم ہے۔جیسا کہ تَصَرَّفَ

بروزن تَفَعَّلَ۔ اور باب تفعیل میں بھی عین مشدَّد ہے لیکن فا سے پہلے تا نہیں۔ جیسا کہ کرَّم بروزن فَعَّلَ و علامت مضارع دریں باب ہم در معروف مضموم می باشد اور علامتِ مُضارع اس باب میں بھی معروف کے اندر مضموم ہوگی۔ جیسا کہ صَرَّفَ یُصَرِّفُ

چون اَلتَّصْرِیْفُ گردانیدن جیسا کہ التصریفُ : پھیرنا۔ایک حالت سے دوسرے حالت کی طرف پھیرنا۔

تصریفهٗ: اِسکی گردان: صَرَّفَ یُصَرِّفُ تَصْرِیْفًا فھو مُصَرِّفٌ و صُرِّفَ یُصَرَّفُ تَصْرِیْفًا فھو مُصَرَّفٌ الامر منه صَرِّفْ والنھی عنه لَا تُصَرِّفْ الظرف منه مُصَرَّفٌ۔

مصدر ایں باب بروزن فِعَّالٌ ہم می آید اس باب کا مصدر فِعَّال وزن پر بھی آتا ہے۔ چون کِذَّابٌ جیسے کِذَّابٌ قَالَ اللّٰهُ تعالیٰ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں۔ وَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا کِذَّابًا اور اُنہوں نے جُھٹلایا ہماری آیتوں کو: کِذَّابًا یہ مصدر ہے اور مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ و بروزن فَعَالٌ ہم می آید اور باب تفعیل کا مصدر فَعَالٌ وزن پر بھی آتا ہے۔ جس میں عین پر شد نہیں۔ چون سَلَامٌ وَ کَلَامٌ جیسا کہ سَلَامٌ اور کَلَامٌ۔

باب سوم مفاعلة: علامت آں زیادت الف است اس باب کی علامت الف کا زائد ہونا ہے بعد فا فا کلمه کے بعد۔ جیسا کہ قَاتَلَ میں یہ قاف فا کلمه ہے۔ اور الف زائد ہے جو فا کلمه کے بعد آیا۔ بے تَقَدُّمِ تا بر فا بغیر تا کے مُقدم ہوئے فا پر۔ یہ اصل میں فرق کر رہے ہے باب تفاعل سے۔ باب تفاعُل سے ماضی معلوم تَضَارَبَ بروزن تَفَاعَلَ میں بھی فا کے بعد الف آ رہا ہے۔ لیکن اس میں تا زائدہ مقدم ہے فا کلمه پر۔ جبکہ باب مفاعلة سے ماضی معلوم میں قَاتَلَ بروزنِ فَاعَلَ میں بھی فا کلمه کے بعد الف آ رہا ہے۔ لیکن باب مفاعلة کی تا زائدہ فا کلمه پر مقدم نہیں۔ علامت مضارع دریں باب ہم در معروف مضموم میباشد علامت مضارع اس باب کے اندر بھی معروف کے اندر مضموم ہوتی ہے۔ چون اَلْمُقَاتَلَةُ وَ اَلْقِتَالُ باہم کار زار کردن۔ جیسا کہ المقاتَلَةُ وار الْقِتَالُ: ایک دوسرے سے لڑنا، ایک دوسرے سے جنگ کرنا۔

تصریفهٗ اسکی گردان۔ قَاتَلَ یُقَاتِلُ مُقَاتَلَةً وَ قِتَالًا فھو مُقَاتِلٌ و قُوْتِلَ یُقَاتَلُ مُقَاتَلَةً وَ قِتَالًا فھو مُقَاتَلٌ الامر منه قَاتِلْ والنھی عنه لَا تُقَاتِلْ الظرف منه مُقَاتَلٌ۔

در فعل ماضی مجہول الف فعل ماضی مجہول میں الف جو ہے بَسبب ضمهٔ ماقبل واو شده۔ ماقبل میں ضمه کی وجہ سے واؤ ہوا۔ جیسا کہ قَاتَلَ سے ماضی مجہول بنانا ہو، تو آخر سے ماقبل کسرہ، اور اس سے پہلے جتنے متحرک حروف ہو سب کو مضموم بنانا ہے۔ تو قُاتِلَ بن گیا۔ اب الف سے ماقبل ضمه آیا، تو اسی ضمه کی وجہ سے الف کو واؤ کیا تو قُوْتِلَ ہوا۔

باب چہارم تفعُّلْ: علامتش تشدید عین ست اس باب کی علامت عین کا مشدد ہونا ہے۔ با تقدم تا بر فا ساتھ تا کے مقدَّم ہونے کے فا پر۔ چون اَلتَّقَبُّلُ پذیر فتن جیسے التَّقَبُّلُ : قبول کر لینا، مان لینا

تصریفهٗ اُسکی گردان: تَقَبَّلَ یَتَقَبَّلُ تَقَبُّلًا فھو مُتَقَبِّلٌ و تُقُبِّلَ یُتَقَبَّلُ تَقَبُّلًا فھو مُتَقَبَّلٌ الامر منه تَقَبَّلْ والنھی عنه لَا تَتَقَبَّلْ الظرف منه مُتَقَبَّلٌ۔

باب پنجم تفاعُل: علامتش زیادت الف ست بعد فا اس باب کی علامت یہ ہے کہ فا کلمه کے بعد الف زائد ہوگا۔ و زیادت تا قبل فا اور تا کا زائد ہونا فا سے پہلے۔ باب مفاعلة میں بھی فا سے پہلے الف تھا، جیسا کہ قَاتَلَ،

لیکن وہاں فا سے پہلے تا نہیں تھا، اور یہاں فا سے پہلے تا ہے۔ یہی ان دونوں کے درمیان فرق ہے۔ چوں اَلتَّقَابُلُ بایکدیگر مقابل شدن جیسا که التَّقابُلُ: ایک دوسرے کے مقابل ہونا۔ تصریفهٗ۔ تَقَابَلَ یَتَقَابَلُ تَقَابُلًا فهو مُتَقَابِلٌ و تُقُوْبِلَ یُتَقَابَلُ تَقَابُلًا فهو مُتَقَابَلٌ الامر منه تَقَابَلْ والنهی عنه لَا تَتَقَابَلْ الظرف منه مُتَقَابَلٌ۔

در ماضی مجهول الف بسبب ضمهٔ ما قبل واو شده ماضی مجہول میں الف ماقبل کے ضمۂ کی وجہ سے واؤ ہوگیا۔ و تا دریں باب و در تَفَعُّلْ اور تا اس باب میں اور باب تَفَعُّلْ میں بقاعدۂ که نوشته ایم اُسی قاعدہ سے جو ہم نے لکھا یعنی اینکه غیر ما قبل آخر یعنی یہ کہ آخر سے ماقبل کے علاوہ در ماضی مجهول ماضی مجہول میں ہر متحرک مضموم میشود ہر متحرک مضموم ہو جاتا ہے مضموم گَشته مضموم ہو گئ۔ یعنی تا باب تفاعُل وارتفعُّل میں ماضی مجہول میں مضموم ہو گئی۔ خلاصہ یہ کہ باب تفاعل اور تفعل کی تا ماضی مجہول میں مضموم ہوگی۔

قاعده دریں ہر دو باب ان دونوں بابوں میں، یعنی باب تفاعل اور باب تفعل میں در مضارع مضارع کے اندر ہر گاه جب بھی دو تائے مفتوحه جمع شوند دو تائے مفتوحہ جمع ہو جائے جائز ست که یکے را حذف کنند جائز ہے کہ ایک کو حذف کر دے۔ معلوم ہوا تَتَضَارُبُ پڑھنا بھی ٹھیک اور تَضَارُبُ پڑھنا بھی ٹھیک، اور تَتَفَعُّلُ پڑھنا بھی ٹھیک اور تَفَعُّلُ پڑھنا بھی ٹھیک۔ چوں تَقَبَّلُ در تَتَقَبَّلُ و تَظَاهَرُوْنَ در تَتَظَاهَرُوْنَ پس تَتَقَبَّلُ میں تقبَّلُ اور تتظاہَرون میں تظاہَرون پڑھ سکتے ہیں۔

قاعده چوں فائے ازیں دو باب جب فا ان دونوں بابوں میں سے یعنی باب تفعل اور باب تفاعل میں یکے ازیں حروف باشد اِن حروف میں سے کوئی ایک حرف ہوں تا ثا جیم دال ذال زا سین شین صاد ضاد طا ظا ---
جائز ست جائز ہے که تائے تَفَعُّلْ و تَفَاعُلْ را بفا کلمه بدل کرده دراں ادغام کنند کہ تائے تفعُّل اور تفاعل کو فا کلمہ کے ساتھ بدل کر اُس میں ادغام کر دیں۔ مثلًا باب تفعُّل میں فا کہ جگہ شین آیا، تو تائے تفعل کو بھی شین کرو اور شین کا شین میں ادغام کرو۔ و دریں صورت اور اس صورت میں در ماضی و امر ہمزۂ وصل خواہد آمد ماضی اور امر میں ہمزۂ وصل آئے گا۔ جبکہ مضارع میں ہمزہ وصل لانے کی ضرورت نہیں کیونکہ وہاں پر شروع میں علامت مضارع ہوتا ہے۔ اور ماضی اور امر میں ہمزہ وصل اس لئے لایا جاتا ہے کیونکہ ابتدا بالسکون محال ہے۔ باب اِفَّعُّلْ و اِفَّاعُلْ که صاحب مُنْشَعِب باب اِفَّعُّلْ اور باب اِفَّاعُلْ کو صاحب مُنْشَعِبْ نے آنرا در ابواب ہمزۂ وصلی شَمُرْدَه اِن دونوں بابوں کو ہمزۂ وصل کے بابوں میں شمار کیا ہے۔ پس صاحب منشعب کے نزدیک ثلاثی مزید کے چودہ ابواب ہیں۔ شمُرْدَه: گننا بہمیں قاعده پیدا شده اند یہ بھی اِسی قاعدے سے پیدا ہوئے ہیں۔ یعنی تَفَعُّلْ می تا کو فا کیا اور پھر فا کا فا میں ادغام کیا اور شروع میں ہمزہ وصل لایا تو اِفَّعَّلْ ہوا۔ اسی طرف تَفَاعُلْ کے تا کو بھی فا کیا اور فا کا فا میں ادغام کیا اور شروع میں ہمزۂ وصل لایا تو اِفَّاعُلْ ہوا۔ چوں اِطَّهَّرَ یَطَّهَّرُ اِطَّهُّرًا فهو مُطَّهِّرٌ یہ باب تَفَعُّل ہے۔ اصل میں تَطَهَّرَ تھا۔ پھر تا کو طا کیا، اور طا کا طا میں ادغام کیا اور شروع میں ہمزۂ وصل لایا تو اِطَّهَّر ہوا۔ و اِثَّاقَلَ یَثَّاقَلُ اِثَّاقُلًا فهو مُثَّاقِلٌ یہ باب تَفَاعُلْ ہے۔ اصل میں تَثَاقَلَ تھا۔ تا کو ثا کیا اور ثا کا ثا میں ادغام کیا اور شروع میں ہمزۂ وصل لایا تو اِثَّاقَلَ ہوا۔ قرآن مجید میں آیا ہے کہ "فَاطَّهَّرُوا" باب تفعُّل سے جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔

فصل سوم در رباعی مجرد و مزید فیه یه تیسری فصل ہے رُباعی مجرد اور رُباعی مزید فیه کے بارے میں چوں ازبیان ابواب ثلاثی مزید غیر مُلحَق فارغ شدیم جب ہم ثلاثی مزید غیر مُلحق کے ابواب کے بیان سے فارغ ہو گئے۔ قبلِ بیانِ ابواب ملحَق ابواب رباعی مجرد و مزید فیه بیان میکنیم تو ملْحَق کے ابواب کے بیان سے پہلے رباعی مجرد اور رباعی مزید فیه بیان کرتے ہیں۔

پس بدانکه رباعی مجرد ایک باب ست پس تو جان لے کہ رباعی مجرد کا ایک ہی باب ہے۔ فَعْلَلَةٌ چوں اَلْبَعْثَرَةُ برانگیختن فَعْلَلَةٌ جیسا که اَلْبَعْثَرَةُ: اُبھارنا، کسی کو کسی کام پر اُبھارنا

تصریفهُ: اُسکی گردان بَعْثَرَ یُبَعْثِرُ بَعْثَرَةً فھو مُبَعْثِرٌ و بُعْثِرَ یُبَعْثَرُ بَعْثَرَةً فھو مُبَعْثَرٌ الامر منه بَعْثِرْ والنھی عنه لَا تُبَعْثِرْ الظرف منه مُبَعْثَرٌ۔

علامت این باب بُودن چار حرف اصلی در ماضی است و بس اِس باب کی علامت چار حروف اصل کا ہونا ہے ماضی میں اور بس۔ علامت مضارع دریں باب ہم در معروف مضموم میباشد اس باب میں بھی علامتِ مُضارع معروف کے اندر مضموم ہوگی۔ جیسا کہ دحرج یُدَحْرِجُ۔

قاعده کلیه: کلّی قاعدہ، یعنی سارے بابوں کے اندر یہ جاری ہوگا۔ در حرکت علامت مضارع اینست علامت مُضارع کی حرکت کے بارے میں یہ ہے، که اگر در ماضی چهار حرف باشد که اگر ماضی میں چار حروف ہوں ہمه اصلی یا بعضے اصلی و بعضے زائد چاہے سارے اصلی ہو، یا بعض اصلی ہو اور بعض زائد علامت مضارع آں در معروف ہم مضموم باشد تو علامت مضارع اُس میں معروف کے اندر بھی مضموم ہوگی۔ چوں یُکْرِمَ یُصَرِّفُ یُقَاتِلُ یُبَعْثِرُ ان چاروں میں علامت مضارع مضموم ہوگی۔ یُکْرِمَ باب افعال سے یُصَرِّفُ باب تفعیل سے یُقَاتِلُ باب مُفَاعَلَة سے یُبَعْثِرُ باب فعلَلة سے و الّا مفتوح اور اگر ایسا نه ہو یعنی ماضی کے اندر چار حرف نه ہو تو علامت مضارع ہر باب کے اندر مفتوح ہوگا۔ چوں یَنْصُرُ یَجْتَنِبُ یَتَقَابَلُ یَنْصُرُ کا ماضی نَصَرَ میں تین حروف ہیں۔ یَجْتَنِبُ کا ماضی اِجْتَنَبَ میں پانچ حروف ہیں۔ یَتَقَابَلُ کا ماضی تَقَابَلَ میں پانچ حروف ہیں۔

رباعی مزید فیه یا بے ہمزۂ وصل باشد رباعی مزید فیه یا تو بے ہمزہ وصل ہوگا۔ و آں را یک باب ست اور اُسکا ایک باب ہے تَفَعْلُلٌ باب تَفَعْلُلْ۔ اس ک شروع میں ہمزہ وصل نہیں۔ علامت آں زیادت تاست قبل چار حرف اصلی اس باب کی علامت تا کا زائد ہونا ہے چار حرف اصلی سے پہلے۔ چوں اَلتَّسَرْبُلُ پیراہن پوشیدن جیسا که التَّسَرْبُلُ: قمیص پہننا

تصریفه: اسکی گردان۔ تَسَرْبَلَ یَتَسَرْبَلُ تَسَرْبُلًا فھو مُتَسَرْبِلٌ الامر منه تَسَرْبَلْ والنھی عنه لَا تَتَسَرْبَلْ الظرف منه مُتَسَرْبَلٌ ۔

و یا با ہمزہ وصل و آں را دو با ست اور رباعی مزید یا تو با ہمزۂ وصل ہوگا اور اُسکے دو باب ہیں۔

اوّل اِفْعِلَّال باب اِفْعِلَّال: علامتش تشدید لام دوم است اسکی علامت دوسرے لام کا مشدد ہونا ہے۔ یہ ماضی کی بات کر رہا ہے۔ مصدر میں تو پہلا لام مشدد ہے۔ ماضی کا پہلا صیغه: اِقْشَعَرَّ بروزن اِفْعَلَلَّ اس میں دوسرا لام مشدد ہے۔ و زیادت آں یک لام ست بر چار حرف اصلی اور اُس ایک لام کا زائد ہونا چار حرف اصلی پر۔

جیسا که اِفْعَلَلَّ میں تین لام ہیں۔ اور رباعی میں دو لام ہوتے ہیں۔ پس ایک لام اس میں زائد ہوا۔ و ہمزۂ وصل در ماضی و امر اور ہمزۂ وصل آئے گا ماضی میں بھی اور امر میں بھی۔

چوں اَلْاِقْشِعْرَارُ مو بر تن خواستن بالوں کا جسم پر کھڑے ہونا۔ مُو: بال، تن: بدن، کبھی انسان ڈر جاتا ہے تو بدن پر بال ایکدم کھڑے ہو جاتے ہیں۔اِسکو اُردو میں کہتے ہیں رونگٹے کھڑے ہونا۔ تصریفُهُ اسکی گردان اِقْشَعَرَّ يَقْشَعِرُّ اِقْشِعْرَارًا فهو مُقْشَعِرٌّ الامر منه اِقْشَعِرَّ اِقْشَعِرِّ اِقْشَعْرِرْ والنهی عنه لَا تَقْشَعِرَّ لَا تَقْشَعِرِّ لَاتَقْشَعْرِرْ الظرف منه مُقْشَعَرٌّ۔

اِقْشَعَرَّ دراصل اِقْشَعْرَرَ بُود اِقْشَعَرَّ اصل میں اِقْشَعْرَرَ تھا۔ دو حرف ایک جنس کے آئے۔ تو پہلی را کی حرکت ماقبل کو دی اور را کا را میں ادغام کیا تو اِقْشَعَرَّ ہوا۔ و يَقْشَعِرُّ يَقْشَعْرِرُ اور يَقْشَعِرُّ اصل میں يَقْشَعْرِرُ تھا۔ دو حرف ایک جنس کے آئے۔ تو پہلی را کی حرکت ماقبل کو دی اور را کا را میں ادغام کیا تو يَقْشَعِرُّ ہوا۔ و ہمچنین دیگر صیغہا اور اسی طرح دوسرے صیغے جو ہیں بَنَہْجِیکه اُسی طریقے پر، نَہج: طریقه در صیغ اِحْمَرَّ يَحْمَرُّ ادغام کردند جس طرح اِحْمَرَّ يَحْمَرُّ کے صیغهوں میں ادغام کیا تھا ہمچنین اُسی طرح در صیغ ایں باب ہم کردند اس باب کے صیغوں میں بھی کیا۔ مگر دریں باب مگر اس باب میں ما قبل اول متجانسین دو متجانسین میں سے جو پہلا ہے۔ ساکن بُود ساکن تھا۔ یعنی جو پہلی را ہے اُس سے ماقبل ساکن تھا۔ لہٰذا حرکتَش بما قبل داده ادغام کردند لہٰذا اُس را کی حرکت ماقبل کو دے کر ادغام کیا۔

باب دوم اِفْعِنْلَال: رباعی مزید فیه با ہمزۂ وصل کا دوسرا باب ہے باب اِفْعِنْلَال: علامتش زیادت نون ست بعد عین اس باب کی علامت نون کا زائد ہونا ہے عین کے بعد۔ و ہمزۂ وصل در ماضی و امر اور ہمزۂ وصل کا آنا ماضی اور امر میں۔ چوں اَلْاِبْرِنْشَاقُ سخت شاد شدن جیسے اَلْاِبْرِنْشَقُ : سخت خوش ہونا۔ بہت خوش ہونا۔

تصریفه۔ اِبْرَنْشَقَ يَبْرَنْشِقُ اِبْرِنْشَاقًا فهو مُبْرَنْشِقٌ الامر منه اِبْرَنْشِقْ والنهی عنه لَا تَبْرَنْشِقْ الظرف منه مُبْرَنْشَقٌ۔

درس 19۔ بیان ابواب ثلاثی مزید ملحق برباعی۔ فصل چہارم در ثلاثی مزید فیه ملحق برباعی چوتھی فصل ثلاثی مزید فیه مُلْحَق برباعی کے بارے میں ثلاثی مزید ملحَق یا ملحق برباعی مجرد باشد یا ملحق برباعی مزید ثلاثی مزید مُلْحَقْ یا تو ملحق برباعی مجرد ہوگا یا ملحق برباعی مزید ہوگا۔ اول را ہفت باب ست پہلے کے سات باب ہیں۔ یعنی مُلْحَق برباعی مجرد کے ساتھ باب ہیں۔

نوٹ: ملحق برباعی مجرد اور ملحق برباعی مزید کے ابواب میں وزن سے مراد وزن صرفی نہیں بلکه وزن صوری ہے۔ جیسا که دحرجة اور فَعْلَلَة کی صورت ایک جیسی ہے۔ یا فَعْوَلَة بروزن دحرجة یہاں بھی صورت ایک جیسی ہے۔ وزن صورت میں اصل اور زائد کو نہیں دیکھنا، ہاں حرکات اور سکنات ایک جیسی ہونی چاہیے۔

1۔ فَعْلَلَةٌ زیادت آں تکرار لام ست اِسکی زیادت تَکرار لام ہے۔ اس میں ایک لام زائد ہے۔ چوں اَلْجَلْبَبَةُ چادر پوشانیدن جیسا که الجَلْبَبَةُ چادر پہنانا۔اس میں ایک با زائد ہے۔ تصریفه اسکی گردان۔ جَلْبَبَ يُجَلْبِبُ الخ آخر تک۔

نوٹ: جَلْبَبَة کا وزن فَعْلَلَة بیان کیا۔ اس میں با زائد ہے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ جَلْبَبَة بروزن فَعْلَبَة ہوتا۔ جیسا کہ سروَلَة بروزن فَعْوَلَة ہے۔ سروَلَة میں واؤ زائد ہے تو اس کے لئے فَعْوَلَة میں بھی واؤ زائد لایا۔ پس جَلْبَبَة میں زائد با کے لئے زائد لام کیوں لایا۔ جواب۔ اسکی جواب یہ ہے کہ جب زائد حرف اصلی کی جنس سے ہو، تو پھر وزن میں بھی اس کے لئے اصل جیسا حرف لاتے ہیں۔ جیسا کہ جَلْبَبَة میں ایک با زائد ہے اور ایک اصلی۔ لیکن یہ زائد اصلی کی جنس سے ہے تو وزن میں بھی لام لایا، کیونکہ پہلی با کے لئے وزن میں لام لایا تھا۔ تو جَلْبَبَة بروزن فَعْلَلَة ہوا۔
جَلْبَبَ کا ماخذ جِلْبَابْ یعنی چادر تھا۔ اور اِلْباس ماخذ یعنی جِلْبَاب پہنانا ہے۔

2۔ فَعْوَلَةٌ زیادت آں واو ست بعد عین اسکی زیادتی واؤ ہے عین کے بعد۔ چوں اَلسَّرْوَلَةُ شلوار پوشانیدن شلوار پہنانا۔ اسکا مأخذ سِرْوَال ہے۔ سروال شَلوار کو کہتے ہیں۔ اسکو باب دحرج میں لے گئے۔ اور باب دحرج کا ایک خاصّہ الباس مأخذ ہے۔ اور یہاں سرولة کا مأخذ ہے سروال یعنی شلوار۔ پس الباس مأخذ یعنی شلوار پہنانا اس کا معنیٰ ہوا۔ تصریفه سَرْوَلَ يُسَرْوِلُ الخ۔ آخر تک

3۔ فَيْعَلَةٌ زیادت یا بعد فا فَيْعَلَةٌ بروزن دحرجةٌ اس میں یا کا زائد ہونا ہے فا کے بعد۔ چوں الصَّيْطَرَةُ بر گُماشته شدن جیسا کہ الصَّيْطَرَةُ مقرر ہونا۔ کسی کام پر مقرر ہونا۔ تصریفهُ: اسکی گردان: صَيْطَرَ يُصَيْطِرُ الخ۔

4۔ فَعْيَلَةٌ بزیادت یا بعد عین فَعْيَلَةٌ بروزن دحرجٌ یا کی زیادتی کے ساتھ عین کے بعد چوں اَلشَّرْيَفَةُ افزونی برگہائے کِشت بُریدن کھیتی کے زائد پتے کاٹنا: افزونی: زائد، برگہا: پتے، کِشتْ: کھیتی، بُریدن: کاٹنا
تصریفهُ اسکی گردان۔ شَرْيَفَ يُشَرْيِفُ الخ۔

5۔ فَوْعَلَةٌ بزیادت واو بعد فا فَوْعَلَةٌ بروزن دحرجةٌ واؤ کی زیادتی کے ساتھ فا کے بعد۔ چوں اَلْجَوْرَبَةُ پائتابهْ پوشانیدن جیسے اَلْجَوْرَبَةُ جُراب پہنانا۔ پائتابه : جُراب تصریفهُ: اسکی گردان جَوْرَبَ يُجَوْرِبُ الخ: آخر تک

6۔ فَعْنَلَةٌ بزیادت نون بعد عین فَعْنَلَةٌ بروزن دحرجةٌ نون کی زیادتی کے ساتھ عین کےبعد۔ چوں اَلْقَلْنَسَةُ کلاه پوشانیدن جیسا کہ القَلْنَسَةُ ٹوپی پہنانا۔ قَلْنَسَة کی ماخذ قَلَنْسُوَة: ٹوپی ہے۔ تصریفه قَلْنَسَ يُقَلْنِسُ الخ آخر تک

7 فَعْلَاةٌ بزیادت یا بعد لام فَعْلَاةٌ بروزن دحرجَةٌ یا کی زیادتی کے ساتھ لام کے بعد۔ فَعْلَاةٌ اصل میں فَعْلَيَةٌ تھی۔ چوں اَلْقَلْسَاةُ کلاه پوشانیدن ٹوپی پہنانا۔ اس کا ماخذ بھی قلنسوة ہے۔
تصریفهُ: اسکی گردان۔ قَلْسىٰ يُقَلْسِىْ قَلْسَاةً فهو مُقَلْسٍ و قُلْسِىَ يُقَلْسىٰ قَلْسَاةً فهو مُقَلْسىً الامر منه قَلْسِ والنهى عنه لَا تُقَلْسِ الظرف منه مُقَلْسًى۔

اصلِ قَلْسىٰ قَلْسَىَ بُود قَلْسىٰ کی اصل قَلْسَىَ تھی۔ یا متحرک ما قبل مفتوح یا را الف کردند یا متحرک تھی اور اسکا ماقبل مفتوح تھا تو یا کو الف کر دیا۔ و ہمچنین قَلْسَاةٌ مصدر که قَلْسَيَةٌ بُود اور اسی طرح قَلْسَاةٌ مصدر ہے کہ اصل میں قَلْسَيَةٌ تھا۔ پھر یا متحرک تھی اور ماقبل مفتوح تو اسکو الف سے بدلا تو قَلْسَاةٌ ہوا۔ و ہمچنین يُقَلْسىٰ مضارع مجہول کہ اصل آں يُقَلْسَيُ بُود اور اسی طرح يُقَلْسىٰ مضارع مجہول کہ اصل میں يُقَلْسَيُ تھا۔ یا متحرک ماقبل مفتوح کو الف سے بدلا تو يُقَلْسىٰ ہوا۔ و در مُقَلْسًّى مفعول کہ اصل آں مُقَلْسَيٌ بُود اور مُقَلْسًّى جو کہ مفعول ہے اصل میں مُقَلْسَيٌ تھی۔ پھر مُقَلْسَانْ ہوا۔ پھر الف اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گیا

تو مُقَلسًی ہوا۔ نیز یا پر ضمہ بھی ثقیل ہے۔ لیکن یائے متحرک کو پہلے دیکھنا ہے اور یا پر ضمہ ثقیل ہونا بعد میں دیکھنا ہے۔ لیکن دراں الف بسبب اجتماع ساکنین با تنوین بیفتاد لیکن الف تنوین کے ساتھ اُس میں اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گیا۔ یُقَلْسِیْ مضارع معروف که اصل آن یُقَلْسِیُ بُود یُقَلْسِیْ مضارع معروف کہ اصل اُسکی یُقَلْسِیُ تھی۔ یا را ساکن کردند یا کو ساکن کر دیا۔ و ہمچنین مُقَلْسٍ اسم فاعل که اصل آن مُقَلْسِیٌ بُود: مُقَلْسِیٌ بروزن مُدَحْرِجٌ۔ اور اسی طرح مُقَلْسٍ اسم فاعل جو کہ اصل میں مُقَلْسِیٌ تھا۔ یا پر ضمہ ثقیل تھا تو ضمہ کو گرایا تو مُقَلْسِیْنْ ہوا۔ پھر یا التقائے ساکنین علی غیر حدہ کی وجہ سے گر کیا تو مُقَلْسِنْ یعنی مُقَلْسٍ ہوا۔ لیکن یائے آن لیکن اُسکی یا بعد سکون سکون کے بعد بسبب اجتماع ساکنین با تنوین بیفتاد نون ساکن کے ساتھ اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گئی۔

سات ابواب ملحق برباعی مجرد گزر گئے۔ اب آگے مصنفؒ ملحق برباعی مزید کی بحث شروع کر رہے ہیں۔

و ملحق برباعی مزید یا ملحق بَتَفَعْلُلْ ست یا ملحق بافعنلال یا ملحق باِفْعِلَّال۔ اور ملحق برباعی مزید یا تو ملحق ہوگا باب تَفَعْلُلْ کے ساتھ ، یا ملحق ہوگا باب اِفْعِنْلَال کے ساتھ اور یا ملحق ہوگا اِفْعِلَّالْ کے ساتھ۔

اول را ہشت باب ست۔ ملحق برباعی مزید باب تفعْلُلْ کے آٹھ باب ہیں۔

1۔ تَفَعْلُلٌ بزیادت تا قبل فا و تکرار لام اس میں فا، عین اور ایک لام اصلی ہے۔ اور فا سے پہلے تا زائد ہے اور ایک لام زائد ہے۔ چون تَجَلْبُبٌ چادر پوشیدن جیسا کہ تَجَلْبُبٌ: چادر پہننا۔باب تَفَعْلُل کا ایک خاصّہ مُطاوَعَۃ ہے۔ مُطَاوَعَة اسے کہتے ہے کہ ایک فعل کے بعد دوسرا فعل ذکر ہو یہ بتلانے کے لئے، کہ مفعول نے فاعل کے اثر کو قبول کر لیا ہے۔ یعنی ایک فعل میں ایک چیز ذکر ہوتی ہے،اور دوسرا فعل آکر یہ بتلاتا ہے کہ مفعول نے اُس فعل کو قبول کیا۔

جیسے جَلْبَبْتُ زیدًا : میں نے زید کو چادر اُڑھائی۔ میں ہوا فاعل اور زید ہوا مفعول۔ تو آگے کہیں کے "فَتَجَلْبَبَ: تو اُس نے چادر اُوڑھ لی"۔ یعنی میں جو فاعل تھا زید مفعول نے اسکا اثر قبول کیا۔

دوسری مثال: دَحْرَجَ یُدَحْرِجُ کا مطلب ہے لُڑھکانا: مثلاً آپ پہاڑ پر کھڑے ہیں، اور ایک بڑے پتھر کو اوپر سے نیچے کی طرف دھکیل دیا۔ دَحْرَجْتُ حَجَرًا: میں نے پتھر کو لُڑھکایا۔ "فَتَدَحْرَجَ: تو وہ لُڑھک گیا"۔ یعنی آگے فتدحرج نے بتایا کہ پتھر نے فاعل کے اثر کو قبول کیا۔ اسے مطاوعۃ کہتے ہیں۔

تیسری مثال: قَلَّسَ یُقَلِّسُ: ٹوپی پہنانا۔ قَلْنَسْتُ زیدًا: میں نے زید کو ٹوپی پہنائی۔ فتَقَلْنَسَ: تو اُس نے ٹوپی پہن لی۔ یہاں قلنستُ فعل کے بعد تقلنس کا فعل ذکر ہوا، یہ بتلانے کے لئے کہ مفعول "زید" نے فاعل کے اثر کو قبول کیا ہے۔

نوٹ: جلْبَابْ کو پہلے لے گئے تھے باب دحرج میں الباس ماخذ کا خاصّہ حاصل کرنے کے لئے۔ اور اب باب تَدَحْرَجَ میں لایا مُطَاوَعَة کے لئے۔

2۔ تَفَعْوُلٌ بزیادت تا قبل فا وَ واو میان عین و لام اس میں تا زائد ہے فا سے پہلے اور واؤ زائد ہے عین اور لام کے درمیان۔ چون تَسَرْوُلٌ شلوار پوشیدن جیسا کہ تَسَرْوُلٌ : شلوار پہننا۔ سَرْوَلْتُهُ: میں نے اُسے شلوار پہنائی۔ فَتَسَرْوَلَة: تو اس نے شلوار پہن لی۔

3۔ تَفَیْعُلٌ بزیادت تا قبل فا و یا بعد فا تَفَیْعُلٌ میں تا کی زیادتی ہے فا سے پہلے اور یا کی زیادتی ہے فا کے بعد۔ چوں تَشَیْطُنٌ شیطان شدن جیسا کہ تَشَیْطُنٌ : شیطان ہونا۔ اسکا ماخذ شیطان ہے۔ باب تَفَعْلُلْ کا ایک خاصّہ ہے تَحَوُّل یعنی ماخذ بننا۔ یعنی کسی شے کا ماخذ بننا۔ تو ماخذ شیطان ہے، تو تَشَیْطُنْ کا معنیٰ ہوا شیطان بننا۔ اسی طرح آگے آ رہا ہے تَعَفْرُتٌ: خبیث ہونا ۔ یہ اصل میں عِفْرِیْت سے ہے۔ جو بڑا ہی مکّار، خبیث اور شیطان ہو اُسے عفریت کہتے ہیں۔ تو اسی سے باب بنایا تَعَفْرَتَ تَحَوَّل: یعنی ماخذ بننا، کے خاصّہ کے لئے۔ تَعَفْرَتَ: مکار بننا، خبیث بننا،

4۔ تَفَوْعُلٌ بزیادت تا قبل فا وَ واو بعد فا اس میں فا سے پہلے تا زائد ہے اور فا کے بعد واؤ زائد ہے۔ چوں تَجَوْرُبٌ پائتابہ پوشیدن: جیسا کہ تَجَوْرُبٌ: جُراب پہننا۔ جَوْرَبَ ملحق برباعی مجرد میں آیا تھا جسکا معنیٰ ہے جُراب پہنانا۔ اور یہاں تَجَوْرَبَ باب تدحرج سے مُطَاوَعة کے لئے آیا۔ جیسا کہ جَوْرَبْتُ زیدًا فَتَجَوْرَبَ۔ میں نے زید کو جُراب پہنائی تو اُس نے جُراب پہن لی۔ یہ تجورب فعل جوربَ کے بغیر بھی آ سکتا ہے۔ جیسا کہ تَجَوْرَبَ زیدٌ: زید نے جراب پہن لی۔ پس دونوں فعلوں کا اکھٹا ذکر کرنا ضروری نہیں۔ اور زیادہ تر علیحدہ ہوتے ہیں۔ کبھی کبھار اکھٹے بھی آتے ہیں۔ جہاں آپ متعدی استعمال کرنا چاہتے ہوں تو وہاں باب دحرج سے استعامل کرو، اور جہاں لازم استعمال کرنا چاہتے ہوں تو باب تدحرج سے لاؤ۔

5۔ تَفَعْنُلٌ بزیادت تا قبل فا وَ نون بعد عین اس میں فا سے پہلے تا زائد ہے اور عین کے بعد نون زائد ہے۔ چوں تَقَلْنُسٌ کُلاہ پوشیدن جیسا کہ تَقَلْنُسٌ: ٹوپی پہننا

6۔ تَمَفْعُلٌ بزیادت تا و میم قبل فا اس میں تا اور میم زائد ہیں فا سے پہلے۔ چوں تَمَسْکُنٌ مسکین شدن جیسا کہ تَمَسْکُنٌ : مسکین ہونا، غریب ہونا۔

7۔ تَفَعْلُتٌ بزیادت تا قبل فا و تائے دیگر بعد لام اس میں تا زائد ہے فا سے قبل اور دوسری تا زائد ہے لام کے بعد۔ چوں تَعَفْرُتٌ خبیث شدن جیسا کہ تَعَفْرُتٌ: خبیث ہونا، اس کا ماخذ عفریت ہے۔ اس میں باب تفعلُلْ کا خاصّہ تَحَوُّل آیا، یعنی ماخذ ہو جانا، ماخذ بننا۔

8۔ تَفَعْلِیٌ بزیادت تا قبل فا و یا بعد لام اس میں تا زائد ہے فا سے پہلے اور یا زائد ہے لام کے بعد۔ چوں تَقَلْسِیٌ کلاہ پوشیدن۔جیسا کہ تَقَلْسِیٌ یعنی تَقَلْسٍ: ٹوپی پہننا۔ تَفَعْلِیٌ نہیں ہونا جاہیے تھا۔ یہ کتابت کی غلطی ہے۔ تَفَعْلٍ ہونا چاہیے تھا۔ تَفَعْلِیٌ اعلال کے بعد تَفَعْلٍ بنتا ہے۔ یا شائد مصنف رحمہ اللہ نے خود اس طرح لکھا ہو صرف اصل بتلانے کے لئے۔ کیونکہ اصل تو تَفَعْلِیٌ ہے۔ صرف صغیر ایں ابواب را بروزن صرف صغیرِ تَسَرْبُلٌ باید گردانیدن ان ابواب کی صرف صغیر کو تَسَرْبُل یعنی تَدَحْرُجْ کے گردان کے طریقے پر کرنا چاہیے۔ مصنف رحمہ اللہ کہنا یہ چاہتا ہے کہ جتنے آٹھ ابواب آپ نے پڑھ لئے ہیں اسکی گردان تَدَحْرَجَ کے گردان کی طرح کرنا چاہیے۔ و در باب آخر اور آخری باب میں یعنی تَقَلْسِی یعنی باب تقلسی میں تعلیلات بقیاس قَلْسیٰ یُقَلْسِیْ باید کرد اُس کے اندر تعلیلات قلسیٰ یُقَلْسِی کے طریقے پر کرلینی چاہیے۔ و در مصدرش ضمۂ عین اول را بکسرہ بدل کردہ اور اس کے مصدر میں عین کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا۔ مصدر تَدَحْرُجٌ سے تَقَلْسُیٌ ہے۔ پھر سین کے ضمہ کو یا کی مناسبت سے کسرہ سے تبدیل کیا تو تَقَلْسِیٌ ہوا۔پھر تَقَلْسِیْنْ ہوا۔ پھر تَقَلْسِنْ پھر تَقَلْسٍ ہوا۔ اعلال مُقَلْسٍ کردہ اند۔ مُقَلْسٍ والا اعلال کر دیا۔

مُقْلَسٍ اصل میں مُقْلَسِیٌ تھا۔ حالت رفعی اور حالت جرّی میں یا گریں گی۔ جبکہ حالت نصبی میں یا نہیں گرے گی۔ تو اس صورت میں مُقْلَسِیً پڑھیں گے۔

مُلحَق بافْعِنْلال را دو باب است۔ ملحَق بافْعِنْلال کے دو باب ہیں۔

1۔ اِفْعِنْلَالٌ بزیادت لام دوم و نون بعد عین و ہمزۂ وصل دوسرے لام کے زیادتی کے ساتھ، اور نون کی زیادتی عین کے بعد اور ہمزہ وصل کی زیادتی۔ اور لام کے بعد جو الف آ رہا ہے یہ مصدر کا الف ہے۔ اور ماضی کا پہلا صیغہ اس باب سے اِفْعَنْلَلَ ہے۔ اس میں ہمزہ وصل زائد ہے، عین کے بعد نون اور دوسرا لام زائد ہے۔ چوں اِقْعِنْسَاسٌ سینه و گردن براَوُردہ خرامیدن جیسا کہ اِقْعِنْسَاسٌ: سینہ اور گردن باہر نکال کر ناز و نخروں سے چلنا۔ براَوُردہ: نکالنا خرامیدن: ناز و نخروں سے چلنا۔ جیسے پہلوان جب مقابلہ کے لئے آتا ہے تو اپنا سینہ نکال کر بڑے فخر اور تکبر سے چلتا ہے۔ یہ ہے اِقْعِنْسَاس۔

اِقْعَنْسَسَ يَقْعَنْسِسُ اِقْعِنْسَاسًا فهو مُقْعَنْسِسٌ الخ

2۔ اِفْعِنْلَاءٌ بزیادت یا بعد لام و نون بعد عین وہمزۂ وصل۔ اِفْعِنْلَاءٌ میں لام کے بعد جو الف ہے یہ مصدر والا الف ہے۔ اور یہاں ماضی کے پہلے صیغے کی بات ہو رہی ہے جو کہ اِفْعَنْلَیَ : اِفْعَنْلٰی ہے۔ تو اس میں ہمزہ وصل زائد ہے عین کے بعد نون زائد ہے، اور لام کے بعد الف زائد ہے۔ اِفْعِنْلَاءٌ اصل میں تھا اِفْعِنْلَایٌ۔ جب واؤ اور یاء الف زائد کےبعد آ جائے تو ہمزہ سے بدلتے ہے، اِفْعِنْلَاءٌ ہوا۔ چوں اِسْلِنْقَاءٌ بر قَفَاخُفْتن۔ جیسا کہ اِسْلِنْقَاءٌ: گُتھی پر سونا۔ قَفَا: گردن کا پیچھے والا حصہ جو کمر کی طرف ہے۔ جس پر ہم مسح کرتے ہیں۔ یعنی سیدھا لیٹنا۔

اِسْلَنْقٰی يَسْلَنْقِیْ اِسْلِنْقَاءً فهو مُسْلَنْقٍ الامر منه اِسْلَنْقِ والنهی عنه لَا تَسْلَنْقِ الظرف منه مُسْلَنْقًی۔

در مصدر این باب که اصلش اسْلِنْقَایٌ بُود اس باب کی مصدر میں جو کہ اصل میں اِسْلِنْقَایٌ تھی۔ یا بسبب وقوع آں در طرف بعد الف ہمزہ شد "یا" اس وجہ سے ہمزہ ہوئی کہ طرف میں الف کے بعد واقع ہے ۔ و در دیگر صیغ تعلیل بقیاس باب قَلْسٰی باید کرد اور دوسرے صیغوں کے اندر تعلیل جو ہے وہ باب قَلْسٰی کے طریقے پر کرنا چاہیے۔

مُلحَق بِاِفْعِلَّال را یک باب ست۔ مُلْحَق بافْعِلَّال کا ایک باب ہے۔

اِفْوِعْلَالٌ بزیادت واو بعد فا و تکرار لام فا کے بعد واؤ زائد ہے اور تکرار لام۔ چوں اِکْوِهْدَادٌ کوشش کردن جیسا کہ اِکْوِهْدادٌ : کوشش کرنا اِکْوَهَدَّ يَكْوَهِدُّ اِکْوِهْدَادًا فهو مُكْوَهِدٌّ الامر منه اِکْوَهِدَّ اِکْوَهِدِّ اِکْوَهْدِدْ و النهی عنه لَاتَكْوَهِدَّ لَاتَكْوَهِدِّ لَاتَكْوَهْدِدْ۔

در جمیع صیغ این باب ادغام ستاس باب کے سارے صیغوں کے اندر ادغام ہے۔ تعلیل بوضع صیغ اِقْشعرَّ اسکی اعلال جو ہے اِقْشَعَرَّ کے صیغوں کی طرح بر زبان باید آوُردر زبان پر کر لینی چاہیے۔ یعنی خوب پختہ کر لینی چاہیے۔ بیان حقیقت الحاق و تحقیق ملحقیت تمسکن واخواتش۔

فائدہ در کتب مُطَوَّلهٔ صرف صرف کی بڑی کتابوں میں ملحقات دیگر بسیار ہم دوسرے بھی بہت سے مُلحقات برباعی مجرد وہم برباعی مزید فیه رباعی مجرد اور رباعی مزید فیہ کے ساتھ شَمُرْدَه اند شمار کئے گئے ہیں۔

دریں رسالہ بر مشہورات اکتافا کردیم اس رسالے میں ہم نے مشہور ابواب جو اٹھارہ(18) ہیں اُس پر اکتفیٰ کیا۔

درس 20۔ تَفَعْلُلْ کے جو آٹھ مُلحقات تھے اُن میں چھٹے نمبر پر باب تَمَفْعُلْ چوں تَمَسْکُنٌ تھا۔اسکے بارے میں علماء نے اشکال کیا ہے کہ یہ ملحقات میں سے نہیں۔ جبکہ مصنفؒ نے اِسکو ملحقات میں شمار کیا ہے۔ مصنفؒ ایک مذہب بیان کرے گا صاحب مُنْشَعِبْ کا، اور ایک مذہب بیان کرے گا مولانا عبد العلی صاحب کا۔ صاحب منشعب بڑے صرفی گزرے ہیں، وہ اور مولانا عبد العلیؒ فرماتے ہیں کہ فا سے پہلے تو تا زائد آ سکتی ہے لیکن میم زائد نہیں آسکتا۔ اور تا بھی فا سے پہلے مُطَاوَعة کے لئے لاتے ہیں، جیسا کہ جَلْبَبَ سے تَجَلْبُبْ۔ جبکہ مصنفؒ نے فرمایا تھا کہ تَمَسْکُنْ بروزن تمفعُل میں فا سے پہلے تا بھی زائد ہے اور میم بھی زائد ہے۔ تو اس پر صاحب منشعبؒ اور مولانا عبد العلیؒ دونوں کا اتفاق ہے کہ فا سے پہلے تا کے علاوہ کوئی اور حرف زائد نہیں لا سکتے۔ تو پھر یہ میم کیا ہے؟ تو صاحب منشعب نے لکھا ہے کہ یہ باب شاذ ہے۔ اور یہ شاذ ہے غلط کے قبیل سے۔(شاذ وہ ہوتا ہے جو استعمال کے لحاظ سے تو ٹھیک ہو، عرب اسی طرح استعمال کرتے ہیں، لیکن قاعدہ کے خلاف ہو۔) در باب تَمَفْعُلْ خَلْجَان کردہ اند باب تَمَفْعُلْ میں علمائے صرف نے اشکال کیا ہے۔ اگر چہ ہم نے اسے تفعلل کے ملحقات میں ذکر کیا ہے۔ خلجان: کسی چیز میں تردد، شک اور بے چینی ہونا۔ یہاں اشکال کے معنیٰ میں ہے۔ که زیادت الحاق قبل فا نمی آید که اِلحاق کی زیادتی فا سے پہلے نہیں آتی۔ جز تا سوائے تا کے۔ که بضرورتِ ادائے معنئ مطاوعت قبلِ فا می آید که وہ "تا" مُطاوَعة کے معنیٰ ادا کرنے کی ضرورت کی وجہ سے فا سے پہلے آتی ہے۔ پس میم برائے الحاق نمی تواند شُد پس میم الحاق کے لئے نہیں ہو سکتا۔

صاحب منشعب کی تقریر: بہمین جہت صاحب منشعب گفته اسی وجہ سے صاحب مُنْشَعِبؒ نے فرمایا که این باب شاذ از قبیل غلط است کہ یہ باب شاذ از قبیل غلط ہے۔ یعنی بولنے والے سے غلطی ہوئی ہے۔ میم را اصلی گمان کردہ میم کو اصلی سمجھا تا بر آن آوردند اُسکے اوپر تا لے ائے۔

مولانا عبدالعلی صاحبؒ کی تقریر:آپؒ فرماتے ہیں کہ یہ میم زائد ہے ہی نہیں بلکہ یہ اصلی ہے۔چنانچہ وہ باب تَمَفْعُل کو مُلْحَق کہتے ہی نہیں۔ وہ اس باب کو رباعی ہی میں داخل کرتے ہیں۔ جب میم اصلی ہوا تو تَمَسْکُنْ بروزن تَفَعْلُلْ ہوا۔ و مولانا عبد العلی صاحب در رساله ہدایة الصرف مولانا عبد العلی صاحبؒ نے ہدایة الصرف میں تَمَفْعُلْ را از ملحقات برآوردہ باب تَمَفْعُلْ کو مُلحقات سے باہر نکال کر داخل رباعی مزید فيه کردہ اند رباعی مزید فیه میں داخل کیا ہے۔

خلاصه کلام یہ ہوا کہ صاحب منشعبؒ بھی فرماتے ہیں کہ یہ میم زائد نہیں ہو سکتا، اور مولانا عبد العلیؒ بھی فرماتے ہیں کہ یہ میم زائد نہیں ہو سکتا، اور دونوں کے نزدیک فا سے پہلے صرف تا آتی ہے ملحقات کے اندر۔ اور پھر صاحب منشعبؒ فرماتے ہیں کہ یہ میم زائد نہیں ہو سکتا، اور یہ باب شاذ ہے اور از قبیل غلط ہے۔ جبکہ مولانا عبدالعلیؒ فرماتے ہیں کہ یہ میم اصلی ہے اور یہ تمسکن باب تفعلُل یعنی رباعی مزید فیه سے ہے۔

مصنفؒ کی تقریر: و تحقیق اینست که ملحق ست اور تحقیق یہ ہے کہ یہ مُلْحَق ہے۔

مصنفؒ صاحب منشعبؒ اور مولانا عبدالعلیؒ کو جواب دیتے ہیں کہ فا سے پہلے تا کے علاوہ اور حروف زائد آ سکتے ہیں۔

واین تقیید که زیادت الحاق قبل فا نیاید اور یہ قید لگانا کہ الحاق کی زیادتی فا سے پہلے نہیں آتی بیجاست یہ درست نہیں ہے۔ یعنی یہ قید درست نہیں۔ صاحب فُصولِ اکبری فُصولِ اکبری کے جو مصنف ہے اُنہوں نے اکثر

صیغ را اکثر صیغوں کو کہ دراں زیادت قبل فاست کہ اُن میں فا سے پہلے زیادتی ہے۔ یعنی اُن میں فا سے پہلے تا کے علاوہ اور حروف کی زیادتی ہے۔ مثل نَرجَسَ وغیرہ جیسے نرجسَ وغیرہ ہیں۔ از ملحاقات شمردہ اِسکو اُنہوں نے مُلْحقات میں شمار کیا ہے۔ نَرْجِسْ: نَرْگِسْ۔ نَرْجَسَ زیدٌ: زید نے دوائی میں گل نرگس کے پھول ڈالے۔ نَرْجَسَ یُنَرْجِسُ نَرْجَسَتًا۔ تو یہ نَرْجَسَ بروزن نَفْعَلَ ہے۔معلوم ہوا کہ فا سے پہلے نون زائد ہے۔ حالانکہ آپ نے کہا تھا کہ فا سے پہلے تا کے علاوہ اور حرف زائد نہیں ہو سکتا۔ نیز محشی صاحب نے لکھا ہے تَرْقَلَ بروزن تَفْعَلَ بناز خرامید: ناز و نخروں سے چلنا۔ اور ہَلْقَمَ بروزن ہَفْعَلَ: لقمہ کلاں خورد: بڑا لقمہ کھایا۔ اس میں فا سے پہلے ہا زائد ہے۔ اور مَرْحَبَ بروزن مَفْعَلَ مرحبا گُفْت: خوش آمدید کہنا۔ یہاں فا سے پہلے میم زائد ہے۔ اور اسی سے عربوں نے باب بھی بنایا۔ تو مصنفؒ نے صاحب منشعبؒ اور مولانا عبدالعلیؒ دونوں کو جواب دیا کہ دیکھو صرف کی سب سے بہترین کتاب فصول اکبری کے مصنفؒ نے فا سے پہلے تا کے علاوہ دوسرے حروف الحاق کے لئے ذکر فرمائے ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ تمسکن کے اندر بھی میم کو زائد شمار کیا جا سکتا ہے۔

مصنفؒ کی دلیل تا اور میم کی زیادتی کے لئے تمسکن میں: مصنفؒ فرماتے ہیں کہ الحاق کا دارومدار دو چیزوں پر ہیں۔ اگر وہ دو چیزیں پائی گئی تو اُسے ملحق قرار دیا جائے گا۔ اگر دو چیزیں نہیں تو اُسے ملحق قرار نہیں دیا جائے گا۔ ایک یہ کہ ثلاثی میں آپ زیادتی کر کے اُسے رباعی کے وزن پر لے جائے۔اس وزن صوری مراد ہے۔ اور دوسری یہ کہ جو رباعی کے وزن پر آیا ہو وہ اس لئے ہو کہ رباعی کا کوئی خاصّہ اس ثلاثی کے اندر آ جائے، اور اس کے اندر رباعی کے اُس خاصّے کے علاوہ اور کوئی خاصّہ نہ ہو۔جیسا کہ کَرُمَ: معزز ہونا، اسکو جب باب افعال میں لے گئے تو اَکْرَمَ : یعنی دوسرے کو عزت دینا۔ اور یا باب تفعیل میں لے گئے جیسا کہ کَرَّمَ۔ اسی طرح ثلاثی میں ذَھَبَ کا معنیٰ ہے جانا۔ اور جب اس کو باب افعال میں لے گئے یعنی اَذْھَبَ: لے جانا۔ جلَس: بیٹھنا، اجلس: بٹھانا۔ تو یہ جو الحاق کے ابواب ہیں ان کے اپنے کوئی خاصّے نہیں۔

اور تَمَسْکَنَ میں یہ دونوں چیزیں موجود ہیں۔ تَمَسْکُنْ بروزن تَفَعْلُلْ وزن صوری باب تفعلل جیسی ہے۔ نیز باب تَفَعْلُلْ کا ایک خاصّہ تَحَوُّل اسکے اندر آیا۔ تحوُّل یعنی ایک چیز کا ماخذ بن جانا۔ تَشَیْطُنْ: شیطان بننا، اسی طرح مِسکین سے باب بنایا تَمَسْکُنَ: مسکین ہونا۔ اس تحوُّل کے علاوہ باب تمسکن کا اپنا کوئی بھی خاصّہ نہیں۔

مَناطِ اِلحاق برین ست الحاق کا مدار اس بات پر ہے۔ مناط: مدار کہ مزید فیہ کہ ثلاثی مزید فیہ بسبب زیادت زیادتی کی وجہ سے بروزن رباعی گردد رباعی کے وزن پر ہو جائے۔ و معنی جدید اور کوئی نیا معنیٰ یعنی نئے خواص از قبیلِ خواص خاصّوں کے قبیل سے علاوہ معانی ملحق بہٖ مُلْحَقْ بہ کے معانی یعنی خاصّوں کے علاوہ۔ مثلاً تَجَلْبُبْ ملحق ہے تَدَحْرُجْ کے ساتھ۔ تو تَجَلْبُبْ ملحَق ہے اور تدحرج ملحَق بہ ہے۔ اسی طرح جَلْبَبَ ملحق ہے اور دحرج ملحق بہ ہے۔ پیدا نکند پیدا نہ کرے۔ہر گاہ این مَناط یافتہ شد جب یہ مدار پایا گیا۔در ملحق بودن تَمَسْکَنَ شُبہ نیست تو تَمَسْکَنَ کے مُلْحَقْ ہونے میں شُبہ نہیں ہے۔ یعنی تَمَسْکَنَ ملحق ہے۔

مولانا عبد العلی صاحبؒ کے نزدیک تَمَسْکَنَ کا میم اصلی ہے۔ تو اس کا مادّہ میم، سین، کاف اور نون ہوا۔ تو اُس کے نزدیک مِسْکِیْنٌ بروزن فِعْلِیْلٌ ہوا۔ مصنفؒ فرماتے ہیں کہ ہم نے آپ کو بتایا کہ تَمَسْکَنَ ملحقات میں سے ہے، اس میں تا اور میم زائد جب کہ اس کا مادّہ سین، کاف اور نون ہے۔ پس مصنفؒ کے نزدیک مسکینٌ بروزن

مِفْعِیْلٌ ہوا۔ و چوں مِسْکِیْنٌ اور مِسْکِیْنٌ جیسا لفظ جو ہے۔ بروزن مِفْعِیْلٌ است یہ مِفْعِیل وزن پر ہے نہ فِعْلِیْلٌ نہ کہ فِعْلِیل وزن پر ہے۔

بطور تمہید چند باتیں: وضع کا معنیٰ ہے مقرر کرنا۔جیسا کہ کوئی کہے گلاس، تو پوراً ہمارے ذہن میں پانی پینے کا برتن آتا ہے۔ اور جس چیز کے لئے وہ لفظ مقرر ہو اُسے موضوعٌ لہُ کہتے ہے۔ تو لفظِ گلاس ہوا موضوع اور گلاس خود ہوا موضوعٌ لہُ۔ دلالت: دلالت اُسے کہتے ہیں کہ ایک چیز سے آپ کو دوسرے چیز کا پتہ چلے۔ جیسے دھوپ سے سورج کا پتہ چلنا۔ تو اس دھوپ نے سورج پر دلالت کر دی۔ اگر لفظ اپنے پورے موضوع لہُ پر دلالت کرے تو اسے کہتے ہیں دلالت مطابَقی مثلاً کسی نے کہا سائیکل تو اس سے پورا سائیکل ذہن میں آتا ہے۔ یہ ہوا دلالت مطابقی۔ اور اگر لفظ اپنے پورے موضوع لہُ پر دلالت نہ کرے اور موضوع لہ کے جز پر دلالت کرے تو اِسے کہتے ہیں دلالت تضمُّنی جیسا کہ لفظ سائیکل سے سائیکل کا پہیہ ذہن میں آئے۔ اور پہیہ سائیکل کا جز ہے۔ یعنی ایک ایک جز ذہن میں آیا۔ پس اسی لفظ سائیکل نے سائیکل کے ہر ہر جز پر دلالت کی۔ جب کہ سائیکل کا لفظ ایک ایک جز کے لئے وضع نہیں تھا۔

اور اگر اپنے معنیٰ موضوع لہُ کے لازم(خارج) پر دلالت کرے تو اسے دلالت التزامی کہتے ہے۔مثلاً جب کوئی سائیکل کا لفظ بولے تو ذہن میں سائیکل کی سواری بھی آتی ہے۔ اسے دلالت التزامی کہتے ہے۔ اسی طرح سورج کے نکلنے کے ساتھ دن کا ہونا لازم ہے۔جیسے سورج کا تصور ذہن میں آ جاتا ہے دن کا تصور بھی ذہن میں آ جاتا ہے۔ حالانکہ دن، سورج کا نہ کُل ہے اور نہ جُز ہے۔ یا جیسے ہی چاقو کا تصور ذہن میں آتا ہے تو چاقو کے ساتھ کاٹنے کا تصور بھی ذہن میں آتا ہے۔ حالانکہ کاٹنا نہ چاقو کا جز ہے اور نہ ہی کُل۔ پس جیسا ہی موضوع لہُ ذہن میں آتا ہے، تو لازم بھی ذہن میں آتا ہے۔

دلالتیں جتنی ہوں گی وہ ساری اکھٹی پائی جائیں گی۔ لیکن اس میں ارادہ کسی ایک کا ہوگا۔

درس 21۔ مصنفؒ بتلاتے ہیں، کہ علمائے محققین نے لکھا ہے، کہ کسی حرف کو زائد قرار دینے کے لئے مزید فیہ کی اپنی مادّہ کے ساتھ تین دلالتوں میں سے کوئی ایک دلالت بھی ہو تو یہ کافی ہے۔چاہے وہ دلالت مطابقی ہو چاہے تضمنی ہو یا التزامی۔ جیسا کہ تَمَسْکَنَ یہ ہے مزید فیہ، اور سَکَنَ ہے اسکا مادّہ۔ تو اِس سَکَنَ اور مزید فیہ یعنی تَمَسْکَنَ کے درمیان مُناسبت ہوگی۔ اور مناسبت دلالت مطابَقی، دلالت تضمنی اور دلالت التزامی کے طریقے پر بھی ہو سکتی ہے۔

دلالت مطابقی کی چند مثالیں: مثلاً بعض اوقات مزید فیہ کا وہی معنیٰ ہوتا ہے جو مجرد کا ہوتا ہے۔ مثلاً سافَرَ اسکا مادّہ سین، فا اور را یعنی سفر ہے۔ تو سَفَرْ اور سَافَرَ کا ایک معنیٰ ہے۔ جیسا کہ سَفَرَ زیدٌ: زید نے سفر کیا۔ اور سَافَرَ زیدٌ: زید نے سفر کیا۔ پس سَفَرَ جس معنیٰ پر دلالت کرتا ہے تو سافر بھی اُسی معنیٰ پر دلالت کرتا ہے تو یہ نسبت دلالت مطابقی ہوئی۔ اور اس سے پتہ چلا کہ سافر میں الف زائد ہے۔ یا اسی طرح قَبِلَ زیدٌ: زید نے قبول کیا۔ اور تَقَبَّلَ زیدٌ: زید نےقبول کیا۔ پس قَبِلَ کا معنیٰ بھی قبول کرنا اور تقبَّل کا معنیٰ بھی قبول کرنا، تو معلوم ہوا تقبَّل کا مادّہ قاف، با اور لام یعنی قبل ہے۔ اور دونوں کے درمیان مناسبت دلالت مطابقی ہے، یعنی جو ایک کا معنیٰ وہی دوسرے کا بھی معنیٰ۔ یعنی قبل جس معنیٰ پر دلالت کرتا ہے تقبّل بھی اُسی پوری معنیٰ یعنی موضوع لہُ پر دلالت کر رہا ہے۔ تو یہ دلالت مطابقی ہوا۔ پس معلوم ہوا کہ تقبّل کا معنی قَبِلَ ہے، تو تقبّل میں زائد کیا ہے، تو وہ "تا اور ایک با" زائد ہے۔ اسی طرح تَمَّرَ کا معنیٰ ہے کسی کو کھجور دینا، تَمَّرْتُ زیدًا۔ میں نے زید

کو کھجور دے دی۔ اور تَمَرَ کا بھی یہی معنیٰ ہے۔ تَمَرْتُ زیدًا: میں نے زید کو کھجور دے دی۔ تو تَمَرَ کو ہم نے تَمَّرَ کا مادّہ قرار دے دیا۔ اور یہ مناسبت دلالت مطابقی ہے جس میں ایک میم زائدہ ہے تمَّرَ کے اندر۔

اور کبھی دلالت تضمنی ہوتا ہے یعنی ایک معنیٰ دوسرے معنیٰ کا جز ہوتا ہے۔ جیسا دیکھو نَصَرَ یَنْصُرُ نَصْرًا و نُصْرُۃً اسی کو باب استفعال میں کہتے ہیں اِسْتَنْصَرَ یَسْتَنْصِرُ اِسْتِنْصَارًا باب استفعال میں سین عمومًا طلب کے لئے آتا ہے، تو معنیٰ ہوا، نُصرۃ(مصدر) طلب کرنا۔ یعنی نَصْرٌ(مصدر) طلب کرنا۔ تو ہم نے نَصْرٌ کو اِسْتَنْصَرَ کا مادّہ قرار دیا۔ کیونکہ دونوں میں مناسبت ہے اور یہ مناسبت دلالت تضمنی ہے۔ یعنی اِسْتَنْصَرَ کا معنیٰ: مدد طلب کرنا، اور نصر ینصر نصرًا کا معنیٰ مدد کرنا۔ تو استنصر میں دو چیزیں آ گئی۔ ایک تو مدد کرنا، اور دوسرا طلب کرنا۔ اور نصر کا معنیٰ صرف مدد ہے۔ تو نَصْرٌ کا معنیٰ اِستنصر کے معنیٰ کا جز ہوا۔ پس استنصر جس معنیٰ پر دلالت کرتا ہے نصرٌ اُسکے ایک جز پر دلالت کرتا ہے۔ پس یہ دلالت تضمنی ہوا۔

دوسری مثال: خرج یخرُج خروجًا: خود باہر نکلنا، اور اِسْتَخْرَجَ خروج کو طلب کرنا۔ تو اِسْتَخْرَجَ کے لئے ہم نے خَرَجَ کو مادّہ قرار دیا، کیونکہ دونوں میں مناسبت موجود ہے۔ اور یہ مناسبت دلالت تضمنی ہے، کیونکہ خرج کا معنیٰ استخرج کے معنیٰ کی جز پر دلالت کرتا ہے۔

اور کبھی کبھار جو مناسبت ہوگی، وہ دلالت التزامی والی ہوگی۔ اور یہ دلالت التزامی تَمَسْكَنَ کے اندر ہے۔ اسکا مادّہ سین، کاف اور نون ہے۔ اسی طرح مِسکین کا مادّہ بھی سین، کاف اور نون ہے۔ یعنی سَكَنَ: ساکن ہونا، ایک جگہ رہنا۔ اور مِسکین کے ساتھ ساکن ہونا لازم ہے۔ یعنی جو مسکین ہوگا وہ زیادہ سفر نہیں کر سکتا۔کیونکہ امیر آدمی زیادہ سفر کر سکتا ہے۔ پس تمسکن: مسکین ہونا، سکن: ساکن ہونا، اور مسکین کے ساتھ ساکن ہونا لازم ہے۔ پس تمسکن اور سکن کے درمیان مناسبت پیدا ہو گئی۔ اور یہ مناسبت دلالت التزمی کے طریقے پر ہے۔

و قاعدۂ معیّنه محققان صرف اور محقِّقان صرف کا مُعَيَّن یعنی مقرر ضابطہ ہے که برائے زیادت حرف که کسی حرف کو زائد قرار دینے کے لئے مناسبتِ مزید فیه مزید فیه کی مناسبت ہونی چاہیے۔ با مادّه مادّہ کے ساتھ بَدَلالَتِے از دلالات ثلٰثة تین دلالتوں میں سے کسی ایک دلالت کے ساتھ یعنی مطابقی و تضمنی والتزامی یعنی دلالت مطابقی، دلالت تضمنی یا دلالت التزامی کافی ست کافی ہے۔یعنی کسی حرف کو زائد قرار دینے کے لئے مزید فیه کی مادّہ کے ساتھ کوئی مناسبت کافی ہے۔ اور وہ مناسبت یا تو دلالت مطابقی، دلالت تضمنی یا دلالت التزامی کے طریقے پر ہونا چاہیے۔ اِن تینوں کی مثالیں اوپر گزری۔ مقتضئ زیادت میم ست در تَمَسْكَنَ و مِسْكِيْنٌ محققین صرف کا یہ ضابطہ تمسکن اور مسکینٌ کے اندر میم کی زیادتی کا تقاضا کرتا ہے۔ اور ضابطہ اوپر بیان ہوا کہ کسی حرف کو زائد قرار دینے کے لئے مزید فیه کا مادّہ کے ساتھ کوئی مناسبت ضروری ہے۔ اور وہ مناسبت یا تو دلالت مطابقی کے طریقے پر ہو، یا دلالت تضمنی کے طریقے پر اور یا دلالت التزامی کے طریقے پر۔ پس عَدِّ مولانا عبد العلیؒ آنرا پس شمار کرنا مولانا عبدالعلیؒ کا تَمَسْكَنَ کو، عَد: شمار کرنا از باب تَسَرْبَلَ باب تَسَرْبَلَ یعنی باب تَفَعْلُلْ سے۔ بِاِصالت میم میم کے اصل ہونے کے ساتھ صحیح نیست یہ صحیح نہیں ہے۔

فائده : صاحب شافیه سے مراد علامہ ابن حاجبؒ ہے۔ اور شافیه صرف کی بہت عظیم کتاب ہے۔ صاحب شافیه تَفَعُّلْ و تَفَاعُلْ را از مُلحقات شَمُرْدَه صاحب شافیه نے تفعُّل اور تفاعل کو ملحقات میں شُمار کیا ہے۔ جیسا که تَفَعُّلْ: تَفَعْلُلْ بروزن تَدَحْرُجْ اور تَفَاعُلْ بروزن تَدَحْرُجْ ہے۔ تَفَعُّل میں پہلا عین ساکن ہے اور تفاعل میں

الف ساکن ہے۔ جبکہ تدحرج میں بھی حا ساکن ہے۔ تو تفعّل اور تفاعل کا وزن باب تدحرج کی طرح ہوا۔ جمیع محققین تَخْطِیَۃُ او نمودہ اند تمام محققین نے اُس کی غلطی کا اظہار کیا ہے۔ تَخْطِیَۃٌ بروزن تَفْعِلَۃٌ باب تفعیل کا مصدر ہے۔ ابواب الصرف میں ہم نے پڑھا تھا کہ ناقص اور لفیف سے باب تفعیل کا مصدر تَفْعِلَۃٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسا کہ سَمّٰی یُسَمِّیْ تَسْمِیَۃً اور باب تفعیل کا ایک خاصہ ہے نسبت کرنا ماخذ کی طرف۔ جیسے کَفَّرَ یُکَفِّرُ تَکْفِیْر: کَفَّرَ: کافر قرار دینا۔ یعنی کفر کی طرف نسبت کرنا۔ تو یہاں بھی ایسا ہے "تَخْطِیَۃ " غَلَطی کی طرف نسبت کرنا، یعنی کسی کو غلط قرار دینا۔ اور یہاں تخطیہ خطا کے معنیٰ میں ہے۔ بَہمیں جِہَت: اس وجہ سے کہ ہر چند تَفَعُّلْ و تَفَاعُلْ بروزن رباعی گردیدہ اگرچہ تَفَعُّلْ اور تَفَاعُلْ رباعی کے وزن پر ہوا۔ لیکن دریں ہر دو باب خواص و معانئ زائد ست لیکن ان دونوں بابوں میں خواص اور معانی زائد ہیں نسبت بہ ملحق بہ مُلْحَقْ بہٖ کی بہ نسبت۔ پس مَناطِ الحاق یافتہ نمی شود پس اِلحاق کامدار نہیں پایا گیا۔ کیونکہ الحاق کا مدار تو یہ تھا کہ اور کوئی خاصّہ نہ ہو۔

فائدہ: حضرت استاذی مولوی سید محمد صاحب بریلوی غُفِرَ لَہ ۔غُفرلہٗ : اُن کی مغفرت فرما دی جائے۔ برائے ضبط حرکاتِ مصادر غیر ثلاثی مجرد قاعدہ تقریر فرمودہ اند اُنہوں نے غیر ثلاثی مجرد کے مصادر کے حرکات کو یاد کرنے کے لئے ایک قاعدہ تحریر کیا ہے۔ یہ قاعدہ ثلاثی مزید، رباعی مجرد اور رباعی مزید کے لئے ہیں۔ اور ثلاثی مجرد کے مصادر کے چوالیس اوزان اُس نے نظم میں تحریر کئے ہیں۔ ضَبْط: یاد کرنا۔ اِفادۃً نوشتہ می شود آپ طلباء کو فائدہ کے لئے لکھا جاتا ہے۔ اَفَادَ یُفِیْدُ اِفَادۃً دوسرے کو فائدہ دینا۔

قاعدہ: ہر مصدر غیر ثلاثی مجرد ہر وہ مصدر جو کہ غیر ثلاثی مجرد سے ہو، یعنی ثلاثی مزید سے ہو، رباعی مجرد سے ہو یا رباعی مزید سے ہو۔ کہ درآخرش تا باشد کہ جس کے آخر میں تا ہو، و فا مفتوح بَود اور فا مفتوح ہو۔ ما بعدِ ساکنِ اولش مفتوح باشد پہلے ساکن کا مابعد مفتوح ہے۔ چوں مُفَاعَلَۃٌ جیسا کہ مُفَاعَلَۃٌ اس مصدر میں چاروں شرائط پائی گئی۔ پہلا یہ کہ یہ غیر ثلاثی مجرد ہے، دوسرا یہ کہ آخر میں گول تا ہے، تیسرا یہ کہ فا مفتوح ہے، اور تیسرا یہ کہ پہلے ساکن یعنی الف کے بعد والے حرف عین پر فتحہ ہے۔ جیسا کہ مُقَاتَلَۃٌ مُنَاسَبَۃ و فَعْلَلَۃٌ اس مصدر میں بھی چاروں شرائط پائی گئی۔ پہلا یہ کہ یہ غیر ثلاثی مجرد ہے، دوسرا یہ کہ آخر میں گول تا ہے، تیسرا یہ کہ فا مفتوح ہے، اور تیسرا یہ کہ پہلے ساکن یعنی عین کے بعد والے حرف لام پر فتحہ ہے۔جیسا کہ دَحْرَجَۃٌ و ملحقاتِ آں اور اِن کے جو مُلْحَقَات ہے اُس می بھی اُسی طرح ہوگی۔ یعنی فَعْلَلَۃ کے جو مُلحقات ہے وہ بھی فَعْلَلَۃ کے وزن پر ہے، تو اُس میں بھی پہلے ساکن کے بعد فتحہ پڑھنا ہے۔

و ہر مصدر مذکور اور ہر وہ مصدر کہ جسکو ذکر کیا گیا، یعنی غیر ثلاثی مجرد کے مصادر

(1) پہلی صورت: کہ تا قبل فائے آں باشد کہ تا اُس کے فا سے پہلے ہو و فا مفتوح بَود اور فا مفتوح ہو ما بعد ساکن اولش مضموم باشد اُس کے پہلے ساکن کا مابعد مضموم ہوگا۔ چوں تَقَابُلٌ و تَقَبُّلٌ و تَسَرْبُلٌ و ملحقاتِ آں جیسا کہ تَقَابُل بروزن تَفَاعُل کے اندر، یہ ثلاثی مزید سے مصدر ہے، فا سے پہلے تا ہے، فا مفتوح ہے، اور پہلے ساکن یعنی الف کے بعد با مضموم ہے۔ اسی طرح تَقَبُّلٌ بروزن تَفَعُّلٌ = تَفَعْعُلٌ ہے۔ یہ بھی ثلاثی مزید کا مصدر ہے، فا سے پہلے تا ہے، اور پہلے ساکن یعنی پہلے عین کے بعد دوسرا عین یعنی با مضموم ہے۔ اور اسی طرح

تَسَرْبُلٌ بروزن تَفَعْلُلٌ ہمچوں تَدَحْرُجٌ میں بھی فا سے پہلے تا آیا ہے۔ اور پہلے ساکن یعنی عین کے بعد پہلا لام یعنی با مضموم ہے۔

(2) دوسری صورت: و اگر فا ساکن بَود اور اگر فا ساکن ہو، یعنی غیر ثلاثی مجرد کے مصدر کا فا ساکن ہو، اور فا سے ماقبل تا ہو، تو اس مصدر میں فا کے بعد والا کلمہ ساکن ہوگا۔ ما بعد آں مکسور باشد تو اِس فا کا ما بعد مکسور ہوگا۔ چوں تصریفٌ۔ جیسا کہ تَصْرِیْفٌ بروزن تَفْعِیلٌ۔ یہ غیر ثلاثی مجرد کا مصدر ہے، فا سے پہلے تا ہے، اور فا ساکن ہے، تو اس کا مابعد عین یعنی را مکسور ہے۔

و ہر مصدر کہ ہمزۂ وصل در ابتدا داشتہ باشد اور غیر ثلاثی مجرد کا ہر وہ مصدر کہ شروع میں ہمزہ وصل رکھتا ہو ما بعدِ ساکنِ اَوَّلَش مکسور باشد اُس کے پہلے ساکن کا مابعد مکسور ہوگا۔ چوں اِجْتِنَابٌ و اِسْتِنْصَارٌ و غیر آں جیسا کہ اِجْتِنَابٌ اور اِسْتِنْصَارٌ میں اور اس کے علاوہ میں۔ اِجْتِنَابٌ بروزن اِفْتِعَالٌ اور اِسْتِنْصَارٌ بروزن اِسْتِفْعَالٌ۔ ان بابوں میں ہمزہ وصل ہے۔ اور پہلے ساکن کے بعد والے حروف مکسور ہیں۔ جُز اِفَّعُّلٌ و اِفَّاعُل سوائے اِفَّعُّلٌ اور اِفَّاعُل کے۔ یعنی اِفَّعُّل اور اِفَّاعُل میں یہ قاعدہ نہیں لگے گا۔ آگے مصنفؒ اس کا وجہ ذکر فرما رہے ہیں کہ ان بابوں میں یا قاعدہ کیوں نہیں لگے گا، حالانکہ یہاں بھی ہمزہ وصلی ہے۔ لیکن پہلے ساکن کے بعد والا حرف متوح ہے۔مصنفؒ فرماتے ہیں کہ درال یہ ہمزہ وصل والے باب ہے ہی نہیں۔ یہ تو باب تَفَعُّل اور تَفَاعُل کی فرع ہیں۔ ان ابواب میں تا کو فا کیا اور فا کا فا میں ادغام کیا، پھر شروع میں ہمزہ وصل لائے تو اِفَّعُّل اور اِفَّاعُل ہو گئے۔ پس یہ دونوں ابواب اصلًا ہمزہ وصل والے نہیں ہیں۔ لہٰذا اس پر اعتراض نہیں کیا جا سکتا، کہ یہاں بیان کردہ قاعدہ کیوں نہیں لگا۔ کہ از فروع تَفَعُّلْ و تَفَاعُلْ اند کہ یہ تَفعُّل اور تَفَاعُل کے فروغ ہیں۔ فرع: شاخ اصلی از ابواب ہمزۂ وصل نِیَسْتَنْد یہ اصلی ابواب ہمزہ وصل میں سے نہیں ہے۔

ہر مصدر کہ ہمزۂ قطعی اولش باشد غیر ثلاثی مجرد کا ہر وہ ہمزہ کہ ہمزہ قطعی اُس کے شروع میں ہو۔ اور ہمزہ قطعی صرف ایک باب میں آتا ہے اور وہ ہے باب اِفْعَال۔ ما بعد ساکن اولش مفتوح بَود اُس کے پہلے ساکن کا ما بعد مفتوح ہوگا۔ چوں اِفْعَال جیسا کہ اِفْعَال: اسکے شروع میں ہمزہ قطعی ہے۔ اور پہلے ساکن کے بعد والا حرف یعنی عین مفتوح ہے۔

اب مصنفؒ وجہ ذکر کر رہے ہیں، کہ میں نے ہر قاعدہ میں ساکن کا مابعد کیوں بیان کیا۔

دریں قاعدہ اِس ضابطے میں وجہِ ضبطِ حرکتِ ما بعدِ ساکنِ اول پہلے ساکن کے مابعد کی حرکت کو ضبط کرنے کی وجہ بالخصوص اینست خاص طور پر یہ ہیں۔ کہ خطا در تلفظ ہَمِیں حرف بیشتر از مردم واقع می شود کہ غلطی اسی حرف کے تلفُّظ میں زیادہ تر لوگوں سے واقع ہوتی ہے۔ مردم: لوگ اکثر مناسَبتْ و دیگر مصادر مُفَاعَلَتْ اکثر مُنَاسَبَتْ اور باب مُفَاعَلَة کے دیگر مصادر را بکسر عین انکو عین کے کسرہ کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔ یعنی مُنَاسِبَتْ اور مُفَاعِلَتْ ادا کرتے ہیں۔ و اِجْتِنَاب را بفتح تا اور اِجْتِنَاب کو تا کے فتحہ کے ساتھ یعنی اِجْتَنَابْ ادا کرتے ہیں۔ بر زبان می آرند زبان پر لاتے ہیں۔ یعنی یہی ایک حرف جو پہلے ساکن کے بعد آتا ہے، اس کی ادائیگی میں لوگوں سے غلطی ہوتی ہیں۔ لہٰذا قاعدے میں اسی پر زور دیا گیا۔

قاعدہ : برائے ضبط حرکت عین مضارع معلوم مضارع معلوم کے عین کی حرکت کو ضبط کرنے کے لئے در ابواب غیر ثلاثی مجرد۔ غیر ثلاثی مجرد کے ابواب میں۔

اگر در ماضی تا قبل فا باشد اگر ماضی میں فا سے پہلے تا ہو۔ اور یہ صرف تین باب ہیں، جن میں ماضی کے اندر فا سے پہلے تا ہے۔ باب تَفعُّل، باب تَفاعُل، اور باب تَفعْلُل ۔ عین مضارع مفتوح خواہد بُود تو عین مضارع مفتوح ہوگا۔ جیسا کہ تَفعَّل سے یَتفعَّلُ، تَفَاعَلَ سے یَتَفَاعَلُ، اور تَفعْلَلَ سے تَفعْلَلُ جیسا کہ تَدحْرَجَ سے یَتَدَحْرَجُ۔ سوال یہ کہ یَتَفَعْلَلُ میں تو عین ساکن ہے، حالانکہ آپ نے بتایا کہ اگر ماضی میں فا سے پہلے تا ہو تو مضارع میں عین پر فتحہ ہوگا۔مصنفؒ اسکا جواب آگے دیتا ہے۔ والا اور اگر ایسا نہ ہو، یعنی ماضی میں فا سے پہلے تا نہ ہو۔ مکسور تو پھر مضارع کا عین مکسور ہوگا۔جیسا کہ اَکْرَمَ سے یُکْرِمُ، اب مصنفؒ اُس سوال کا جواب دیتے ہیں۔ کہ رباعی میں جو پہلا لام ہے وہ عین کے حکم میں ہے۔ یعنی پہلا لام مفتوح ہوگا۔ جیسا کہ یَتَفَعْلَلُ میں پہلے لام پر فتحہ ہے۔ و در رباعی و ملحقات کل آں اور رباعی میں اور اُسکے سارے مُلْحَقَات میں لام اول و ہر حرفیکہ بجائے آں باشد حکم عین دارد لامِ اوّل اور ہر وہ حرف جو اُسکی جگہ پر آئیں یعنی لام اوّل کی جگہ پر آئے، وہ عین کے حکم میں ہے۔ یعنی اُس حرف پر فتحہ آئے گا۔ پس در تَفَاعُلْ و تَفَعُّلْ و تَفَعْلُلْ پس باب تَفَاعُل، تَفَعُّل اور تَفَعْلُلْ میں و در ملحقاتَش اور جو اِن کے مُلْحَقات ہیں۔ ما قبل آخر در مضارع معلوم مفتوح باشد مضارع معلوم میں آخر سے جو ماقبل ہے وہ مفتوح ہوگا۔ جیسا کہ یَتَفَعَّلُ، یَتَفَاعَلُ اور یَتَفَعْلَلُ۔ اگر مصنفؒ یوں کہہ دیتے تو بہت بہتر ہوتا، کہ جس باب کے ماضی میں فا سے پہلے صرف تا ہو تو اُسکے مضارع معلوم میں آخر سے ماقبل مفتوح ہوگا۔ تو پھر اس پر کوئی اشکال بھی پیدا نہیں ہوتا۔ و در جملہ ابواب دیگر مکسور اور دوسرے تمام بابوں میں آخر سے ماقبل مکسور ہوگا۔ جیسا کہ اِسْتَخْرَجَ سے یَسْتَخْرِجُ۔ وغیرہ۔

درس 22۔ باب سِوُّم تیسرا باب۔ مصنفؒ نے ابتدا میں بتلایا تھا کہ اس کتاب میں ایک مقدمہ ہے، چار باب ہیں، اور ایک خاتمہ۔ در صرف مہموز و معتلّ و مضاعف مہموز، معتل اور مضاعف کے گردانوں کے بارے میں۔ اِعْتَلَّ یَعْتَلُّ اِعْتِلَالًا باب افتعال سے۔ مشتمل بر سہ فصل تین فصلوں پر مشتمل ہے۔ چوں او سَرْدِ ابواب فارغ شدیم جب ہم ابواب کی تفصیل سے فارغ ہو گئے۔ سَرْد: تفصیل، بیان حالا بقواعد تخفیف و اعلال و ادغام می پَردازِیم تو اب ہم تخفیف اور اعلال اور ادغام کے قوانین میں مشغول ہوتے ہیں۔ حالا: اب، پَرْدَخْتَنْ: مَشْغُول ہونا،می پردازیم: ہم مشغول ہوتے ہیں۔

تغییر ہمزہ را تخفیف گویَند ہمزہ کی تبدیلی کو تخفیف کہتے ہیں۔ چاہے ہمزہ کو حذف کیا جائے، یا ہمزہ کو بدل کر کوئی اور حرف لایا جائے، یعنی جو بھی تبدیلی ہمزہ میں کی جائے اُسے تخفیف کہتے ہیں۔ و تغییر حرف علت را اعلال اور حرف علّت کی تبدیلی کو اعلال کہتے ہیں۔ اعلال کو تعلیل بھی کہتے ہیں۔ نیز کبھی کبھار ہمزہ میں تبدیلی کو بھی تعلیل کہہ دیتے ہیں۔ حرف علّت واو، الف اور یا ہے۔ و در آوُرْدَن اور اندر لانا، دَر: میں یک حرف را ایک حرف کو در دیگرے دوسرے حرف۔ یعنی و مشدد نمودن اور مشَدَّد کرنا را ادغام اسکو ادغام کہتے ہیں۔ یعنی ایک حرف کو دوسرے حرف میں داخل کر کے مشَدِّد بنانا اسکو ادغام کہتے ہیں۔

فصل اوّل در مہموز پہلی فصل مہموز کے بارے میں۔ مشتمل بر دو قسم یہ دو قسموں پر مشتمل ہیں۔

قسم اوّل در قواعد تخفیف ہمزہ پہلی فصل ہمزہ کے تخفیف کے قواعد کے بیان میں۔

یہ جوازی قانون ہے۔ قاعدہ[1]: ہمزہ منفردہ ساکنہ وفقِ حرکت ما قبل خود شَود جوازًا ہمزۂ منفردہ ساکنہ اپنے سے ماقبل حرکت کے مطابق جوازًا ہو جائے گا۔ وفق: مطابق یعنی بعدِ فتحہ الف و بعدِ ضمہ واو و بعدِ کسرۂ یا یعنی وہ ہمزہ منفردہ ساکنہ فتحہ کے بعد الف، ضمہ کے بعد واؤ اور یا کے بعد کسرہ ہو جائے گا۔ چوں رَاسٌ و ذِیْبٌ و بُوْسٌ جیسا کہ رَاسٌ اصل میں رَءْسٌ تھا، ذِیبٌ اصل میں ذئْبٌ اور بُوْسٌ اصل میں بُؤْسٌ تھا۔ ان تینوں مثالوں میں ہمزہ منفردہ ساکنہ ہے، تو اس کو ہمزہ کے ساتھ پڑھنا بھی صحیح ہے اور تخفیف کے ساتھ پڑھنا بھی صحیح ہے۔ رَاسٌ: سر، ذِیْبٌ: بھیڑیا، بُوْسٌ: غریب ہونا، تنگ حال ہونا، جس کے پاس مال نہ ہو۔

یہ وجوبی قانون ہے۔ مصنفؒ اس قاعدہ میں دو ہمزوں کے اکھٹے آنے کا قانون بیان کر رہا ہے۔ جس میں پہلی ہمزہ متحرک ہے اور دوسری ہمزہ ساکن ہے۔ قاعدہ[2]: ہمزہ ساکنہ بعد ہمزہ متحرکہ وجوبًا وفقِ حرکت ماقبل شَود: اگر ہمزہ ساکنہ ہمزہ متحرکہ کے بعد آئے، تو اس ساکن ہمزہ کو وجوبًا اپنے سے ماقبل حرکت کے مطابق ہو جائےگا۔ چوں اٰمَنَ و اُوْمِنَ و اِیْمَانًا جیسا کہ اٰمَنَ اصل میں اَءْمَنَ تھا، یہاں دوسرے ہمزہ کو وجوبًا الف سے بدلا۔ اُوْمِنَ اصل میں اُءْمِنَ تھا،یہاں دوسرے ہمزہ کو وجوبًا واؤ سے بدلا۔ اور اِیْمَانًا اصل میں اِءْمَانًا تھا۔ اِیْمَانًا بروزن اِفْعَالًا یہاں دوسرے ہمزہ کو وجوبًا یا سے تبدیل کریں گے۔ اٰمَنَ بروزن اَکْرَمَ، اُوْمِنَ بروزن اُکْرِمَ۔

یہ جوازی قانون ہے۔ قاعدہ[3]: ہمزۂ منفردہ مفتوحہ بعد ضمہ واو شَود بعد کسرۂ یا جوزًا ۔ہمزہ مفتوحہ منفردہ ضمہ کے بعد جوازًا واؤ ہو جائے گی، اور کسرہ کے بعد جوازًا یا ہو جائے گی۔ چوں جُوَنٌ و مِیَرٌ جیسا کہ جُوَنٌ اصل میں جُؤَنٌ تھا، اور مِیَرٌ اصل میں مِئَرٌ تھا۔ جوازًا اسکو واؤ اور یا سے بدلا گیا۔ جُؤَنْ یہ جمع ہے جُؤنَةٌ کی۔جُؤنَةٌ: عِطرْ دان۔ یعنی وہ صندوقچی جس میں عطر فروش عطر رکھتا ہے۔ مِئَرٌ یہ جمع ہے مِئْرَةٌ کی۔ مِئْرَةٌ: بدلہ، انتقام، دُشمنی

یہ وجوبی قانون ہے۔ یہ قانون دو ہمزہ متحرکہ کے بارے میں ہے، جب دونوں اکھٹے آئیں۔ قاعدہ[4]: در دو ہمزہ متحرکہ دو ہمزۂ متحرکہ میں اگر یکے ہم مکسور باشد اگر ان دونوں میں ایک بھی مکسور ہو، ثانی یا شَود وُجوبًا تو ثانی ہمزہ وجوبی طریقے پر یا ہو جائے گا۔ چوں جَآءٍ و اَیِمَّةٌ جیسا کہ جآءٍ اور اَئِمَّةٌ جَاءَ یہ اجوف بھی ہے، اور مہموز اللام بھی ہے۔ اسکا مادّہ جیم، یا اور ہمزہ ہے۔ اس مادّہ سے فَاعِلٌ وزن پر جَایِئٌ اسم فاعل آتا ہے۔ جب الف اسم فاعل کے بعد واؤ یا "یا" آ جائے تو قائلٌ والے قانون کے مطابق اِسی یا کو ہمزہ سے بدلتے ہیں۔ تو جَایِئٌ سے جَائِئٌ بن گیا۔ پھر جَائِئٌ میں دو متحرک ہمزہ اکھٹے ہو گئے، اور دونوں میں سے ایک مکسور ہے، تو اس صورت میں دوسرا ہمزہ یا بن جائے گا۔ پس جَائِئٌ سے جَائِیٌ ہوا۔ چونکہ یا پر ضمہ ثقیل تھا، تو ضمہ کو گرایا تو جَائِیْنْ بن گیا۔ اب یائے مدّہ اور نون تنوین کے درمیان التقائے ساکنین علی غیر حدّہٖ آیا۔ تو اوّل ساکن یائے مدّہ کو گرایا، تو جَاءٍ بن گیا۔ یہ امام احمد ابن خلیلؒ کا مذہب ہے۔ جبکہ امام سیبویہؒ فرماتے ہیں کہ جَایِئٌ میں یاء اور ہمزہ کے درمیان قَلْبْ ہوا اور جَائِیٌ بن گیا۔ یا پر ضمہ ثقیل تھا تو ضمہ کو گرایا تو جَائِیْنْ ہوا، پھر یا بھی گری اجتماع ساکنین سے تو جَاءٍ ہوا۔ جَاءٍ: آنے والے، اَیِمَّةٌ یہ جمع ہے اِمام کی اَفْعِلَةٌ وزن پر۔ اور اِمَام کا مادّہ ہمزہ،میم اور میم ہے۔ تو اِمَام سے اَفْعِلَةٌ وزن پر اَءْمِمَةٌ بن جائے گا۔ پھر دو میم ایک جنس کے اکھٹے آئے، تو یہاں پہلے میم کا دوسرے میم

میں ادغام کرنا ہے، اور ادغام کے لئے ضروری ہے کہ پہلا حرف ساکن ہو، تو پہلے میم کی حرکت ماقبل میں ساکن ہمزہ کو دیا اور میم کا میم میں ادغام کیا تو اَئِمَّۃٌ بن گیا۔ اب دو ہمزہ اکھٹے ہو گئے اور دونوں متحرک ہیں، تو ثانی ہمزہ کو یا سے بدلیں گے تو اَیِـمَّۃٌ بن گیا۔ ورنہ واو اور اگر ان دونوں میں کوئی ایک پر بھی کسرۃ نہ ہو تو دوسرا ہمزہ واؤ بن جائے گا وُجوبی طریقے پر۔ چوں اَوَادِمُ و اُوَیْمِلُ جیسا کہ اَوَادِمُ اور اُوَیْمِلُ: اُمید کرنا، اَمَلْ:امید۔ اَوادِم یہ جمع ہے آدم کی۔ اصل میں اَئَـادِمُ تھا۔ پھر دو ہمزہ اکھٹے ہوئے، اور دونوں متحرک ہیں، اور دونوں میں سے کسی پر بھی کسرۃ نہیں۔ تو دوسرے ہمزہ کو واؤ سے بدلا تو اَوَادِمُ ہوا۔ اُوَیْمِلُ اصل میں تھا اُئَیْمِلُ یہ متکلم کا صیغہ ہے۔دو ہمزے اکھٹے ہوئے اور دونوں متحرک ہیں، اور دونوں میں سے کسی پر بھی کسرۃ نہیں تو ثانی ہمزہ کو واؤ سے بدلا تو اُوَیْمِلُ ہوا۔

آگے مصنفؒ اپنا مذہب ذکر کر رہے ہیں۔ دیکھو اس ضابطے کے دو حصے تھے۔ ایک وہ حصہ کہ ثانی ہمزہ کو یا سے بدلنا واجب، اور دوسرا حصہ یہ کہ ثانی ہمزہ کو واؤ سے بدلنا واجب۔ مصنفؒ فرماتے ہیں " کہ یا سے بدلنا واجب ہے اگر دونوں میں سے کسی ایک پر کسرہ ہو" یہ والا حصہ وجوبی نہیں بلکہ جوازی ہے۔ اور دلیل دیتے ہے کہ اَئِمَّۃٌ قرآن میں آیا ہے۔ اگر یہ بدلنا واجب ہوتا تو قرآن میں اَیِمَّۃٌ ہوتا۔ اور اِس قانون کا دوسرا حصہ یعنی ثانی ہمزہ کو واؤ سے بدلنا مصنفؒ کے نزدیک بھی واجب ہے۔ صرفیاں ایں قاعدہ را در صورت کسرہ ہَم وجوبی گفتہ اند صرفیوں نے اس قاعدہ کو کسرہ کی صورت میں بھی وُجوبی کہا ہے۔ مگر ایں صحیح نیست مگر یہ صحیح نہیں ہے۔ زیرا کہ در بعضے قراءت متواترہ اس لئے کہ بعض متواتر قراءتوں کے اندر لفظ ائمہ بہمزہ دوم آمدہ لفظ اَئِمَّۃ دوسرے ہمزہ کے ساتھ آیا ہے۔ پس معلوم شد کہ قاعدہ مذکور جوازی ست پس معلوم ہوا کہ مذکورہ قاعدہ جوازی ہے۔ یعنی اس ضابطہ کا پہلا حصہ جوازی ہے۔ اس پر اشکال ہوتا ہے کہ مصنفؒ نے پہلے اس کو وجوبی قرار دیا اور اب اسکو جوازی کہتے ہیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ مصنفؒ نے پہلے عام صرفی علماءؒ کا قول ذکر فرمایا اور آخر میں اپنی رائے دے دی۔ نیز صرفیوں کے نزدیک اس قانون کے دونوں حصے وجوبی ہے۔ یعنی دو متحرک ہمزوں میں سے اگر ایک مکسور ہو تو اس کو یا سے بدلنا واجب ہے، اور دو متحرک ہمزوں میں اگر ایک پر بھی فتحہ نہ ہو تو دوسرے ہمزہ کو واؤ سے بدلنا واجب ہے۔ تو اس پر اشکال ہوتا ہے کہ قرآن مجید میں تو لفظ اَئِمَّۃ دوسرے ہمزہ کے کسرہ کے ساتھ آیا ہے، جبکہ یا سے نہیں آیا۔ تو اس کا جواب صرفی علماءؒ فرماتے ہیں کہ صرف اور صرف لفظ اَئِمَۃ کے اندر یہ قانون جوازی ہے باقی ہر جگہ وجوبی ہے۔

قاعدہ[5] : ہمزہ ہمزہ آئے بعد واو و یائے مدہ واو مدّہ یا یائے مدّہ کے بعد آئے، مدہ کا تعلق واؤ اور یا دونوں سے ہیں۔ زائدہ اور وہ واو مدّہ اور یائے مدّہ زائدہ ہو، یعنی حرف اصلی نہ ہو۔ و یائے تصغیر اور یا ہمزہ یائے تصغیر کے بعد آئے۔ تو یہاں دو صورتیں ہوئی۔ ہمزہ آیا واو مدہ یا یائے مدہ کے بعد اور وہ بھی زائد ہو، اور دوسری صورت یہ ہوئی کہ ہمزہ آیا یائے تصغیر کے بعد۔ خاصّۃٌ سے خُوَیْصَّۃٌ میں یا تصغیر کی ہے۔ اور یہ التقائے ساکنین علیٰ حدّہ ہے۔ کیونکہ اس میں پہلا ساکن یائے تصغیر ہے اور دوسرا ساکن مُدغم ہے، تو یہ اجتماع ساکنین جائز ہے۔ اسی طرح فَارٌّ میں پہلا ساکن الف حرف مدّہ ہے، اور دوسرا ساکن مدغم ہے، تو ساکنین کا یہ اجتماع بھی جائز ہے۔ جنس ما قبل گشتہ تو یہ ہمزہ ماقبل کی جنس ہو جائے گی۔ یعنی اگر ماقبل میں واؤ ہے تو یہ ہمزہ بھی واؤ بن کر واؤ میں مدغم ہو جائے گا۔ اور اگر ماقبل میں یا ہے تو یہ ہمزہ بھی یا سے بدل کر یا میں ادغام کریں گے۔ دراں ادغام یابد

جوازًا اُس میں جوازًا ادغام پا لے گی۔ چوں مَقْرُوَّةٌ و خَطِیَّةٌ و اُفَیِّسٌ جیسا کہ مَقْرُوَّةٌ، خَطِیَّةٌ اور اُفَیِّسٌ۔ مَقْرُوَّةٌ اصل میں مَقْرُوْءَةٌ ہے۔ اس میں ہمزہ آئی واو مدّہ کے بعد، اور یہ واؤ زائد ہے کیونکہ اسکا مادّہ قاف، راء اور ہمزہ ہے۔ تو اس ہمزہ کو واو کر کے واو میں ادغام جائز ہے، تو مَقْرُوَّةٌ بن گیا۔ اور خَطِیَّةٌ یہ اصل میں تھا خَطِیئَةٌ یہاں ہمزہ یائے مدّہ کے بعد آیا، اور یہ یا زائد بھی ہے کیونکہ اس کا مادّہ خا، طا اور ہمزہ ہے۔ تو اس کو یا کر کے یا میں ادغام جائز ہے، تو خَطِیَّةٌ بن گیا۔ اور اُفَیِّسٌ اصل میں تھا اُفَیئِسٌ اور یہ فَأْسٌ کی جمع ہے۔ فَأْسٌ: کلہاڑی۔ اسکو فَاسٌ پڑھنا بھی جائز ہے۔ کیونکہ ہمزہ منفردہ ساکنہ آیا اور اسکو ماقبل کے حرکت کے مطابق حرف علت سے بدلنا جائز ہے۔ فاسٌ کی جمع آتی ہے اَفْؤُسٌ اور اَفْؤُسٌ کی تصغیر جو ہے وہ اُفَیْئِسٌ آتی ہے۔ اور اُفَیْئِس میں یا تصغیر کی ہے۔ یہاں ہمزہ آیا، یائے تصغیر کے بعد آیا، تو اس کو یا سے بدل کر یا میں ادغام جائز ہے۔ لہٰذا اُفَیِّسٌ ہوا۔

قاعدہ[6]: چوں بعد الف مَفَاعِلْ ہمزہ قبلِ یا واقع شود ہمزہ الف مفاعل کے بعد آئے اور یا سے پہلے آئے۔ مَفَاعل وزن سے مراد ہے جمع منتہی الجموع کا صیغہ۔مَفَاعِل اور مَفَاعیل وزن پر جو جمع آئے اُسے جمع منتہی الجموع کہتے ہیں۔مُنْتَہٰی کا مطلب یہ ہے کہ جس پر ایک چیز کی انتہٰی ہوتی ہے۔ اسکو جمع منتہی الجموع اس لئے کہتے ہیں کیونکہ اس پر جمع مکسَّر کی انتہا ہوتی ہے۔ مصنف؁ نے یہاں جمع منتہی الجموع کا صرف ایک وزن مَفَاعِلْ ذکر کیا، اور اس سے وزن صوری مراد ہے۔ یعنی الف سے پہلے دو مفتوح حروف ہوں اور الف کے بعد بھی دو حرف ہوں۔ بیائے مفتوحہ بدل شَود تو یہ ہمزہ یائے مفتوحہ سے بدل جائے گا۔ و یا بالف اور پھر یا الف سے بدل جائے گی۔ یعنی آخری یا جو ہمزہ کے بعد تھی وہ الف سے بدلیں گی۔

اب ہم خَطِیْئَةٍ سے جمع منتہی الجموع بنانا چاہتے ہے، جسکا وزن صوری مَفَاعِل ہو۔ خطیئَةٌ کے آخر سے گول تا گرائے گا، کیونکہ گول تا مفرد کے لئے آتی ہے۔ اب مادّہ "خا، طا، یا اور ہمزہ " رہ گیا۔ تو الف سے پہلے دو مفتوح حروف لانا ہوگا، اور الف کے بعد بھی دو حروف ۔ تو خَطَایِئُ بروزن صوری مَفَاعِلُ بن گیا۔ یہاں خَطَایِئٌ نہیں کہنا، کیونکہ یہ غیر منصرف ہے، اس لئے کہ جمع منتہی الجموع دو سببوں کے قائم مقام ہے۔اور جب الف جمع کے بعد یا آ جائے تو اسکو ہمزہ سے بدلتے ہیں تو خَطَائِئُ بن گیا۔ اب دو ہمزہ اکھٹے آئے اور اس میں ایک مکسور ہے تو دوسرے ہمزہ کو یا سے بدلیں گے، تو خَطَائِیُ بن گیا۔ اب ہمزہ آیا الف مفاعل کے بعد اور یا سے پہلے، تو اس ہمزہ کو یائے مفتوحہ سے بدلیں گے،خَطَایَیُ بن گیا اور پھر آخر والی یا کو الف سے بدلیں گے، کیونکہ یا متحرک ہے اور اس سے ماقبل فتحہ ہے، تو خَطَایَا ہو جائے گا۔ چوں خَطَایَا جمعُ خَطِیْئَةٍ خَطَائِیُ بُود جیسا کہ خَطَایَا جمعُ خَطِیْئَةٍ خَطَائِیُ تھی۔ کتابت کی غلطی سے خَطَائِیٌ پر تنوین آیا ہے۔لیکن یہ درست نہیں کیوکہ یہ غیر منصرف ہے جمع منتہی الجموع کی وجہ سے۔ بسبب وقوع آں اس وجہ سے کہ یہ یا واقع ہوئی تھی، قبلِ طرف طرف سے پہلے، یعنی کنارے سے پہلے، بعد الف جمع الف جمع کے بعد ہمزہ شُد تو یہ یا ہمزہ ہو گئی۔ یعنی خَطَایِئُ میں یا الف جمع کے بعد آئی اور طرف سے پہلے واقع ہوئی، پس اس لئے یہ یا ہمزہ سے بدل گئی اور خَطَائِئُ ہوا۔ پس خطاءِءُ گردید پس خطاءِءُ بن گیا۔ بعد ازاں ہمزہ ثانیہ بقاعدہ جاءٍ یا شد اس کے بعد دوسرا ہمزہ جاءٍ قاعدہ کے مطابق یا ہو گیا، یعنی خَطَائِیُ ہوا۔ پس حسب ایں قاعدہ پس اس قاعدے کے مطابق ہمزہ را یائے مفتوحہ ہمزہ کو یائے مفتوحہ سے بدلا، تو خَطَایَیُ ہوا۔ و یا را الف کردند خَطَایَا شد اور طرف والی یا کو الف کر دیا۔ تو خَطَایَا ہوا۔ یعنی یا متحرک تھی اور اسکا ماقبل ساکن تھا تو اسکو الف سے بدلا اور خَطَایَا ہوا۔

قاعدہ[7] ہمزہ متحرک کہ پسِ حرفِ ساکن ہمزہ متحرک ہو اور حرف ساکن کے بعد آئے، غیر مدہ زائدہ و یاء تصغیر اور وہ جو ساکن ہے وہ مدّہ زائدہ بھی نہ ہو اور یائے تصغیر بھی نہ ہو، بعد نقل حرکتش بَما قبل اس ہمزہ متحرکہ کی حرکت ماقبل کو نقل کرنے کے بعد محذوف شَود جوازًا ہمزہ محذوف ہو جائے گا جواز کے طریقے پر۔ چوں یَسَلُ اس میں یَسْئَلُ پڑھنا بھی جائز اور یَسَلُ پڑھنا بھی جائز۔ و قَدَفْلَحَ اس میں قَدْاَفْلَحَ پڑھنا بھی جائز اور قَدَفْلَحَ پڑھنا بھی جائز۔ یہاں قد علیحدہ لفظ ہے، اور اَفْلح علیحدہ لفظ ہے۔معلوم ہوا یہ قاعدہ ایک لفظ میں بھی جاری ہو سکتا ہے اور دو الفاظ میں بھی جاری ہو سکتا ہے۔نیز اگر ہمزہ اصل ہو تب بھی یہ قاعدہ جاری ہو سکتا ہے جیسا کہ یَسْئَلُ کا ہمزہ اصلی ہے۔ اس کا مادّہ "سین، ہمزہ اور لام" ہے۔ اور اگر ہمزہ زائد ہو جیسا کہ اَفْلَحَ بروزن اَکْرَمَ تو پھر بھی یہ قاعدہ جاری ہو سکتا ہے۔ و یَرْمِیَخَاہ اصل میں یَرْمِیْ اَخَاہُ ہے، رَمیٰ یَرْمِیْ: تیر چلانا، اَخَاہُ: اُسکا بھائی۔ یعنی وہ تیر مار رہا ہے اپنے بھائی کو۔ یَرْمِیْ میں یا مدّہ ہے لیکن زائدہ نہیں۔ یا ساکن ہے اور آگے ہمزہ متحرک ہے، لہٰذا ہمزہ کی حرکت ماقبل میں یائے ساکنہ مدّہ کو دیا، اور ہمزہ کو حذف کیا جوازًا تو یَرْمِیَ خَاہُ یعنی یَرْمِیَخَاہُ ہوا۔ نیز یا پر فتحہ ثقیل نہیں ہوتا۔ اس لئے فتحہ کو برقرار رکھا۔

درس 23۔ اب مصنفؒ قاعدہ[8] میں قاعدہ[7] یعنی یَسَلُ والے قاعدہ کی مزید وضاحت کرنا چاہتا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ افعالِ رؤیت کے اندر یہ قاعدہ وُجُوبی طور پر لگے گا،اور مشتقات رؤیت کے اندر اور باقی ہر جگہ پر جوازی طور پر لگے گا۔ باب رؤیت کا مادّہ "را، ہمزہ اور یا" ہے۔ اور یہ باب فتح سے آتا ہے۔ رَأٰی اصل میں رَأَیَ تھا۔ یَرٰی اصل میں یَرْأَیُ تھا۔ یا متحرک ماقبل فتحہ کو الف سے بدلا، تو یَرْأٰی ہوا۔ پھر ہمزہ کی حرکت ماقبل حرف ساکن کو دیا اور ہمزہ کو وجوبا حذف کیا تو یَرٰی ہوا۔ اور افعالِ رؤیت کے اندر یہ قاعدہ وُجُوبی طور پر اس لئے لگے گا کہ یہ افعال کثرت کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں، اور کثرت تخفیف چاہتا ہے۔ لہٰذا افعال رؤیت کے اندر یہ قانون وجوبی اور باب رؤیت کے اسمائے مشتقات کثرت سے استعمال نہیں ہوتے لہٰذ اسمائے مشتقات کے اندر یہ قانون جوازی ہوگا۔

قاعدہ[8] در یَرٰی و یُرٰی یُرٰی اصل میں یُرْأَیُ تھا۔ پھر یُرْأٰی ہوا، پھر یُرٰی ہوا۔ اور باب افعال سے ماضی معروف بروزن یُکْرِمُ یُرْئِیُ آتا ہے۔ یا پر ضمہ ثقیل ہونے کی وجہ سے گر گیا تو یُرْئِیْ ہوا۔ پھر ہمزہ کی حرکت ماقبل کو نقل کیا اور ہمزہ کو حذف کیا تو یُرِیْ ہوا۔ لہٰذا آپ اسکو مجرد سے یُرٰی و یُرٰی بھی پڑھ سکتے ہیں، اور چاہے تو آپ اسکو یَرٰی و یُرِیْ پڑھ لے۔ ایک کو مجرد کا مضارع معلوم اور دوسرے کو مزید کا مضارع معلوم پڑھ لو۔ و جملہ افعالِ رویت اور باب رؤیت کے تمام افعال میں این قاعدہ بطور وُجوب مستعمل است یہ قاعدہ وُجوب کے طور پر مستعمل ہے۔ نہ در اسمائے مشتقہ از رویت اور باب رؤیت کے اسمائے مشتقات میں یہ قاعدہ وُجوبی نہیں بلکہ جوازی ہے۔ پس در مَرْأًی ظرف و مصدر میمی پس مَرْئًی ظرف اور مصدر میمی جو ہے۔ اسکو مَرْئًی بھی پڑھ سکتے ہیں، اور چاہے تو ہمزہ کی حرکت ماقبل کو نقل کر کے ہمزہ کو حذف کرے تو مَرًی بھی پڑھ سکتے ہیں۔ باب رؤیت کا مصدر رُؤْیَۃٌ بھی آتا ہے، اور مصدر میمی مَرْئًی بھی آتا ہے۔ یہ میم زائد ہے۔ و در مِرْآۃٌ آلہ اور اسم آلہ مِرْآۃٌ کو مِرَاۃٌ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ و در مَرْئِیٌّ اسم مفعول اور مَرْئِیٌّ اسم مفعول میں ہمزہ کی حرکت ماقبل کو نقل کر کے ہمزہ کو حذف کرنا جائز تو مَرِیٌّ پڑھنا بھی جائز ہے۔ حرکت ہمزہ بما قبل دادہ ہمزہ را حذف کردن جائز ست نہ

واجب ان سارے اسمائے مشتقات میں ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دے کر ہمزہ کو حذف کرنا جائز ہے نہ کہ واجب۔
ہر صیغه کی تفصیل اُسکے ساتھ لکھی ہے۔

باب فتح سے رءٰی یَرٰی کی صرف صغیر: اَلرَّءْیُ: دیکھنا

رَءٰی یَرٰی رُؤْیَةً فھو رَاءٍ و رُئِیَ یُرٰی رُؤْیَةً فذاک (مَرْئُوْیٌ) مَرِیٌّ لَمْ یَرَلَم یُرَلَا یَرٰی لَا یُرٰی لن یَرٰی لن یُرٰی الامر منه رَلتُرَلِیَرَ لِیُرَ والنھی عنه لَا تَرَلا تُرَلَا یرلَا یُرَ والظرف منه مَرًی(مَرْءَیٌ) مَرَیَانِ والجمع منه مَرَاءٍ والالة منه مِرًی(مِرْءَیٌ) مِرَیَانِ مِرَاةٌ مِرْءٰۃٌ والجمع مَرْءِیٌ وافعل تفضیل المذکر منه اَرْءٰ (اَرَاءِیُ)اَرْءِیْ والمؤنث منه (رُءْیٰ) (رُءْیَیَاتٌ) (رُءَیٌ) یا متحرک ماقبل فتحه سے رُءٰیْ ہوا پھر الف التقائے ساکنین سے گر گیا تو رُءًی رہ گیا۔391

باب رؤیت کا امر صرف "رَ" ہے۔ اور یه تَرٰی مُخاطَب کے صیغے سے بنتا ہے۔ شروع سے تا گری، اور آخر سے حرف علّت گرا تو صرف "رَ" رہ گیا۔ پھر تَرَیَانِ سے رَیَا، تَرَوْنَ سے رَوْ، تَرَیْنَ سے رَیْ، تَرَیَانِ سے رَیَا، تَرَیْنَ سے رَیْنَ یہاں نون نہیں گرے گی، کیونکه یه ضمیر ہے اور یه ضمیر مبنی ہوتا ہے۔ امر کی گردان: رَ رَیَا رَوْ رَیْ رَیَا رَیْنَ

باب افعال سے اَرٰی یُرِیْ کی صرف صغیر۔

اَرٰی یُرِی اِرَاءَۃً فھو مُرٍ(مُرْءِیٍ سے مُرْءِیْنٌ پھر مُرْءِنْ اور پھر مُرْءٍ) و (اُرْءِیَ: ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دی اور ہمزہ کو حذف کیا) اُرِیَ یُرٰی اِرَاءَۃٌ فذاک مُرْءً (مُرْءَیٌ یا پر ضمه ثقیل تھا، اور پھر یا کو اجتماع ساکنین کی وجه سے گرایا تو مُرْءً ہوا) لم یُرِلم یُرَلَا یُرِی لا یُرٰی (لن یُرْءِیَ) سے لن یُرِیَ (لن یُرْءَیَ) سے لن یُرٰی الامر منه اَرِیْ لتُرَیْ لِیُرِیْ لِیُرَیْ والنھی عنه لَا تُرِیْ لا تُرَیْ لَا یُرِیْ لَا یُرَیْ والظرف منه مُرْءً مُرْءَیَانِ

امر کے صیغے: اَکْرِمْ سے اَرْءِیْ سے اَرِیْ۔ پھر اَرِیَا اَرُوْ، اَرِیْ اَرِیَا اَرِیْنَ

قاعدہ[9] کے لئے تمہید: ہمزہ کی ادائیگی اقصیٰ حلق یعنی حلق کے نچلے حصے سے ادا ہوتی ہے۔ اور ایک ہے ہمزہ کی حرکت۔ ہمزہ پر زبر، زیر اور پیش تینوں حرکات ہو سکتی ہیں۔ نیز ہمزہ پر زبر ہو تو موافق حرف علّت الف ہے، اگر ہمزہ پر زیر ہو تو موافق حرف علت یا ہے اور اگر ہمزہ پر پیش ہو تو موافق حرف علت واو ہے۔

بین بین قریب یه ہے که ہمزہ کو اپنے مخرج اور ہمزہ پر حرکت کے جو موافق حرف علت ہے اُس کے مخرج کے درمیان میں ادا کرنا۔ مثال کے طور پر اگر ہمزہ پر فتحه ہو تو ہمزہ کو اپنے مخرج اور الف کے مخرج کے درمیان میں ادا کرنا، یعنی نه تو پوری طرح ہمزہ ہو اور نه الف ہو۔ یعنی کچھ ہمزہ ہو اور کچھ الف۔ اسی طرح اگر ہمزہ پر زیر ہو تو ہمزہ کو اپنے مخرج اور یا کے مخرج کے درمیان ادا کرنا، یعنی کچھ ہمزہ کی آواز ہو اور کچھ یا کی آواز ہو۔ اسی طرح واو میں بھی ہے۔ جیسا که سَئِمَ میں ہمزہ کو اپنے مخرج اور یا کے مخرج کے درمیان سے ادا کرنا بین بین قریب کہلاتا ہے۔سَئِمَ میں ہمزہ پر کسرہ ہے اور کسرہ کے موافق حرف علت یا ہے۔

بین بین بعید: که ہمزہ کو اپنے مخرج اور ماقبل میں جو حرف ہے اُسکے موافق حرف علّت کے درمیان میں ادا کرنا۔ جیسا که سَئِمَ میں ہمزہ کو اپنے مخرج اور الف کے مخرج کے درمیان سے ادا کرنا بین بین بعید ہے۔ سَئِمَ میں ہمزہ سے ماقبل سین پر فتحه ہے۔ اور فتحه کے موافق حرف علت الف ہے۔

قاعدہ[9]: ہمزہ متحرکه اگر بعدِ متحرکْ باشد ہمزہ متحرکه اگر متحرک حرف کے بعد ہو، یعنی ہمزہ متحرکه آئے اور اس ہمزے کا ماقبل بھی متحرک ہو۔ دراں بین بین قریب و بین بین بعید ہر دو جائز است تو اس میں بینَ بینَ قریب اور بینَ بینَ بعید دونوں جائز ہیں۔ آگے مصنف رح بین بین قریب اور بین بین بعید کی وضاحت کرتا ہے۔

خواندنِ ہمزہ ہمزہ کو پڑھنا میانِ مخرج خود و مخرج حرف علتی اپنے مخرج اور اُس حرف علت کے درمیان میں که وفق حرکتش باشد که جو اُس ہمزہ کے حرکت کے مطابق ہو بین بین قریب ست یه بینَ بین قریب ہے۔ و میان مخرج او و مخرج حرف علت اور ہمزہ کو اپنے مخرج اور اُس حرف علت کے مخرج کے درمیان سے ادا کرنا وفق حرکت ما قبل اور وہ حرف علّت ہمزہ سے ما قبل حرف کے حرکت کے حرف علت کے موافق ہو اُن کے درمیان میں پڑھنا بین بین بعید یه بین بین بعید ہے۔

و بین بین را تسہیل ہم گویند اور بینَ بین کو تسہیل بھی کہتے ہیں۔یعنی تسہیل قریب اور تسہیل بعید۔ مثال سَاَلَ پوچھنا سَئِمَ اُکتا جانا لَؤُمَ ملامت کرنا۔۔ در سَاَلَ سَاَلَ میں ہر دو بین بین دونوں بین بین میں۔ ہمزہ در مخرج خود و الف خوانده خواہد شد ہمزہ اپنے مخرج اور الف کے مخرج کے درمیان ادا کیا جائے گا۔ چه خود ہمزہ ہم مفتوح ست و ما قبلش ہم مفتوح کیونکه خود ہمزہ بھی مفتوح ہے اور ہمزہ کا ماقبل بھی مفتوح ہے۔ و در سَئِمَ اور سَئِمَ میں در بین بین قریب میان مخرج یا و ہمزہ بینَ بین قریب یا اور ہمزہ کے مخرج کے درمیان میں ہے، و در بعید میان مخرج الف و ہمزہ اور بینَ بین بعید میں ہمزہ کو الف اور اپنے مخرج کے درمیان سے ادا کرنا ہے۔ و در لَؤُمَ میان مخرج واؤ و ہمزہ به بین بین قریب ست اور لَؤُمَ میں واؤ اور ہمزہ کے مخرج کے قریب بین بین قریب ہے۔ و میان مخرج الف و ہمزہ بعید اور الف کے مخرج اور ہمزہ کے مخرج کے درمیان بین بین بعید ہے۔

و بعد الف در ہمزہ بین بین قریب جائز است اور اگر الف کے بعد ہمزہ آئے تو اُس میں بین بین قریب جائز ہے۔ جیسے سَائِل میں بین بین قریب جائز ہے۔ اور ہمزہ سے ماقبل والا الف یه تو ہمیشه ساکن ہوتا ہے اور سکون کے موافق تو کوئی بھی حرف علت نہیں، لہٰذا یہاں پر بین بین بعید جائز نہیں۔

قاعدہ[10]: ہمزہ استفہام چوں بر ہمزہ در آید ہمزۂ استفہام جب ہمزہ پر داخل ہو جائے چوں اَءَنْتُمْ دراں جائز است جیسا که اَءَنْتُمْ، تو پھر اس میں جائز ہے که ثانیه را بحرفیکه قاعده تخفیف مقتضی آں باشد بدل کنند که دوسرے ہمزہ کو اُس حرف کے ساتھ که قاعده تخفیف جس کا تقاضا کر رہا ہو اُس کو بدل دیں۔ پس در اَءَنْتُمْ اَوَنْتُمْ سازند پس اَءَنْتُمْ میں اَوَنْتُمْ بنا دیں گے و جائز است اور دوسری صورت یه بھی جائز ہے که ہمزہ را تسہیل کنند قریب یا بعید که ہمزہ میں تسہیل کر دے قریب یا بعید و جائز است اور تیسری صورت یه بھی جائز ہے که میانِ ہمزتین الف متوسط بیارند که دونوں ہمزوں کے درمیان ایک الف متوسّط لے آئیں۔ اٰاَنْتُمْ گویند تو آءَنْتُمْ کہیں گے۔

اس قانون میں یه بات یاد رکھو که جس لفظ پر ہمزہ استفہام آیا ہے، اُس کا ہمزہ قطعی ہونا چاہیے۔ اگر ہمزہ وصلی ہو تو پھر یه قانون نہیں لگے گا۔ اگر ہمزہ وصلی آیا تو پھر اس میں تین صورتیں ہیں۔ یا تو ہمزہ وصلی پر فتحه ہوگا، یا کسرہ ہوگا یا ضمه ہوگا۔ اگر اُس ہمزہ وصلی پر پیش یا زیر ہوئی تو وہ ہمزہ گر جائے گا۔ اور اگر اُس ہمزہ وصل پر زبر ہوئی تو پھر وہ الف سے بدل جائے گا۔ جیسے اَلْ اٰنَ : اَلْاٰنَ شروع میں جو ہمزہ وصل ہے، اس پر زبر ہے اب اس پر ہمزہ استفہام لاؤ تو اس کو پھر اٰلْاٰنَ پڑھیں گے۔ اور اگر ہمزہ پر کسرہ ہو، جیسا که اِطَّلَبَ اور اس پر ہمزہ استفہام آ جائے تو اَطَّلَبَ ہو جائے گا، اور ہمزہ وصلی گرے گا۔

قسم دوم در گردانہائے مہموز۔ دوسری قسم مہموز کی گردانوں کے بارے میں

مہموز فا از باب نصر اَلْاَخْذُ گرفتن پکڑنا اَخَذَ یَأْخُذُ اَخْذًا فَهُوَ اٰخِذٌ وَ اُخِذَ یُؤْخَذُ اَخْذًا فهو مَاْخُوْذٌ الامر منه خُذْ والنهی عنه لَا تَاْخُذْ الظرف منه مَاْخَذٌ والاٰلة منه مِیْخَذٌ مِیْخَذَةٌ مِیْخَاذٌ و تثنِیَتُهما مَاْخَذَانِ و مِیْخَذَانِ والجمع منهما مَآخِذُ و مَآخِیْذُ افعل التفضیل منه اٰخَذُ والمؤنث منه اُخْذٰی و تثنیتهما اٰخَذَانِ و اُخْذَیَانِ و الجمع منهما اٰخَذُوْنَ و اَوَاخِذُ و اُخَذٌ و اُخْذَیَاتٌ۔

یَأْخُذُ کو یَاخُذُ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ اس میں ہمزہ منفردہ ساکنہ کو ماقبل کے حرکت کے مطابق حرف علّت سے بدلنا جائز ہے۔ یَأْخُذُ کی گردان میں واحد متکلم کا صیغہ اَءْخُذُ آتا ہے۔ تو وجوبًا اسکو اٰخُذُ پڑھنا ہے۔ کیونکہ جب ہمزہ ساکنہ ہمزہ متحرکہ کے بعد ہو تو اسکو ماقبل کے حرکت کے مطابق حرف علت سے بدلنا واجب ہے۔ اور اَءْخُذُ میں ہمزہ سے ماقبل فتحہ ہے تو ہمزہ ساکنہ کو الف سے بدلنا واجب ہے۔

امر ایں باب که خُذْ امده بر خلاف قیاس است اَمر اس باب کا جو کہ خُذ آیا ہے، خلافُ القیاس ہے۔

قیاس مقتضی آں بود قیاس اس بات کا تقاضا کررہا تھا که اُوْخُذْ می آمد کہ اُوْخُذْ آتا۔ بِإبدال ہمزہ دوم بَواو دوسرے ہمزہ کو واؤ سے بدلتے ہوئے۔ بقاعدہ اُوْمِنَ اُوْمِنَ والے قاعدہ سے۔ تَاْخُذُ سے علامت مضارع گرا دو اور آخر میں جزم دیا تو اْخُذْ رہ گیا۔ پھر شروع میں ہمزہ وصل مضموم لایا کیونکہ باب نصر ہے، تو اُئْخُذْ ہوا۔ تو دو ہمزہ جمع ہوئے اس میں دوسرے ہمزہ کو وجوبًا ماقبل کے حرکت کے مطابق حرف علّت سے بدلنا واجب ہے تو اُوْخُذْ بنا۔

و ہمچنیں اور اسی طرح امر اَکَلَ یَاْکُلُ ہم کُلْ آمده اَکَلَ یَاْکُلُ کا امر بھی کُلْ آیا ہے۔ ۔ خُذ اور کُل میں خُذ اور کُل واجب ہیں۔ وہاں پر اُوْخُذ اور اُوْکُلْ جائز نہیں۔

و در امرِ اَمَرَ یَاْمُرُ حذف ہمزتین و ابقای ہر دو ہم جائز ست اور اَمَرَ یَاْمُرُ کے امر میں دونوں ہمزوں کو حذف کرنا اور اُن دونوں ہمزوں کو باقی رکھنا بھی جائز ہے۔ یعنی امر اصل میں اُءْمُرْ تھا۔ دونوں ہمزوں کو حذف کرو تو مُرْ رہ جائے گا۔ اور دونوں ہمزوں کو باقی رکھنا یعنی اُءْمُر سے اُوْمُرْ یہ بھی جائز ہے۔ مُرْ و اُوْمُرْ ہر دو آمده تو مُرْ اور اُوْمُرْ دونوں آئے ہیں۔ اگر کلام کے شروع میں آئے تو پھر مُرْ افضل ہے، اور اگر کلام کے درمیان میں آئے تو پھر اُوْمُرْ افضل ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے، مُرُوا صِبْیَانَکُمْ بالصَّلٰوۃِ اِذا بَلَغُوْا سَبعًا واضربُوهُم علیہا اذا بلغُوا عَشْرًا۔ تو دیکھو مُرُوا بغیر ہمزہ کے ہے۔ اور اگر درمیان میں ہو تو پھر ہمزہ کے ساتھ ہوگا جیسا کہ قرآن مجید میں آیا ہے، "وَاْمُرْ اَهْلَکَ بِالصلوٰۃِ"۔ اصل میں اُءْمُرْ تھا ۔ اس پر واو داخل ہوا تو ہمزہ وصل گر گیا اور وَاْمُرْ رہ گیا۔

در صیغ مضارع معلوم ایں باب اس باب کے مضارع معلوم کےصیغوں میں غیر واحد متکلم واحد متکلم کے صیغے کے علاوہ قاعدۂ رَاْسٌ جاری ست اُس میں رَاسٌ والا قانون جاری ہے۔رَاسٌ اصل میں رَأْسٌ تھا۔ یہ جوازی قانون ہے۔ یَأْخُذُ کو یَاخُذُ پڑھ سکتے ہو۔ الخ جبکہ واحد متکلم کے صیغے میں اٰمَنَ کا قانون جو کہ وجوبی ہو وہ لگتا ہے۔ واحد متکلم کا صیغہ اصل میں اَءْخُذُ تھا۔ پھر وجوبًا اٰخُذُ ہوا۔ و در مفعول و ظرف ہم اور مفعول اور ظرف میں بھی راسٌ والا قانون جاری ہے۔ مفعول مَاْخُوْذٌ تھا اسکو مَاخُوْذٌ پڑھنا جائز ہے، اور ظرف مَاْخَذٌ اسکو مَاخَذٌ پڑھ سکتے ہو۔ و در آله قاعدہ بِیْرٌ اور اسم آلہ میں بِیْرٌ والا قانون جاری ہے۔ اسم آلہ مِاْخَذٌ ہے۔ تو اسکو مِیْخَذٌ پڑھ سکتے ہو۔

و در مضارع مجہول غیر واحد متکلم اور جو مضارع مجہول ہے علاوہ واحد متکلم کے قاعدۂ بُوْسٌ اُن میں بُوْسٌ والا قانون جاری ہے۔ جیسا کہ بُوْسٌ اصل میں بُؤْسٌ تھا۔ اسی طرح یُأْخَذُ کو یُوْخَذُ پڑھنا بھی جائز ہے۔ و در واحد متکلم مضارع معروف اور واحد متکلم جو مضارع معروف کا ہے۔ یعنی اٰخُذُ اس میں اَءْخُذُ نہیں پڑھ سکتے و افعل التفضیل قاعدۂ اٰمَنَ اور اسم تفضیل میں اٰمَن کا قاعدہ جاری ہے۔ یعنی وجوبی ہے۔ اسم تفضیل اصل میں اَءْخَذُ تھا۔ پھر اٰمَنَ کے وجوبی قاعدے کے مطابق اٰخُذُ ہوا۔ و در جمع آں قاعدہ اَوَادِمُ اور اسم تفضیل کی جمع میں اَوَادِمُ والہ قاعدہ جاری ہے۔ اسم تفضیل کا جومع اَوَاخِذُ اصل میں اَءَاخِذُ تھا۔ پھر دوسرے ہمزہ کو واؤ سے تبدیل کیا تو اَوَاخِذُ ہوا۔ و در واحد متکلم مضارع مجہول قاعدہ اُوْمِنَ اور مضارع مجہول کے واحد متکلم کے صیغہ میں اُوْمِنَ والا قاعدہ لگے گا۔ یہاں اُءْخَذُ نہیں پڑھ سکتے۔ بلکہ اُوْمِنَ والے وجوبی قانون کے مطابق اُوْخَذُ پڑھنا ہے۔ تعلیلات ہمہ فہمید اِن سب کی تعلیلات کو سمجھ کر بر زبان باید آورد زبان پر لانا چاہیے۔

مہموز فا از باب ضرب اَلْاَسْرُ بند کردن قید کرنا۔ اَسَرَ یَأْسِرُ اَسْرًا الخ۔

تعلیلات صیغ بقیاس باب اَخَذَ باید فہمید صیغوں کی تعلیلات باب اخذ پر قیاس کرتے ہوئے سمجھ لینا چاہیے۔ جیسے وہاں تعلیلات ہوئی تھی ویسے یہاں پر بھی تعلیلات ہوں گی۔ جُزاینکہ علاوہ اسی کے در امرِ آں کہ اِیْسِرْ ست اِس کے امر میں جو کہ اِیْسِر ہے۔ قاعدۂ اِیْمَانٌ جاری شدہ اس میں اِیْمَانٌ والا قاعدہ جاری ہوا ہے۔ اِیْسِرْ مضارع معلوم کے واحد مخاطب کے صیغے تَأْسِرُ سے بنا ہے۔ تا علامت مضارع کو حذف کیا، اور آخر کو جزم دیا، پھر شروع میں ہمزہ وصل مکسور لایا تو اِءْسِرْ ہوا۔ پھر اِیْمَانٌ قاعدہ وجوبی کے مطابق اِیْسِرْ ہوا۔ دیگر ابواب ثلاثی مجرد را ثلاثی مجرد کے جو دوسرے ابواب ہیں اُنکو بھی بہمین وضع اسی طریقے سے باید گردانید دُہرا لینا چاہیے۔

مہموز فا از باب افتعال اَلْاِیْتِمَارُ فرمانبرداری کردن فرمان برداری کرنا، کسی کا حکم ماننا، مشورہ کرنا۔
اِیْتَمَرَ یَأْتَمِرُ اِیْتِمَارًا فھو مُؤْتَمِرٌ و اُوْتُمِرَ یُؤْتَمَرُ اِیْتِمَارًا فھو مُؤْتَمَرٌ الامر منہ اِیْتَمِرْ والنہی عنہ لَا تَأْتَمِرْ الظرف منہ مُؤْتَمَرٌ۔

در ماضی معلوم و امر حاضر معروف و مصدر قاعدۂ اِیْمَانٌ جاری شدہ ماضی معلوم، امر حاضر معروف اور مصدر میں ایمانٌ والا قانون جاری ہوا ہے۔ ماضی معلوم کا پہلا صیغہ اصل میں اِءْتَمَرَ ہے لیکن اس کو اِیْتَمَرَ پڑھنا واجب ہے۔ امر حاضر معلوم کا پہلا صیغہ تَأْتَمِرُ سے بنا ہے۔ تا علامت مضارع کو حذف کیا، اور آخر کو جزم دیا، پھر شروع میں ہمزہ وصل مکسور لایا تو اِءْتَمِرْ بنا۔ اسکو اِیْتَمِرْ پڑھنا واجب ہے۔ مصدر اِءْتِمَارٌ کو بھی اِیْتِمَارٌ پڑھنا واجب ہے۔ ان سب میں ثانی ہمزہ کو یا سے بدلا کیوں کہ ماقبل میں کسرہ تھ۔ و در ماضی مجہول قاعدہ اُوْمِنَ اور ماضی مجہول میں اُوْمِنَ والا قاعدہ جاری ہوا ہے۔ ماضی مجہول کا پہلا صیغہ اُوْتُمِرَ اصل میں اُءْتُمِرَ تھا۔ ہمزہ کو واؤ سے بدلا کیونکہ ماقبل میں ضمہ ہے، اور یہ بدلنا واجب ہے، کیونکہ دو ہمزہ اکھٹے آ رہے ہیں۔

و در مضارع معلوم قاعدۂ راسٌ اور مضارع معلوم میں راسٌ والا قاعدہ۔ جیسا کہ یَأْتَمِرُ اس میں یَاتَمِرُ پڑھنا جائز ہے۔الخ۔۔ و در مجہول و فاعل و مفعول و ظرف قاعدۂ بُوْسٌ اور مضارع مجہول، اسم فاعل، اسم مفعول اور ظرف میں بُوْسٌ والا قاعدہ لگے فا۔ مضارع مجہول جیسا کہ یُؤْتُمرَ الخ میں یُوْتُمِرَ پڑھنا جائز ہے۔ اور

اسم فاعل مُؤْتَمِرٌ میں مُؤْتَمِرٌ پڑھنا جائز ہے، اسم مفعول مُؤْتَمَرٌ میں مُؤْتَمَرٌ پڑھنا جائز ہے، اور اسم ظرف مُؤْتَمَرٌ میں بھی مُؤْتَمَرٌ پڑھنا جائز ہے۔

مہموز فا از باب استفعال اَلْاِسْتِیْذَانُ اِذن خواستن اجازت مانگنا اِسْتَاْذَنَ یَسْتَاْذِنُ اِسْتِیْذَانًا الخ صیغ ایں باب و دیگر ابواب ثلاثی مزید اس باب کے صیغیں اور ثلاثی مزید کے دیگر جو ابواب ہیں اُن کے صیغیں بقیاس صیغ سابقہ باید فہمید اُن کو بھی سابقہ صیغوں پر قیاس کرتے ہوئے سمجھ لینا چاہیے۔ بر آوردن تعلیلات آں دشوار نیست اُن کے تعلیلات کو نکالنا مشکل نہیں ہے۔ بر آوردن: نکالنا

فائدہ در مہموز عین از ثلاثی مجرد ثلاثی مجرد سے جو مہموز العین ہے اُس میں بصیغ ماضی قاعدہ بین بین جاری ست ماضی کے صیغوں میں بینَ بین کا قاعدہ جاری ہے۔ جیسے سَاَلَ مہموز العین ہے اس میں بین بین قریب اور بعید دونوں جاری ہو سکتا ہے۔ و در مضارع و امر قاعدہ یَسْئَلُ اور مصارع اور امر میں یَسْئَلُ والا قاعدہ جاری ہے۔ مہموز العین سے مضارع یَسْئَلُ میں یَسَلُ پڑھنا جائز ہے۔ امر کا صیغہ اِسْئَلْ کو تَسْئَلُ سے بنایا۔ پھر ہمزہ کی حرکت ماقبل میں سین کو دے کر ہمزہ کو حذف کیا، نیز ہمزہ وصلی بھی گرایا تو سَلْ بن گیا۔

زَأَرَ یَزْئِرُ از ضرب ست : شیر کا دھاڑنا۔ شیر کے آواز کو زَئِیْرٌ کہتے ہے۔ یَزْئِرُ میں یَزِرُ الخ بھی جائز ہے۔اُستاد کو چاہیے کہ ہر ہر صیغے کی گردان طلباء سے یَسْئَلُ والے قانون کے ساتھ بھی اور یَسْئَلُ والے قانون کے بغیر بھی سنے۔ و سَاَلَ یَسْاَلُ از فتح پوچھنا یا مانگنا، اسی سے سُؤَال ہے:۔ یَسْاَلُ کو یَسَلُ پڑھنا جائز ہے آخر تک۔ و سَئِمَ یَسْاَمُ از سَمِعَ اُکتا جانا: یَسْاَمُ میں یَسَمُ پڑھنا جائز ہے آخر تک۔ و لَؤُمَ یَلْؤُمُ از کَرُم : کسی کو ملامت کرنا۔ یَلْؤُمُ میں یَلُمُ پڑھنا جائز ہے۔ اس باب کَرُم سے مجہول کے صیغیں اور اسم مفعول نہیں آتے۔

درامر بر وقت اجرائے قاعدہ یَسْاَلُ ہمزۂ وصل ساقط خواہد شد امر میں جس وقت اُس میں یَسْاَلُ کے قاعدے کو جاری کیا جائے تو ہمزہ وصل ساقط ہو جائے گا۔ در اِزْءِرْ زِرْ تو اِزْئِرْ میں زِرْ پڑھیں گے۔ و در اِسْئَلْ سَلْ خواہند گفت اور اِسْئَلْ میں سَلْ کہیں گے۔ و در اِسْاَمْ سَمْ و در اُلْؤُمْ لُمْ اور اِسْاَمْ میں سَمْ اور اُلْؤُمْ میں لُمْ کہیں گے۔

گردانہائے اینہا را ان کی گردانوں کو بایں وضع ضبط باید کرد اِس طریقے سے یاد کرنا چاہیے۔ مثلاً زِرْ زِرَا زِرُوْا زِرِیْ زِرْنَ زِرَا کو دوسری دفعہ ذکر نہیں کیا۔ سَلْ سَلَا سَلُوْا سَلِیْ سَلْنَ یہاں بھی سَلَا کو دوبارہ ذکر نہیں کیا۔ لُمْ لُمَا لُمُوْا لُمِیْ لُمْنَ یہاں بھی لُمَا کو دوسری مرتبہ ذکر نہیں کیا۔

در مہموز عین از ابواب ثلاثی مزید ہم بریں قیاس قواعد جاری باید کرد مہموز عین ابواب ثلاثی مزید فیہ سے، اُن کو بھی اِسی طریقے پر اُن میں قواعد جاری کرنی چاہیے۔

فائدہ: در مہموز لام باکثر صیغ چوں قَرَءَ یَقْرَءُ قاعدہ بین بین ست مہموز لام کے اکثر صیغوں میں جیسے قَرَءَ یَقْرَءُ اِن میں بینَ بین قریب اور بین بین بعید کا قاعدہ ہے۔ و در واحد ماضی مجہول چوں قُرِئَ قاعدہ مِیَرٌ اور ماضی مجہول کے واحد میں جیسا کہ قُرِءَ میں مِیَرٌ کا قاعدہ جاری ہوگا۔ مِیَرٌ کا قانون جوازی ہے۔ اگر ہمزہ مفتوحہ سے پہلے کسرہ ہو تو اس ہمزہ کو یا سے بدلیں گے، اور اگر ہمزہ مفتوحہ سے پہلے ضمہ ہو تو اس ہمزہ کو واؤ سے بدلیں گے۔ تو قُرِءَ کو قُرِیَ پڑھ سکتے ہے۔ قُرِئَا کور قُرِیَا پڑھ سکتے ہیں۔ و در امرُ و جمیع صیغ مضارع مجزوم

اور امر میں اور مضارع مجزوم کے سارے صیغوں میں قاعدہ ہمزہ منفردہ ساکنہ اِن صیغوں میں ہمزہ منفردہ ساکنہ والا قانون لگے گا۔ یہ جوازی قانون ہے۔ یعنی ہمزہ ساکنہ منفردہ کو اپنے ماقبل والے حرکت کے موافق حرف علّت سے بدل سکتے ہو۔ پس در اِقْرَءْ و لَمْ یَقْرَءْ پس اِقْرَءْ میں اِقْرَا اور لَمْ یَقْرَءْ میں لَم یَقْرَا پڑھ سکتے ہیں۔ ہمزہ الف شود اِن صیغوں میں ہمزہ الف ہو جائے گی۔

و در اُرْدُءْ و لم یَرْدُءْ واو اور اُرْدُءْ اور لم یَرْدُءْ میں ہمزہ واو ہو جائے گا۔ رَدُءَ یَرْدُءُ : ردّی ہونا: مہموز اللام ہے باب کَرُمَ سے۔ اسکا امر اُکْرُمْ یعنی اُرْدُءْ آتا ہے۔ و در مکسور العین یا اور مکسور العین میں وہ ہمزہ یا ہو جائے گا۔یعنی مہموز اللام میں اگر عین کلمہ مکسور ہوتا تو پھر یہ ہمزہ یا سے بدلتا۔ و در ابواب ثلاثی مزید فیہ اور ثلاثی مزید فیہ کے ابواب میں از مہوز عین و مہموز لام مہموز عین اور مہموز لام سے بقواعد مذکوز بالا اُوپر ذکر کئے گئے قواعد کے ساتھ تعلیلات صِیَغ صیغوں کی تعلیلات میباید آوَرْد اُنکو کرنا چاہیے۔ اشکالی ندارد اس میں کوئی مشکل نہیں۔

فصل دوم در معتل مشتمل بر پنج قسم دوسری فصل معتل کے بارے میں پانچ قسموں پر مشتمل ہے۔

قسم اول[1] در قواعد معتل پہلی فصل معتل کے قوانین کے بارے میں

قاعدہ[1] ہر واؤ کہ میانِ علامت مضارع مفتوحہ و کسرۂ ہر وہ واو جو علامت مضارع مفتوحہ اور کسرہ کے درمیان آئے یا فتحۂ کلمہ کہ عین یا لامش حرف حلق باشد واقع شود یا ہر وہ واؤ علامت مضارع مفتوح اور ایسے کلمہ کے فتحہ کے درمیان آئے جسکا عین کلمہ یا لام کلمہ حرف حلق ہو۔ بیفتد تو ان دونوں صورتوں میں واؤ گر جائے گا۔ چوں یَعِدُ و یَهَبُ و یَسَعُ جیسا کہ یَعِدُ، یَهَبُ اور یَسَعُ جو کہ اصل میں یَوْعِدُ، یَوْهَبُ اور یَوْسَعُ تھے۔

باقی صرفی علماءؒ نے اس قانون کو اس طرح بیان کیا تھا۔ " اگر یائے مفتوحہ اور کسرہ لازم کے درمیان مضارع میں واؤ آ جائے تو یہ واؤ ساقط ہو جائے گا"۔ جیسا کہ یَعِدُ اصل میں یَوْعِدُ تھا۔ اس پر اشکال یہ ہوا کہ تَعِدُ، اَعِدُ اور نَعِدُ میں واؤ کیوں گرا۔ تو اُن مصنفینؒ نے جواب دیا کہ یا میں یہ قاعدہ اصل ہے اور باقی صیغیں اس کے تابع ہے تا کہ پورا گردان ایک جیسا ہو جائے۔ تو مصنفؒ اس کا بیان کرتا ہے کہ یہ بے جا بات کو لمبا کرنا ہے۔ نیز اُن مصنفینؒ پر پھر یہ اشکال ہوا کہ یَهَبُ اور یَسَعُ میں واؤ کیوں گرا، تو اُنہوں نے جواب دیا کہ یَهَبُ اور یَسَعُ اصل میں یَوْهِبُ اور یَوْسِعُ تھے۔ یَهَبُ میں ھا حروف حلق میں سے ہیں اور ثقیل ہے، نیز اس پر کسرہ بھی ثقیل ہے۔۔ تو ھا کے کسرہ کو فتحہ سے بدلا تا کہ اس کا ثقل کم ہو جائے۔ اور یَوْسِعُ میں عین حرف حلق میں سے ہے اور ثقیل ہے تو سین کے کسرہ کو فتحہ سے بدلا تا کہ ثقل تھوڑا کم ہو جائے۔ تو صاحب علم الصیغه بیان فرماتے ہیں کہ ان سے بات بے فائدہ لمبی ہو جاتی ہے۔

اینکہ یہ بات کہ اصل قاعدہ در یا تقریر میکنُند اَصْلِ قاعدہ اُس کے یا میں تقریر کرتے ہیں۔ و دیگر صیغ مضارع را تابع میگردانند اور مضارع کے باقی صیغوں کو اُنکے تابع شمار کرتے ہیں۔ تطویل لا طائل ست یہ بات کو بے جا لمبا کرنا ہے۔ تطویل: لمبا کرنا، لا طائل: بے فائدہ و ہمچنین در یَهَبُ وغیرہ اور اسی طرح یَهَبُ جیسے لفظوں میں۔ قائل بایں معنی شدن اس بات کا قائل ہونا کہ اینہا دراصل مکسور العین بودند کہ یہ اصل میں مکسور العین تھے۔ برعایت حرف حلق عین را فتحہ دادند پھر حرف حلق کی رعایت کرتے ہوئے عین کلمہ کو

فتحہ دیا تکلف بارد ست یہ ٹھنڈا تکلف ہے۔یعنی بے فائدہ تکلف ہے۔ تقریر درست برائے قاعدہ ہمین ست صحیح تقریر قانون کے لئے یہی ہے کہ کردیم جو ہم نے کی۔ و صاحب منظوم نیک ایں تقریر را نوشتہ اور منظومِ نیک کے مصنف نے یہ تقریر لکھی ہے۔ مصنفؒ بتلانا یہ چاہتے ہیں کہ یہ تقریر میں نے منظوم نیک کتاب سے لی ہے اور اس پر کوئی اشکال بھی نہیں ہوتا۔

یعنی نہ اِس پر تعد اعد والا اشکال ہوتا ہے اور نہ یھب یسع والا اشکال ہوتا ہے۔

لیکن مصنفؒ کے اس قانون پر بھی اشکال ہوتا ہے۔ جیسا کہ وَسِخَ یَوْسَخُ وَسَخًا میں یَوْسَخُ کے اندر واؤ علامت مضارع مفتوحہ اور ایسے کلمہ کے فتحہ کے درمیان آیا ہے جس کا عین کلمہ حرف حلق میں سے ہے۔ اور اسی طرح وَجِعَ یَوْجَعُ وَجَعًا میں بھی مصنفؒ کا بیان کردہ قاعدہ نہیں لگتا۔ پس دوسرے مصنفینؒ پر یھب اور یسع کا اعتراض ہوتا تھا لیکن یَوْسَخُ اور یَوْجَعُ والا اعتراض نہیں ہوتا تھا۔ جبکہ صاحب علم الصیغہ پر یھب اور یسع کا اعتراض تو نہیں ہو سکتا، البتہ یَوْسَخُ اور یَوْجَعُ کا اعتراض ہو سکتا ہے۔

درس 25۔ عِدَةٌ کا قانون:یہ وُجوبی قانون ہے۔ قاعدہ: واوِ فائے مصدر مصدر کے فا کی واو، یعنی مصدر کا صیغہ ہو، اور فا کلمہ کی جگہ واو آئے۔ کہ بروزن فِعْلٌ باشد اور وہ مصدر فِعْلٌ وزن پر بیُفتد وہ واو گر جاتی ہے۔ و عین کسرہ یابَد اور عین کسرۃ پا لیتا ہے۔ یافتن: پا لینا، یابد: پالے مگر در مفتوح العین گاہے فتحہ دِہند مگر مفتوح العین میں کبھی فتحہ دے دیتے ہے۔ فِعْلٌ مصدر میں تو عین کلمہ ساکن ہے۔ یہاں مفتوح العین سے مراد مضارع کا مفتوح العین ہونا ہے۔ جیسا کہ وِسْعٌ سے سَعَةٌ ۔یہاں سِعَةٌ بھی جائز ہے۔ کیونکہ اسکا مضارع مفتوح العین ہے۔ یہ باب سمع سے ہے۔ وَسِعَ یَسَعُ ۔۔ و تاء عوض در آخر بیُفزایند اور تائے عوض آخر میں بڑھا دیتے ہے۔ چوں عِدَةٌ و زِنَةٌ و سَعَةٌ کہ دراصل وِعْدٌ وِزْنٌ وِسْعٌ بُود۔ یاد رکھئے کہ پورے کلام عرب میں جہاں بھی گول تا آئے اُس کا ماقبل مفتوح ہوگا۔

یہ وُجوبی قانون ہے۔ قاعدہ: واو ساکن غیر مُدغم بعد کسرہ یا شود وہ واو جو ساکن ہو، اور غیر مُدغم ہو، کسرہ کے بعد یا ہو جائے گا۔ چوں مِیْعَادٌ نہ اِجْلِوَّاذٌ مِیْعَادٌ اصل میں مِوْعَادٌ تھا۔ یہاں واؤ ساکن غیر مدغم ہے اس لئے واو کو یا سے تبدیل کیا، تو مِیْعَادٌ ہوا۔ اس کا مادّہ واو، عین اور دال ہے۔ اور اِجْلِوَّاذٌ میں یہ قاعدہ جاری نہیں ہو سکتا کیونکہ واو یہاں مُدغم ہے۔ و یائے ساکن غیر مدغم بعد ضمہ واو شَود وہ یا جو ساکن ہو اور غیر مدغم ہو، تو ضمہ کے بعد واو ہو جائے گی۔ چوں مُوْسِرٌ نہ مُیَّزَ مُوْسِر یُسَرْ سے ہے یعنی آسانی۔ مُوْسِرٌ اصل میں مُیْسِرٌ تھا۔ یہاں یا ساکن غیر مدغم ہے تو اسکو واو سے بدلا تو مُوْسِرٌ ہوا۔ مُوْسِر: مالدار۔ اور مُیِّزَ میں یہ قاعدہ جاری نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہاں یا مدغم ہے۔ و الف بعد ضمہ واو شود اور الف ضمہ کے بعد واو ہو جائے گا۔ الف میں کوئی شرط نہیں۔ کیونکہ الف پر کوئی حرکت آ ہی نہیں سکتی۔ چوں قُوْتِلَ جیسا کہ قُوْتِلَ۔ قَاتَلَ باب مُفَاعَلَة سے ماضی معروف کا صیغہ ہے۔ اور قُوْتِلَ ماضی مجہول ہے۔ و بعد کسرہ یا اور کسرہ کے بعد الف یا ہو جاتا ہے۔ چوں مَحَارِیْبُ جیسا کہ مَحَارِیْبُ۔ یہ مِحْرَابْ کی جمع ہے۔مَحَارِیْب بروزن مَفَاعِیل ہے۔ جب عین کلمہ یعنی را کو کسرہ دیا تو اسکا مابعد الف یا سے بدلا۔

یہ وُجوبی قانون ہے۔ قاعدہ: واو و یا اصلی کہ فائے افتعال باشد وہ واو اور یا جو کہ اصلی ہو اور افتعال کی فا کی جگہ آ جائے۔ اور یہ واو اور یا اصلی ہو، کسی سے بدل کر نہ آئے ہو۔ جیسا کہ اِءْتَمَرَ کو اِیْتَمَرَ بروزن اِفْتَعَلَ پڑھتے ہے۔ تو یہ یا ہمزہ سے بدل کر آئی ہے اور فا کی جگہ ہے۔ تا شدہ در تا ادغام یابَد وہ واو اور یا تا ہو کر تا میں ادغام پا لے گا۔ چوں اِتَّقَدَ کہ اِوْتَقَدَ بُود و اِتَّسَرَ کہ اِیْتَسَرَ بود اِوْتَقَدَ بروزن اِفْتَعَلَ میں یہ واو اصلی ہے،کیونکہ اسکا مادّہ واو، قاف اور دال ہے۔ تو واو کو تا کیا اور تا کا تا میں ادغام کیا تو اِتَّقَدَ ہوا۔ اور اِیْتَسَرَ بروزن اِفْتَعَلَ میں بھی یہ یا اصلی ہے۔ اسکا مادّہ یا سین اور را ہے۔ یا کو تا کیا اور تا کا تا میں ادغام کیا تو اِتَّسَرَ ہوا۔

یہ جوازی قانون ہے۔ قاعدہ: واو مضموم و مکسور در اَوّل وہ واو جو مضموم یا مکسور ہو اور کلمہ کی شروع میں آئے و مضموم در وسط اور وہ واو جو مضموم ہو اور کلمہ کے درمیان میں ہو جوازًا ہمزہ شَود وہ جوازًا ہمزہ ہو جائے گا۔ یعنی اُس واو کو ہمزہ سے بدلنا جائز ہے۔ چوں اُجُوْہٌ و اِشَاحٌ و اُقِّتَتْ و اَدْءُرٌ کہ وُجُوْہٌ و وِشَاحٌ و وُقِّتَتْ و اَدْوُرٌ بُود اُجُوْہٌ یا وُجُوْہٌ یہ وَجْہٌ کی جمع ہے، جس کا معنیٰ چہرہ ہے۔اور اسی طرح راستے کو بھی کہتے ہیں۔وِشَاحٌ: زیب و زینت کے لئے استعمال ہونے والا پیٹی۔واو مکسور کلمہ کی ابتدا میں آیا تو اسکو اِشاحٌ پڑھنا جائز ہے۔ وُقِّتَتْ میں واو مضموم کلمہ کی ابتدا میں آیا تو اسکو اُقِّتَتْ پڑھنا جائز ہے۔ وَقَّتَ یُوَقِّتُ تَوْقِیت: کسی چیز کا وقت مقرر کرنا۔ اور اَدْءُرٌ اصل میں تھا اَدْوُرٌ۔ یہ دار کی جمع ہے۔ دارٌ: گھر۔ ابدال بہمزہ در واو مفتوح شاذست واو مفتوح کا ہمزہ سے بدلنا شاذ ہے۔ یعنی یہ بڑا ہی قلیل ہے۔ کیونکہ واو پر ضمہ اور فتحہ تو ثقیل ہے لیکن فتحہ واو پر ثقیل نہیں۔ فتحہ تو سب سے ہلکی حرکت ہے۔ چوں اَحَدٌ و اَنَاۃٌ۔ جیسا کہ اَحَدٌ اور اَنَاۃٌ۔ اَحَدٌ اصل میں وَحَدٌ تھا۔ اور اَنَاۃٌ اصل میں وَنَاۃٌ تھا۔ اَحَدٌ: یکتا، یعنی ایسا ایک جس کا کوئی دوسرا نہ ہو۔ واحد: ایک۔ ایسا ایک جسکا دو تین چار وغیرہ آ سکتے ہیں۔ اَنَاۃ: سُسْت، اِمْرَءَۃٌ اَنَاۃٌ : سُست عورت۔

یہ وجوبی قانون ہے۔ قاعدہ چوں دو واو متحرک در اول کلمہ جمع شوند جب دو واو متحرک اول کلمہ کے اندر جمع ہو جائے اول وجوبًا ہمزہ گردد تو پہلا واو وجوبًا ہمزہ ہو جائے گا۔ چوں اَوَاصِلُ و اُوَیْصِلٌ جیسا کہ اَوَاصِلُ اور اُوَیْصِلٌ کہ وَوَاصِلُ جمع وَاصِلَۃٌ یہ اصل میں وَوَاصِلٌ تھا جو کہ جمع ہے وَاصِلَۃٌ کی۔ و وُوَیْصِلٌ تصغیر واصِلٌ بود اور وُوَیْصِلٌ جو وَاصِلٌ کی تصغیر تھی۔

قال اور باع والا قانون۔ بعض علماء نے اس قانون کے لئے تقریبًا بیس شرائط ذکر کئے ہیں۔ قاعدہ: واو و یائے متحرک بعد فتحہ الف شود بشروط وہ واو اور یا جو کہ متحرک ہو، فتحہ کے بعد آئے تو وہ واو اور یا متحرکہ الف ہو جائے گا کچھ شرطوں کے ساتھ۔ 1۔ فا کلمہ نبا شد وہ واو اور یا فا کلمہ نہیں ہونا چاہیے۔ پس فَوَعَدَ و تَوَقِّی و تَیَسَّرَ واو و یا الف نشود فَوَعَدَ میں واو متحرک ماقبل فتحہ ہے، لیکن یہ واو الف سے نہیں بدلا، کیونکہ وَعَدَ بروزن فَعَلَ ہے۔ نیز فا الگ کلمہ ہے اور وَعَدَ الگ کلمہ ہے۔ اس لئے بھی یہ واو الف سے نہیں بدلا، حالانکہ کلمہ کا بھی ایک ہونا ضروری ہے۔ تَوَقِّی بروزن تَفَعَّلَ اور تَیَسَّرَ بروزن تَفَعَّلَ، ان دونوں میں واو اور یا فا کلمہ کی جگہ پر ہے۔ اس لئے الف سے نہیں بدلا۔

2۔ عین لفیف نبا شد وہ واو اور یا عین لفیف نہ ہو۔ چوں طَوٰی و حَیِیَ طَوٰی اصل میں طَوَیَ بروزن فَعَلَ تھا۔ یا متحرک ماقبل فتحہ کو الف سے بدلا تو طَوٰی ہوا۔ اب واؤ متحرک ماقبل میں فتحہ ہے لیکن اس کو الف سے اس

لئے نہیں بدل سکتے کیونکہ یہ عین لفیف ہے۔ نیز اسکے لام میں اعلال کیا گیا، اب اگر عین میں بھی اعلال کیا جائے تو پھر تو کلمہ کی صورت ہی بدل جائے گی۔ پھر کوئی پہچان ہی نہ سکے گا کہ کلمہ کی اصل صورت کیا تھی۔ اور اسی طرح حَیِیَ بروزن فَعِلَ میں بھی یائے متحرک ماقبل فتحہ کو الف سے نہیں بدلا کیونکہ یہ لفیف کا عین کلمہ ہے۔ طَوٰی یَطْوِیْ طَیًّا: لپیٹنا، حَیِیَ: زندہ ہونا۔ حیا کرنا، شرم کرنا۔

3۔ قبل الف تثنیه نبا شد وہ واو اور یا الف تثنیہ سے پہلے نہ ہو چوں دَعَوَا و رَمَیَا۔ جیسا کہ دَعَوَا اور رَمَیَا۔ یہاں پر واو اور یا متحرک ہے اور ماقبل میں فتحہ ہے، لیکن ان دونوں کو الف سے نہیں بدل سکتے کیونکہ اِن کے بعد الف تثنیہ آ رہا ہے۔

4۔ قبل مده زائده نباشد وہ واو اور یا مدّہ زائدہ سے پہلے نہ ہو۔ چوں طَوِیْلٌ و غَیُوْرٌ و غَیَابَةٌ. طَوِیْلٌ میں واو متحرک ماقبل فتحہ ہے، لیکن یہ واو یائے مدّہ سے پہلے آیا ہے، لہٰذا اس کو الف سے نہیں بدل سکتے۔ اسکا مادّہ طا، واو اور لام ہے۔ غَیُوْرٌ: غیرت مند،یہاں بھی یا واو مدّہ سے پہلے آئی ہے۔ غَیَابَةٌ: کسی چیز کی تہہ اور گہرائی: یہاں بھی یا الف مدّہ سے پہلے آئی ہے۔ لہٰذا اِن دونوں مثالوں میں یا کو الف سے نہیں بدل سکتے۔

یہاں مصنفؒ ایک اعتراض کا جواب دیتے ہیں۔ اعتراض یہ کہ ابھی آپ نے کہا کہ وہ واو اور یا مدّہ زائدہ سے پہلے نہ ہو۔ ہم آپ کو دکھاتے ہیں ایسے لفظ کہ اُن میں واو اور یا کے بعد مدّہ زائدہ ہیں، لیکن آپ نے پھر بھی اُن کو الف سے بدل دیا ہے۔ جیسا کہ دَعٰی یَدْعُوْ باب نصر سے ناقص واوی ہے۔ دَعٰی دَعَیَا دَعَوْا۔ یہ دَعَوْا اصل میں دَعَوُوْا تھا۔ واو متحرک ماقبل فتحہ کی وجہ سے الف ہوا یعنی دَعَاوْا، اور پھر الف التقائے ساکنین علی غیر حدہ کی وجہ سے گرا تو دَعَوْا ہوا۔ حالانکہ یہ واو متحرک ماقبل مفتوح واو مدّہ زائدہ سے پہلے ہے۔ مصنفؒ اسکا جواب دیتے ہیں، کہ دَعَوُوْا میں واو متحرک کے بعد جو واو ساکن آ رہا ہے، یہ واو مدّہ تو ہے لیکن زائدہ نہیں۔کیونکہ یہ تو فاعل ہے۔اور ضمیر ہے۔ اور جب یہ واو مدّہ ضمیر ہوا تو پھر واو متحرک ماقبل فتحہ کو الف سے بدلیں گے۔ اسی طرح خَشِیَ یَخْشٰی باب سمع سے ناقص یائی ہے۔ یَخْشٰی یَخْشَیَانِ یَخْشَوْنَ میں یَخْشَوْنَ اصل میں یَخْشَیُوْنَ تھا۔ یہاں بھی واو ساکن واو مدّہ ہے لیکن مدّہ زائدہ نہیں۔ لہٰذ اس سے پہلے والا یائے متحرک اور ماقبل فتحہ کی وجہ سے الف ہو جائے گا یعنی یَخْشَاوْنَ۔ پھر الف اور واو ساکن کے درمیان التقائے ساکنین علیٰ غیر حدّہٖ کی وجہ سے الف گر جائے گا تو یَخْشَوْنَ رہ جائے گا۔یہاں بھی واو ساکن ضمیر ہے اور فاعل کی علامت ہے۔ اور ضمیر تو الگ کلمہ کی طرح شمار ہوتی ہے۔ فعل کا اپنی معنیٰ الگ اور ضمیر کا اپنی معنیٰ الگ۔ واوِ فَعَلُوْا و یَفْعَلُوْنَ و تَفْعَلُوْنَ فَعَلُوْا، یَفْعَلُوْنَ اور تَفْعَلُوْنَ کی جو واو ہے، لم یفعلُوْا کتابت کی غلطی سے لکھا ہے۔ و یائے تَفْعَلِیْنَ اور تَفَعَلِیْنَ واحد مؤنث مخاطبه کی جو یاء ہے که کلمه جداگانه و فاعل فعل اند کہ یہ علیحدہ کلمہ اور فعل کا فاعل ہے۔ مده زائده نِیسْتَند یہ مدّہ زائدہ نہیں ہے۔ لہٰذا قبل اینہا واو و یا الف شود لہٰذا ان سے پہلے واو اور یا الف ہو جائیں گے۔ و باجتماع ساکنین بیفتد اور اجتماع ساکنین کی وجہ سے وہ الف گر جائے گا۔ جیسا کہ اوپر کے مثالوں میں ذکر کیا ہے۔ چوں دَعَوْا و یَخْشَوْنَ و تَخْشَوْنَ و تَخْشَیْنَ۔

5۔ قبل یائے مشدد و نون تاکید نبا شد اور وہ واؤ اور یا متحرک ماقبل فتحہ یائے مشدد اور نون تاکید سے پہلے واقع نہ ہو۔ چوں عَلَوِیٌّ و اِخْشَیِنَّ۔ عَلَوِیٌّ میں واو متحرک ماقبل فتحہ ہے، لیکن اس کو الف سے نہیں بدلا

کیونکه اس کے بعد یائے مشدد ہے۔ اور اِخْشَینَّ میں یائے متحرک ماقبل فتحه نون تاکید سے پہلے واقع ہے اس لئے اس کو بھی الف سے نہیں بدلا۔

6۔ بمعنی لَوْن و عیب نبا شد واؤ اور یا ایسے کلمه میں نه ہو که وہ کلمه لون اور عیب کے معنیٰ ادا کرنے کے لئے آتے ہیں۔ چوں عَوِرَ و صَیِدَ ۔ جیسا که عور اور صَیِدَ۔ عَوِرَ یَعْوَرُ: ایک آنکھ والا ہونا، اَعْوَرْ: ایک آنکھ والا، عور عیب کے لئے آتا ہے۔ صَیِدَ یَصْیَدُ: ٹیڑھی گردن والا ہونا۔ صَیَدٌ اُس بیماری کا نام ہے جس میں گردن ٹیڑھی ہوجاتی ہے۔

7۔ بروزن فَعَلَانٌ نباشد وہ لفظ فَعَلَانٌ کے وزن پر نه ہو۔ چوں دَوَرَانٌ و سَیَلَانٌ جیسا که دَوَرَانٌ: گھومنے والا،اس میں واؤ متحرک ما قبل فتحه کو الف سے نہیں بدلا کیونکه یه فَعَلَانٌ وزن پر ہے۔، سَیَلَانٌ: پانی یا کسی چیز کا بہنا۔اسی میں بھی یا متحرک ما قبل فتحه کو الف سے نہیں بدلا کیونکه یه بھی فَعَلَانٌ کے وزن پر ہے۔ و نه بروزن فَعَلیٰ اور نه بروزن فَعَلٰی۔ یعنی وہ لفظ فَعَلٰی کے وزن پر نه ہو، جس میں واو اور الف متحرک ما قبل فتحه آتا ہے۔ چوں صَوَرٰی و حَیَدٰی جیسا که صَوَرٰی اور حَیَدٰی۔ صوری یه پانی کا نام ہے۔ اس میں واو نہیں بدلا کیونکه یه فَعَلیٰ کے وزن پر ہے۔ حَیَدٰی: متکبرانه چال، تکبر سے چلنا۔ اس میں یا متحرک الف سے نہیں بدلا کیونکه یه فَعَلٰی وزن پر ہے۔ و نه بروزن فَعَلَةٌ چوں حَوَکَةٌ اور نه وہ لفظ فَعَلَةٌ کے وزن پر ہو، جیسا که حَوَکَةٌ یه جمع ہے حائک کی۔ حائک: جولاها۔ کپڑے ہاتھ سے تیار کرنے والا۔ کپڑے بُننے والا۔ اس میں واو متحرک ماقبل فتحه کو الف سے نہیں بدلا، کیونکه یه فَعَلَةٌ کے وزن پر ہے۔

8۔ و ہم افتعال بمعنی تفاعل نبا شد اور اِفْتِعَال بمعنیٰ تفاعل بھی نه ہو۔ باب تَفَاعُل کا ایک خاصّه مشارِکت ہے۔نیز مشارکت کے لئے باب مُفاعلَة بھی آتا ہے۔ مشارکت یعنی جانبین سے فعل ہوتا ہے۔ جیسا که آپ بتانا چاہتے ہیں که زید نے عمرو کو مارا اور عمرو نے زید کو مارا تو اسکے لئے "تَضَارَبَ زیدٌ و عمرٌو"۔ اور یه مُشَارِکَتْ باب افتعال کا خاصّه نہیں۔ یعنی وہ افتعال مشارکت کے لئے نه ہو۔ اور ایسا افتعال جو مشارکت کے لئے ہو، تو ہم کہیں گے که یه تَفَاعُل کے معنیٰ میں ہے۔ جیسا که اِجْتَوَرَ: باہم ایک دوسرے کا پڑوسی ہونا۔ اِجْتَوَرَ بروزن اِفْتَعَلَ باب افتعال سے ہے اور مشارکت کے لئے آیا ہے۔ اور مشارکت تو باب افتعال کا خاصّه نہیں تو معلوم ہوا یه افتعال تفاعل کے معنیٰ میں ہے۔ اور یا اِعْتَوَرَ: ہاتھوں ہاتھ لینا، یا باری باری کسی چیز کو لینا۔ تو اس میں بھی مشارکت آ رہی ہے۔ تو معلوم ہوا اِعْتَوَرَ بروزن اِفْتَعَلَ باب تفاعل کے معنیٰ میں ہے۔ پس جب وہ لفظ باب افتعال سے آئے اور باب تفاعل کے معنیٰ میں ہو تو اس میں قال اور باع کا قانون جاری نہیں ہوگا۔ چوں اِجْتَوَرَ و اِعْتَوَرَ که بمعنی تَجَاوَرَ و تَعَاوَرَ ست جیسا که اِجْتَوَرَ اور اِعْتَوَرَ بالترتیب تَجَاوَرَ اور تَعَاوَرَ کے معنیٰ میں ہے۔

مثال اس قانون کی مثال قَالَ و بَاعَ و دَعَا و رَمٰی و بَابٌ و نَابٌ جیسا که قَالَ اصل میں قَوَلَ تھا۔ و بَاعَ اصل میں بَیَعَ تھا۔ و دَعَا اصل میں دَعَوَ تھا۔ و رَمٰی اصل میں رَمَیَ تھا۔ و بَابٌ اصل میں بَوَبٌ تھا۔ و نَابٌ اصل میں نَیَبٌ تھا۔ مصنفؒ نے فعل کی مثالیں بھی دی، اور اسم کی مثالیں بھی دی۔ یعنی یه قانون اسم اور فعل دونوں میں لگتا ہے۔

ایک قاعدہ ہے جب کسی اسم کا اصل معلوم کرنا ہو تو اسکا تصغیر یاجمع تکسیر معلوم کرتے ہیں۔ "التصغیرُ والتَّکسیرُ یَرُدَّانِ الاشیاءَ الٰی اُصولِها"۔ باب کی جمع تکسیر ابواب ہے۔ ابواب میں با کے بعد واو آ رہا ہے، تو معلوم ہوا

کہ بَابٌ میں جو الف ہے تو یہ اصل میں واو تھا۔ اور ناب کی جمع تکسیر اَنْیَاب آتی ہے۔ ناب : کچلی کے دانت، یعنی نوک دار دانت: پس اَنْیاب میں نون کے بعد یا آتی ہے، تو معلوم ہوا کہ ناب میں نون کے بعد الف اصل میں یا تھی۔

وقوع ساکن ساکن کا واقع ہونا۔ و وقوع تائے تانیث فعل ماضی اور فعل ماضی کی تائے تانیث کا واقع ہونا، جیسا کہ ضربتْ میں یہ تا تانیث کی ہے۔ اگر چہ متحرک باشد اگر چہ یہ تائے تانیث متحرک ہو بعد ایں چُنیں الف اس جیسے الف کے بعد۔ موجب سقوط آنست یہ اُس کے سُقوط کا باعث ہے۔ مصنفؒ فرماتے ہیں کہ وہ الف جو واؤ اور یا متحرک ماقبل فتحہ کی وجہ سے الف بنا ہو، اگر اس الف کے بعد ساکن ہو تو اس الف کو گرائیں گے۔ اور اگر اُس الف کے بعد تائے تانیث ہو فعل ماضی میں، چاہے وہ تائے تانیث متحرک ہو یا ساکن، تو اس صورت میں بھی الف کو گرائیں گے۔ مثلُ دَعَتْ دَعَتَا و دَعَوْا و تَرْضَيْنَ دَعَتْ اصل میں دَعَوَتْ بروزن فَعَلَتْ، واو متحرک ماقبل فتحہ کو الف سے بدلا تو دَعَاتْ ہوا، پھر الف اجتماع ساکنین کی وجہ سے گرایا تو دَعَتْ بن گیا۔ دَعَتَا اصل میں دَعَوَتَا تھا۔ پھر دَعَاتَا ہوا۔ پھر الف گرا کیونکہ الف کے بعد یہاں تائے تانیث ہے اگر چہ متحرک ہے تو دَعَاتَا سے دَعَتَا بن گیا۔ دَعَوْا اصل میں دَعَوُوْا تھا پھر دَعَاوْا ہوا پھر دَعَوْا ہوا۔ تَرْضَيْنَ بروزن تَفْعَلِيْنَ اصل میں تَرْضَيِيْنَ تھا۔ پھر تَرْضَايْنَ اور پھر تَرْضَيْنَ ہوا۔

دَعَتْ اصل میں دَعَوَتَا ہوا پھر دَعَاتَا ہوا۔ صاحب علم الصیغہ فرماتے ہین کہ اس الف کو گرائیں گے کیونکہ اس کے بعد تائے تانیث آ رہی ہے۔ دوسرے علمائے صرف فرماتے ہیں کہ یہ تا اگر چہ اس وقت متحرک ہے، لیکن یہ دَعَتْ والی تا ہے جو اصلًا ساکن ہے۔ اور دَعَتَا میں تا پر زبر مجبوری کی وجہ سے آیا ہے۔ کیونکہ دَعَتَا کے آخر میں الف ہے اور الف اپنے سے ماقبل فتحہ چاہتا ہے۔ تو یہاں دَعَاتَا میں تا کی اصلی حرکت کا اعتبار کیا جو کہ ساکن ہے اور اس سے ماقبل دَعَاتَا میں الف بھی ساکن ہے۔ تو الف کو گرایا اور دَعَتَا رہ گیا۔ لیکن اس پر اشکال یہ ہوتا ہے جب آپ نے تا کی اصلی حالت کا اعتبار کیا تو دَعَتَا میں اب بھی اجتماع ساکنین ہے تا اور الف کے درمیان۔ تو جواب یہ کہ یہاں دو الف آئیں تھے دَعَاتَا میں۔ ایک ہے اصلی الف اور ایک ہے عارضی الف۔ یہاں تا کے بعد جو الف آیا ہے تو یہ عارضی ہے، کیونکہ ہر جگہ تا کے بعد الف نہیں آتا۔ جیسا کہ دَعَتْ میں تا کے بعد الف نہیں تھا۔ اور دَعَاتَا میں تا سے ماقبل جو الف ہے وہ اصلی ہے۔ پس اصلی الف کے لئے تا کی اصلی حرکت کا اعتبار کیا اور الف کو اجتماع ساکنین کی وجہ سے گرایا۔ اور عارضی الف کے لئے تا کی عارضی حرکت کا اعتبار کیا اور الف کو برقرار رکھا۔

مگر در صیغ ماضی معروف مگر ماضی معروف کے صیغوں میں از جمع مؤنث غائب تا آخر جمع مؤنث غائب کے صیغے سے لے کر آخر تک بعد حذف الف الف کو حذف کرنے کے بعد، وہ الف جو واؤ یا "یا" سے بدل کر آیا ہو۔ فا را فا کو در واوی مفتوح العین و مضموم العین اُس واوی میں جو مفتوح العین ہو یا مضموم العین ہو ضمہ دِہند اُس میں فا کو ضمہ دیتے ہیں۔ چوں قُلْنَ و طُلْنَ جیسا کہ قُلْنَ اور طُلْنَ میں۔ قُلْنَ واوی ہے مفتوح العین، کیونکہ قَالَ اصل میں قَوَلَ تھا۔ طَالَ باب کَرُمَ سے ہے جو کہ اصل میں طَوُلَ تھا۔ تو طُلْنَ واوی ہے اور مضموم العین ہے۔ یہ قُلْنَ اصل میں قَوَلْنَ بروزن نَصَرْنَ تھا۔ قَوَلْنَ سے قَالْنَ ہوا اور پھر الف کو اجتماع ساکنین کی وجہ سے گرایا تو قَلْنَ رہ گیا۔ کیونکہ یہ واوی مفتوح العین ہے تو اس کے فا کلمہ کو ضمہ دیں گے تو قُلْنَ رہ گیا۔ تو قاف کے ضمہ سے پتہ چلتا ہے کہ یہاں واؤ گرا ہے۔ طُلْنَ اصل میں طَوُلْنَ بروزن کَرُمْنَ۔ پھر طَالْنَ پھر طَلْنَ اور پھر طُلْنَ ہوا۔ کیونکہ یہ واوی ہے اور مضموم العین ہے۔ و در یائی و واوی مکسور العین کسرہ اور اگر یائی ہو یا

واوی ہو مگر مکسور العین ہو تو پھر فا کلمه کو کسره دینا۔ یائی میں ہر حال میں فا کلمه کو کسره دینا ہے۔ چون بِعْنَ و خِفْنَ بِعْنَ اصل میں بَیَعْنَ بروزن ضَرَبْنَ تھا۔ پھر بَاعْنَ ہوا، پھر بَعْنَ اور پھر بِعْنَ ہوا۔ کیونکه یه یائی ہے۔ خِفْنَ اصل خَوِفْنَ تھا، پھر خَافْنَ اور پھر خَفْنَ اور پھر خِفْنَ ہوا۔ یه واوی ہے اور مکسور العین ہے، اسی لئے فا کلمه کو کسره دیا۔

درس 26۔ قاعده[8]: حرکت واو و یا بما قبل آن که ساکن باشد نقل کنند واو اور یا کی حرکت ماقبل میں ساکن کو نقل کرتے ہیں۔ و اگر آن حرکت فتحه باشد اور اگر واو اور یا کی حرکت فتحه ہو واو و یا را الف کنند واو اور یا کو الف بھی کر دیتے ہیں بشروط مذکورۂ بالا اُنہی شرائط پر جو اوپر ذکر کی گئی۔ چون یَقُوْلُ و یَبِیْعُ و یُقَالُ و یُبَاعُ یَقُوْلُ اصل میں یَقْوُلُ بروزن یَنْصُرُ ہے۔ واو کی حرکت ماقبل میں قاف کو دیا تو یَقُوْلُ بنا۔ یَبِیْعُ اصل میں یَبْیِعُ بروزن یَضْرِبُ ہے۔ یا کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی تو یَبِیْعُ ہوا۔ یُقَالُ اصل میں یُقْوَلُ تھا۔ واوِ مفتوح کی حرکت ماقبل کو نقل کیا اور واو کو الف کیا تو یُقَالُ ہوا۔ یُبَاعُ اصل میں یُبْیَعُ تھا۔ یائے مفتوحه کی حرکت ماقبل کو دے کر یا کو الف کیا تو یُبَاعُ ہوا۔

و در صورت وقوع ساکن بعدِ این چنین واو و یا اور اس جیسے واو اور یا کے بعد ساکن واقع ہونے کی صورت میں۔ آنہا ساقط شوند یه واو اور یا ساقط ہو جائیں گے۔ بر تقدیر ضمه و کسره ضمه اور کسره کی تقدیر میں۔ یعنی واو اور یا کی حرکات ضمه اور کسره ماقبل کو نقل کیا۔ اب یه واو اور یا بھی ساکن ہو گئے۔ اور اس کے بعد ایک اور ساکن آ رہا ہے۔ تو التقائے ساکنین علیٰ غیر حدّہٖ کی وجه سے یه واو اور یا گر جائے گی۔ و بر تقدیر فتحه الف بدل آنہا اور فتحه کی صورت میں الف ساقط ہوگا ان کے بدلے میں۔ یعنی فتحه کی صورت میں واو اور یا سے الف بنے گا، اور پھر الف اور ساکن کے درمیان التقائے ساکنین کی وجه سے الف گر جائے گا۔ در مَنْ وَّعَدَ بسبب شرط اول مَنْ وَّعَدَ میں پہلی شرط کی وجه سے۔ یعنی قال اور باع کے قانون کا پہلا شرط یه تھا که وہ واو اور یا فا کلمه کی جگه نه ہو۔ اور وَعَدَ بروزن فَعَلَ میں واو فا کی جگه آیا ہے۔ و در یَطْوِیْ و یَحْیٰی بسبب شرط دوُم(2) اور یَطْوِیْ اور یَحْیٰی میں دوسری شرط کی وجه سے۔ دوسرا شرط یه تھا که وہ واو اور یا لفیف کا عین کلمه نه ہو۔ پس یطوی بروزن یَفْعِلُ میں واو اور یحیٰی بروزن یَفْعَلُ میں پہلی یا عین کلمه ہے لفیف کا۔ اس لئے ان کی حرکت ماقبل کو نقل نہیں کیا۔ و در مِقْوَالٌ و تِجْوَالٌ و تِبْیَانٌ و تَمْیِیْزٌ بسبب شرط چہارُم نقل حرکت نکردند اور مِقْوَالٌ ، تِجْوَالٌ ، تِبْیَانٌ اور تَمْیِیْزٌ میں چوتھی شرط کی وجه سے نقل حرکت نہیں کیا۔ اور چوتھی شرط یه تھی که اُس واو اور یا کے بعد مدّہ زائده نه ہو۔ مِقْوَالٌ میں واو متحرکه کے بعد الف مدّہ زائده ہے۔ یه قال یقول سے اسم آله کبریٰ کا صیغه ہے۔مِقْوَلٌ، مِقْوَلَةٌ مِقْوَالٌ ، تِجْوَالٌ میں واو متحرکه کے بعد الف مدّہ زائده ہے۔تِجْوَال: پلٹنا، لوٹنا، پھر جانا،گھوم جانا۔ اور یه مبالغه کا وزن ہے مصدر کے اندر اور یہی وزن آگے تِبْیَان کی بھی ہے۔ ، تِبْیَانٌ اس میں بھی یائے متحرکه کے بعد الف مدّہ زائده ہے۔ تِبْیَان: کسی چیز کی خوب وضاحت کرنا، دل کی بات ظاہر کرنا۔ اور یہی معنیٰ بیان کا بھی ہے۔ بیان بھی مصدر ہے اور تِبْیَان بھی مصدر ہے۔ لیکن تبیان مصدر مبالغه کے لئے آتا ہے۔ اور تَمْیِیْزٌ میں بھی پہلی یائے متحرکه کے بعد یائے مدّہ زائده ہے۔ مَیَّزَ یُمَیِّزُ تَمْیِیْزًا باب تفعیل کا مصدر ہے اور اسکا معنیٰ ہے جدا کرنا۔

آگے مصنفؒ ایک اعتراض کا جواب دیتے ہیں۔اعتراض یہ کہ چوتھی شرط کے اندر یہ ذکر تھا کہ اُس واو اور یا کے بعد مدّہ زائدہ نہیں ہونا چاہیے۔ اگر مدّہ زائدہ واقع ہو جائے تو پھر واؤ اور یا کی حرکت ماقبل کو نقل نہیں کریں گے۔ لیکن مقولٌ اور مبیعٌ میں مدّہ زائدہ موجود تھا اور پھر بھی واؤ اور یا کی حرکت ماقبل کو نقل کیا۔ اُسکی مثالیں یہ ہیں۔ مَقُوْلٌ اصل میں مَقْوُوْلٌ بروزن مَفْعُوْلٌ تھا۔ واو متحرکہ سے ماقبل ساکن ہے، اور مابعد میں واو مدّہ زائدہ بھی ہے۔ یہاں واو کی حرکت نقل نہیں کرنا چاہیے تھا، لیکن پھر بھی واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی اور خود التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گیا اور مَقُوْلٌ بنا۔ اسی طرح مَبِیْعٌ اصل میں مَبْیُوْعٌ تھا۔ یائے متحرکہ سے ماقبل ساکن ہے، اور مابعد میں واو مدّہ زائدہ ہے۔ یا کی حرکت نقل نہیں کرنی چاہیے لیکن پھر بھی یا کی حرکت ما قبل کو دی او مَبُوْوْعٌ بنا۔ پھر واو التقائے ساکنین کی وجہ سے گرا تو مَبُوْعٌ رہ گیا۔ چونکہ یہ یائی ہے اس لئے با کی ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا، تا کہ یہ کسرہ یائی پر دلالت کرے تو مَبِوْعٌ رہ گیا۔ اور پھر ماقبل کسرہ کی وجہ سے واو ساکن یا ہو گیا تو مَبِیْعٌ ہوا۔ مصنفؒ جواب دیتے ہیں کہ واؤ مفعول چوتھی شرط سے مستثنیٰ ہے۔ یعنی مفعول کے اندر آپنے شرط رابع نہیں دیکھنی۔ لیکن واو مفعول از شرط رابع مستثنیٰ ست لیکن مفعول کا واؤ چوتھی شرط سے مُسْتَثْنٰی ہے۔

لہٰذا در مَقُوْلٌ و مَبِیْعٌ نقل حرکت کردند لہٰذا مقولٌ اور مبیعٌ میں حرکت نقل کی۔

و در یَعْوَرُ و یَصْیَدُ و اَسْوَدُ و اَبْیَضُ و مُسْوَدَّةٌ بسبب شرط شَشُم(6) نقل حرکت نشد یَعْوَرُ و یَصْیَدُ و اَسْوَدُ و اَبْیَضُ و مُسْوَدَّةٌ ان میں چھٹی شرط کی وجہ سے واو اور یا کی حرکت ماقبل ساکن کو نقل نہیں کیا۔ چھٹی شرط یہ تھی کہ وہ کلمہ لون اور عیب سے نہ ہو۔ عَوِرَ یَعْوَرُ اور صَیِدَ یَصْیَدُ باب سمع سے ہیں۔ عور یعْوَرُ کا معنیٰ ہے کانا ہونا۔ لہٰذا یہ عیب ہوا اور اس میں یہ قانون جاری نہیں ہوگا۔ صَیِدَ یَصْیَدُ : گردنا کا تیڑھا ہونا، تو یہ بھی عیب ہے۔ لہٰذا اس میں بھی یا کی حرکت ماقبل کو نقل نہیں کر سکتے۔ اَسْوَدُ : کالا، اَبْیَضُ: سفید ، اِسْوَدَّ یَسْوَدُّ اِسْوِدَادًا باب افعلال سے۔ اُسی سے مُسْوَدَّة ہے۔ بمعنیٰ کالا ہونا جیسا کہ اِحْمَرَّ یَحْمَرُّ کا معنیٰ ہے سُرْخ ہونا۔ تو ان تینوں میں لون کے معنیٰ ہیں، لہٰذا اس میں بھی واو اور یا کی حرکت ماقبل ساکن کو نقل نہیں کریں گے۔ اسم فاعل مُسْوَدٌّ اور اسم مفعول بھی مُسْوَدٌّ اور دونوں کا مؤنث مُسْوَدَّةٌ ہے۔ اسم فاعل مُسْوَدٌّ اصل میں مُسْوَدِدٌ تھا۔ اور اسم مفعول مُسْوَدٌّ اصل میں مُسْوَدَدٌ تھا۔ دونوں صیغوں میں دو دال اکھٹے آئیں۔ تو پہلے دال کو ساکن کیا اور دوسرے دال میں اسکا ادغام کیا تو مُسْوَدٌّ بنا۔

بُودنِ کلمه افعل التفضیل یا فعل تعجب یا از ملحقات کلمہ کا افعال التفضیل ہونا، یا فعل تعجب ہونا یا مُلحقات میں سے ہونا مانع نقل حرکت ست یہ نقلِ حرکت سے مانع ہے۔ یعنی اس صورت میں بھی یہ قانون جاری نہیں ہوگا۔ اور واو اور یا کی حرکت ماقبل میں ساکن نہیں دے سکتے۔ لہٰذا در اَقْوَلُ و مَا اَقْوَلَهُ و اَقْوِلْ بِهٖ و شَرْیَفَ و جَھْوَرَ نقل حرکت نکردند۔ اسی وجہ سے ان صیغھوں میں حرکت نقل نہیں کی۔ اَقْوَلُ اسم تفضیل ہے و مَا اَقْوَلَهُ و اَقْوِلْ بِهٖ یہ دونوں فعل تعجب کے صیغیں ہیں۔ ان تینوں میں واو متحرک ہے لیکن اس کی حرکت ماقبل میں ساکن کو نہیں دے سکتے۔ کیونکہ ایک افعل التفضیل کا صیغہ ہے، اور باقی فعل تعجب کے صیغیں ہیں۔

شَرْیَفَ میں یا متحرک ہے لیکن اس کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو نہیں دے سکتے، کیونکہ شَرْیَفَ ملحقات میں سے ہے۔ اسی طرح جَھْوَرَ بھی ملحقات میں سے ہے۔ لہٰذا اس میں بھی واو کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو نہیں دے سکتے۔

نوٹ۔ افعل التفضیل سے مطلب وہ اَفْعَلُ وزن جو اسمِ تفضیل کے لئے آتا ہو۔ اس سے اَفْعَلُ صفتی مراد نہیں۔ تو معلوم ہوا کہ اسم تفضیل کے ہر ہر صیغیں میں یہ قانون نہیں لگتا بلکہ صرف اَفْعَلُ وزن والے اسم تفضیل میں یہ قانون لگتا ہے۔

قاعدہ[9]: حرکت واو و یائے عینِ ماضی مجہول عین ماضی مجہول کی واو اور یا کی حرکت، اس سے مراد اجوف ہے۔ بعد اسکان ما قبل ما قبل کو ساکن کرنے کے بعد بَما قبل دِہند انکی حرکت ماقبل کو دے دیتے ہے۔ پس واو یا شود پس واؤ یا ہو جائے گا۔ ثلاثی مجرد میں ماضی مجہول کے تمام صیغیں فُعِلَ وزن پر آتے ہیں۔ پس اس میں عین کلمہ مکسور ہے۔ جب ماقبل کو ساکن کیا اور عین کی حرکت کسرہ ماقبل کو دی۔ تو اس کسرہ کی وجہ سے عین کلمہ یا ہو جائے گا۔ یعنی اگر عین کلمہ واو ہے تو بھی یا ہو جائے گا۔ ثلاثی مزید میں فُعِلَ کا وزن صوری صرف باب اِفْتِعال اور باب انفعال کے ماضی میں آتا ہے آخر کی طرف سے۔ جیسا کہ اِفْتَعَلَ کا ماضی اُفْتُعِلَ ہے۔ اُفْتُعِلَ میں آخر سے تُعِلَ بروزن صوری فُعِلَ ہے۔ اور باب انفعال کی ماضی معروف اِنْفَعَلَ ہے اور اسکا ماضی مجہول اُنْفُعِلَ ہے۔ یہاں بھی آخر میں فُعِلَ بروزن صوری فُعِلَ ہے۔ تو اس میں بھی ایسا ہی ہوگا کہ پہلے فا کو ساکن کرے پھر عین کی حرکت فا کو دے اور پھر عین کو یا کرے۔ چوں قِیْلَ و بِیْعَ و اُخْتِیْرَ و اُنْقِیْدَ قِیْلَ اصل میں قُوِلَ بروزن نُصِرَ: فُعِلَ تھا۔ قاف کو ساکن کیا اور واو کی حرکت قاف کو دے کر اس واو کو ماقبل کسرہ کی وجہ سے یا کیا تو قِیْلَ ہوا۔ بِیْعَ اصل میں بُیِعَ تھا۔ با کو ساکن کیا اور یا کی حرکت با کو دی تو بِیْعَ ہوا۔ اُخْتِیْرَ یہ یائی ہے۔ اِخْتَارَ اصل میں اِخْتَیَرَ تھا۔ اسکا ماضی مجہول اُخْتُیِرَ ہے۔ تُیِرَ بروزن صوری فُعِلَ اس میں پہلے تا کو ساکن کرو، پھر یا کی حرکت تا کو دو تو اُخْتُیِرَ سے اُخْتِیْرَ بنے گا۔ اور اُنْقِیْدَ یہ واوی ہے۔ اِنْقَادَ اصل میں اِنْقَوَدَ تھا، جسکا ماضی مجہول اُنْقُوِدَ ہے۔ قُوِدَ بروزن صوری فُعِلَ ہے۔ پہلے قاف کو ساکن کیا اور پھر واو کی حرکت ماقبل میں قاف کو دیا اور واو کو یا کیا تو اُنْقِیْدَ ہوا۔

اب اس قاعدہ کا دوسرا صورت ذکر کر رہے ہیں۔ یعنی اجوف سے ماضی مجہول فُعِلَ وزن پر عین کی حرکت ماقبل کو نقل نہ کرو اور عین کو ساکن کر دو۔ مثلاً قَالَ جو کہ اصل میں قَوَلَ تھا۔ اس کا ماضی مجہول پہلی صورت میں قِیْلَ بنتا تھا۔ اور اس دوسری صورت میں قَوَلَ سے ماضی مجہول قُوْلَ رہ جاتا ہے۔ تو قِیْلَ کو قُوْلَ کہنا بھی جائز ہے۔ لیکن قِیْلَ افصح اور اعلیٰ ہے۔ اور بِیْعَ اصل میں بُیِعَ تھا۔ یا کو ساکن کیا تو بُیْعَ ہوا۔ پھر یا کو ماقبل ضمہ کی وجہ سے واؤ کیا تو بُوْعَ ہوا۔ یعنی بِیْعَ میں بُوْعَ بھی جائز ہے۔ اِخْتَارَ اصل میں اِخْتَیَرَ تھا، پھر اِخْتَارَ ہوا۔ اِخْتَیَرَ سے ماضی مجہول اُخْتُیِرَ ہے۔ پھر یا کو ساکن کیا تو اُخْتُیْرَ ہوا۔ پھر ماقبل ضمہ کی وجہ سے یا کو واو کیا تو اُخْتُوْرَ ہوا۔ اِنْقَادَ اصل میں اِنْقَوَدَ تھا۔ اسکا ماضی مجہول اُنْقُوِدَ ہے۔ پھر واو کو ساکن کیا تو اُنْقُوْدَ ہوا۔ و جائز ست کہ حرکت ما قبل باقی دارند و واو و یا را ساکن کنند اور جائز ہے کہ ماقبل کی حرکت باقی رکھے اور واو اور یا کو ساکن کر دے۔ جب واو اور یا کو ساکن کیا تو ماقبل میں ضمہ رہ گیا۔ پس یا واو شَود پس یا واو ہو جائے گا۔ واو تو واو رہ جائے گا۔ اور یا کو ماقبل کے ضمہ کی وجہ سے واو ہو جائے گا۔ چوں قُوْلَ و بُوْعَ و اُخْتُوْرَ اُنْقُوْدَ جیسا کہ قُوْلَ و بُوْعَ و اُخْتُوْرَ اُنْقُوْدَ

اس قانون کا تیسرا صورت: و در صورت ابدال اشمام ضمہ بکسرہ فا ہم جائز ست اور ابدال کی صورت میں فا کے ضمہ کا اشمام کسرہ کے ساتھ بھی جائز ہے۔ اِشْمَام شَمٌّ سے ہے، شَم کا معنیٰ ہے سونگھنا۔ اِشْمَامْ باب

افعال سے دوسرے کو کوئی چیز سونگھانا۔ یعنی ایک چیز کو دوسرے چیز کی بُو دے دینا۔ یعنی ضمہ ہے تو ضمہ کو کسرے کی بُو دے دو۔ اور اگر کسرہ ہے تو کسرے کو ضمہ کی بو دے دو۔ ابدال کا مطلب ہے کہ ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف آ جائے۔ تو اس قانون کی پہلی صورت میں جب فا کی حرکت گرا دی اور واو اور یا کی حرکت جو کہ کسرہ تھی فا کو ملی اور فا مکسور ہوا۔ اس کسرہ کی وجہ سے واو یا بن جاتا تھا۔ جیسا کہ قُوِلَ سے قِیْلَ۔ اور اس قانون کی دوسری صورت میں یا واو بن جاتی۔ جیسا کہ بُیِعَ بُوْعَ ہوا تھا۔ تو اشمام صرف ابدال کی صورت میں جائز ہے۔

پس پہلی صورت میں قِیْلَ پڑھو، دوسری صورت میں قُوْلَ پڑھو، اور تیسری صورت میں قِیْلَ میں اِشْمَام کرو۔ کیونکہ قِیْل میں ابدال ہوا ہے اور قول میں ابدال نہیں ہوا ہے۔ اسی طرح پہلی صورت بِیعَ، دوسری صورت میں بُوْعَ اور تیسری صورت میں بُوْعَ کے اندر اشمام بھی جائزہے۔ کیونکہ بُوْعَ کے اندر ابدال ہوا ہے۔ قِیْلَ و بِیْعَ بنہجے ادا کنند قیل اور بیع کو ایسے طریقے سے ادا کرتے ہیں۔ یہ صرف اشمام کا طریقہ بتلاتے ہیں۔ یہ مطلب نہیں کہ بِیْعَ میں ابدال ہوا ہے۔ که بوی ضمه در کسرۂ قاف و با یافته شود کہ ضمہ کی بو قاف اور با کی کسرہ میں پایا جائے۔

و دریں قاعده شرط ست اور اس قاعدہ میں ایک شرط یہ ہے که در معروف تعلیل شده باشد کہ اس کے معروف میں بھی تعلیل ہوئی ہو۔ قِیْلَ کا ماضی معروف قَالَ ہے جو کہ اصل میں قَوَلَ تھا۔ چونکہ ماضی معروف میں اعلال ہوا ہے، تو ماضی مجہول قُوِلَ میں اعلال کرتے ہوئے، قِیْلَ بھی پڑھ سکتے ہیں، قُوْلَ بھی پڑھ سکتے ہیں اور قیل کے اندر اشمام بھی کر سکتے ہیں۔لہذا در اُعْتُوِرَ تعلیل نکنند اسی وجہ سے اُعْتُوِرَ میں تعلیل نہیں کرتے۔ اِعْتَوَرَ بروزن اِفْتَعَلَ میں ماضی معروف کے اندر اعلال نہیں ہوا ہے، کیونکہ یہاں ایک مانع اِفْعَال بمعنیٰ تَفَاعُل موجود ہے۔ پس اُعْتُوِرَ ماضی مجہول میں بھی اعلال نہیں کر سکتے۔ حالانکہ یہاں تُوِرَ بروزن صوری فُعِلَ پایا جاتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ اُعْتُوِرَ کے اندر وہ تین صورتیں جائز نہیں۔

اب فُعِلَ وزن صوری کا یہی قانون مجہول کے صیغوں کے لئے ذکر کر رہے ہیں۔ فُعِلَ وزن میں جب عین کلمہ ماضی کے اندر گر جائے تو فا کلمہ کو کبھی ضمہ دے دیتے ہیں اور کبھی کسرہ۔ مصنف[رح] اسی کا ذکر فرما رہے ہیں، کہ ضمہ کب دینا ہے اور کسرہ کب دینا ہے۔ و ہر گاه ایں یا اور جب بھی یہ یا بالتقائے ساکنین التقائے ساکنین کی وجہ در صیغ جمع مؤنث غائب تا آخر جمع مؤنث غائب کی صیغے سے لے کر آخر تک بیُفتد یہ یا گر جائے۔ در واوی مفتوح العین فا را ضمه دہند تو واوی مفتوح العین میں فا کو ضمہ دے دیتے ہیں۔ یہاں واوی مضموم العین کو ذکر نہیں کیا۔ بعض شارحین[رح] نے جواب دیا ہے کہ مضموم العین صرف باب کَرُمَ ہے۔ اور باب کرم سے مجہول کے صیغیں آتے ہی نہیں، اس لئے مضموم العین کو ذکر نہیں کیا۔ لیکن یہ جواب بھی تسلی بخش نہیں۔ کیونکہ کبھی با کے ذریعے فعل کو متعدی کر دیتے ہیں تو پھر اس میں بھی مجہول کے صیغیں آتے ہیں۔ جیسا کہ کُرِمَ بہ۔ تو معلوم ہوا کہ یہ کتابت کی غلطی ہے اس طرح لکھنا چاہیے تھا، " در واوی مفتوح العین و مضموم العین فا را ضمه دِہند"۔ و دریائے و مکسور العین کسره اور یائی اور مکسور العین میں کسرہ دے دیتے ہیں۔ یعنی اگر صیغہ یائی سے ہو تب بھی فا کو کسرہ دیں گے، اور اگر واوی مکسور العین ہو تب بھی فا کو کسرہ دیں گے۔ صیغ معروف و مجہول بیک صورت شود تو معروف اور مجہول کے صیغیں ایک جیسے ہو جائیں گے۔ چوں قُلْتُ و بِعْتُ و خِفْتُ جیسا کہ قُلْتُ، بِعْتُ اور خِفْتُ معروف اور مجہول دونوں کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

اب ای چھوٹی سی بات اسی ضابطہ کے متعلق بتلا رہے ہیں۔ فائدہ: در مجہول اِسْتِفْعَال نقل حرکت بایں قاعدہ نیست باب اِسْتِفْعَال کے مجہول میں نقل حرکت اس قاعدہ کے ذریعے نہیں بلکه بقاعدہ ہشتم (8) بلکہ آٹھویں قاعدہ کی وجہ سے ہے۔ پس دراں جمیع احوال قِيْلَ مثل قُوْلَ و اشمام جاری نخواہد شد پس اُس میں قیل کے تمام احوال جیسے قُوْلَ اور اشمام جاری نہیں ہوں گے۔ باب استفعال سے اجوف واوی اِسْتَقَامَ يَسْتَقِيْمُ اِسْتِقَامَةً۔ اِسْتَقَامَ کا مجہول اُسْتُقِيْمَ در اصل اُسْتُقْوِمَ ہے۔ اسکے آخر میں فُعِلَ وزن صوری نہیں آتا، کیونکہ قاف ساکن ہے۔ اور اُسْتُقْوِمَ کو قاعدہ نمبر 8 کے ذریعے واو کی حرکت ماقبل میں قاف کو دیا اور واو کو ماقبل کسرہ کی وجہ سے یا کیا تو اُسْتُقِيْمَ بن گیا۔ مصنفؒ یہ بتلا رہے ہیں کہ یہاں بھی قِيْلَ اور بِيْعَ والی صورت بن گئی۔ لہٰذا آپ یہ نہ سمجھے کہ یہ قاعدہ نمبر 9 کے ذریعے ہوا ہے۔ کیونکہ قاعدہ نمبر 9 کے ذریعے جس لفظ میں اعلال ہو تو اُس میں تین صورتیں جائز ہوتی ہے۔ اور جس لفظ میں قاعدہ نمبر 8 کے ذریعے اعلال ہوا ہو، اُس میں صرف ایک صورت جائز ہوتی اور تین صورتیں جائز نہیں ہوتی۔لہٰذا اُسْتُقِيْمَ میں اُسْتُقُوْمَ والا صورت اور اشمام کا صورت جائز نہیں۔

درس 27۔ قاعدہ[-10] واو و یائے لام فعل لام فعل کی واو اور یا۔ یعنی فعل میں لام کلمہ کی جگہ واو یا "یا" آ جائے۔ معلوم ہوا ناقص کی بات چل رہی ہے۔ بعد کسرہ و ضمه کسرہ اور ضمہ کے بعد۔ در يَفْعِلُ و تَفْعُلُ و اَفْعُلُ و نَفْعُلُ ساکن شود تو لام فعل ساکن ہو جائے گا۔ چاہے لام فعل سے پہلے ضمہ ہو یا کسرہ دونوں صورتوں میں لام فعل جب واو یا یا ہو تو ساکن ہو جائے گا۔ چوں يَدْعُوْ و يَرْمِيْ جیسا کہ يَدْعُوْ اور يَرْمِيْ

مضارع کے گردان کے اندر پانچ صیغیں ایسے ہیں کہ جس کے ساتھ ضمیر بارز متصل جڑی ہوئی نہیں۔ تو مصنفؒ ان پانچ صیغوں کو ذکر کر رہے ہیں۔ یہاں چار ذکر کئے۔ کیونکہ گردان میں تَفْعُلُ دو مرتبہ آتا ہے۔ لہٰذا مصنفؒ نے اسے ایک مرتبہ ذکر کیا۔ تو کل پانچ صیغیں ہیں جس میں یہ قانون لگے گا۔

ناقص واوی کی صورت میں قانون: وہ ناقص جس کے آخر میں واو ہے اور واو سے ماقبل ضمہ ہو۔ تو وہاں واو کی حرکت گر جاتی ہے۔ جیسے يَدْعُوْ اصل میں يَدْعُوُ بروزن يَفْعُلُ(ن) تھا۔ ناقص ہے اور آخر میں واو ہے اور واو سے ماقبل عین پر ضمہ ہے۔ تو اس واو کی حرکت گرا دی تو يَدْعُوْ رہ جائے گا۔

ناقص واوی کی صورت میں قانون: وہ ناقص جس کے آخر میں یا ہو اور یا سے ماقبل کسرہ ہو۔ تو وہاں پر یا کی حرکت گر جاتی ہے۔ جیسے يَرْمِيْ اصل میں يَرْمِيُ بروزن يَفْعِلُ(ض) تھا۔ ناقص یائی ہے۔ یا سے ماقبل میم پر کسرہ ہے۔ تو اس یا کی حرکت گرا دی تو يَرْمِيْ رہ گیا۔ ایک میں يَفْعُلُ وزن کا ذکر ہے اور دوسرے میں يَفْعِلُ وزن کا ذکر ہے۔ پس معلوم ہوا یہ قانون مضارع مضموم العین اور مکسور العین میں لگیں گی۔

و بعد فتحه اور فتحہ کے بعد یہ واو اور یا جو لام فعل کی جگہ پر آئے ہین بقاعدہ قال الف شَود تو فتحہ کے بعد یہ واو اور یا قال کے قاعدہ کے مطابق الف ہو جائیں گے۔ چوں يَخْشٰى و يَرْضٰى۔ يَخْشٰى اصل میں يَخْشَيُ تھا۔ یا متحرک ماقبل فتحہ کو الف سے بدلا تو يَخْشٰى ہوا۔ اسی طرح رَضِيَ يَرْضٰى یہ رضوان سے ہے اور واوی ہے۔ رَضِيَ اصل میں رَضِوَ تھا۔ واو طرف میں واقع ہوا او اسکا ماقبل کسرہ تھا تو واو کو یا کیا اور رَضِيَ ہوا۔ اسی طرح يَرْضٰى اصل میں يَرْضَوُ۔ واؤ اگر چوتھی، پانچویں یا اُس کے بعد والی جگہ میں آئے اور اس کے ماقبل والا حرکت واو کے

مخالف ہے تو اس واؤ کو یا کیا جائے گا، تو یَرْضَوُ سے یَرْضَیُ بن گیا۔ پھر یا متحرک ماقبل فتحہ کی وجہ سے الف ہوا تو یَرْضٰی بن گیا۔

تو خلاصہ یہ ہو کہ واو اور یا جب لام کلمہ میں واقع ہو جائے، اور اس سے ماقبل ضمہ یا کسرہ ہو تو اس واؤ اور یا کو ساکن کریں گے۔ اور اگر اس واو اور یا سے پہلے فتحہ ہوتو اسکو الف سے بدلیں گے۔

و اگر واو بعد ضمه بَود اگر واو ضمہ کے بعد آ رہا ہے و بعد آں واو اور اس واؤ کےبعد ایک اور واؤ ہے و یا بعد کسره بَود اور اگر یا آئی کسرہ کے بعد و بعد آں یا اور اُس یا کے بعد ایک اور یا ہو آں ہم ساکن شود تو یہ واو اور یا بھی ساکن ہو جائے گی و باجتماع ساکنین بیفتد اور اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر جائیں گے۔ چوں یَدْعُوْنَ اصل میں یَدْعُوُوْنَ بروزن یَنْصُرُوْنَ تھا۔ واو سے ماقبل ضمہ ہے اور اسکے بعد ایک اور واو آ رہا ہے۔ تو واو متحرک کو ساکن کریں گے، پھر التقائے ساکنین کی وجہ سے واو گر جائے گا، تو یَدْعُوْنَ رہ جائے گا۔ و تَرْمِیْنَ اصل میں تَرْمِیِیْنَ بروزن تَضْرِبِیْنَ تھا۔ یائے متحرک سے ماقبل کسرہ ہے، اور اسکے بعد ایک اور یا ہے۔ تو اس یا کو ساکن کریں گے اور التقائے ساکنین کی وجہ سے گرائیں گے۔ تو تَرْمِیْنَ رہ جائے گا۔

و اگر واو متحرک بعد ضمه بَود اور اگر واو ضمہ کے بعد ہو و بعد آں یا اور اُس واو کے بعد یا ہو چوں تَدْعِیْنَ که دراصل تَدْعُوِیْنَ بُود جیسا کہ تَدْعِیْنَ کہ اصل میں تَدْعُـوِیْنَ بروزن تَنْصُرِیْنَ تھا۔ واو متحرک آیا، اور اس سے ماقبل ضمہ آیا۔ اور بعد میں یائے ساکنہ آئی۔ تو اس صورت میں واو سے ماقبل عین کی حرکت گرا کر واو کی حرکت عین کو دیں گے، تو تَدْعِوْیْنَ رہ جائے گا۔ پھر ماقبل کسرہ کی وجہ سے واو یا ہو جائے گا تو تَدْعِیْیْنَ ہو جائے گا۔ پھر التقائے ساکنین کی وجہ سے یا گر جائے گا تو تَدْعِیْنَ بن جائے گا۔ و یا بعد کسره بود و بعد آں واو اور جب یا کسرہ کے بعد ہو اور اُس کے بعد واو ہو چوں یَرْمُوْنَ جیسے یَرْمُوْنَ اصل میں یَرْمِیُوْنَ بروزن یَضْرِبُوْنَ تھا۔ میم کی حرکت گرا کر یا کا ضمہ میم کو دیا، اور اس ضمہ کی وجہ سے یا کو واو کیا اور پھر اس واو کو التقائے ساکنین کی وجہ سے گرایا تو یَرْمُوْنَ رہ گیا۔ باسکان ما قبل ما قبل کو ساکن کرتے ہوئے۔ حرکت واو و یا بآں نقل کنند واو اور یا کی حرکت اُسے نقل کر دیں گے۔ پس واو یا و یا واو شده باجتماع ساکنین بیفتد پس واو یا ہو جائے گا اور یا واو ہو جائے گا اور اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر جائے گی۔ چوں تَدْعِیْنَ و یَرْمُوْنَ جیسے تَدْعِیْنَ اور یَرْمُوْنَ۔ که ایں ہر دو مثال گذشته کہ یہ دونوں مثالیں گزر گئی۔

مصنفؒ اب ماضی کی مثالیں ذکر کر رہے ہیں۔ بتلانا یہ چاہتا ہے کہ یہ قاعدہ ماضی کے اندر بھی جاری ہو سکتا ہے۔ و لَقُوْا و رُمُوْا۔ لَقُوْا یہ باب سمع سے ہے۔ لَقِیَ یَلْقٰی ۔ اور اسی سے ہے مُلاقات کرنا۔ لَقِیَ لَقِیَا لَقُوْا اصل میں لَقِیُوْا بروزن سَمِعُوْا ہے۔ یا متحرک ماقبل کسرہ اور مابعد واؤ ساکن۔ تو یا کی حرکت ماقبل میں قاف کو دیا اور قاف کی اپنی حرکت گرا دی۔ پھر التقائے ساکنین کی وجہ سے یا گر گئی تو لَقُوْا رہ گیا۔ اور رُمُوْا باب ضرب سے ہے۔ رُمِیَ رُمِیَا رُمُوْا اصل میں رُمِیُوْا بروزن ضُرِبُوْا۔ یا متحرک سے ماقبل کسرہ اور یا کے بعد واو ساکن۔ میم کا کسرہ گرا اور یا کا ضمہ اُسے دے دیا، اور ماقبل ضمہ کی وجہ سے یا واو ہو گیا اور التقائے ساکنین سے گر گیا تو رُمُوْا رہ گیا۔

قاعدہ[11] ۔ واو طرف بعد کسره یا شَود وہ واو جو طرف میں ہو اور کسرہ کے بعد ہو وہ یا ہو جاتا ہے۔ طرف سے مراد ہے لام کی جگہ۔ چوں دُعِیَ دُعِیَا دَاعِیَانِ داعِیَةٌ۔ دُعِیَ اصل میں دُعِوَ تھا۔ (ن) واو طرف میں آیا اور

ماقبل اس سے کسرہ ہے تو واو کو یا کیا تو دُعِیَ بن گیا۔ دُعِیَا اصل میں دُعِوَا تھا۔ دَاعِیَانِ اصل میں دَاعِوانِ تھا۔ داعِیَۃٌ اصل میں داعِوَۃٌ تھا۔

قاعدہ[12] : یائے طرف بعد ضمہ واو شَود وہ یا جو طرف میں آ جائے ضمہ کے بعد تو وہ واو ہو جائے گی۔ چوں نَھُوَ کہ دراصل نَھُیَ بُود جیسا کہ نَھُوَ اصل میں نَھُیَ تھا۔ نُھْیَۃٌ :عقل، نُھٰی: عقل صیغۂ واحد مذکر غائب از کَرُمَ۔

قاعدہ[13] واو عین مصدر بعد کسرہ یا شَود وہ واو جو مصدر کے عین کلمہ میں آئے اور کسرہ کے بعد ہو تو یا ہو جائے گا۔ بشرط آنکہ در فعل آں تعلیل شدہ باشد اس شرط کے ساتھ کہ اُس مصدر کے فعل میں تعلیل ہوئی ہو۔ چوں قِیَامًا مصدر قَامَ جیسا کہ قِیَامًا جو کہ قَامَ کا مصدر ہے۔ قَامَ یَقُوْمُ اصل میں قَوَمَ (نصر سے اجوف واوی) تھا۔ قِیَامًا اصل میں قِوَامًا تھا۔ و صِیَامًا مصدر صَامَ اور جیسا کہ صِیَامًا مصدر ہے صَامَ کا۔ صَامَ یَصُوْمُ اصل میں صَوَمَ(نصر سے اجوف واوی) تھا۔ اور صیامًا اصل میں صِوَامًا تھا۔ قِوَامًا اور صِوَامًا دونوں میں مصدر کے عین میں واو آیا اور اس سے ماقبل کسرہ ہے۔ نیز انکے فعل میں تعلیل بھی ہوئی ہے۔ لہٰذا یہ واو یا سے تبدیل ہوگا۔ جیسا کہ قِیَامًا اور صِیَامًا۔

نہ قِوَامًا مصدر قَاوَمَ نہ کہ قِوَامًا جو کہ قَاوَمَ کا مصدر ہے۔قِوَامًا میں مصدر کے عین میں واؤ آیا اور ماقبل میں کسرہ ہے۔ لیکن اس واؤ کو یا سے تبدیل نہیں کریں گے، کیونکہ اس کے فعل قَاوَمَ میں تعلیل نہیں ہوئی ہے۔

ہمچنین اسی طرح واو عین جمع واو ہو، عین کی جگہ ہو اور جمع میں ہو۔ نیز اسکا ماقبل مکسور ہو۔ کہ در واحد ساکن بَود کہ وہ واو واحد کے اندر ساکن ہو۔ یا مُعَلَّل یا معلل ہو۔ یعنی اُس میں بھی اعلال ہوا ہو۔ چوں حِیَاضٌ جمع حَوْضٌ جیسے حیاض جمع ہے حوْض کی۔ حِیَاض اصل میں حِوَاض تھا۔ واو آیا، جمع کے صیغے میں عین کی جگہ آیا اور اسکا ماقبل مکسور ہے، اور اس کے مفرد میں وہ واو ساکن ہو۔ تو جمع کے اندر یہ واو یا سے تبدیل ہوگا اور حِیَاض بنے گا۔ و جِیَادٌ جمع جَیِّدٌ اور جِیَاد جو جمع ہے جَیِّدٌ کی۔ جَیِّد اصل میں جَیْوِدٌ تھا۔پھر واو کو یا کر کے یا کا یا میں ادغام کیا تو جَیِّدٌ بن گیا۔ جِیَادٌ اصل میں جِوَادٌ تھا۔ واو عین جمع میں آیا اور اس کا ماقبل مکسور ہے، نیز اس کے مفرد میں اعلال بھی ہوا ہے۔ لہٰذا اس واو کو یا سے تبدیل کرینگے تو جِیَادٌ بن جائے گا۔

قاعدہ[14] : چوں واو و یا غیر مُبْدَل جمع شوند جب واو اور یا جمع ہو جائے لیکن وہ غیر مبدل ہو۔ یعنی کسی سے بدل کر نہ آئے ہو۔ چاہے واو پہلے ہو یا یا پہلے ہو۔ در غیر ملحق اور غیر مُلحق کے صیغے میں ہو و اول اینہا ساکن باشد اور ان میں سے پہلے ساکن ہو۔ واو یا شدہ دریا ادغام یا بد تو وہ واو یا ہو کر یا میں ادغام پا لے گا۔ و ضمہ ما قبل کسرہ گردد اور ماقبل کا ضمہ کسرہ ہو جائے گا۔ چوں سَیِّدٌ سَیِّدٌ اصل میں سَیْوِدٌ تھا۔ و مَرْمِیٌّ اسم مفعول ہے رمٰی یَرْمِیْ(ض) سے۔ اصل میں مَرْمُوْیٌ بروزن مَفْعُوْلٌ تھا۔اس میں واو اور یا جمع ہو گئے۔ اور دونوں غیر مبدل ہے اور پہلا ان میں ساکن ہے۔ اور یہ کلمہ غیر ملحق کا ہے۔ واو کو یا اور یا کا یا میں ادغام کیا۔ تو مَرْمُیٌّ بن گیا۔ اور ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیں گے تو مَرْمِیٌّ ہو جائے گا۔ و مُضِیٌّ مصدر مَضٰی یَمْضِیْ کہ دراصل مُضُوْیٌ بُود اور مُضِیٌّ جو کہ مَضٰی یَمْضِیْ کا مصدر ہے اصل میں مُضُوْیٌ تھا۔ مضیٰ یمضی: چلے جانا۔مُضُوْیٌ بروزن فُعُوْلٌ میں واو اور یا غیر مبدل غیر ملحق میں جمع ہوئے اور پہلا ان میں ساکن ہے۔ تو واو کو یا

کیا اور یا کا یا میں ادغام کیا اور ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کیا تو مُضِیٌّ ہوا۔ و دریں مِضِیٌّ بکسر فا باتباع عین ہم جائز ست اور اس میں مِضِیٌّ فا کے کسرہ کے ساتھ عین کا اتباع کرتے ہوئے بھی جائز ہے۔

آگے مصنفؒ ایک اعتراض کا جواب دیتے ہیں۔ اَوٰی یَاْوِیْ سے امر اِیْوِ ہے۔ تَاْوِیْ میں تا گرا دی اور آخر کو جزم دیا اور عین کی وجہ سے ہمزہ وصلی مکسور لایا تو اِءْوِ ہوا۔ پھر ثانی ہمزہ کو یا سے بدلا تو اِیْوِ ہوا۔ اس پر اشکال ہوا کہ اِیْوِ میں بھی یا اور واؤ جمع ہے۔ اور اوّل ساکن ہے۔ تو اس میں واو کو یا کر کے یا میں اسکا ادغام کیوں نہیں کیا گیا۔ تو جواب یہ ہے کہ اِیْوِ میں یا ہمزہ سے بدل کر آئی ہے۔ اور اس میں ایک شرط یہ تھا کہ یہ واو اور یا غیر مبدل ہو۔اور یہاں یا مبدل ہے۔ پس شرط پورا نہ ہونے کی وجہ سے قانون نہیں لگے گا۔ اور اسی طرح ضَیْوَنٌ: بِلَّ کو کہتے ہیں۔ اس میں بھی یا اور واو جمع ہے۔ اور پہلا اس میں ساکن ہے۔ یہاں بھی واو کو یا کرکے یا میں ادغام کرنا چاہیے تھا۔ لیکن ادغام نہیں کیا گیا۔ ادغام اس لئے نہیں کیا گیا کیونکہ شرائط میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ وہ کلمہ ملحق نہیں ہونا چاہیے۔ اور ضَیْوَنٌ ملحق برباعی ہے۔ اور یہ ملحق ہے جَعْفَر کے ساتھ۔ دونوں کا وزن صوری ایک جیسا ہے۔ و در اِیْوِ امر حاضرِ اَوٰی یَاْوِیْ کتابت کی غلطی سے اُوٰی یَاوِیْ لکھا ہے۔ بسبب مبدلیت یا از ہمزہ و در ضَیْوَنٌ بسبب الحاق ایں قاعدہ جاری نشد۔ اور اَوٰی یَاْوِیْ کے امر حاض میں بوجہ بدلنے یا کے ہمزہ سے اور ضَیونٌ میں الحاق کی وجہ سے یہ قاعدہ جاری نہیں ہوا۔

قاعدہ[15]: دو واو کہ در آخرِ فُعُوْلٌ باشد دو واؤ کہ فُعُوْلٌ کے آخر میں آ جائیں ہر دو یاشدہ ادغام یابند دونوں یا ہو کر ادغام پا لیں گے۔ و ضمہ ما قبل کسرہ شود اور ما قبل کا ضمہ کسرہ ہو جائے گا۔ و روا ست اور یہ بھی جائز ہے کہ فا ہم کسرہ یابد کہ فا بھی کسرہ پا لے چوں دُلِیٌّ یا دِلِیٌّ در دُلُوْوٌ جمعِ دَلْوٌ۔ دَلْوٌ: ڈول، دُلُوْوٌ یہ دَلْوٌ کی جمع ہے۔ دُلُوْوٌ بروزن فُعُوْلٌ میں دونوں واو کو یا کیا تو دُلُیْیٌ بن گیا۔۔ اور تھر یا کا یا میں ادغام کیا تو دُلُیٌّ ہوا۔ اور واو سے ماقبل ضمہ کو کسرہ کیا۔ تو دُلِیٌّ ہوا۔ اور لام کی اتباع کرتے ہوئے دال کو بھی کسرہ دیا تو دِلِیٌّ بھی جائز ہے۔

قاعدہ شانزدَہُم[16]: واوِ لامِ کلمۂ اسم اسم کے لام کلمہ کی جگہ واو آ جائے کہ بعد ضمہ بَود اور یہ واو ضمہ کے بعد ہو۔ بعد کسرہ شدہ یہ کسرہ کے بعد ہو جائے گا۔ یعنی واو سے ماقبل ضمہ کو کسرہ سے بدل دیں گے، تو یہ واو کسرہ کے بعد ہو جائے گا۔ یا شَود اور پھر یا ہو جائے گا۔ و ساکن شدہ باجتماع ساکنین با تنوین حذف شود اور پھر ساکن ہو کر نون تنوین کے ساتھ اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر جائے گا۔ چوں اَدْلٍ در اَدْلُوٌ جمعِ دَلْوٌ جیسا کہ اَدْلٍ اَدْلُوٌ کے اندر جو کہ دَلْوٌ کی جمع ہے۔ اَدْلُوٌ بروزن اَفْعُلٌ میں واو لام کلمہ کی جگہ آیا۔ تو اس کو کسرہ کے بعد کریں گے تو اَدْلِوٌ بن جائے گا، پھر ما قبل کسرہ کی وجہ سے واو یا ہو جائے گا تو اَدْلِیٌ بن جائے گا۔ یا پر ضمہ ثقیل ہے تو ضمہ کو گرایا تو اَدْلِیْنْ رہ گیا۔ پھر یا اور نون کے درمیان التقائے ساکنین کی وجہ سے یا گر گئی تو اَدْلٍ رہ گیا۔و تَعَلٍّ و تَعَالٍ مصدر تَفَعَّلَ و تَفَاعَلَ اور اسی طرح ہے تَعَلٍّ اور تَعَالٍ جو کہ مصادر ہیں تفعَّلَ اور تفاعَلَ کے ۔ تَعَلٍّ کا مادّہ، عین، لام اور واو ہے۔ عُلُوْ: اونچا ہونا۔ اس سے باب تفعُّل : تَعَلّٰی یَتَعَلّٰی تَعَلِّیًا یہ تو حالت نصبی میں ہے۔ اور حالت رفعی میں یہ مصدر تَعَلِّیٌ بن جاتا ہے۔ یا پر ضمہ ثقیل ہونے کی وجہ سے گر جاتا ہے۔ پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے یا بھی گر جاتا ہے تو تَعَلٍّ رہ جاتا ہے۔ اور جرّی میں یہ مصدر تَعَلِّیٍ بن جاتا ہے۔ پھر

کسرہ ثقل کی وجہ سے گر جاتا ہے تو تَعَلِّیْن رہ جاتا ہے پھر یا اجتماع ساکنین کی وجہ سے گرتا ہے تو تَعَلٍّ رہ جاتا ہے۔

اسی مادّہ(عین، لام اور واو) سے تَفَعُّلٌ وزن پر تَعَلُّوٌ مصدر ہے۔ یہاں اسم کے لام کلمه میں واو آیا۔ تو ما قبل کے ضمه کو کسرہ سے بدلو تو تَعَلِّوٌ بن گیا۔ پھر واو کو کسرہ کی مناسبت سے یا کردو تو تَعَلِّيٌ بن جائے گا۔ پھر یا سے ضمه گرا، تو تَعَلِّیْنْ بن گیا۔ پھر یا اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گیا تو تَعَلٍّ رہ گیا۔

اور باب تَفَاعَل کا مصدر ہے تَعَالٍ۔ تَعَالٰی یَتَعَالٰی تَعَالِیًا۔ حالت نصبی میں یه مصدر تَعَالِیًا ہے، جبکه حالت رفعی میں تَعَالِيٌ پھر تَعَالٍ اور جرّی میں تَعَالِيٍ پھر تَعَالٍ مصدر ہے۔ تَعَالِيٌ میں یا پر ضمه ثقیل ہونے کی وجہ سے گر گیا، اور پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے یا بھی گر گیا تو تَعَالٍ رہ گیا۔ اور حالت جرّی میں بھی یا پر کسرہ ثقیل ہونے کی وجہ سے یا گر گیا اور اجتماع ساکنین کی وجہ سے یا بھی گرا تو تَعَالٍ رہ گیا۔

اس کا مادّہ بھی علو والا ہے۔ اسی مادّہ (عین، لام اور واو) سے تَعَالٍ اصل میں تَعَالُوٌ بروزن تَفَاعُلٌ تھا۔ تو اسم کے لام کلمه میں واو آیا اور ضمه کے بعد ہے۔ تو اس ضمه کو کسرہ سے بدلو تو تَعَالِوٌ بن گیا۔ پھر واو کو ماقبل کے کسرہ کی وجہ سے یا کیا تو تَعَالِيٌ بن گیا۔ یا پر ضمه ثقیل تھا تو گرایا، پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے یا بھی گرائی تو تَعَالٍ رہ گیا۔

و یاہم بعد کسرہ شود اور یا بھی کسرہ کے بعد ہو جائے گی۔ یعنی اگر اسم کے لام کلمه میں یا آیا۔ اور اس سے قبل ضمه ہو۔ تو وہ ضمه کسرہ سے تبدیل ہو جائے گا۔ اور یا بھی کسرہ کے بعد ہو جائے گا۔ و بعدِ اسکان اور ساکن کردینے کے بعد بسبب اجتماع ساکنین بیفتد اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر جائے گی۔ چوں اَظْبٍ دَرْ اَظْبُيٌ جمع ظَبْيٌ۔ جیسے اَظْبٍ اَظْبُيٌ کے اندر جو که جمع ہے ظَبْیٌ کی۔ کتابت میں دررہ گیا ہے کاتب سے۔ ظَبْيٌ: ہرن، اسکی جمع اَظْبٍ آتی ہے۔ لیکن یه اَظْبٍ اصل میں اَظْبُيٌ بروزن اَفْعُلٌ تھا۔ تو اسم کے لام کلمه میں یا ضمه کے بعد آئی۔ تو ضمه کو کسرہ سے بدلا تو اَظْبِيٌ ہوا۔ پھر یا پر ضمه ثقل کی وجہ سے گر گیا تو اَظْبِیْنْ رہ گیا۔ پھر یا اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گیا تو اَظْبٍ رہ گیا۔

درس 28: قاعده بِمُقْتَدَہُمْ[17]: واو و یا که عین فاعل باشد وہ واو اور یا جو که فاعل وزن کا عین ہو در فعل تعلیل شُده اور اُسکی فعل میں تعلیل ہوئی ہو۔ ہمزہ شَود یه واو اور یا ہمزہ ہو جائیں گے۔ چوں قَائِلٌ و بَائِعٌ۔ قائلٌ اصل میں قاوِلٌ تھا۔ اس کے فعل قالَ جو که اصل میں قَوَلَ تھا میں تعلیل ہوا تھا۔ اس لئے قاوِلٌ کے واؤ کو ہمزہ سے بدلا تو قائِلٌ ہوا۔۔ بائِعٌ اصل میں بایِعٌ تھا۔ اسکے فعل باعَ میں بھی تعلیل ہوا تھا۔

قاعده[18]: واو و یا و الفِ زائد بعدِ الفِ مَفَاعِلْ وہ واو، یا اور الف جو که زائد ہو اور الف مفاعل کے بعد آ جائے۔ یہاں مَفَاعِلْ وزن سے وزن صوری مراد ہے۔ یعنی الف جمع سے پہلے بھی دو حرف آ جائیں اور بعد میں بھی دو حرف آ جائیں۔ اور پہلے دونوں پر فتحه ہو، اور الف کے بعد والے پر کسرہ ہو۔ ہمزہ شود ہمزہ ہو جائے گا۔ چوں عَجَائِزُ در عَجَاوِزُ جمعِ عَجُوْزٌ عَجُوْزٌ بروزن فَعُوْلٌ میں واو زائد ہے۔ اسکا مادّہ عین، جیم اور زا ہے۔ اس کا جمع مَفَاعِلْ وزن صوری پر عَجَاوِز ہے۔ تو الف مفاعل کے بعد واو زائد آیا تو یه عَجَائِز بن جائے گا۔ عَجُوْز: بوڑھی عورت۔ و شَرَائِف در شرایف جمع شَرِيْفَةٌ. شَرِیْفَةٌ سے مَفَاعِل وزن شَرَایِفْ ہے۔ تو الف مفاعل کے بعد یا آئی اور یه یا زائد

ہے تو اس کو ہمزہ سے بدلیں گے تو شَرَائِف ہوا۔ شریفۃٌ: مُعَزّز عورت و رَسَائِلُ جمع رِسَالَۃٌ. رَسَالَۃٌ کا جمع مَفَاعل وزن پر رَسَاالٌ سے رَسَائِل بن گیا۔ یہاں الف زائد ہے۔

آگے مصنفؒ ایک اعتراض کا جواب دیتے ہیں۔ اعتراض یہ کہ مُصِیْبَۃ کے اندر یہ یا اصلی ہے لیکن پھر بھی مصائب کے اندر یا ہمزہ سے بدلی ہے۔ و اِبدال یا بہمزہ در مَصَائِبُ اور مصائبُ کے اندر یا کو ہمزہ سے تبدیل کرنا جمع مُصِیْبَۃٌ. مصیبَۃ کی جمع میں با آنکه اصلی ست اگرچہ اصل ہے شاذست۔ لیکن شاذ ہے۔

قاعدہ[19]: واو و یا کہ طرف باشد واو اور یا جو کہ طرف میں آئے و بعد الف زائد اُفتد ہمزہ شود اور الف زائد کے بعد ہو تو یہ واو اور یا ہمزہ ہو جائے گا۔ چوں دُعَاءٌ در دُعَاوٌ دُعَاوٌ میں واو آیا، طرف میں آیا اور الف زائد کے بعد آیا کیونکہ اسکا مادّہ دال، عین اور واو ہے۔ تو یہ واؤ ہمزہ سے بدلے گا تو دُعَاءٌ بن جائے گا۔ و رُوَاءٌ در رُوَایٌ رُوَایٌ میں یا آئی، طرف میں آئی اور الف زائدہ کے بعد آئی تو اسکو ہمزہ سے بدلیں گے۔ تو رُوَاءٌ ہو جائے گا۔ رُوَاء: خوشنما ہونا، رونق والا ہونا، اچھا ہونا۔ رِوَا(را کی کسرہ کے ساتھ): اونٹ کے اوپر سامان باندھنے والی رسّی، اور اس کی جمع اَرْوِیَۃ آتی ہے۔ و این ہر دو مصدر اند اور یہ دونوں مصدر ہے۔ و دِعَاءٌ در دِعَایٌ جمع دَاعٍ داعٍ اصل میں دَاعِوٌ تھا۔ واؤ طرف میں آیا اور اس سے ماقبل کسرہ تھا تو واؤ کو یا کیا۔پھر یا پر ضمہ ثقیل ہونے کی وجہ سے گرایا تو یا اور نون ساکن کے درمیان التقائے ساکنین کی وجہ سے پھر یا بھی گرائی تو دَاعٍ ہوا۔ دَاعٍ کا جمع دِعَایٌ ہے۔ جمع کے اندر بھی یا لکھ لی کیونکہ مفرد میں یہ واو یا سے تبدیل ہوا تھا۔ پھر دِعَایٌ میں یا طرف میں الف زائد کے بعد آئی تو ہمزہ سے بدل کر دِعَاءٌ پڑھیں گے۔ دا، عین اور واو اسکا مادّہ ہے۔ دَاعٍ: بلانے والا و اَسْمَاءٌ در اَسْمَاوٌ جمع اسم اور اَسْمَاءٌ ہوگا اَسْمَاوٌ کے اندر۔ اور یہ جمع ہے اِسْمٌ کی۔ که دراصل سِمْوٌ بود کہ یہ اِسْم اصل میں سِمْوٌ تھا۔ تو دیکھو سِمْوٌ میں آخر میں واؤ ہے، تو اَسْمَاوٌ میں بھی آخر میں واو آیا اور پھر ہمزہ سے بدلا۔ و اَحْیَاءٌ جمع حَیٌّ اور اَحْیَاءٌ جو کہ اصل میں اَحْیَایٌ تھا، حَیٌّ کی جمع ہے۔حَیٌّ: زندہ و کَساءٌ کَسٰی یَکْسُوْ: لباس پہننا۔ کِسٰی: لباس،چادر، کِسَاءٌ اصل میں کِسَاوٌ تھا۔ واوی ہے۔ و رِدَاءٌ اور رِدَاءٌ جو کہ اصل میں رِدَایٌ تھا۔ رداء: چادر اسم جامد۔ کِسَاء اور رداء یہ دونوں اسم جامد ہے۔ مصنفؒ نے کئی مثالیں ذکر فرمائی، بتلانا یہ چاہتے ہیں کہ یہ قاعدہ ہر ہر جگہ لگتا ہے۔

قاعدہ[20]: واویکہ رابع باشد یا زائد وہ واو جو کہ چوتھے نمبر پر ہو یا پانچویں چھٹے نمبر پر و بعد ضمہ و واو ساکن نباشد لیکن وہ ضمہ کے بعد اور واو ساکن کے بعد نہ ہو۔ یا شود تو یہ واو یا ہو جائے گا۔ جیسا کہ یَرْضٰی اصل میں یَرْضَوُ تھا۔ واو چوتھی جگہ آیا۔ اور اس سے پہلے نہ تو ضمہ ہے اور نہ واو ساکن۔ تو یہ واو یا ہوا۔ تو یَرْضَیُ بنا۔ پھر یاء متحرک ماقبل فتحہ سے یَرْضٰی ہوا۔ چوں یُدْعَیَانِ اصل میں یُدْعَوَانِ تھا۔ و اَغْلَیْتُ اصل میں اَغْلَوْتُ ہے۔ اسکا مادّہ علو ہے۔ و اِسْتَغْلَیْتُ یہ اصل میں اِسْتَغْلَوْتُ تھا۔ اسکا مادّہ بھی علو ہے۔ در مَدَاعِیُّ جمع مِدْعَاءٌ آله مِدْعَاءٌ جو کہ اسم آلہ ہے اسکی جمع مَدَاعِیُّ آتی ہے۔مِدْعَاءٌ اصل میں مِدْعَاوٌ تھا۔ یہ دَعٰی یدْعُوْ سے ہے۔ اور اسی مِدْعَاوٌ کی جمع مَدَاعِیْوُ ہوا۔ مدعاء میں عین کے بعد الف، اور مداعیو میں عین کے بعد یا۔ تو معلوم ہوا کہ یہ یا الف سے بدل کر آئی ہے۔ که دراصل مَدَاعِیْوُ کہ اصل میں یہ مَدَاعِیْوُ بروزن مَفَاعِیْلُ تھا۔ نزدیک محققان فن صرف علم صرف کے بڑے علماء کے نزدیک واو بہمین قاعدہ یا شدہ دریا مدغم گردیدہ واو اسی قاعدہ یعنی

قاعدہ نمبر 20 کے مطابق یا ہو کر یا میں مُدغم ہوا۔ کیونکہ مَدَاعِیْوُ میں واو چھٹی جگہ پر آیا ہے۔ نیز واو سے ماقبل ضمہ اور واؤ ساکن نہیں۔ ورنہ قاعدہ سَیِّدٌ دراں جاری نمی تواند شُد ورنہ سیِّدٌ والا قانون اس میں جاری نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ سیِّدٌ قانون میں شرط یہ تھی کہ وہ واو اور یا اکھٹے آئے لیکن کسی سے بدل کر نہ ہو۔اور مَدَاعِیْوُ میں یا اور واو اکھٹے آئیں ہیں لیکن یہ یا الف سے بدل کر آئی ہے۔ لہٰذا یہاں سیدٌ والا قانون نہیں لگتا۔ زیرا کہ یا در مَدَاعِیْوُ بدل ست از الف۔ اس لئے کہ مَدَاعِیْوُ میں یا الف سے بدل کر ہے۔

قاعدہ[21]- الف بعد ضمہ واو شَود الف ضمہ کے بعد واو ہو جائے گا۔ چوں ضُوْرِبَ و ضُوَیْرِبٌ جیسا کہ ضُوْرِبَ اور ضُوَیْرِبٌ میں۔ ضَارَبَ فعل ماضی معروف سے مجہول ضُورِبَ ہے۔ تو الفِ ضارَب واو سے بدلا کیونکہ الف سے پہلے ضمہ آیا۔ اور ضُوَیْرِبٌ جو کہ ضَارِبٌ کی تصغیر ہے۔ ضَارِبٌ سے تصغیر بنانے میں جب ضاد کو ضمہ دیا، تو الف واو ہو گیا۔ و بعد کسرہ یا چوں مَحَارِیْبُ اور الف کسرہ کے بعد یا ہو جائے گا۔ جیسا کہ مَحَارِیْبُ۔ مِحْرَاب کی جمع مَحَاریب ہے۔ محراب میں را کے بعد الف ہے۔ اور محاریب میں جب را پر کسرہ آیا تو وہی الف یا سے بدلا۔ مُوْسِرٌ اور مِیْعَادٌ والے قانون کے تحت بھی مصنف ؒ نے یہ ضابطہ ذکر فرمایا تھا۔

قاعدہ[22]: الف زائدہ قبل الف تثنیه و جمع مؤنث سالم یا شود اگر الف تثنیہ اور الف جمع سے پہلے الف زائدہ آ جائے تو یہ الف زائد یا ہو جائے گا۔ چوں حُبْلَیَانِ و حُبْلَیَاتٌ۔ حُبْلیٰ میں الف زائدہ ہے۔ اسی حبلیٰ سے جب تثنیہ بنانا ہو، تو الف اور نون جوڑ دو۔ تو یہ الف زائد یا سے بدل جائے گا تو حُبْلَیَانِ بن جائے گا۔ اور اگر اسی حبلیٰ کا جمع مؤنث سالم بنانا ہو، تو اس کے آخر میں الف اور تا ملاؤ، تو یہ الف زائدہ یا بن جائے گا تو حُبْلَیَاتٌ بن جائے گا۔ حُبلیٰ: حاملہ۔

تمہید: اَفْعَلُ اسم تفضیل کی مؤنث فُعْلیٰ آتی ہے۔ اور اَفْعَلُ صفتی کی مؤنث فَعْلَاءُ آتی ہے۔ جیسا کہ اَبْیَضْ کی مؤنث بَیْضَاء، اَحْمَرْ کی مؤنث حَمْرَاء۔ اور فَعْلَاء کی جمع فُعْلٌ آتی ہے۔ اگر فُعْلٌ میں عین کی جگہ یا آ جائے تو ماقبل کی ضمہ کو کسرہ سے بدلیں گے۔ جسیا کہ بَیْضَاء کی جمع بُیْضٌ آتی ہے۔ تو یا سے ماقبل ضمہ کو کسرہ سے بدل کر بِیْضٌ ہو جائے گا۔ یہ دراصل استثناء ہے مُوْسِرٌ والے ضابطے سے۔ مُوْسِرٌ اصل میں مُیْسِرٌ تھی۔ پھر یا کو ماقبل ضمہ کی وجہ سے واو کیا تو مُوْسِرٌ بن گیا۔ خلاصہ یہ ہوا اگر یائے ساکنہ سے ماقبل ضمہ آ جائے تو ہر جگہ یا کو واؤ سے بدلیں گے۔ لیکن اگر فُعْلٌ وزن کے اندر عین کی جگہ یا آ جائے تو ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کریں گے۔ نیز جب فُعْلیٰ وزن مؤنث کا ہو اور صفت کا ہو۔ تو اِس میں بھی اگر عین کی جگہ یا آئی تو ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کریں گے۔

قاعدہ[23]- یا کہ عینِ وزنِ فُعْلٌ جمع و فُعْلیٰ مؤنث باشد در صفت اور فُعْلٌ جمع میں اگر عین کی جگہ یا آ جائے اسی طرح فُعْلیٰ جو مؤنث کے لئے ہو اور صفت کا صیغہ ہو اس میں اگر عین کی جگہ یا آ جائے۔ ایک فُعْلیٰ وزن اسم تفضیل مؤنث کے لئے بھی آتا ہے۔

اسم: یہ صرف ذات پر دلالت کرتا ہے۔ اگر فُعْلیٰ وزن اسم جامد یعنی اسمِ محض کے اندر آ جائے اور عین کی جگہ یا آ جائے تو پھر یہی قانون نہیں لگے گا۔ پھر یا کو ماقبل کے ضمہ کی وجہ سے یا سے تبدیل کریں گے۔ جیسا کہ طُوْبیٰ کہ اصل میں طُیْبیٰ تھی۔ یہ اسم تفضیل کا صیغہ ہے۔ اسم تفضیل بھی صفت کا صیغہ ہے۔ تو اس پر اشکال ہوتا

ہے کہ طُیْبٰی جو کہ مؤنث اور اسم تفضیل یعنی اسم صفت ہے۔ تو پھر اسکو طِیْبٰی کیوں نہیں کیا گیا۔ تو جواب یہ کہ اسم تفضیل بھی اسم کا حکم رکھتا ہے۔ اس لئے اس میں یا کو ماقبل کے ضمہ کی وجہ سے واؤ کیا۔

اسم صفت: یہ ذات مع الوصف پر دلالت کرتا ہے۔ مثلاً ضاربٌ اسم صفت ہے۔ اور یہ دلالت کرتی ہے ایسی ذات پر جس میں ضرب لگانے کی صلاحیت ہو۔ اگر فُعْلٰی وزن اسم صفت کے اندر آئے تو پھر یا کو برقرار رکھتے ہیں اور ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کریں گے۔ جیسا کہ حِیْکٰی جو کہ اصل میں حُیْکٰی تھی۔

بعد کسرہ گردد تو یا کسرہ کے بعد ہو جائے گی۔ یعنی یا کے ماقبل کی ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کیا جائے گا، تو اس صورت میں یا کسرہ کے بعد ہو جائے گی۔ چوں بِیْضٌ جمع بَیْضَاءُ جیسا کہ بِیْضٌ جمع ہے بَیْضَاءُ کی۔ اَبْیَضْ کی مؤنث بَیْضَاء ہے۔ اور بَیْضَاء کی جمع بِیْضٌ ہے۔ بِیْضٌ اصل میں بُیْضٌ بروزن فُعْلٌ تھا۔ و حِیْکٰی حَاکَ یَحِیْکُ حَیْکَانًا: ناز و تکبر سے چلنا۔ حِیْکٰی: ناز و تکبر سے چلنے والی عورت۔ حِیْکٰی اصل میں حُیْکٰی بروزن فُعْلٰی تھی۔ و در اسم واو شود اور اسم کے اند یہ یا واؤ ہو جائے گی۔ یعنی اسم کے اندر فُعْلٰی وزن میں جب عین کی جگہ یا آ جائے تو یہ یا ماقبل کے ضمہ کی وجہ سے یا بن جائے گی۔ بقاعدہ سوم (3) تیسرے قاعدہ کی وجہ سے۔ وہی مُوْسِرٌ والا قانون۔ اسم تفضیل را حکم اسم دادہ اند اسم تفضیل کو اسم کا حکم دیا ہے۔ یعنی اسم تفضیل ہے تو صفت کا صیغہ، لیکن صرفیوں نے اسے اسم کا حکم دیا ہے۔ چوں طُوْبٰی و کُوْسٰی مؤنث اَطْیَبُ و اَکْیَسُ جیسے طُوْبٰی اور کُوْسٰی جو کہ مؤنث ہے اَطْیَبُ اور اَکْیَسُ کی۔ طُوْبٰی اصل میں طُیْبٰی تھی۔ یا کو ماقبل کے ضمہ کی وجہ سے واو کیا تو طُوْبٰی بنی۔ اور کُوْسٰی اصل میں کُیْسٰی تھی، تو یا ماقبل کے ضمہ کی وجہ سے واو بنی تو کُوْسٰی ہوئی۔ اَطْیَبْ: جو زیادہ اچھا ہو کسی کے مقابلے میں۔ اَکْیَسْ، کَاسَ یَکِیْسُ کَیْسًا و کِیَاسَةً: تیز ذہن والا:

قاعدہ[24]: واوِ عینِ فَعْلُوْلَةٌ مصدر فَعْلُوْلَةٌ وزن کا جو مصدر ہو اُس میں اگر عین کی جگہ واؤ آ جائے یا شَود وہ یا ہو جائے گی۔ چوں کَیْنُوْنَةٌ جیسے کَیْنُوْنَةٌ۔ یہ کانَ یَکُونَ کا مصدر ہے۔ کانَ یکون واوی ہے: ہونا۔ کَیْنُوْنَةٌ اصل میں کَوْنُوْنَةٌ تھا۔ واؤ آیا، عین کی جگہ آیا، اور فَعْلُوْلَةٌ مصدر کے اندر آیا، تو واو کو یا سے تبدیل کیا۔

فائدہ: صرفیاں در تقریر ایں قاعدہ بسیار تطویل کردہ اند علماء صرف نے اس قاعدہ کی تقریر میں بڑی لمبی بات کی ہے۔ وَ اصل کَیْنُوْنَةٌ کَیْوَنُوْنَةٌ بر آوُردہ اور کَیْنُوْنَةٌ کی اصل کَیْوَنُوْنَةٌ بروزن فَیْعَلُوْلَةٌ نکال کر بقاعدہ سَیِّدٌ سَیِّدٌ کے قانون سے واو را یا کردہ واو کو یا کیا ہے۔ حذف کردہ اند اور پھر اُس یا کو حذف کیا ہے۔ یعنی واو کو یا کیا اور یا کا یا میں ادغام کیا تو کَیِّنُوْنَةٌ بن گیا۔ پھر ایک یا کو خلاف القیاس حذف کیا تو کَیْنُوْنَةٌ بن گیا۔ و تحقیق ہمونست اور تحقیق وہی ہے۔ کہ گفتیم جو ہم نے کہی۔

اس قاعدہ میں اَفَاعِلُ اور مَفَاعِلُ سے وزن صوری مراد ہے۔ اَفَاعِلُ اور مَفَاعِلُ کا وزن صوری ایک جیسا ہے۔ یعنی الف جمع سے پہلے دو حروف ہیں۔ اور الف جمع کے بعد ایک حرف ہے۔ الف جمع سے پہلے دونوں حرف متحرک ہوں۔ اور الف جمع کے بعد کسرہ ہو۔ نیز فَوَاعِلُ بھی اس جیسا وزن صوری رکھتا ہے۔ قاعدہ[25]۔ یائے لام در وزنِ اَفَاعِلُ و مَفَاعِلُ وَ اَشباہ آں وہ یا جو کہ اَفَاعِلُ، مَفَاعِلُ اور ان جیسے وزن صوری کے لام کی جگہ آئے۔ کتابت کی غلطی سے یا بروزنِ لکھا تھا۔ اگر معرف باللام یا مضاف باشد اگر یہ لفظ معرف باللام ہو یا مضاف ہو۔

در حالت رفع و جر ساکن شَود تو حالت رفع اور جر میں یہ یا ساکن ہو جائے گی۔

پہلی صورت: حالت رفعی معرف باللام اور اضافت کی صورت میں: چوں ھٰذِہِ الْجَوَارِیْ و جَوَارِیْکُمْ ھٰذِہِ الْجَوَارِیْ۔ ھٰذِہِ مبتدا ہے اور الْجَوَارِیْ اس کی خبر ہے۔ الْجَوَارِیْ اصل میں الْجَوَارِیُ تھا۔ کیونکہ خبر مرفوع ہوتی ہے۔ لیکن یا پر ضمہ ثقیل ہونے کی وجہ سے گر گیا تو اَلْجَوَارِیْ رہ گیا۔ اور ھٰذِہِ جَوَارِیْکُمْ میں جَوَارِیُ مضاف ہے اور کُم ضمیر مجرور محلاً اسکا مضاف ہے۔ مضاف اور مضاف الیہ ملکر یہ خبر ہوا ھٰذِہِ کے لئے۔

دوسری صورت: حالت جرّی معرف باللام اور اضافت کی صورت میں: و مَرَرْتُ بِالْجَوَارِیْ و جَوَارِیْکُمْ مررتُ بِالْجَوَارِیْ اصل میں بالجوارِیِ تھا۔ یا پر کسرہ ثقیل ہونے کی وجہ سے گر گیا تو بِالْجَوَارِیْ رہ گیا۔ اور مررتُ جَوَارِیْکُمْ یہ اضافت والی صورت ہے۔ جَوَارِیْ اصل میں جَوَارِیِ تھا۔ ثقل کی وجہ سے کسرہ گرا تو جَوَارِیْکُمْ ہوا۔

جَارِیَۃٌ کی جمع جَوَارِیْ بروزن صوری اَفَاعِلْ، مَفَاعِلْ یا فَوَاعِلْ: باندی

و در بے لام و اضافت محذوف شَود اور بغیر لام اور اضافت کے یا مخذوف ہو جائے گی۔ یعنی حالت رفعی میں جب جَوَارِیٌ پر الف لام بھی نہ ہو، اور اسکی اضافت بھی نہ ہو تو یہ یا محذوف ہو جائے گا۔ و تنوین بَعَین مُلحَق شود اور یا پر جو تنوین تھی وہ عین کے ساتھ مُلْحَق ہو جائے گی۔ چوں ھٰذِہٖ جَوَارٍ یہ حالت رفعی کی مثال ہے۔ جَوَارٍ اصل میں جَوَارِیٌ تھا۔ یا پر ضمہ ثقیل تھا تو گرایا، پھر یا اور نون تنوین کے درمیان التقائے ساکنین علیٰ غیر حدّہ آیا تو یا کو گرایا تو جَوَارٍ بن گیا۔ و مَرَرْتُ بِجَوَارٍ یہ حالت جرّی کی مثال ہے۔ جوَارٍ اصل میں جَوَارِیٍ تھا۔ یا پر کسرہ ثقیل تھی تو گرایا، پھر یا کو بھی التقائے ساکنین کی وجہ سے گرایا تو جَوَارٍ رہ گیا۔

یہاں ایک اشکال یہ ہوتا ہے کہ جواریُ یہ جمع منتہی الجموع کا صیغہ ہے۔اور جمع منتہی الجموع تو غیر منصرف ہوتا ہے۔ جب جواریُ غیر منصرف ہوا، اور غیر منصرف پر تنوین نہیں آتا۔ تو پھر یہ یا التقائے ساکنین کی وجہ سے کیسے گری۔ جواب۔ ایک اعلال ہے اور ایک غیر انصرف۔ اعلال مقدم ہے اور غیر انصراف اس کے بعد آئے گا۔ یعنی اعلال سے کلمہ بن جاتا ہے۔ پہلے کلمہ کو بناؤ جتنے تبدیلیاں ہو سکتی ہے کرلو۔ پھر اس پر حکم لگاؤ کہ یہ منصرف ہے یا غیر منصرف۔ اور جب اعلال کر دیا تو اسکی صورت جَوَارٍ بن گئی۔اب تو یہ غیر منصرف نہ رہا۔ کیونکہ اب اسکا وزن جمع منتہی الجموع والا نہیں۔ اور جمع منتہی الجموع کے لئے ضروری تھا کہ الف جمع کے بعد کم از کم دو حرف ہوں اور یہاں تو ایک حرف ہے۔

و در حالت نصب مطلقًا مفتوح می آید اور حالت نصب میں مطلقًا یہ مفتوح آئے گی۔ یعنی چاہے معرف باللام ہو، چاہے مضاف ہو، چاہے ان دونوں کے بغیر ہو۔ سب صورتوں میں یاء مفتوح آئے گی۔ کیونکہ یا پر فتحہ ثقیل نہیں ہوتا۔ لہٰذا نہ حذف حرکت ہوگا اور نہ حذف حرف ہوگا۔ چوں رَاَیْتُ الجَوَارِیَ وَ جَوَارِیَکُم رَاَیْتُ الجوارِیَ یہ معرف باللام کی صورت ہے اور یا پر فتحہ پڑھتے ہیں۔ اور رایت جوارِیَکُم یہ اضافت والی صورت ہے اور یا پر فتحہ پڑھتے ہیں۔ و رَاَیْتُ جَوَارِیَ یہ بغیر الف لام اور بغیر اضافت کی صورت ہے پھر بھی یا پر فتحہ پڑھتے ہیں۔ کتابت کی غلطی سے وَ جَوَارِیَکُمْ رہ گیا تھا۔

نوٹ: اشباہ آن سے مراد اَفَاعِلُ اور مَفَاعِلُ جیسا وزن صوری جیسا کہ فَوَاعِلُ۔ جبکہ بعض علماء نے کہا ہے، کہ اَفَاعِلُ، مَفَاعِلُ وزن صوری سے مراد ہر وہ اسم کہ جس کے آخر میں یا آئے اور اس سے پہلے کسرہ ہو، جیسا کہ قَاضِی، رَامِی وغیرہ۔ تو پھر سارے الفاظ اس قاعدہ کے اندر آ گئے۔

جب قاضی اور رامی جیسے لفظوں پر نہ تو الف لام ہو اور نہ یہ مضاف بن رہے ہوں، تو اس صورت میں حالت رفعی اور حالت جرّی کے اندر یا گر جائے گی۔ جبکہ حالت نصبی میں یا نہیں گرے گی۔

جیسا کہ جاءَنی قاضٍ، رایتُ قاضِیًا اور مررتُ بقاضٍ۔

اسی طرح جاءنی رامٍ، رایتُ رامِیًا اور مررتُ برامٍ۔

اور جب قاضی اور رامی جیسے لفظوں پر الف لام داخل ہوگا۔ تو پھر حالت رفعی اور جرّی میں یا کی حرکت گر جائے گی اور حالت نصبی میں یا کی حرکت برقرار رہے گی۔ کیونکہ یا پر ضمہ اور کسرہ ثقیل ہوتا جبکہ فتحہ ثقیل نہیں۔ مثلاً

جاءَ الْقَاضِیْ، رَاَیْتُ الْقَاضِیَ اور مررتُ بالْقَاضِیْ۔ الف لام کی وجہ سے تنوین نہیں آ سکتا۔ قاضی اور رامی اسم منقوص ہے۔

قاعدہ[26]:واو لامِ فُعْلیٰ بالضم فُعْلیٰ وزن کے لام کلمہ کی جگہ واؤ آجائے۔ بالضم سے مراد فُعْلیٰ میں فا پر ضمہ پڑھو۔ در اسم جامد یا شود یہ واؤ اسم جامد میں یا ہو جائے گا۔ و در صفت بحال خود ماند اور فُعْلیٰ صفت کے اندر یہ واؤ اپنے حال پر باقی رہے گا۔ و اسم تفضیل حکم اسم جامد دارد اور اسم تفضیل اسم جامد کا حکم رکھتا ہے۔ چوں دُنْیَا و عُلْیَا جیسے دُنْیَا اور عُلْیَا۔ دُنْیَا دَنٰی یَدْنُوْ دُنُوًا سے ہے۔ اور یہ واوی ہے۔ دُنْیَا اصل میں دُنْوٰی بروزن فُعْلٰی تھا۔ اور فُعْلیٰ اسم تفضیل مؤنث کا صیغہ ہے۔ اور پھر واو کو یا سے بدلا تو دُنْیَا ہوا۔اور عُلْیَا اصل میں عُلْوٰی بروزن فُعْلیٰ ہے۔ اس میں بھی واؤ یا سے بدلا تو عُلْیَا ہوا۔ عَلٰی یَعْلُوْ عُلُوًّا : بُلند ہونا۔

و یاء لام فَعْلیٰ بالفتح اور فَعْلیٰ بالفتح وزن کے اندر لام کلمہ کی جگہ جب یاء آ جائے۔ واو شود تو یہ یا واو ہو جائے گی۔ چوں تَقْوٰی جیسے تَقْوٰی۔ تَقْوٰی اصل میں تَقْیٰ بروزن فَعْلیٰ تھا۔ تقیٰ میں لام کی جگہ یا آئی تو اس کو واؤ سے بدلا تو تَقْوٰی ہوا۔ فَعْلیٰ والا یہ قانون اسم جامد اور اسم صفت دونوں کے لئے ہیں۔

درس 30 ۔ قسم دوم در صرف مثال: مثال واوی از باب ضرب یضرب الوَعْدُ والعِدَۃُ وعدہ کردن وعدہ کرنا۔ وَعَدَ یَعِدُ وَعْدًا وَ عِدَۃً فھو واعدٌ و وُعِدَ یُوْعَدُ وعدًا و عدۃً فھو موعودٌ الامر منہ عِدْ والنھی عنہ لَا تَعِدْ الضرف منہ مَوْعِدٌ والآلۃ منہ مِیْعَدٌ و مِیْعَدَۃٌ و مِیْعَادٌ و تثنیتھما مَوْعِدَانِ و مِیْعَدَانِ والجمع منھما مَوَاعِدُ و مَوَاعِیْدُ افعل التفضیل منہ اَوْعَدُ والمؤنث منہ وُعْدٰی و تثنیتھما اَوْعَدَانِ و وُعْدَیَانِ والجمع منھما اَوْعَدُوْنَ و اَوَاعِدُ و وُعَدٌ و وُعْدَیَاتٌ۔ مثال کو مثال اس لئے کہتے ہیں کہ یہ صحیح جیسا ہے۔

واو از مضارع معروف بقاعدہ (1) حذف شُد واو جو ہے وہ مضارع معروف سے پہلے قاعدہ کی وجہ سے حذف ہو گیا۔ و از عِدَۃٌ بقاعدہ (2) اور عِدَۃٌ سے دوسرے قاعدہ کی وجہ سے حذف ہوا ہے۔ دوسرا قاعدہ یہ ہے، کہ مصدر ہو اور فِعْلٌ وزن پر ہو اور فا کی جگہ واو آ جائے۔ تو واو کو حذف کرتے ہیں، آگے عین کو کسرہ دے دیتے ہیں اور آخر میں واو کے عوض گول تا لے آتے ہیں۔ تو وِعْدٌ سے عِدَۃٌ بن جاتا ہے۔ اور اگر اُس باب کا مضارع مفتوح العین ہو تو پھر عین کو فتحہ بھی دے سکتے ہیں۔ جیسا کہ وِسْعٌ سے سَعَۃٌ بھی بن سکتا ہے اور سِعَۃٌ بھی۔

و در ماضی مجھول بقاعدہ (5) جائز ست کہ ہمزہ گردد اور ماضی مجہول میں پانچویں ضابطے سے جائز ہے کہ وہ واو ہمزہ ہو جائے۔پانچواں قاعدہ یہ تھا کہ کسی کلمہ کے شروع میں واوِ مضموم آ جائے یا واو مکسور آ جائے یا درمیان میں واو مضموم آ جائے تو اُس واو کو ہمزہ سے بدلنا جائز ہے۔ جیسے وُجُوْبٌ سے اُجُوْبٌ پڑھتے تھے۔ اور وِشَاحٌ کو

اِشَاحٌ پڑھتے تھے۔ اور اَدْؤُرٌ کو اَدْءُرٌ پڑھتے تھے۔ وُعِدَ را اُعِدَ گویند اور وُعِدَ کو اُعِدَ کہتے ہیں۔ و ہمچنین اور اسی طرح در مؤنث اسم تفضیل اور اسی طرح مؤنث اسم تفضیل میں ہے۔ یعنی وُعْدٰی، وُعْدَیَاتٌ اور وُعَدٌ کو اُعْدٰی، اُعْدَیَاتٌ اور اُعَدٌ پڑھ سکتے ہیں۔

و جمع تکسیرِ مؤنث اسم فاعل اَوَاعِدُ ست اسم فاعل مؤنث کی جمع تکسیر اَوَاعِد ہے۔ اصلش وَوَاعِدُ بُود اُسکی اصل وَوَاعِدُ بروزن فَوَاعِلُ تھی بقاعدہ(6) واوِ اول ہمزہ شد چھٹے قاعدہ سے پہلا ہمزہ واو ہو گیا۔

صحیح کے اندر اسم فاعل مذکر ضاربٌ ہے۔ اور اسم فاعل مؤنث ضاربۃٌ آتی ہے۔ ضاربۃٌ کی جمع تکسیر ضَوَارِبُ بروزن فَوَاعِلُ آتی ہے۔ اور یہ غیر منصرف ہے جمع منتہی الجموع کی وجہ سے۔ اسی طرح مثال کے اندر واعدٌ اسم فاعل مذکر کے لئے ہے۔ اور واعدۃٌ اسم فاعل مؤنث کے لئے ہے۔ اور اسی سے جمع تکسیر مؤنث فَوَاعِلُ وزن پر وَوَاعِدُ آتی ہے۔اور قاعدہ نمبر (6) کے مطابق جو دو واو متحرک کسی کلمہ کی ابتدا میں آئے تو پہلے واو کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے۔ لہٰذا وَوَاعِدُ کو اَوَاعِدُ ہی پڑھیں گے۔ نیز اسم تفضیل کی گردان میں اَوْعَدَ والجمع اَوَاعِدُ آتی ہے۔ یہاں اَوَاعِدُ بروزن اَفَاعِلُ میں کوئی بھی اعلال نہیں ہوا ۔

و در آله واو بقاعدہ (3) یا شد اور اسم آله میں واو تیسرے قاعدہ کی وجہ سے یا ہو گیا۔ اسم آله مِیْعَادٌ اصل میں مِوْعَادٌ تھا۔ پھر واو ساکن کو ماقبل کسرے کی وجہ سے یا کیا تو مِیْعَادٌ ہوا۔ تو اس پر سوال ہوتا ہے که اس میعاد کی تغیر مُوَیْعِیْد آتی ہے۔ اور اسکی جمع تکسیر مُوَاعِیْد آتی ہے۔ تو ان صیغوں میں واو کو کیوں برقرار رکھا۔

اسم آله کی گردان: مِیْعَدٌ مِیْعَدَۃٌ مِیْعَادٌ والجمعُ مَوَاعِدُ و مَوَاعِیدٌ۔ مواعید میعاد کی جمع ہے اور اس میں واو موجود ہے، حالانکه میعاد میں واو یا سے بدلا۔ اور اسی طرح میعاد کی تصغیر مویعید میں بھی واو آتا ہے۔ مصنف[رح] فرماتے ہیں که علّت اعلال واو کا ساکن ہونا اور ماقبل میں کسرہ ہونا ہے۔ جبکه ان صیغوں میں واو متحرک اور ماقبل کسرہ بھی نہیں۔ لہٰذا جب علّت اعلال ہی نہیں تو اعلال کیوں کر ہوگا۔ لیکن در تصغیر لیکن تصغیر کے اندر یعنی مُوَیْعِیْدٌ یعنی مُوَیْعِیْدٌ کے اندر و جمع تکسیر یعنی مَوَاعِیْدُ اور اسکی جمع تکسیر یعنی مَوَاعِیدُ کے اندر بسبب اِنْعِدَام علت اعلال اعلال کے علّت کے نه ہونے کی وجه سے که سکونِ واو و کسرہ ماقبل ست اور اعلال کی علّت یه ہے که واو ساکن ہو اور ماقبل میں کسرہ ہو واو باز آمدہ واو پھر آ گیا۔

مثال یائی از ضرب یضرب اَلْمَیْسِرُ قِمار باختن: جُوا کھیلنا۔ یَسَرَ یَیْسِرُ مَیْسِرًا فهو یَاسِرٌ و یُسِرَ یُوْسَرُ الخ۔

دریں باب اس باب میں یعنی مَیْسِر والا باب جُز ایں سوائے اس کے که در مضارع مجهول مضارع مجهول کے اندر بقاعدہ (3) تیسرے قانون سے یا واو شدہ یا واو ہو گئی۔ یَیْسِرُ کا مضارع مجهول یُوْسَرُ اصل میں یُیْسَرُ تھا۔ یائے ساکنه کو ماقبل ضمه کی وجه سے واو کیا تو یُوْسَرُ ہوا۔ اعلالے نگردیدہ کوئی اور اعلال نہیں ہوا۔

مثال واوی از سمِع یسمَع اَلْوَجَلُ ترسیدن ڈرنا۔ وَجِلَ یَوْجَلُ وَجَلًا تا آخر

دریں باب جز ایں که در امر حاضر یعنی اِیْجَلْ اِیْجَلَا تا آخر اس باب میں سوائے امر یعنی اِیْجَلْ اِیْجَلَا آخر تک و ہمچنین در آله اور اسی طرح اسم آله کے اندر واو بقاعدہ (3) یا شد واو تیسرے ضابطے سے یا ہوگیا۔ امر کا صیغه اِیْجَلْ تَوْجَلُ سے بنا ہے۔ شروع سے علامت مضارع گر دی، اور آخر کو جزم دیا۔ پھر شروع میں ہمزہ وصلی

مکسورہ لایا تو اِوْجَلْ ہوا۔ پھر واو ساکن کو ماقبل کے کسرہ کی وجہ سے یا کیا تو اِیْجَلْ ہوا۔ اور اسی طرح امر کے سارے صیغوں میں ہوا۔ اسی طرح اسم آلہ مِیْجَلٌ اصل میں مِوْجَلٌ تھا۔ واو ساکن کو ماقبل کے کسرہ کی وجہ سے یا کیا تو مِیْجَلٌ ہوا۔ و در اَوَاجِلُ بقاعده (6) ہمزه گشته اور اَوَاجِلُ کے اندر وہ واو چھٹے ضابطے کی وجہ سے ہمزہ ہو گیا۔ اَوَاجِلُ بروزن فَوَاعِلُ اصل میں وَوَاجِلُ تھا۔ اور یہ واجِلَةٌ اسم فاعل مؤنث کی جمع مکسر ہے۔وَوَاجِلُ میں دو واؤ متحرکہ شروع میں جمع ہو گئے تو اس میں پہلے واؤ کو ہمزہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ لہٰذا اَوَاجِبُ ہو گیا۔ و در وُجِلَ و وُجَلٌ ہمزه شدن جائز ست اور اسی طرح وُجِلَ اور وُجَلٌ میں واؤ کا ہمزہ ہونا جائز ہے۔ کیونکہ کلمہ کے شروع میں واو مضموم آیا ہے۔ جب واو مضموم یا واو مکسور کلمہ کی ابتدا میں آئے، یا واو مضموم کلمہ کے درمیان میں ائے تو اسکو ہمزہ سے تبدیل کرنا جائز ہے۔ دیگر ہیچ تعلیل نشده اس باب میں اور کوئی تعلیل نہیں ہوئی۔

مثال واوی دیگر از سمع یسمعُ اَلْوَسْعُ وَالسَّعَةُ۔ گنجیدن : سمانا، کسی چیز میں گنجائش ہونا، جگہ ہونا وَسِعَ یَسَعَ وَسْعًا و سَعَةً۔ الخ۔

مثال واوی از فَتَحَ یَفْتَحُ اَلْهِبَةُ۔ بخشیدن: بخشنا، کسی کو کوئی چیز دینا، کسی کو کوئی چیز عطا کرنا۔ وَهَبَ یَهَبُ هِبَةً۔ الخ

دریں ہر دو باب ان دونوں بابوں میں واو از مضارع معروف مضارع معروف سے واو جو ہے بسببَ بُودَنَش مَیانِ علامت مضارع و فتحۂ کلمه اس کے علامت مضارع اور ایسے کلمہ کے فتحہ کے درمیان ہونے کی وجہ سے که عین یا لامش حرف حلق ست کہ اُس کا عین یا لام حرف حلق ہے محذوف شده اس وجہ سے وہ واو مضارع معروف سے محذوف ہو گیا۔ و در مصدر وَسِعَ اور وہ جو وَسِعَ کا مصدر ہے بعدِ حذف فا فا کو حذف کرنے کے بعد عین را فتحه دادند و کسره ہم عین کو فتحہ دیا اور کسرہ بھی۔وِسْعٌ سے سِعَةٌ اور سَعَةٌ پڑھنا دونوں جائز ہے۔ و اعلالات دیگر صیغ اور دوسرے صیغوں کے اعلالات بقیاس صیغ وَعَدَ یَعِدُ بوده است اور دوسرے صیغوں کے اعلالت وَعَدَ یَعِدُ کے صیغوں کے قیاس پر ہوئے ہیں۔

مثال واوی از حَسِبَ یَحْسِبُ اَلْوَمَقُ وَالْمِقَةُ۔ دوست داشتن دوست رکھنا، محبت کرنا کسی سے۔ وَمِقَ یَمِقُ الخ

اعلال صیغ ایں باب بعینه مثل وَعَدَ یَعِدُ ست اس باب کےصیغوں کے جو اعلال ہیں یہ بَعینہٖ وَعَدَ یَعِدُ جیسے ہے۔ در صرف کبیر ایں ابواب ان ابواب کے صرف کبیر میں، یعنی جتنے ابواب ذکر ہوئے ان سب میں جُز تغیراتِیکه شرح کردیم سوائے اُن تبدیلیوں کے کہ جن کی ہم نے شرح کر دی دیگر ہیچ تغَیُّر واقع نشود اور کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ ہمه ابواب را با صرف کبیر می باید گردانید۔ ان سارے بابوں کو صرف کبیر کے ساتھ اِن کی گردان کر لینی چاہیے۔

را بر نہیں ہونا چاہیے را با ہونا چاہیے۔

مثال واوی از باب افتعال: اَلْاِتِّقَادُ افروخته شُدنِ آتِش آگ کا جلنا،روشن کرنا، افروخته شُدن :جلنا، آتش افروختن:آگ کا جلانا۔ اِتَّقَدَ یَتَّقِدُ اِتِّقَادًا الخ۔ اِلیٰ آخرہٖ

مثال یائی از اِفْتِعَال: اَلْاِتِّسَارُ قمار باختن : جوّا کھیلنا اِتَّسَرَ یَتَّسِرُ اِتِّسَارًا الخ اِلیٰ آخرہٖ

دریں ہر دو باب ان دونوں بابوں میں بقاعدہ (4) واو و یا تا شدہ در تا مدغم گردیدہ قاعدہ نمبر 4 کے مطابق واو اور یا تا ہو کر تا میں مُدغم ہو گئے۔ یعنی جب باب افتعال کے فا کلمہ کی جگہ واو یا یا آجائے، تو اس کو تا کر کے تا میں ادغام کرنا واجب ہے۔

مثال واوی از اِسْتِفْعَال اِسْتَوْقَدَ یَسْتَوْقِدُ اِسْتِیْقَادًا۔ و از افعال اَوْقَدَ یُوْقِدُ اِیْقَادًا، استیقاد و ایقاد ہر دو بمعنی آتش افروختن ست استیقاد اور ایقاد یہ دونوں باب بمعنیٰ آگ جلانے کے ہیں۔

واو دریں ہر دو بقاعدہ (3) یا شدہ واو ان دونوں بابوں میں تیسرے ضابطے کی وجہ سے یا ہو گیا۔ اِسْتِیْقَاد اصل میں اِسْتِوْقَاد تھا۔ اور اِیْقَاد اصل میں اِوْقَاد تھا۔ واو ساکن کو ماقبل کے کسرہ کی وجہ سے یا کیا۔ و در صرف کبیر ایں چہار باب اور ان چاروں بابوں کے صرف کبیر میں جز اعلالین مذکورین علاوہ مذکورہ دو اعلالوں کے اعلالی دیگر نیست کوئی دوسرا اعلال نہیں ہے۔ یعنی پہلے دو بابوں میں چوتھا قاعدہ لگا اور دوسرے دو میں تیسرا قاعدہ لگا۔

قِسم سِوُّم در صرف اجوف:

اجوف واوی۔ از نصرَ ینصرُ اَلْقَوْلُ گفتن: کہنا۔ کتابت کی غلطی سے اجوف ایک دفعہ لکھا تھا۔ ایک عُنوان کے ساتھ لکھنا چاہیے تھا۔ اور دوسرا اجوف واوی لکھنا چاہیے تھا۔

قَالَ یَقُولُ قولًا فھو قائلٌ و قیل یقال قولًا فھو مقولٌ الامر منه قُل والنھی عنه لا تقُلْ الظرف منه مَقَالٌ والاٰلۃُ منه مِقْوَلٌ و مِقْوَلَۃٌ و مِقْوَالٌ و تثنیتُھما مَقَالان و مِقْوَلَانِ والجمع منھما مَقَاوِلُ و مَقَاوِیْلُ افعل التفضیل منه اَقْوَلُ والمؤنث منه قُوْلٰی تثنیتھما اَقْوَلَانِ و قُوْلَیَانِ والجمع منھما اَقْوَلُوْنَ و اَقَاوِلُ و قُوَلٌ و قُوْلَیَاتٌ۔

آگے مصنفؒ ایک اعتراض کا جواب دیتے ہیں۔ اعتراض یہ کہ مِقْوَلٌ میں واو متحرک ہے اور ماقبل میں حرف ساکن ہے۔ لہذا اس واو کی حرکت ماقبل میں قاف کو نقل کرنا چاہیے اور پھر واو کو الف سے بدلنا چاہیے۔ مصنفؒ فرماتے ہیں کہ اسم آلہ میں اصل مِقْوَالٌ ہے۔ اور مِقْوَالٌ سے الف گرایا تو مِقْوَلٌ بنا۔ اور پھر گول تا آخر میں جوڑ کر مِقْوَلَۃٌ بھی بنا۔ تو مِقْوَالٌ اصل میں تھا مِقْوَالٌ۔ اور مِقْوَالٌ میں واو متحرک کے بعد الف ساکن آ رہا ہے۔اور قانون ہے کہ جس واو اور یا کے مابعد الف ہو تو اُسکی حرکت ماقبل میں حرف ساکن کو نقل نہیں کریں گے۔ تو لہٰذا مِقْوَالٌ میں واو کی حرکت قاف کو نقل نہیں کیا۔ اور اسی مِقْوَالٌ سے مِقْوَلٌ اور مِقْوَلَۃٌ بنے۔ پس جب مقوال میں واو کی حرکت قاف کو نہیں دی تو مقول اور مقولۃٌ میں بھی قاف کو واو کی حرکت نہیں دیا گیا۔ در مِقْوَلٌ و مِقْوَلَۃٌ اور مِقْوَلٌ اور مِقْوَلَۃٌ میں حرکت واو بما قبل بایں جہت نَدادند واو کی حرکت ماقبل کو اس وجہ سے نہیں دی کہ ایں ہر دو دراصل مِقْوَالٌ بُودَند کہ یہ دونوں اصل میں مِقْوَالٌ تھے۔ الف را حذف کردند مِقْوَلٌ شد الف کو حذف کیا تو مِقْوَلٌ ہو گیا۔ و بعد حذف الف تا در آخر افزُودند مِقْوَلَۃٌ شد اور الف کو حذف کرنے کے بعد آخر میں تا بڑھا دی تو مِقْوَلَۃٌ ہو گیا۔ و در مِقْوَالٌ بسبب مانع اور مِقْوَالٌ میں مانع ہونے کی وجہ سے کہ وقوع الف بعد واوست نقل حرکت نکردند جو کہ الف کا واقع ہونا ہے واو کے بعد تو حرکتِ واو کو نقل نہیں کیا۔ پس دریں ہر دو کہ

فرعِ آں ہَشتَند پس یہ دونوں(مِقوَلٌ اور مِقوَلَةٌ) اُسکی(یعنی مِقوَالٌ) فرع ہے۔ فَرَعْ: شاخ ہم نقلِ حرکت ننمودند ان میں بھی حرکت نقل نہیں کی۔ نمودن: ظاہر کرنا۔

نوٹ: بعض علماء کے نزدیک یہ مِقوَلٌ اور مِقوَلَةٌ مِقوَالٌ سے نہیں بنے ہیں۔ اور یہ تینوں الگ الگ صیغیں ہیں۔ تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ مقولٌ اور مقولةٌ میں کیوں تبدیلی نہیں کی گئی۔ جبکہ مقوالٌ میں تو مانع موجود تھا۔ اور یہاں کوئی مانع بھی موجود نہیں۔ تو علماء جواب یہ دیتے ہیں کہ مقول اور مقولة کا معنیٰ وہی ہے جو مقوالٌ کا تھا۔ پس جب معنیٰ ایک ہے اور مقوال کے اندر تبدیلی نہیں کی، تو اسکے جو ہم معنیٰ الف ہیں یعنی مقول اور مقولة تو پھر ان میں بھی تبدیلی نہیں کی گئی۔

اثبات فعل ماضی معروف: قال قالا قالوا قالت قالتا قُلْنَ قُلتَ قلتما قلتم قلتِ قلتُنَّ قلتُ قلْنَا قُلْتِ کے بعد قُلْتُمَا کو دوبارہ ذکر نہیں کیا۔ کیونکہ صاحب علم الصیغه کا طریقہ ہے کہ گردان میں ایک جیسے صیغے کو دوبارہ ذکر نہیں کرتا۔

بقاعدہ (7) واو در قال تا قالتا بالف بدل شدہ قال سے لے کر قالتا تک قاعدہ نمبر 7 کی وجہ سے واو الف سے بدلا۔ و در ما بعد قَالَتَا باجتماع ساکنین حذف گردیدہ اور قالتا کے ما بعد کے صیغوں میں واو اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف ہوا۔ قاف مضموم گشته اور قاف مضموم ہو گیا۔ تا کہ قاف کی ضمہ اس بات پر دلالت کرے کہ یہاں سے ضمہ گرا ہے۔ قُلْنَ اصل میں قَوَلْنَ تھا۔ پھر قَالْنَ ہوا۔ پھر قَلْنَ اور پھر قاف کو ضمہ دیا تا کہ یہ ضمہ اس بات پر دلالت کرے کہ یہاں سے واو گرا ہے۔ تو قُلْنَ ہوا۔ اور اسی طرح آخر تک۔

اثبات فعل ماضی مجہول: قیل قیلا قیلوا قیلت قیلتا قِلْنَ قُلْتَ قُلتما قُلتم قُلتِ قُلْتُنَّ قُلْتُ قُلْنَا

قِيْلَ دراصل قُوِلَ بود بقاعدہ (9) قیل شد قِيْلَ اصل میں قُوِلَ تھا، قاعدہ نمبر 9 کے ذریعے قِيْلَ ہوا۔ نوّاں قاعدہ یہ ہے کہ اگر ماضی مجہول میں عین کی جگہ واو یا یا آ جائے، تو اس واو اور یا کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیتے ہیں اور ماقبل کی حرکت گرا دیتے ہیں۔ پس قُوِلَ میں قاف کی حرکت گراد اور واو کی حرکت قاف کو دیا تو قِوْلَ ہوا۔ پھر واو کو ماقبل کے کسرے کی وجہ سے یا کیا تو قِيْلَ ہوا۔ و ہمچنین تا قِيْلَتَا اور قیلَ سے لے کر قُلَتَا تک اسی طرح ہے۔

در قُلْنَ تا آخر اور قُلْنَ(ماضی مجہول) سے لے کر آخر تک چوں یا بالتقائے ساکنین بیفتاد جب یا التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گئی بسبب واوی بودَنَش اسکے واوی ہونے کی وجہ سے قاف را ضمہ دادند قاف کو ضمہ دے دیا۔ قُلْنَ اصل میں قُوِلْنَ بروزن نُصِرْنَ تھا۔ قاف کی حرکت گرائی، اور واو کی حرکت قاف کو دی تو قِوْلْنَ ہوا۔ پھر واو کو ماقبل کے کسرے کی وجہ سے یا کیا تو قِيْلْنَ ہوا۔ پھر التقائے ساکنین کی وجہ سے یا گرائی تو قِلْنَ ہوا۔ پھر قاف کو ضمہ دیا تو قُلْنَ ہوا۔ اور اسی طرح آخر تک ہے۔

اثبات فعل مضارع معروف: يَقُوْلُ يقولان يقولونَ تقول تقولان يَقُلْنَ تقولون تقولين تقولين ٹقُلْنَ اَقُوْلُ نَقُوْلُ

در جمیع ایں صیغ کہ دراصل بسکون قاف و ضم عین بودند ان سارے صیغوں میں کہ قاف کے سُکون اور عین کلمہ کے ضمہ کے ساتھ تھے۔ بقاعدہ ہشتم(8) ضمۂ واو بقاف دادند قانون نمبر آٹھ کے مطابق واو کا ضمہ قاف کو دے دیا۔ يَقُوْلُ اصل میں يَقْوُلُ بروزن يَنْصُرُ تھا۔ واو کا ضمہ ماقبل میں قاف کو دیا تو يَقُوْلُ ہو گیا۔ و در

یَقُلْنَ و تَقُلْنَ آں واو بالتقائے ساکنین بیفتاد اور یَقُلْنَ اور تَقُلْنَ ان میں وہ واو التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گیا۔ یَقُلْنَ اصل میں یَقْوُلْنَ بروزن یَنْصُرْنَ تھا۔ واو کا ضمہ ماقبل میں قاف کو دیا۔ تو واو بھی ساکن اور آگے لام بھی ساکن تو واو التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گیا تو یَقُلْنَ ہوا۔ اسی طرح تَقُلْنَ اصل میں تَقْوُلْنَ بروزن تَنْصُرْنَ تھا۔

اثبات فعل مضارع مجہول یُقَالُ یُقَالان یُقالونَ تُقالُ تُقالان یُقَلْنَ تُقَالِیْنَ تُقَلْنَ أُقَالُ نُقَالُ

درجمیع ایں صیغ که بسکون قاف و فتحه واو بودند یہ سارے صیغیں کہ قاف کے سکون اور واو کے فتحہ کے ساتھ تھے۔ بقاعدہ ہشتم(8) فتحه واو بقاف دادہ قاعدہ نمبر 8 سے واو کا فتحہ قاف کو دے دیا۔ یُقَالُ اصل میں یُقْوَلُ بروزن یُنْصَرُ تھا۔ واو کی فتحہ قاف کو دیا اور واو کو الف کیا تو یُقَالُ الخ ہو گیا۔ واو را الف کردند واو کو الف کر دیا۔ و آں الف در یُقَلْنَ و تُقَلْنَ بالتقائے ساکنین بیفتاد اور وہ الف یَقُلْنَ اور تَقُلْنَ میں التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گیا۔یُقَلْنَ اصل میں یُقْوَلْنَ بروزن یُنْصَرْنَ تھا۔ پھر یُقَالْنَ اور پھر یُقَلْنَ ہوا۔ اسی طرح تُقَلْنَ بھی ہے۔

نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف: لَنْ یَّقُوْلَ لَنْ یَّقُوْلَا الخ مجہول لَنْ یُّقَالَ الخ الیٰ آخرہٖ دریں بحث اس گردان میں معروف اور مجہول دونوں میں جز تغیریکه در مضارع شده علاوہ اُس تبدیلی کے جو مضارع میں ہوئی تھی تغیرے دیگر واقع نشده اس تبدیلی کے علاوہ کوئي اور تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔

نفی جَحَد بلم در مضارع معروف لَمْ یَقُلْ لَمْ یَقُوْلَا الخ۔ مجہول لَمْ یُقَلْ لَمْ یُقَالَا الخ

دریں بحث ان دونوں گردانوں میں جز ایں که سوائے اس کے کہ واو در لَمْ یَقُلْ و اَخَواتِ اُو واو لم یَقُلْ اور جو اُس کے مشابہ صیغے ہیں و الف در لَمْ یُقَلْ و اخوات اُو اور اسی طرح الف لَمْ یُقَلْ اور اسکے مشابہ صیغوں میں۔ بالتقائے ساکنین بیفتادہ ان میں واو اور الف التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گئے۔ یَقُوْلُ پر جب لم داخل ہوا تو آخر میں جزم دینے کی وجہ سے لام میں ساکن ہوا اور ماقبل میں واو بھی ساکن، تو التقائے ساکنین کی وجہ سے واو گر گیا اور لم یَقُلْ رہ گیا۔ اور مضارع مجہول کے صیغے یُقَالُ پر لم داخل ہونے سے الف اور لام کے درمیان التقائے ساکنین کی وجہ سے الف گر گیا تو لَمْ یُقَلْ رہ گیا۔ اور اسی طرح باقی تمام صیغوں میں ہوا ہے۔ تغیرے دیگر ان میں کوئی اور تبدیلی غیرَ مَا وقع فی المضارع علاوہ اسکے جو مضارع میں واقع ہوئي ہے واقع نشده واقع نہیں ہوئی۔

لام تاکید بانون ثقیله در فعل مستقبل معروف: لَیَقُوْلَنَّ لَیَقُوْلَانِّ الخ۔ مجہول لَیُقَالَنَّ۔ و ہکذا نون خفیفه: دریں ہر چہار گردان ہم ان چاروں گردانوں میں بھی تَغَیُّرے کوئی تبدیلی غیر ما وقع فی المضارع علاوہ اُسکے جو مضارع میں ہوئی تھی نشده نہیں ہوئی۔

امر حاضر معروف قُلْ قُوْلَا قُوْلُوْا قُوْلِیْ قُلْنَا۔

قُلْ دراصل تَقُوْلُ بُود قُلْ اصل میں تَقُوْلُ تھا۔ قُلْ امر حاضر ہے تو حاضر کے صیغے سے بنے گا۔ بعد حذف علامت مضارع متحرک ماند علامت مضارع کو ختم کرنے کے بعد متحرک باقی رہ گیا۔ یعنی قاف متحرک تھا وہ باقی رہ گیا اور تا علامت مضارع کو حذف کیا۔ در آخر وقف کردَنْد اور آخر میں وقف کر دیا۔ واو بالتقائے ساکنین اُفتاد واو التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گیا قُلْ شُد تو قُلْ ہوگیا۔

و بعضے امر را از اصل بنا میکنند اور بعض علماء امر کو اصل سے بناتے ہے۔ یعنی تَقْوُلُ کی اصل تَقْوُلُ ہے۔ اسی تَقْوُلُ سے بعض علماء امر بناتے ہیں۔ علامت مضارع تا کو گرا دی، اور آخر کو وقف دیا، پھر ہمزہ وصلی مضمومہ لایا تو اُقْوُلْ ہوا۔ پھر واو کی حرکت ماقبل میں قاف کو دی، اور ہمزہ وصلی مضمومہ کو گرایا تو قُوْلْ ہوا۔ پھر التقائے ساکنین سے واو حذف کیا تو قُلْ ہوا۔ پس اُقْوُلْ میشود پس اُقْوُلْ ہوگیا۔ باز حرکت واو بما قبل دادہ پھر واو کی حرکت ماقبل کو دے کر۔ باز: پھر واو را بالتقائے ساکنین حذف کردہ واو کو التقائے ساکنین کی وجہ سے حذف کر دیا۔ ہمزہ وصل را باستغنا حذف میکنند پھر ہمزہ وصل کو استغنیٰ کی وجہ سے حذف کیا۔ بہمین وضع دیگر صیغ امر را قیاس باید کرد اسی طریقے پر امر کے باقی صیغوں کو قیاس کر لینا چاہیے۔

صیغ امر بالام امر کے صیغیں جو لام کے ساتھ ہیں، یعنی لِتُقَلْ، لِیَقُلْ، لِیُقَلْ۔۔ و صیغ نہی اور نہی کے جو صیغیں ہیں۔ مثل صیغ نفی جحد بلم ست یہ نفی جحد بلم کی صیغوں کی طرح ہیں۔ کہ دراںہا کہ اُن صیغوں میں در مَحَلِّ جزم واو و الف افتادہ است جہاں پر جزم آیا تھا، واو اور الف گر گئے تھے و بس اور بس۔ یعنی اور کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ چوں لِیُقَلْ و لَا تَقُلْ و قِس علی ہذا۔ اور اسی پر قیاس کر لیجئے۔ لِیَقُلْ یہ یَقُوْلُ سے بنا ہے۔ شروع میۂ لام امر لایا، آخر کو جزم دیا۔ اور پھر واو التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گیا تو لِیَقُلْ ہوا۔ اور یُقَالُ کے شروع میں لام امر لایا۔ آخر کو جزم دیا۔ اور الف التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گیا تو لِیُقَلْ ہوا۔

در نون ثقیلہ و خفیفہ امر و نہی نون ثقیلہ و خفیفہ امر اور نہی میں واو و الف کہ در مواقع جزم ساقط شدہ بُود واو اور الف جو جزم کے جگہوں میں ساقط ہو گئے تھے بسبب تحرک ما قبل نون نون کے ماقبل کے حرکت کرنے کی وجہ سے باز آمدہ یہ واو اور الف پھر آ گئے۔

امر حاضر معروف بانون ثقیلہ: قُوْلَنَّ قُوْلَانِّ قُوْلُنَّ قُوْلِنَّ قُلْنَانِّ۔

امر غائب و متکلم معروف بانون ثقیلہ۔ لِیَقُوْلَنَّ لِیَقُوْلَانِّ لِیَقُوْلُنَّ لِتَقُوْلَنَّ لِتَقُوْلَانِّ لِیَقُلْنَانِّ لِاَقُوْلَنَّ لِنَقُوْلَنَّ۔

بانون خفیفہ لِیَقُوْلَنْ لِیَقُوْلُنْ لِتَقُوْلَنْ لِاَقُوْلَنْ لِنَقُوْلَنْ۔

بحث امر مجہول بانون ثقیلہ: لِیُقَالَنَّ لِیُقَالَانِّ لِیُقَالُنَّ لِتُقَالَنَّ لِتُقَالَانِّ لِیُقَلْنَانِّ لِتُقَالِنَّ لِتُقَلْنَانِّ لِأُقَالَنَّ لِنُقَالَنَّ۔ نون خفیفہ ہمبرین قیاس۔ نون خفیفہ بھی اسی پر قیاس ہے۔

نہی معروف با نون ثقیلہ لَا یَقُوْلَنَّ الخ مجہول لَا یُقَالَنَّ الخ نون خفیفہ بہمین قیاس۔ نون خفیفہ بھی اسی طریقے پر ہے۔

بحث اسم فاعل قَائِلٌ قَائِلَانِ قَائِلُونَ قَائِلَةٌ قَائِلَتَانِ قَائِلَاتٌ۔

قَائِلٌ دراصل قاوِلٌ بُود قائلٌ اصل میں قاوِلٌ تھا۔ بقاعدہ (17) واو ہمزہ شد قاعدہ نمبر 17 کے ذریعے واو ہمزہ ہوا۔ و ہمچنین در دیگر صیغ۔ اور اسی طرح دیگر صیغوں میں بھی۔

بحث اسم مفعول مَقُوْلٌ مقولَانِ مقولونَ مقولةٌ مقولتانِ مقولاتٌ۔

مَقُوْلٌ دراصل مَقْوُوْلٌ بُود: مَقُوْلٌ اصل میں مَقْوُوْلٌ بروزن مَفْعُوْلٌ تھا۔ بقاعدہ (8) حرکت واو بما قبل دادہ واو را بالتقائے ساکنین حذف کردند قاعدہ نمبر 8 کے ذریعے واو کی حرکت ماقبل کو دے کر واو کو التقائے ساکنین کی وجہ سے حذف کیا۔

درس 31۔ فائدہ: اختلاف ست اختلاف ہے دریں اس بارے میں کہ واو اول در ہمچو موقع حذف میشود کہ پہلا واو اس جیسے موقع میں حذف ہوتا ہے یا واو دوم یا واو دوم حذف ہوتا ہے اس جیسے موقع میں۔ بعضے میگویند بعض علماء صرفؒ نے فرمایا ہیں کہ دوم کہ دوسرا واو حذف ہوتا ہے بایں جہت کہ زائد ست اس اعتبار سے کہ زائد ہے و زائد اولٰی بحذف ست اور زائد زیادہ لائق ہے کہ اُسے حذف کیا جائے و بعضے میگویند اور بعض علماء صرفؒ فرماتے ہیں کہ اول کہ پہلے واو کو حذف کرتے ہیں۔ چہ دوم علامت ست کہ دوسرا واو اسم مفعول کی علامت ہے۔ و علامت محذوف نمی شود اور علامت محذوف نہیں ہوتی۔

ہر چند کہ اگر چہ بیشتر صرفیاں حذفِ دوم را ترجیح دادہ اند اکثر علماء صرفؒ نے دوسرے واؤ کے حذف کو ترجیح دی ہے مگر نَزْدِ راقم راجح حذف اول ست مگر میرے نزدیک راجح حذف اوّل ہے۔ کہ پہلے واؤ کو حذف کیا جائے۔ راقم: لکھنے والا یعنی مصنف علم الصیغہؒ چہ علی العُموم دُستور ہمین ست کیونکہ عمومی طور پر ہر جگہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ در ہمچو ساکنین کہ اس جیسے دو ساکنوں میں سے اول محذوف میشود پہلا ساکن محذوف ہوتا ہے۔ زائد باشد یا اصلی زائد ہو یا اصلی۔ یعنی پہلا ساکن ہی حذف ہوگا، چاہے کہ زائد ہو یا اصلی۔ پس ایں را پس اسکو یعنی مَقُوْلٌ کو از سُنَنِ نُظَرَاءِ خُود اپنے جیسوں کے طریقے سے۔ سنت: طریقہ، سنن یہ جمع ہے سنت کی۔ نُظَرَاء یہ جمع ہے نظیر کی۔نظیر: کسی چیز کی مثل یا مشابہ نباید بر آورد اسکو نکالنا نہیں چاہیے۔ یعنی باقی تمام التقائے ساکنین میں پہلے ساکن کو حذف کرتے ہو، اور یہاں مقولٌ کے اندر دوسرے ساکن کو حذف کرتے ہو۔ لہٰذ مقولٌ کو اپنے جیسوں کے طریقے سے باہر نکالنا نہیں چاہیے۔

ثمرہ اختلاف در تعیین حذف واو مفعول۔ نکتہ باریک بات، گہری اور باریک بات۔ ثمرۂ اختلاف اس اختلاف کا نتیجہ در ہمچو مواقع اِن جیسے مواقع میں بَحَسَب ظاہر ظاہر کے اعتبار سے ہیچ معلوم نمی شود کوئی ثمرۂ اختلاف معلوم نہیں ہوتا چہ بہر کیف مَقُوْلٌ می شَود کہ بہر حال مَقُوْلٌ ہو جائے گا واو اول را حذف کنند یا دوم را چاہے پہلے واو کو حذف کرے یا دوسرے واو کو۔

مولوی عِصمت اللہ صاحب سہارنپوری در شرح خُلاصةُ الحِساب مولوی عصمت اللہ صاحب سہارنپوریؒ نے خلاصة الحساب کے شرح میں در بیان صرف و منع صرف لفظ رحمٰن لفظ رحمٰن کے منصرف اور غیر منصرف ہونے کے بیان میں (جو بحث کی) دریں باب اس باب میں یعنی اس بارے میں، یعنی یہ جو مقول کی میں بحث کر رہا ہوں۔ سَخُنے خوش نوشتہ اچھی بات لکھی ہے و آں اینکہ اور وہ بات یہ ہے کہ در مسائل فقہیہ کہ فقہی مسائل میں ثمرۂ خلاف ہمچو اختلافات اس جیسے اختلافات کا ثمرۂ اختلاف بر مے آید نکل آتا ہے۔ یعنی ظاہر ہو جاتا ہے۔ بَر: باہر مثلاً شخصے حلف کرد مثلاً ایک شخص نے قسم اُٹھائی کہ اِمروز بواو زائد تکلم نخواہم کردد کہ آج میں واو زائد پر تکلم نہیں کروں گا۔ لفظ مَقُوْلٌ برزبان آورد اور وہ شخص لفظ مقولٌ

اپنے زبان پر لے آیا۔ پس بر مذہب شخصے که بحذف اول قائل ست پس اُس شخص کے مذہب پر جو کہ پہلے واو کے حذف کا قائل ہے۔ اوّل واو اصلی ہے جو کہ حذف ہوا اور ثانی واؤ زائد ہے جو کہ باقی ہے۔ حانث خُواہَد شد یہ شخص حانث ہو جائے گا۔ و بر مذہب قائل بحذف دوم حانث نخواہد شد اور اُس مذہب کے جو کہ قائل ہے دوسرے واو کے حذف کا اُس کے مطابق حانث نہیں ہوگا۔ یا زَن را گفت یا ایک شخص نے بیوی سے کہا۔ که اگر تو امروز بواو زائد تکلم کُنِی کہ اگر تو آج واؤ زائد پر تکلم کریگی تُرا طلاق است تو تجھے طلاق ہے۔ و آں زن لفظ مَقُوْلٌ بر زبان آورد اور پس وہ بیوی لفظ مقولٌ زبان پر لے آئی۔ پس بر مذہب حذف اول طلاق خواہد اُفتاد پس پہلے واو کے حذف کے مذہب پر طلاق ہو جائے گی و بر حذف دوم نه اور دوسرے واو کے حذف والوں کے مذہب پر طلاق نہیں ہوگی۔

اجوف یائی از ضرب یضرب اَلْبَیْعُ فروختن بیچنا۔ باع یبیع کے دونوں معنیٰ آتے ہیں۔ بیچنا بھی اور خریدنا بھی۔ لیکن یہ زیادہ استعمال بیچنے کے معنیٰ میں ہوتے ہیں۔ بَاعَ یَبِیْعُ بَیْعًا فھو بَائِعٌ و بِیْعَ یُبَاعُ بیعا فھو مبیعٌ الامر منه بِعْ والنھی عنه لَا تَبِعْ الظرف منه مَبِیْعٌ والاٰلة منه مِبْیَعٌ مِبْیَعَةٌ مِبْیَاعٌ و تثنیتھما مَبْیَعَانِ و مِبْیَعَانِ والجمع منھما مَبَایِعُ کتابت کی غلطی سے مَبَائِعُ لکھا ہے۔ و مَبَایِیْعُ کتابت کی غلطی سے مَبَائِعُ اور مبائعُ لکھے ہیں۔ افعل التفضیل منه اَبْیَعُ والمؤنث منه بُوْعٰی و تثنیتھما اَبْیَعَانِ و بُوْعَیَانِ والجمع منھما اَبْیَعُوْنَ و اَبَایِعُ و بُیَعٌ و بُوْعَیَاتٌ۔ کتابت کی غلطی سے اَبَائِعُ لکھا ہے۔

ظرف دریں باب ہم شکل مفعول گردیدہ ظرف اس باب کے اندر مفعول کا ہم شکل ہو گیا۔ اسم مفعول بھی مَبِیعٌ ہے اور اسم ظرف بھی مَبِیْعٌ ہے۔ اسم ظرف مَبِیْعٌ اصل میں مَبْیِـعٌ بروزن مَضْرِبٌ ہے۔ یا پر ضمه ثقیل تھا، تو ماقبل میں با کو نقل کیا تو مَبِیْعٌ ہوا۔ اور مَبِیْعٌ اسم مفعول اصل میں مَبْیُوْعٌ بروزن مَضْرُوْبٌ تھا۔ پھر یا کے ضمه کو ماقبل میں با کو دیا اور ضمه کی وجه سے یا کو واو کیا تو مَبُوْوْعٌ ہوا۔ پھر اس میں ایک واو کو حذف کیا تو مَبُوْعٌ رہ گیا۔ پھر با کے ضمه کو کسرہ سے بدلا تا کہ یہ اس بات پر دلالت کرے کہ یہ یائی ہے، تو مَبِوْعٌ ہوا۔ اور واو کو ماقبل کے کسرے کی وجه سے یا کیا تو مَبِیْعٌ ہوا۔ چوں بقاعدہ(8) حرکت عین بفا دادند جب آٹھویں قاعدہ سے عین کی حرکت فا کو دے دی۔ یعنی مَبْیِعٌ بروزن مَفْعِلٌ میں عین کی حرکت فا کو دے دی تو مَبِیْعٌ ہوا۔ و در مفعولٌ اور مفعولٌ میں بعد نقل حرکت حرکت کو نقل کرنے کے بعد، یعنی مَبْیُوْعٌ میں یا کا ضمه با دیا تو مَبُیْوْعٌ ہوا۔ پھر مَبُوْوْعٌ ہوا۔ یعنی عین کا ضمه فا کو دیا۔ و حذف عین اور عین کو حذف کرنے کے بعد۔ یعنی پہلے واؤ کو حذف کیا تو مَبُوْعٌ ہوا۔ فا را کسرہ دادہ فا کو کسرہ دے دیا۔ تو مَبِوْعٌ ہوا۔ بسبب آں واو را یا کردند اور اُس کسرے کی وجه سے واو کو یا کیا۔ یعنی مَبِوْعٌ سے مَبِیْعٌ ہوا۔ کیونکہ یہ یائی ہے۔ ظرف ہم مَبِیْعٌ است که دراصل مَبْیِـعٌ بود ظرف بھی مَبِیْعٌ ہے کہ دراصل یہ مَبْیِـعٌ تھا۔ بودہ کی جگہ بود ہونا چاہیے تھا۔ و مفعول ہم مَبِیْعٌ که دراصل مَبْیُوْعٌ بود اور ظرف بھی مَبِیْعٌ ہے کہ دراصل یہ مَبْیُوْعٌ تھا۔

بعض علماء مَبِیْعٌ اسم مفعول کے بنانے کا اور طریقه بتاتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ مَبْیُوْعٌ میں یا کا ضمه با کو دیا، اور پھر یا کی وجه سے ماقبل کا ضمه کسرہ سے تبدیل کیا تا کہ یہ یائی ہونے پر دلالت کرے، تو مَبِیْوْعٌ بن گیا۔ پھر یا اجتماع ساکنین کی وجه سے گر گئی تو مَبِوْعٌ بن گیا۔ پھر واو کو ماقبل کسرے کی وجه سے یا سے بدلا تو مَبِیْعٌ ہوا۔

اثبات فعل ماضی معروف: بَاعَ بَاعَا بَاعُوْا باعت باعتا بِعْنَ بعتَ بعتما بعتم بعتِ بعتن بعت بعنا۔

بقاعدہ(7) یا در باع تا آخر الف شدہ قاعدہ نمبر 7 کے مطابق باع تا آخر میں یا سے الف ہو گئی۔ باع اصل میں بَیَعَ تھا تو باعَ ہوا۔ ما بعد باعَتا باعتَا کے ما بعد جو ہے، یعنی بِعْنَ سے لے کر آخر تک الف بالتقائے ساکنین اُفتادہ الف التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گیا بسبب یائی بودن فا کلمه کسرہ یافته یائی ہونے کی وجہ سے فا کلمه نے کسرہ پا لیا۔ یعنی بِعْنَ ہوا۔ بِعْنَ اصل میں بَیَعْنَ بروزن ضَرَبْنَ تھا۔ پھر بَاعْنَ پھر بَعْنَ اور پھر بِعْنَ ہوا۔

اثبات فعل ماضی مجہول بیع بیعا الخ۔

بیع دراصل بُیِــعَ بُود بِیْعَ اصل میں بُیِــعَ بروزن ضُرِبَ تھا۔ بقاعدہ (نہُمْ 9) کسرہ یا ببا دادند اور نوّیں قاعدہ کے مطابق یا کا کسرہ با کو دیا۔ اور با کو ساکن کیا تو بِیْعَ ہوا۔ و یا در بِعْنَ تا آخر بالتقائے ساکنین بیفتاد اور بِعْنَ سے لے کر آخر تک جو یا ہے وہ التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گئی۔ بِعْنَ صیغه جمع مؤنث مجہول دراصل بُیِعْنَ بروزن ضُرِبْنَ تھا۔ یا کا کسرہ با کو دیا اور با کی حرکت کو حذف کیا تو بِیْعْنَ ہوا۔ پھر یا التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گئی تو بِعْنَ ہوا۔

اثبات فعل مضارع معروف یبِیْعُ یبیعان تا آخر۔

حرکت یا بقاعدہ (8) ما قبل رفته یا کی حرکت آٹھویں قاعدہ سے ماقبل کو چلی۔ یعین یَبِیْعُ اصل میں یَبْیِعُ بروزن یَضْرِبُ تھا۔ یا کی حرکت با کو دیا تو یَبِیْعُ ہوا۔ و یا در یَبِعنَ و تَبِعْنَ بالتقائے ساکنین ساقط شد اور یہ یا یَبِعْنَ اور تَبِعْنَ میں التقائے ساکنین کی وجہ سے ساقط ہو گئی۔ یَبِعْنَ اصل میں یَبْیِعْنَ بروزن یَضْرِبْنَ تھا۔ پھر یا کی حرکت با کو دی اور یا کو التقائے ساکنین کی وجہ سے گرایا تو یَبِعْنَ ہوا۔ اسی طرح تَبِعْنَ اصل میں تَبْیِعْنَ تھا۔ پھر تَبِیْعَنَ اور پھر تَبِعْنَ ہوا۔

مضارع مجہول یباعُ یباعَانِ تا آخر بر قیاس یُقَالُ یُقَالَانِ تا آخر۔ یُبَاعُ یُبَاعَانِ تا آخر یُقَالُ یُقَالَانِ تا آخر کے طریقے پر ہے۔ جیسا وہاں واو الف سے بدلا تھا، تو یہاں یا الف سے بدلی۔

نفی تاکید بلن لَنْ یَّبِیعَ تا آخر لَنْ یُّبَاعَ تا آخر: تغیرے جدید ندارد ان میں کوئی نئی تبدیلی نہیں ہے۔

نفی جحد بلم در فعل مضارع لَمْ یَبِعْ لَمْ یَبِیْعَا تا آخر لم یُبَعْ لم یُبَاعَا۔

در لم یَبِعْ و لَمْ تَبِعْ و لَمْ اَبِعْ اور لَمْ اُبَعْ لَمْ نُبَعْ۔ یا در معروف و الف در مجہول باجتماع ساکنین افتادہ معروف کے اندر یا اور مجہول کے اندر الف اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گئے۔

اسی سے مراد مضارع کے وہ پانچ صیغیں ہیں کہ جن میں ضمیر بارز جُڑی ہوئی نہیں ہوتی۔ معروف میں وہ پانچ صیغیں یہ ہیں۔ یَبِیْعُ، تَبِیْعُ، تَبِیْعُ، اَبِیْعُ اور نَبِیْعُ۔ اور مجہول میں وہ پانچ صیغیں یہ ہیں۔ یُبَاعُ، تُبَاعُ، تُبَاعُ، اُبَاعُ اور نُبَاعُ ہیں۔ ان پانچ صیغوں پر معروف میں مجہول میں جب لم داخل ہوتا ہے، تو لم کی وجہ سے آخر میں جزم آتا ہے۔ اور اگر آخر سے ماقبل واو ساکن یا الف ہو، تو وہ التقائے ساکنین کی وجہ سے گر جائے گا۔ جیسا کہ یَبِیْعُ پر جب لم داخل ہوا۔ تو عین پر جزم آیا، تو لم یَبِیْعْ بن گیا۔ پھر یا التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گئی اور لم یَبِعْ رہ گیا۔ اسی طرح باقی صیغوں میں بھی ہے۔ اور یُبَاعُ پر جب لم داخل ہوا تو آخر کو جزم دیا اور الف التقائے ساکنین کی وجہ سے

گر گئی تو لم یُبَعْ رہ گیا۔ اسی طرح باقی صیغوں میں بھی ہے۔ در دیگر صیغ اور دوسرے صیغوں میں غیر ما وقع فی المضارع سوائے اُسکے جو مضارع میں ہوئی تھی۔ تغیرے نشده کوئی اور تبدیلی نہیں ہوئی۔

لام تاکید بانون ثقیله در فعل مستقبل معروف لَیَبِیْعَنَّ تا آخر۔ مجهول لَیُبَاعَنَّ تا آخر و همچنین نون خفیفه۔ اور اسی طرح ہے نون خفیفہ بھی۔

امر حاضر معروف: بع بِیعا بیعُوا بِیعی بعن بوضع قل قولا اعلال باید کرد۔ قُل اور قُولا کے طریقے پر بع اور بیعا کا اعلال کرنا چاہیے۔ بِعْ تَبِیْعُ سے بنا۔ علامت مضارع تا گرائی، اور آخر کو جزم دیا۔ تو بِیْعْ ہوا۔ پھر التقائے ساکنین سے یا گر گئی تو بِعْ ہوا۔

امر حاضر معروف بانون ثقیله بیعَنَّ تا آخر در بِیْعَنَّ بِیْعَنَّ کے اندر یا که در بِعْ وہ یا جو بِعْ کے اندر بالتقائے ساکنین اُفتاده بُود التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گئی تھی بسبب مفتوح شدن عین عین کے مفتوح ہونے کی وجہ سے باز آمده پھر آ گئ۔ بِعْ کے ساتھ جب نون ثقیلہ مل گئی، تو نون ثقیلہ اپنے سے ماقبل فتحہ چاہتا ہے، تو جب عین پر فتحہ آیا، تو وہ یا جو التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گئی تھی،اب واپس آئی اور بیعنَّ ہوا۔

امر بالام و نہی مثل لَمْ یَبِعْ تا آخر امر بالام و نہی لم یَبِعْ تا آخر کی طرح ہے۔ امر بالام کی گردان: لِتُبَعْ، لِیَبِعْ، لِیُبَعْ اور نہی کی گردان: لا تَبِعْ، لا تُبَعْ، لا یَبِعْ اور لا یُبَعْ ہیں۔ یہ سارے بھی لم کی طرح ہے۔ یعنی ان گردانوں میں بھی آخر میں جزم آئے گا، اور اگر آخر سے ماقبل یا ساکن یا الف واقع ہوا تو التقائے ساکنین کی وجہ سے گر جائے گا۔ مثلاً لِتُبَعْ سے تُبَاعُ سے بنا ہے۔ آخر کو جزم دیا اور الف التقائے ساکنین کی وجہ سے گرا تو لِتُبَعْ ہوا۔ اسی طرح باق صیغیں بھی ہیں۔ لَ تَبِعْ یہ تَبِیْعُ سے بنا ہے۔ آخر کو جزم دیا اور یا التقائے ساکنین کی وجہ سے گرا تو لَا تَبِعْ ہوا۔

و در نون ثقیله و خفیفه اور نون ثقیلہ اور ثون خفیہ میں اینها یائے محذوف باز آید یہ یائے محذوف پھر واپس آ جائے گی۔ جیسے امر بِعْ کے ساتھ جب نون ثقیلہ اور نون خفیہ لگی تو یا واپس آئی تھی۔ بِعْ سے بِیْعَنَّ اور بِیْعَنْ بنا تھا۔ تو اسی طرح امر کے باقی گردانوں اور نہی کے تمام گردانوں میں یا اور الف جو التقائے ساکنین سے گر گئے تھے، واپس آئیں گے۔ جیسا کہ لِتُبَعْ سے لِتُبَاعَنَّ اور لِتُبَاعَنْ اور لَا تَبِعْ سے لَا تَبِیْعَنَّ اور لَا تَبِیْعَنْ الخ۔

بحث اسم فاعل بَائِعٌ بَائِعَانِ بَائِعُوْنَ تا آخر بقاعدهٔ | ۱۷۔ یا ہمزہ شد

ان میں قاعدہ نمبر 17 کے ذریعے یا ہمزہ ہوئی۔ یعنی جب الف اسم فاعل کے بعد واو یا یا آ جائے اور فعل کے اندر اعلال ہوا ہو، تو پھر یہ واو اور یا ہمزہ سے تبدیل کیا جائے گا۔ جیسا کہ باع کے اندر اعلال ہوا تھا۔ تو بایِعُ سے بائِعٌ ہوا۔ الخ

بحث اسم مفعول مَبِیْعٌ مَبِیْعَانِ مَبِیْعُوْنَ مَبِیْعَةٌ | مَبِیْعَتَانِ مَبِیْعَاتٌ اعلال مَبِیْعٌ مذکور شده و همبرین نمط اعلال همه صیغ مفعول ست

مَبِیْعٌ کا اعلال ذکر ہو گیا۔ اور اسی طریقے پر مفعول کے تمام صیغوں کا اعلال ہے۔ ، ہمبریں اصل میں ہم بر ایں تھا۔ نمط: طریقه۔ اجوف یائی کا اسم مفعول بغیر اعلال کے بھی کثیر الاستعمال ہے۔ یعنی مَبْیُوْعٌ بھی کثیر الاستعمال ہے۔ جیسا کہ مَدْیُوْنٌ اجوف یائی دِیْنٌ: قرض سے ہے۔ مَدْیُوْنٌ: جو مقروض ہو۔اسی طرح مَعْیُوْبٌ: عیب سے اجوف یائی ہے۔

اجوف واوی از سمع یسمع الخَوْفُ ترسیدن خَافَ یَخَافُ خَوْفًا فهو خَائِفٌ وخِیْفَ یُخَافُ خَوْفًا فهو مَخُوْفٌ الامر منه خَفْ والنهی عنه لَا تَخَفْ | تا آخر

ترسیدن: ڈرنا۔ خافا اصل میں خَوِفَ تھا۔ یَخَافُ اصل میں یَخْوَفُ تھا۔واو کی حرکت خا کو دی اور واو کو ماقبل فتحہ کی وجہ سے الف سے بدلا تو یَخَافُ ہوا۔ اور خِفْنَ اصل میں خَوِفْنَ بروزن سَمِعْنَ تھا۔ پھر خَافْنَ اور پھر خَفْنَ ہوا۔ پھر خا کے فتحہ کو کسرہ سے تبدیل کیا، تا کہ یہ باب کے کسرہ پر دلالت کرے کہ یہ باب سمِعَ ہے تو خِفْنَ ہوا۔ یا یوں کہوں تا کہ یہ عین کلمہ کے کسرہ پر دلالت کرے۔ اور یہاں خَوِفْنَ بروزن فَعِلْنَ میں عین کلمہ واو مکسور ہے۔ جبکہ بعض علماءؒ فرماتے ہیں کہ خَوِفْنَ میں خا کی اپنی حرکت گرا دی، اور واو کی حرکت خا کو دی، تو خِوْفْنَ ہوا۔ پھر واو کو ماقبل کسرے کی وجہ سے یا کیا تو خِیْفْنَ ہوا۔ پھر یا اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گئی تو خِفْنَ ہوا۔

ماضی معروف خَافَ خَافَا خَافُوْا خَافَتْ خَافَتَا خِفْنَ تا آخر

در خِفْنَ تا آخر خِفْنَ سے لے کر آخر تک بسبب کسرۂ عین عین کے کسرہ کی وجہ سے فا کلمہ را بعد حذف عین کسرہ دادند عین کو حذف کرنے کے بعد فا کو کسرہ دیا۔ باقی صیغ را اعلال باقی صیغوں کا جو اعلال ہے بقواعدِیکہ نوشتہ ایم اُنہی قواعد کے مطابق جو ہم نے لکھ دیئے و در صرف قَالَ اِعمال آں شدہ اور قال کے گردان کے اندر اُنکو عمل دیا گیا۔ می باید بر آورد اُنکو نکال لینا چاہیے۔

و مضارع آں کہ یَخَافُ یَخَافَانِ تا آخر ست اور اسکا مضارع یَخَافُ یَخَافَانِ آخر تک ایسا ہے اعلال مثل یُقَالُ یُقَالَانِ تا آخر شدہ اُس کا اعلال یُقَالُ یُقَالَانِ تا آخر تک ایسا ہی ہے۔ جس طرح یُقَالُ کے اندر واو الف سے بدلا تو اسی طرح یَخَافُ کے اندر بھی واو الف سے بدلا ہے۔ یَخَافُ اصل میں یَخْوَفُ بروزن یَسْمَعُ تھا۔ واو کی حرکت ماقبل میں خا کو دی اور واو کو ماقبل کے حرکت کے موافق الف سے بدلا تو یَخَافُ ہوا۔

امر حاضر معروف خَفْ خَافَا خَافُوا خَافِیْ خَفْنَ۔

خَفْ را از تَخَافُ ساختند خَفْ کو تَخَافُ سے بناتے ہیں۔ بعد حذف تا تا علامتِ مضارع کو حذف کرنے کے بعد چوں متحرک ماندہ متحرک رہ گیا۔ یعنی تا کے بعد خا متحرک رہ گیا، تو ہمزہ وصلی لانے کی ضرورت نہیں۔ آخر را وقف کردند آخر کو وقف کر دیا۔ الف بالتقائے ساکنین بیفتاد الف التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گیا۔ اور خَفْ رہ گیا۔

و خَافَا را از تَخَافَانِ ساختند اور خافَا کو تَخَافَانِ(تثنیہ مذکر حاضر) سے بناتے ہیں۔ بعد حذف علامت مضارع علامت مضارع کو حذف کرنے کے بعد، یعنی تا کو حذف کیا آگے خا متحرک ہے، تو ہمزہ وصلی لانے کی ضرورت نہیں نون اعرابی را بیَفْگَنْدَنْد نونِ اعرابی کو گرا دیا۔

صیغہ تثنیہ امر حاضر و جمع مذکر آں امر حاضر میں تثنیہ اور جمع کے صیغے جو ہیں، یعنی خَافَا اور خَافُوْا با صیغۂ تثنیہ مذکر غائب ماضی و جمع آں متحد شدہ وہ صیغہ تثنیہ مذکر غائب ماضی اور جمع مذکر غائب ماضی کے ساتھ متحد ہو گئے۔ یعنی دونوں کی صورت ایک جیسے ہو گئے۔ فعل ماضی کی گردان میں تثنیہ مذکر کا صیغہ بھی "خافَا" ہے، اور جمع مذکر غائب کا صیغہ بھی "خافُوا" ہے۔ تو دونوں کی صورت ایک جیسے ہیں۔

امر حاضر معروف بانون ثقیلہ: امر حاضر معروف نونِ ثقیلہ کے ساتھ۔ خَافَنَّ تا آخر الخ الف کہ در خَفْ اُفْتَادہ بُود وہ الف جو خفْ کے اندر گر گیا تھا۔ بسبب نَماندنِ اجتماع ساکنین وہ اجتماع ساکنین باقی نہ رہنے کی وجہ سے باز آمدہ وہ الف پھر واپس آ گیا۔

صِیَغ نہی و لم و لن و لام امر نہی، لم، لن اور لام امر کے جو صیغیں ہیں بر زبان باید آوُرْد اُن کو زبان پر دہرا لینا چاہیے۔ و اعلال آں اور ان کا اعلال جو ہے۔ باصول مُحَرَّرَہ اُنہی قوانین کے مطابق جو لکھ دیئے گئے حَرَّرَ یُحَرِّرُ تَحْرِیْر: لکھنا (باب تفعیل) تقریر باید کرد اُنکی بھی تقریر کر لینی چاہیے۔ یعنی ایک ایک اعلال کی تقریر کر لینی چاہیے۔

درس 32۔ مصنفؒ آگے ایک طریقہ بتلاتا ہے کہ کس طرح اجوف کے صیغہ امر اور مہموز العین کے صیغیں میں فرق کریں گے۔ کیونکہ بظاہر دونوں ایک جیسے لگتے ہیں۔ جیسا کہ خَفْ(اجوف کا امر) اور سَل(مہموز العین کا امر) بظاہر ایک جیسے ہیں۔ فائدہ۔ صیغ امر اجوف را اجوف کے امر کے جو صیغیں ہیں اُن کو از صیغ مہموز عین مہموز عین کے صیغوں سے کہ دراں بَقاعدہ سَلْ ہمزہ حذف شدہ کہ اُن میں سَلْ کے ضابطے سے ہمزہ حذف ہو چکا ہے۔ سَلْ اصل میں اِسْئَلْ تھا۔ ہمزہ کی حرکت ماقب میں سین کو دی اور ہمزہ کو حذف کیا۔ نیز ہمزہ وصل کو بھی حذف کیا تو سَلْ بنا۔ بہمین وضع امتیاز باید کرد اسی طریقے سے فرق کرنا چاہیے۔ کہ در اجوف غیر واحد مذکر و جمع مؤنث کہ اجوف کے اندر علاوہ واحد مذکر کے اور جمع مؤنث کے بہمہ صیغہا عین باقی می ماند باقی تمام صیغوں کے اندر عین باقی رہے گا۔ مثلًا قُلْ، تَقُوْلُ سے بنا ہے۔ تا کو حذف کیا اور آخر کو جزم دیا تو قُوْلْ ہوا۔ پھر عین کلمہ یعنی واو التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گیا تو قُلْ ہوا۔ اب یہی عین کلمہ یعنی واو پہلے صیغے "قُلْ" اور چھٹے صیغے "قُلْنَ" میں واپس نہیں آئے گا۔ اور باقی چار صیغوں کے اندر واپس آئے گا۔ جیسا کہ قولا، قولوا، قولی، قولا۔ چون قُوْلَا قُوْلُوْا قُوْلِیْ و بِیْعَا بِیْعُوْا بِیْعِیْ و خَافَا خَافُوْا خَافِیْ تو ان سب کے اندر درمیان والا حرف یعنی عین کلمہ موجود ہے۔ و در نون ثقیلہ و خفیفہ ہم عین باز آید اور نون ثقیلہ اور نون خفیفہ میں بھی عین کلمہ واپس آجاتا ہے۔ چون قُوْلَنَّ بِیْعَنَّ خَافَنَّ تو ان صیغوں میں درمیان والا حرف جو کہ عین ہے واپس آ چکا ہے۔

و در مہموز عین در جمیع صیغ عین محذوف ماند اور مہموز عین کے اندر تمام صیغوں میں عین محذوف رہتا ہے۔ چون زِرَا زِرُوْا زِرِیْ و زِرَنَّ و سَلَا سَلُوْا سَلِیْ و سَلَنَّ ---ان تمام صیغوں میں چاہے نون ثقیلہ کے ساتھ یا بغیر نون ثقیلہ کے، مہموز کا عین کلمہ واپس نہیں آتا۔

اجوف یائی از سمع اَنَّیْلُ یافتن کسی چیز کو پا لینا۔ کسی چیز کو حاصل کرنا۔ نَالَ یَنَالُ نَیْلًا الخ اعلالات جملہ صیغش اسکے تمام صیغوں کے اعلالات جو ہیں بقیاس آنچہ بیان کردہ ایم اُسی قیاس پر جو ہم نے بیان کئے ہیں میتواں کرد کِیۓ جا سکتے ہیں۔ و ہمچنین اور اسی طرح از دیگر ابواب ثلاثی مجرد ثلاثی مجرد کے دوسرے ابواب جو ہیں تصاریف و صیغ اُنکی گردانیں اور صیغیں می باید برآورد اُن کو نکال لینا چاہیے۔

اجوف واوی از باب اِفْتِعَال اَلْاِقْتِیَادُ کشیدن کھینچنا۔ اس کا مادّہ قاف، واو، دال ہے۔ اسی سے قائد اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ مثال کے طور پر جانوروں کا ایک گلہ ہے، اور ایک شخص آگے ہے اور جانور اُس کے پیچھے آ رہے ہیں۔

یعنی وہ جانوروں کو آگے سے لے کر جا رہے ہیں تو یہ قائد کہلاتا ہے۔ اور ایک جانوروں کے پیچھے ہیں، اور جانوروں کو آگے لے کر جا رہا ہیں تو اُسے سائق کہتے ہیں۔ قائد: آگے سے کھینچنے والا، قوم کا رہنما، سائق: پیچھے سے ہانکنے والا۔ اِقْتَادَ يَقْتَادُ اِقْتِيَادً فهو مُقْتَادٌ و اُقْتِيْدَ يُقْتَادُ اِقْتِيَادًا فهو مُقْتَادٌ الامر منه اِقْتَدْ والنهی عنه لَا تَقْتَدْ الظرف منه مُقْتَادٌ۔

اسم فاعل و مفعول بیک صورت شده اسم فاعل اور اسم مفعول ایک صورت والے ہو گئے لیکن اسم فاعل دراصل مُقْتَوِدٌ بُود بکسر واو لیکن اسم فاعل اصل میں مُقْتَوِدٌ تھا واو کے کسرہ کے ساتھ و اسم مفعول مُقْتَوَدٌ بفتح واو اور اسم مفعول مُقْتَوَدٌ تھا واو کے فتحه کے ساتھ۔ و ظرف ہم اور ظرف بھی که ہموزن مفعول میباشد که وہ مفعول کا ہم وزن ہوتا ہے ہمبریں صورت ست وہ بھی اسی صورت پر ہے۔ صیغۂ تثنیه و جمع مذکرِ امر حاضر اِقْتَادَا اِقْتَادُوْا امر حاضر کے تثنیه اور جمع مذکر کے جو صیغیں ہیں یعنی اِقْتَادَا اور اِقْتَادُوْ۔ اِقْتَادَا اصل میں اِقْتَوِدَا بروزن اِكْتَسِبَا ہے۔ اور اِقْتَادُوْا اصل میں اِقْتَفِدُوْا بروزن اِكْتَسِبُوْا ہے۔ با تثنیه و جمع مذکر غائب ماضی متحدست ماضی کے تثنیه مذکر غائب اور جمع مذکر غائب کے صیغوں کے ساتھ متحد ہے۔ ماضی کا تثنیه مذکر بھی اِقْتَادَا اور جمع مذکر غائب بھی اِقْتَادُوْا ہے۔ مگر اصل ماضی بفتح واوست مگر ماضی کی جو اصل ہے وہ واو کےفتحه کے ساتھ ہے۔ جیسا که اِقْتَادَا اصل میں اِقْتَوَدَا بروزن اِكْتَسَبَا تھا اور اِقْتَادُوْا اصل میں اِقْتَوَدُوْا بروزن اِكْتَسَبُوْا ہے۔ و اصل امر که از مضارع ساخته شده بکسر واو ست اور امر کی اصل که وہ مضارع سے بنایا گیا ہے، وہ واو کے کسرہ کے ساتھ ہے۔جیسا که اِقْتَادَا اصل میں اِقْتَوِدَا بروزن اِكْتَسِبَا ہے۔ اور اِقْتَادُوْا اصل میں اِقْتَفِدُوْا بروزن اِكْتَسِبُوْا ہے۔ بر آوردن اعلال دیگر صیغ دشورا نیست دوسرے صیغوں کے اعلالت نکالنا مشکل نہیں ہے۔

اجوف یائی۔ از باب اِفْتِعَال اَلْاِخْتِيَارُ بر گزیدن چھن لینا، پسند کر لینا، کسی چیز کو چانٹ کر نکال لینا۔ اِخْتَارَ يَخْتَارُ اِخْتِيَارًا الخ مثل اِقْتَادَ يَقْتَادُ۔

اجوف واوی از باب اِسْتِفْعَال اَلْاِسْتِقَامَةُ اُسْتُوار شُدن سیدھا ہونا۔ اِسْتَقَامَ يَسْتَقِيْمُ اِسْتِقَامَةً فهو مُسْتَقِيمٌ الامر منه اِسْتَقِمْ والنہی عنه لَا تَسْتَقِمْ الظرف منه مُسْتَقَامٌ۔

اِسْتَقَامَ دراصل اِسْتَقْوَمَ بُود اِسْتَقَامَ اصل میں اِسْتَقْوَمَ تھا۔ بقاعده(8) حرکت واو بما قبل داده آٹھویں ضابطے سے واو کی حرکت ماقبل کو دے دی۔ جب واو یا یا متحرک ہو اور ماقبل حرف صحیح ساکن ہو، تو واو یا یا کی حرکت ماقبل کو نقل کر کے اُس کو حرکت کے مطابق حرف علّت سے بدلتے ہیں۔ واو را الف کردند واو کو الف کر دیا۔

يَسْتَقِيْمُ دراصل يَسْتَقْوِمُ بُود يَسْتَقِيْمُ اصل میں يَسْتَقْوِمُ بروزن يَسْتَخْرِجُ تھا۔ بعدِ نقلِ حرکت واو بما قبل واو کی حرکت ما قبل کو نقل کرنے کے بعد واو بقاعده(3) یا شد واو تیسرے ضابطے سے یا ہو گیا۔ یعنی مِيْعَادٌ کا قانون لگا۔

اِسْتِقَامَةً دراصل اِسْتِقَامَةً اصل میں علی ما ہو المشہورُ بِنَا بر اُس قول کے جو مشہور ہے اِسْتِقْوَامًا بُود اِسْتِقْوَامًا تھا بعد اِعمال قاعدۂ يُقَالُ يُقَالُ کے ضابطے کو عمل دینے کے بعد۔ يُقَالُ اصل میں يُقْوَلُ تھا۔ واو کی

حرکت ماقبل کو دی اور واو کو الف کیا تو یُقَالُ ہو گیا۔ الف بالتقائے ساکنین اُفتاد الف التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گیا۔ یعنی اِسْتِقْوَامًا سے اِسْتِقَامًا بنا۔ اور پھر الف التقائے ساکنین سے الف گر گیا۔ و تا در آخر برائے عوض اَفزُودَنْدْ اور تا جو ہے آخر میں عوض کے لئے لائی گئی۔ وہ جو الف حذف ہوا تھا اُس کی جگہ آخر میں تا بڑھا دی۔ افزودند: بڑھانا استقامَۃً شد تو اِسْتِقَامَۃٌ ہوا۔ دیکھو یہاں مانع موجود ہے۔ یعنی واو متحرک ماقبل میں ساکن، لیکن واو کے بعد الف مدّہ زائدہ موجود ہے۔ اور قانون ہے کہ جب واو یا یا متحرکہ ماقبل حرف صحیح ساکن ہو۔ اور مابعد میں حرف مدّہ زائدہ ہو تو اس صورت میں واو اور یا کو الف سے تبدیل نہیں کر سکتے۔ لیکن علماءؒ فرماتے ہیں کہ چونکہ اس مصدر کے فعل میں اعلال ہوا تھا۔ لہٰذا اس مصدر کے اندر بھی اعلال ہوا۔ اس لئے کہ دونوں میں موافقت پیدا ہو جائے۔

جبکہ بعض علماءؒ فرماتے ہیں، کہ اِسْتِقَامَۃً اصل میں اِسْتِقْوَمَۃً تھا۔ پھر واو کی حرکت ماقبل کو دی اور واو کو الف کیا تو اِسْتِقَامَۃٌ ہوا۔

مُسْتَقِیْمٌ دراصل مُسْتَقْوِمٌ بُود مُسْتَقِیْمٌ اصل میں مُسْتَقْوِمٌ بروزن مُسْتَخْرِجٌ تھا۔مثلِ یَسْتَقِیْمُ درآں تعلیل کردند یَستَقِیْمُ کی طرح بھی یہاں تعلیل کر دی۔ یہاں بھی واو کی حرکت قاف کو دیا، اور ماقبل کسرہ کی وجہ سے واو کو یا کیا، تو مُسْتَقِیْمٌ ہوا۔

در امر و نہی امر اور نہی میں۔ امر کا صیغہ اِسْتَقِمْ جو کہ اصل میں ہے، اور نہی لا تَسْتَقِمْ ہے۔ و دیگر صیغ مضارع مجزوم اور مضارع مجزوم کے باقی صیغوں میں عین بالتقائے ساکنین افتادہ عین کلمہ یعنی یا التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گئی۔ و ہکذا اور اسی طرح در یَسْتَقِمْنَ و تَسْتَقِمْنَ اور اسی طرح یَسْتَقِمْنَ اور تَسْتَقِمْنَ کے اندر بھی وہ یا اجتماع ساکنین سے گر گئی۔ یَسْتَقِمْنَ اصل میں یَسْتَقْوِمْنَ تھا۔ پھر واو کی حرکت قا کو دی اور ماقبل کسرے کی وجہ سے واو کو یا کیا تو یَسْتَقِیْمْنَ بن گیا۔ پھر یا التقائس ساکنین کی وجہ سے گر گئی تو یَسْتَقِمْنَ ہو۔ اور تَسْتَقِمْنَ میں بھی ایسا ہوا۔ و آں محذوف اور وہ محذوف جو ہے (یعنی وہ عین کلمہ یعنی یا جو گر گئی تھی) بوقت لُحوق نون ثقیلہ و خفیفہ نون ثقیلہ اور خفیفہ کے جُڑنے کے وقت در امرونہی باز آید امر اور نہی میں پھر آ جاتا ہے۔ اِسْتَقِیْمَنَّ و لا تَسْتَقِیْمَنَّ گویند تو اِسْتَقِمْ میں اِسْتَقِیْمَنَّ اور اِسْتَقِیْمَنْ کہتے ہیں۔ اور تَسْتَقِمْ میں تَسْتَقِیْمَنَّ اور تَسْتَقِیْمَنْ کہتے ہیں۔

اجوف یائی از باب استفعال اَلْاِسْتِخَارَۃُ طلب خیر کردند خیر کو طلب کرنا۔ باب استفعال میں یہ سین طلب کے لئے ہے۔ اور اِسْتِخَارہ کا مادّہ خا، یا اور را یعنی خیر ہے۔ تو اِسْتِخَارَۃ: خیر کو طلب کرنا۔ اِسْتَخَارَ یَسْتَخِیْرُ تا آخر چوں اِسْتَقَامَ یَسْتَقِیْمُ۔

اجوف واوی از باب اِفْعَال: اَقَامَ یُقِیْمُ: سیدھا کرنا اَقَامَ یُقِیْمُ اِقَامَۃً فھو مُقِیْمٌ و اُقِیْمَ یُقَامُ اِقَامَۃً فھو مُقَامٌ الامر منه اَقِمْ و النہی عنه لَا تُقِمْ الظرف منه مُقَامٌ۔

اعلالات صِیَغ ایں باب اس باب کے صیغوں کے جو اعلالات ہیں بعینه اعلالات اِسْتَقَامَ یَسْتَقِیْمُ ہست وہ بَعینِهٖ اِسْتَقَامَ یَسْتَقِیْمُ کے اعلالات ہیں۔

درس 33۔ قسم چہارم در صرف ناقص و لفیف۔

ناقص واوی از باب نَصَرَ يَنْصُرُ اَلدُّعَاءُ وَالدَّعْوَةُ خواستن دَعَا يَدْعُوْ دُعَاءً وَدَعْوَةً فهو دَاعٍ و دُعِيَ يُدْعٰى دُعَاءً وَدَعْوَةً فهو مَدْعُوٌّ الامر منه اُدْعُ والنهی عنه لَاتَدْعُ الظرف منه مَدْعًى والالة منه مِدْعًى مِدْعَاةٌ مِدْعَاءٌ تثنيتهما مَدْعَيَانِ ومِدْعَيَانِ والجمع منهما مَدَاعٍ ومَدَاعِيٌّ افعل التفضيل منه اَدْعٰى والمؤنث منه دُعْيٰى وتثنيتهما اَدْعَيَانِ ودُعْيَيَانِ والجمع منهما اَدَاعٍ وَاَدْعَوْنَ ودُعًى ودُعْيَيَاتٌ

خواستن: مانگنا، بُلانا۔دُعْيَيَاتٌ کی جگه ابواب الصرف میں دُعَيَاتٌ ہے۔ دونوں صیغیں صحیح ہیں۔ یه ایک یا کیسی گری؟ اس کی تفصیل ابواب الصرف کے صفحه نمبر 103 تا صفحه نمبر 105 پر درج ہے۔

در مَدْعًى ظرف و مِدْعًى آله مَدْعًى اسم ظرف اور مِدْعًى اسم آله میں واو که بقاعده(7) الف شُده بُود واو جو که ساتویں قاعده سے الف ہو گیا تھا، وہی قال اور باع کا قانون۔ بسبب اجتماع ساکنین با تنوین بیفتاد اور پھر وہ الف تنوین کے ساتھ اجتماع ساکنین کی وجه سے گر گیا۔ اسم ظرف مَدْعًى اصل میں مَدْعَوٌ تھا۔ واو چوتھی جگه آیا تو یا سے بدلا تو مَدْعَيٌ بنا۔ پھر یا متحرک ماقبل فتحه کو الف سے بدلا تو مَدْعَانْ ہوا۔ پھر التقائے ساکنین کی وجه سے الف گر گیا تو مَدْعًى ره گیا۔ اسی طرح مِدْعًى اسم آله بھی اصل میں مِدْعَوٌ تھا۔

و اگردریں ہر دو صیغه اور اگر ان دونوں صیغوں میں بسبب الف و لام یا اضافت الف لام یا اضافت کی وجه سے تنوین نبا شد تنوین نه ہو تو، یعنی جب کسی کلمه پر الف لام داخل ہوتا ہے تو پھر اُسی کلمه پر تنوین نہیں آتا۔ اور اسی طرح جب اُسی کلمه کی اضافت کی جائے تو اضافت کی وجه سے بھی تنوین گر جاتا ہے۔ الف حذف نشود الف حذف نہیں ہوگا۔ چونکه الف نون ساکن کے ساتھ التقائے ساکنین کی وجه سے گر گیا تھا۔ اور جب نون ساکن نہیں تو التقائے ساکنین بھی نہیں۔ اور جب التقائے ساکنین نہیں تو الف بھی نہیں گرے گا۔ چوں اَلْمَدْعٰى وَ الْمِدْعٰى جیسے اَلْمَدْعٰى اور اَلْمِدْعٰى۔ یه الف لام والا صورت ہو گیا۔ الف لام کی وجه سے نون ساکن گر گیا، تو الف باقی ره گیا۔ و مَدْعَاكُمْ و مِدْعَاكُمْ۔ اور مَدْعَاكُمْ اور مِدْعَاكُمْ میں یه مَدْعٰى اور مِدْعٰى مضاف ہیں۔ اور مضاف پر بھی تنوین نہیں آتا، لہٰذا الف باقی ره گیا۔

و در مِدْعَاءٌ بقاعده(19 نوزدہُم) واو ہمزه شُد اور مِدْعَاءٌ میں اُنیسویں ضابطے سے واو ہمزه ہوگیا۔ کیونکه جب واو یا یا الف زائد کے بعد طرف میں آ جائیں، تو اس واو یا یا کو ہمزه سے بدلیں گے۔ مثلُ دُعَاءٌ مصدر جیسا که دُعَاءٌ مصدر میں ہوا تھا۔ و در مَدَاعٍ جمعِ ظرف و اَدَاعٍ جمع مذکر اسم تفضیل تعمیل قاعده(بیستُ پَنجُم 25) شُده پچیسواں قاعده یه تھا که اَفَاعِل اور مَفَاعِل جیسے وزن صوری میں اگر لام کی جگه یا آ جائے، جیسے جَوَارِی۔ مَدَاعٍ اصل میں مَدَاعِوٌ تھا اور اَدَاعٍ اصل میں اَدْعِوٌ تھا۔ واو چوتھی جگه یا اس سے آگے آئیں تو اسکو یا سے بدلتے ہیں، تو مَدَاعِيٌ اور اَدَاعِيٌ ہوئے۔ تو حالت رفعی اور جرّی میں یا گر جائے گی اور تنوین عین پر آ جائے گا تو مَدَاعٍ اور اَدَاعٍ پڑھیں گے۔ اور جب اس پر الف لام داخل ہو جائے حالت رفعی میں تو پھر یا کو ساکن پڑھیں گے۔ جیسا که اَلْمَدَاعِيْ اور اَلْاَدَاعِيْ۔ اور نصب ہر حال میں ان پر آئے گا، کیونکه یا پر فتحه ثقیل نہیں ہوتا۔ جیسا که مَدَاعِيَ اور اَدَاعِيَ۔

در مَدْعَيَانِ و مِدْعَيَانِ تثنیه ظرف و آله مَدْعَيَانِ اور مِدْعَيَانِ اسم ظرف اور اسم آله کے تثنیه ہیں۔ و اَدْعَيَانِ تثنیه اسم تفضیل اور اَدْعَيَانِ جو اسم تفضیل کی تثنیه ہے۔ و مَدَاعِيُّ جمعِ آله اور مَدَاعِيُّ جو اسم آله کی جمع

ہے۔ واو بقاعدہ(20) واو بیسویں ضابطے سے یا ہوگیا۔ مَدْعَیَانِ اصل میں مَدْعَوَانِ تھا، مِدْعَیَانِ اصل میں مِدْعَوَانِ تھا، اور اَدْعَیَانِ اصل میں اَدْعَوَانِ تھا۔ واو چوتھی جگہ یا اس سے آگے آنے کیوجہ سے یا ہوا۔ مَدَاعِیُّ اصل میں مَدَاعِیْوُ بروزن مَضَارِبُ: مَفَاعِیْلُ تھا۔ واو چوتھی جگہ یا اس سے آگے ہونے کی وجہ سے یا سے بدلا، اور پھر یا کا یا میں ادغام کیا تو مَدَاعِیُّ ہوا۔ بیسواں قانون یہ تھا کہ واو چوتھی جگہ یا اس سے آگے ہو تو واو کو یا سے بدلیں گے۔

و دَر دُعْیٰی بقاعدہ(26) یا شُدہ اور یا قاعدہ نمبر 26 کے ذریعے دُعْیٰی میں یا ہو گیا۔ دُعْیٰی اصل میں دُعْوٰی تھا۔ تو فُعْلٰی وزن میں لام کی جگہ واو آیا، اور فُعْلٰی وزن میں لام کی جگہ واو آ جائے اور اسم جامد ہو تو واو کو یا سے بدلتے ہیں۔ تو اس پر سوال ہوا کہ یہ تم اسم تفضیل ہے اسم جامد نہیں۔ تو جواب یہ کہ اسم تفضیل بھی اسم جامد کے حکم میں ہے۔

و در دُعْیَیَانِ و دُعْیَیَاتٌ الف بقاعدہ(22) یا شدہ اور دُعْیَیَانِ اور دُعْیَیَاتٌ میں الف قاعدہ نمبر 22 کے ذریعے یا ہو گیا۔ اسم تفضیل مؤنث دُعْیٰی کی جب تثنیہ بناتے ہیں، اور الف اور نون اسکے ساتھ جوڑتے ہیں تو یہ الفِ دُعْیٰی قاعدہ نمبر 22 کے مطابق یا سے بدل جاتا ہے۔ تو دُعْیَیَانِ بن جاتا ہے۔ اور اسی طرح جب اس دُعْیٰی کے ساتھ الف اور تا علامت جمع مؤنث سالم جوڑتے ہیں تو پھر بھی یہ الف قاعدہ نمبر 22 کے مطابق یا ہو جاتا ہے، جیسا کہ دُعْیَیَاتٌ بن جاتا ہے۔ و ہمچنین ہر جا دریں ہر دو صیغه ہر جگہ ان دونوں صیغوں میں۔ اور اسی طرح مصنفؒ فرماتے ہیں کہ یہ صرف ناقص کے اندر نہیں، کہ الف تانیث کے بعد الف تثنیہ یا الف جمع مؤنث آ جائے اور الف تانیث کو یا سے بدلے۔ بلکہ تمام بابوں میں ایسا ہی ہے کہ جب کسی بھی صیغه میں الف تانیث کے بعد الف تثنیہ آ جائے یا الف جمع مؤنث کا آجائے تو اسی الف تانیث کو یا سے بدلتے ہیں۔ جیسا کہ ضُرْبٰی سے ضُرْبَیَانِ اور ضُرْبَیَاتٌ، نُصْرٰی سے نُصْرَیَانِ اور نُصْرَیَاتٌ وغیرہ وغیرہ۔

اثبات فعل ماضی معروف: دَعَا دَعَوَا دَعَوْا دَعَتْ دَعَتَا دَعَوْنَ دَعَوْتَ دَعَوْتُمَا دَعَوْتُمْ دَعَوْتِ دَعَوْتُنَّ دَعَوْتُ دَعَوْنَا۔ واو در دَعَا که دراصل دَعَوَ بُود بقاعدہ(7) الف شد۔ وہ واو جو کہ دَعَا میں تھا، کہ دراصل دَعَوَ تھا۔ قاعدہ نمبر 7 کے ذریعے الف ہوا۔

فائدہ: ہر الف که بدل از واو باشد ہر وہ الف جو کہ واو سے بدل ہو بصورت الف نَوشته شَود اُسکو الف کی صورت میں لکھا جاتا ہے۔ لہذا در دَعَا الف می نویسند اسی لئے دَعَا میں الف لکھتے ہیں۔ و بدل از یا بصورت یا اور وہ الف جو یا سے بدل ہو اُس کو یا کی صورت میں لکھتے ہیں۔ چون رَمٰی جیسا کہ رَمٰی۔

در دَعَوَا تثنیه دَعَوَا جو تثنیہ کا صیغه ہے۔ واو بسبب اتصال آن بالف تثنیه سلامت مانده واو الف تثنیہ کے ساتھ اتصال کی وجہ سے سلامت رہا۔ کیونکہ ایک شرط یہ تھی، کہ یہ واو یا یا متحرکہ ماقبل فتحہ کے بعد الف تثنیہ نہ ہو۔ کیونکہ اس صورت میں جو واو کو الف سے بدلیں گے، تو پھر اس الف کو التقائے ساکنین کی وجہ سے گرائیں گے، تو دَعَا رہ جائے گا۔ اور یہ تثنیہ کا التباس ہوگا مفرد کے ساتھ۔

و در دَعَوْا جمع اور دَعَوْا جو کہ جمع کا صیغه ہے الف بالتقائے ساکنین افتاد الف التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گیا۔ دَعَوْا اصل میں دَعَوُوْا بروزن نَصَرُوْا تھا۔ پھر واو متحرک ماقبل فتحہ کو الف سے بدلا تو دَعَاوْا ہوا۔ پھر الف التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گیا تو دَعَوْا ہوا۔

و در دَعَتْ و دَعَتَا اور دَعَتْ اور دَعَتَا میں جو واو گر گیا بسبب اتصال تائے تانیث تائے تانیث کے ملنے کی وجہ سے۔ و از دَعَوْنَ تا آخر جملہ صیغ بر اصل انداور دَعَوْنَ سے لے کر آخر تک سارے صیغیں جو ہیں وہ اپنے اصل پر ہیں۔ اُن میں کوئی اعلال نہیں ہوا۔ دَعَوْنَ بروزن نَصَرْنَ، دَعَوْتَ بروزن نَصَرْتَ الخ۔۔

دَعَتْ اصل میں دَعَوَتْ بروزن نَصَرَتْ تھا۔ واو متحرک ماقب فتحہ کو الف سے بدلا تو دَعَاتْ ہوا۔ پھر الف التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گیا تو دَعَتْ رہ گیا۔ دَعَتَا اصل میں دَعَوَتَا بروزن نَصَرَتَا تھا۔ پھر دَعَاتَا ہوا۔ یہاں الف اصلی ہے، اور تا کی اصلی حالت سکون والی ہے۔ تو دونوں کی اصلی حالت کا اعتبار کیا اور الف التقائے ساکنین کی وجہ سے گرا تو دَعَتَا ہوا۔ اور یہ دوسرا الف عارضی ہے، اور تا کی حرکت بھی عارضی ہے۔ تو عارضی الف کے لئے عارضی حرکت کا اعتبار کیا تو یہاں التقائے ساکنین نہیں آیا۔

اثبات فعل ماضی مجہول دُعِیَ دُعِیَا دُعُوْا دُعِیَتْ دُعِیَتَا دُعِیْنَ دُعِیْتَ دُعِیْتُمَا دُعِیْتُمْ دُعِیْتِ دُعِیْتُنَّ دُعِیْتُ دُعِیْنَا۔ در جمیع صیغ ایں بحث اس بحث کے تمام صیغوں میں واو بقاعدہ (11) یا شدہ واو جو ہے وہ گیارہوں ضابطے سے یا ہو گیا۔ دُعِیَ اصل میں دُعِوَ تھا۔ واو طرف میں واقع ہوا اور ماقبل کسرہ آیا تو واو کو یا سے تبدیل کیا تو دُعِیَ ہوا۔ الخ

و در دُعُوْا جمع مذکر غائب اور دُعُوْا جمع مذکر غائب کا صیغہ جو ہے۔ دُعُوْا اصل میں دُعِوُوْا بروزن نُصِرُوْا تھا۔ یا بقاعدہ (10دہُم) یا جو ہے وہ دسویں ضابطے سے بعد نقل حرکتش بما قبل اُسکی حرکت کو ماقبل کی طرف نقل کرنے کے بعد حذف شدہ حذف ہو گئی۔ دُعِوُوْا میں واو گیارہویں ضابطے سے یا سے بدلا تو دُعِیُوْا ہوا۔ پھر عین کا کسرہ گرا دیا اور یا کا ضمہ عین کو دیا تو دُعُیْوْا ہوا۔ اور پھر ماقبل کے ضمہ کی وجہ سے یا کو واو سے بدلا تو دُعُوْوْا ہوا۔ پھر التقائے ساکنین آیا دو واو کے درمیان۔ تو اول ساکن واو مدّہ کو گرایا۔ تو دُعُوْا ہوا۔

درس 34۔ اثبات فعل مضارع معروف۔ یَدْعُوْ یَدْعُوَانِ یدعون تدعو تدعوا یدعون تدعو تدعون تدعین تدعون اَدعو نَدعوا۔

صیغہائے تثنیہ مطلقًا تثنیہ کے سارے صیغیں چاہے غائب کے ہوں یا حاضر کے۔ و صیغہائے جمع مؤنثاور جمع مؤنث کے صیغیں بر اصل اند اپنے اصل پر ہیں۔ و در یَدْعُوْ و اَخَوَاتَش واو بقاعدہ (10) ساکن شدہ اور یَدْعُوْا جو ہیں اور اُس کے جو مشابہ صیغیں ہیں اُن میں واو دسویں ضابطے سے ساکن ہوا۔ اس سے مراد وہ پانچ صیغیں ہیں جن کے ساتھ ضمیر بارز جڑی ہوئی نہیں۔ یعنی یَدْعُوْ، تَدعُوْ، تَدْعُوْ، اَدْعُوْ اور نَدْعُوْ۔ ان سب صیغوں میں واو کو دسویں ضابطے سے ساکن کیا۔ و در ہر دو جمع مذکر اور دونوں جمع مذکر یعنی یَدْعُوْنَ اور تَدْعُوْنَ و تَدْعِیْنَ اور تَدْعِیْنَ(واحد مؤنث مخاطب کا صیغہ) بقاعدہ مذکور حذف شدہ اِن صیغوں میں بھی واو مذکورہ ضابطے سے حذف ہو گیا۔ و صورت جمع مذکر و مؤنث دریں بحث یکے ست اور جمع مذکر اور جمع مؤنث کی صورت اس بحث میں ایک جیسی ہے۔ یعنی جمع مذکر غائب کا صیغہ جمع مذکر حاضر کے صیغے جیسا ہے۔ اور جمع مؤنث غائب کا صیغہ جمع مؤنث حاضر کے صیغے جیسا ہے۔

فعل مضارع معروف کے تمام صیغوں کی اعلالات: [1]یَدْعُوْ اصل میں یَدْعُوُ بروزن یَنْصُرُ تھا۔ دسواں قانون یہ تھا کہ واو یا یا لام کی جگہ آ جائیں اور ماقبل ضمہ یا کسرہ ہو، تو اس واو یا یا کو ساکن کر دیں گے۔ تو یَدْعُوْ میں واو کو ساکن کیا تو یَدْعُوْ ہوا۔ [2]یَدْعُوَانِ بروزن یَنْصُرَانِ اپنے اصل پر ہے۔ [3]یَدْعُوْنَ(جمع مذکر غائب) اصل میں یَدْعُوُوْنَ

بروزن یَنْصُرُوْنَ تھا۔ دسویں قانون میں یہ بھی تھا کہ وہ واو جو کہ لام کی جگہ ہو اور اُس واو کے بعد ایک اور واؤ آ جائے، اور اُس واو سے پہلے ضمہ بھی ہو، تو ایسی صورت میں بھی اس واو کو ساکن کر دیتے ہیں تو یَدْعُوْوْنَ بن جاتا ہے۔ پھر اس واو کو التقائے ساکنین کی وجہ سے گرا دیتے ہیں۔ تو یَدْعُوْنَ رہ جاتا ہے۔

[4] تَدْعُوْ(واحد مؤنث غائب) اصل میں تَدْعُوُ بروزن تَنْصُرُ تھا۔ یہاں بھی واو لام کی جگہ ہے، اور ماقبل میں ضمہ ہے، تو دسویں قانون کے مطابق واو کو ساکن کیا اور تَدْعُوْ بن گیا۔ [5] تَدْعُوَانِ بروزن تَنْصُرَانِ اپنے اصل پر ہے۔

[6] یَدْعُوْنَ(جمع مؤنث غائب) بروزن یَنْصُرْنَ اپنے اصل پر ہے۔ جمع مذکر غائب اور جمع مؤنث غائب کے صیغیں ایک جیسے ہیں۔ لیکن دونوں کے اصل مختلف ہیں۔

[7] تَدْعُوْ(واحد مذکر مخاطب) اصل میں تَدْعُوُ بروزن تَنْصُرُ تھا۔ یہاں بھی واو لام کی جگہ ہے، اور ماقبل میں ضمہ ہے، تو دسویں قانون کے مطابق واو کو ساکن کیا اور تَدْعُوْ بن گیا۔ [8] تَدْعُوَانِ بروزن تَنْصُرَانِ اپنے اصل پر ہے۔ [9] تَدْعُوْنَ(جمع مذکر خاطب) اصل میں تَدْعُوُوْنَ بروزن تَنْصُرُوْنَ تھا۔ پھر واو کو ساکن کیا دسویں قانون کے مطابق، اور واو کو التقائے ساکنین کی وجہ سے گرایا تو تَدْعُوْنَ بن گیا۔

[10] تَدْعِیْنَ(واحد مؤنث حاضر) اصل میں تَدْعُوِیْنَ بروزن تَنْصُرِیْنَ تھا۔ دسویں قانون کا تیسرا حصہ یہ تھا، کہ واو اگر لام کی جگہ آئے، اور اُس سے ماقبل ضمہ ہو، لیکن ما بعد میں یا ہو، تو اس صورت میں، ماقبل کی حرکت حذف کرتے ہوئے واو کی حرکت ماقبل کو دے کر واو کو ماقبل کے کسرے کی وجہ سے یا سے بدل دیتے ہیں۔ اور پھر پہلی یا کو التقائے ساکنین کی وجہ سے گراتے ہیں۔ تو تَدْعُوِیْنَ سے تَدْعِیْیْنَ ہوا۔ پھر تَدْعِیْنَ ہوا۔ [11] تَدْعُوَانِ بروزن تَنْصُرَانِ اپنے اصل پر ہے۔ [12] تَدْعُوْنَ (جمع مؤنث حاضر) بروزن تَنْصُرْنَ اپنے اصل پر ہے۔

[13] اَدْعُوْ اصل میں اَدْعُوُ بروزن اَنْصُرُ تھا۔ دسویں ضابطے سے واو ساکن ہوا تو اَدْعُوْ بنا۔ [14] نَدْعُوْ اصل میں نَدْعُوُ بروزن نَنْصُرُ تھا۔ واو دسویں ضابطہ سے ساکن ہوا۔

اثبات فعل مضارع مجھول: یُدْعیٰ یُدعَیانِ یُدعَونَ تُدعیٰ تُدعَیانِ یُدْعَینَ تُدْعَوْنَ تُدعَیْنَ تُدْعَیْنَ اُدْعیٰ نُدْعیٰ۔

فعل مضارع مجھول کے صیغوں کی اعلالات: اس گردان کے تمام صیغوں میں بیسویں ضابطے سے واو یا ہو جاتا ہے۔ اور پھر ساتویں ضابطہ سے یا الف ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ ساتواں ضابطہ تثنیہ کے تمام صیغوں اور جمع مؤنث کے صیغوں میں نہیں لگتا۔ ہر ایک صیغے کی تفصیل نیچے درج ہے۔

[1] یُدْعیٰ اصل میں یُدْعَوُ تھا۔ قاعدہ نمبر (20) کے مطابق واو اگر چوتھی جگہ یا اس سے آگے آئے، اور ماقبل اسکا ضمہ یا واو ساکن نہ ہو تو اس واو کو یا سے بدلتے ہیں۔ تو یُدْعَوُ سے یُدْعَیُ ہوا۔ پھر یا متحرک ماقبل فتحہ کو الف سے بدلا تو یُدْعیٰ ہوا۔ [2] یُدْعَیَانِ اصل میں یُدْعَوَانِ بروزن یُنْصَرَانِ تھا۔ تو بیسیوں ضابطہ سے واو کو یا کیا تو یُدْعَیَانِ ہوا۔ یہاں یا متحرک ماقبل فتحہ کو الف سے نہیں بدل سکتے کیونکہ اس یا کے بعد الف تثنیہ ہے۔ [3] یُدْعَوْنَ اصل میں یُدْعَوُوْنَ بروزن یُنْصَرُوْنَ تھا۔پھر بیسویں ضابطہ سے واو کو یا کیا، تو یُدْعَیُوْنَ ہوا۔ اور پھر ساتویں ضابطہ(قال اور باع والا ضابطہ) سے یا کو الف کیا، تو یُدْعَاوْنَ ہوا۔ اور پھر الف التقائے ساکنین کی وجہ سے گرا تو یُدْعَوْنَ ہوا۔

[4] تُدْعیٰ(واحد مؤنث غائب) اصل میں تُدْعَوُ بروزن تُنْصَرُ تھا۔ بیسویں قاعدہ سے تُدْعَیُ ہوا۔ اور پھر ساتویں قاعدہ سے تُدْعیٰ ہوا۔ [5] تُدْعَیَانِ اصل میں تُدْعَوَانِ بروزن تُنْصَرَانِ تھا۔ بیسویں ضابطہ سے واو کی یا کیا اور تُدْعَیَانِ ہوا۔ یہاں بھی یائے متحرکہ ماقبل فتحہ کو الف سے نہیں بدل سکتے کیونکہ آگے الف تثنیہ آ رہا ہے۔ [6] یُدْعَیْنَ اصل میں یُدْعَوْنَ بروزن یُنْصَرْنَ تھا۔ واو بیسویں قاعدے سے یا ہوا۔

[7]تُدْعٰی(واحد مذکر مخاطب) اصل میں تُدْعَوُ بروزن تُنْصَرُ تھا۔ بیسویں قاعدہ سے تُدْعَیُ ہوا۔ اور پھر ساتویں قاعدہ سے تُدْعٰی ہوا۔ [8]تُدْعَیَانِ(تثنیه مذکر مخاطب) اصل میں تُدْعَوَانِ بروزن تُنْصَرَانِ تھا۔ بیسویں ضابطہ سے واو کی یا کیا اور تُدْعَیَانِ ہوا۔ یہاں بھی یائے متحرکہ ماقبل فتحہ کو الف سے نہیں بدل سکتے کیونکہ آگے الف تثنیہ آ رہا ہے۔

[9]تُدْعَوْنَ (جمع مذکر حاضر) اصل میں تُدْعَوُوْنَ تھا۔ بیسویں ضابطہ سے تُدْعَیُوْنَ ہوا۔ ساتویں ضابطہ سے تُدْعَاوْنَ ہوا۔ اور پھر الف التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گیا تو تُدْعَوْنَ ہوا۔

[10]تُدْعَیْنَ(واحد مؤنث مخاطب) اصل میں تُدْعَوِیْنَ بروزن تُنْصَرِیْنَ تھا۔ بیسویں قاعدہ سے واو کو یا سے بدلا تو تُدْعَیِیْنَ ہوا۔ پھر یا متحرک ماقبل فتحہ کو الف سے بدلا تو تُدْعَایْنَ ہوا۔ پھر الف کو التقائے ساکنین کی وجہ سے گرایا تو تُدْعَیْنَ ہوا۔ [11]تُدْعَیَانِ(تثنیه مؤنث مخاطب) اصل میں تُدْعَوَانِ تھا۔ بیسویں ظابطہ سے واو یا ہوا، تو تُدْعَیَانِ بنا۔ یہاں بھی یائے متحرکہ ماقبل فتحہ کو الف سے نہیں بدل سکتے کیونکہ آگے الف تثنیہ آ رہا ہے۔ [12]تُدْعَیْنَ(جمع مؤنث مخاطب) اصل میں تُدْعَوْنَ بروزن تُنْصَرْنَ تھا۔ واو کو بیسویں ضابطہ سے یا کیا تو تُدْعَیْنَ ہوا۔

[13]اُدْعٰی(واحد متکلم مشترک) اصل میں اُدْعَوُ بروزن اُنْصَرُ تھا۔ واو بیسویں ضابطہ سے یا ہو تو اُدْعَیُ بنا۔ پھر یا متحرک ماقبل فتحہ کو الف سے بدلا تو اُدْعٰی ہوا۔ [14] نُدْعٰی(تثنیه و جمع متکلم مشترک) اصل میں نُدْعَوُ بروزن نُنْصَرُ تھا۔ واو بیسویں ضابطہ سے یا ہوا تو نُدْعَیُ بنا۔ پھر یا متحرک ماقبل فتحہ کو الف سے بدلا تو نُدْعٰی ہوا۔

در جمیع ایں صیغها واو بقاعدہ (20 بیسْتُمْ) یا شُدہ واو بیسویں ضابطہ سے یا ہوگیا۔ بعد ازاں بقاعدہ (7ہفتم) الف شُدہ اُسکے بعد وہ یا ساتویں ضابطہ سے الف ہو گئی۔ در غیر تثنیه و غیر جمع مؤنث علاوہ تثنیه کے اور علاوہ جمع مؤنث کے۔ اُن میں یا الف سے نہیں بدلی۔ اور باقی تمام صیغوں میں یا الف سے بدلی۔ و آں الف در یُدْعَوْنَ و تُدْعَوْنَ و تُدْعَیْنَ واحد مؤنث حاضر بالتقائے ساکنین حذف شدہ اور وہ الف یُدْعَوْن(جمع مذکر غائب) اور تُدْعَوْنَ(جمع مذکر مخاطب) اور تُدْعَیْنَ(واحد مؤنث مخاطب) میں التقائے ساکنین کی وجہ سے گرا۔

و صورت واحد مؤنث حاضر و جمع مؤنث حاضر متحد شدہ اور واحد مؤنث حاضر(تُدْعَیْنَ) اور جمع مؤنث حاضر(تُدْعَیْنَ) کی صورت ایک جیسے ہو گئی۔ تُدْعَیْنَ اور دونوں کی صورت تُدْعَیْنَ ہو گئی۔ لیکن واحد دراصل تُدْعَوِیْنَ بُود لیکن واحد مؤنث حاضر اصل میں تُدْعَوِیْنَ تھا۔ واو بقاعدہ (بیستُم20) یا شدہ واو بیسویں ضابطہ سے یا ہو گئی۔ بعد ازاں یا بقاعدہ (ہفتُم7) الف شدہ اسکے بعد ساتویں ضابطہ سے یا الف ہو گئی بالتقائے ساکنین افتادہ اور پھر التقائے ساکنین کی وجہ سے وہ الف گر گیا۔ و جمع مؤنث حاضر دراصل تُدْعَوْنَ بُود اور جمع مؤنث حاضر اصل میں تُدْعَوْنَ تھا۔ واو یا شد و بس واو یا ہوا اور بس۔ یعنی اور کوئی اعلال نہیں ہوا۔

نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف۔ لن یُّدْعٰوَ لن یُّدْعَوَا لَنْ یُّدْعَوْا لَنْ تُدْعٰوَ لَنْ تُدْعَوَا لَنْ یُّدْعَوْنَ لَنْ تُدْعَوْا لَنْ تُدْعَیْ لَنْ تُدْعَوْنَ لَنْ اُدْعٰوَ لَنْ نُّدْعٰوَ۔ دریں صیغ عمل لن ان صیغوں میں لَنْ ناصبه کا عمل نَہَجِیْکه اُسی طریقے پر در صحیح جاری میشود جو صحیح میں جاری ہوتا ہے جاری شُدہ اِن صیغوں میں بھی اُسی طرح جاری ہوا۔ تَغَیُّرے کوئی تبدیلی جز آنکه در مضارع شدہ بُود علاوہ اُسکے جو مضارع میں ہوئی تھی بظہور نیامدہ وہ ظاہر نہیں ہوئی۔

نفی تاکید بلن در فعل مستقبل مجهول لَنْ يُدْعٰى لَنْ يُدْعَيَا لَنْ يُدْعَوْا لَنْ تُدْعٰى لَنْ تُدْعَيَا لَنْ يُدْعَيْنَ

لَنْ تُدْعَوْا لَنْ تُدْعَيْ لَنْ تُدْعَيْنَ لَنْ اُدْعٰى لَنْ نُدْعٰى

در يُدْعٰى و اَخَوَاتِ اُو يُدْعٰى اور جو اُس کے مُشابہ صیغیں ہیں۔ ان سے مراد وہ پانچ صیغیں ہیں۔ یُدْعیٰ، تُدْعیٰ، تُدْعیٰ، اُدْعیٰ اور نُدْعیٰ۔ ان کے آخر میں الف آ رہا ہے۔ اور الف کسی حرکت کو قبول نہیں کرتا۔ اس لئے ناصبہ کا عمل ان پانچ صیغوں پر ظاہر نہیں ہوتا۔ بسبب بُودَنِ الف الف کے ہونے کی وجہ سے نصب لن ظاہر نشده لن ناصبہ کا نصب ظاہر نہیں ہوا۔ و در باقی صیغ ہمچو صحیح عمل لن جاری شده باقی صیغوں میں صحیح کی طرح لن ناصبہ کا عمل جاری ہوا۔ تغیرے جدید رُو نَنَمُودَه کسی نئی تبدیلی نے چہرن نہیں دکھایا۔ یعنی کوئی نئی تبدیلی سامنے نہیں آئی۔ رُوْ: چہرہ، نمودن: دکھانا

نفی جحد بلم در فعل مستقبل معروف

لَمْ يَدْعُ لَمْ يَدْعُوَا لَمْ يَدْعُوْا لَمْ تَدْعُ لَمْ تَدْعُوَا لَمْ يَدْعُوْنَ لَمْ تَدْعُوْا لَمْ تَدْعِيْ لَمْ تَدْعُوْا لَمْ تَدْعُوْنَ لَمْ اَدْعُ لَمْ نَدْعُ

در مواقع جزم واو ساقط شده جزم کی جگہوں میں واو ساقط ہو گیا۔ان سے مراد وہ پانچ صیغیں ہیں۔ یَدْعُوْ پر لم کے داخل ہونے سے واو گر گیا، تو لَمْ یُدْعُ ہوا۔ اور اسی طرح لَمْ تَدْعُ، لَمْ تَدْعُ، لم ادعُ اور لم ندعُ ہوا۔ و در دیگر صیغ اور دوسرے صیغوں میں مثل صحیح صحیح کی طرح عملِ لم ظاهر شده لم کا عمل ظاہر ہوا۔ تثنیہ کے چار صیغوں میں، واحد مؤنث مخاطبہ میں اور جمع مذکر کے دو صیغوں میں لم نون اعرابی کو گرا دیتا ہے۔ جبکہ جمع مؤنث کے دونوں صیغوں میں لم کوئی عمل نہیں کرتا۔ تغیرے نیَفزُودَه۔ کوئی اور تبدیلی کا اضافہ نہیں ہوا۔

نفی جحد بلم در فعل مستقبل **مجهول**

لَمْ يُدْعَ لَمْ يُدْعَيَا لَمْ يُدْعَوْا لَمْ تُدْعَ لَمْ تُدْعَيَا لَمْ يُدْعَيْنَ لَمْ تُدْعَوْا لَمْ تُدْعَيْ لَمْ تُدْعَيْنَ لَمْ اُدْعَ لَمْ نُدْعَ

در مواقع جزم الف حذف شده و بس۔ یہاں بھی جزم کے مواقع میں الف حذف ہوا ہے اور باقی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ یعنی وہی تبدیلیاں ہیں جو صحیح کے اندر ہوئی تھی۔ یعنی سات صیغوں سے نون اعرابی گر جائے گا۔ اور دو صیغوں میں لم کوئی عمل نہیں کرتا۔

بحث لام تاکید بانون ثقیلہ در فعل مستقبل معروف لَيَدْعُوَنَّ

لَيَدْعُوَانِّ لَيَدْعُنَّ لَتَدْعُوَنَّ لَتَدْعُوَانِّ لَيَدْعُوْنَانِّ لَتَدْعُنَّ لَتَدْعِنَّ لَتَدْعُوْنَانِّ لَاَدْعُوَنَّ لَنَدْعُوَنَّ

در صیغ مضارع مضارع کے صیغوں میں نہجیکه در صحیح اُسی طریقے پر کہ جس طرح صحیح میں از نون ثقیله تغیرات میشود نون ثقیلہ کی وجہ سے جو تغیرات ہوتے ہیں ہمون طور اینجا شده و بس اُسی طریقے پر یہاں بھی ہوئے اور بس۔ یعنی یَدْعُوْ پر جب لام تاکید اور نون ثقیلہ داخل ہوا، تو واو پر فتحہ آیا اور آخر میں نون ثقیلہ مل کیا۔ جیسا کہ لَيَدْعُوَنَّ الخ ہوا۔

مجہول لَيُدْعَيَنَّ لَيُدْعَيَانِّ لَيُدْعَوُنَّ لَتُدْعَيَنَّ	لَتُدْعَيَانِّ لَيُدْعَيْنَانِّ لَتُدْعَوُنَّ لَتُدْعَيِنَّ لَتُدْعَيَانِّ لَتُدْعَيْنَانِّ لَاُدْعَيَنَّ لَنُدْعَيَنَّ

لَیُدْعَیَنَّ دراصل یُدْعیٰ بُود لَیُدْعَیَنَّ اصل میں یُدْعیٰ تھا۔ چوں لام تاکید در اول و نون ثقیله در آخر آوُردَند جب لام تاکید اوّل میں نون ثقیلہ آخر میں لے آئیں نون ثقیله فتحۂ ما قبلِ خود خواست تو نون ثقیلہ نے اپنے سے ماقبل کا فتحہ چاہا الف قابل حرکت نَبُود الف حرکت کے قابل نہ تھا۔ لہٰذا یا را که اصل الف بُود لہٰذا یا کو جو کہ الف کی اصل تھی واپس آوردند اُس یا کو واپس لے آئے۔ و فتحه دادند اور اُس یا کو فتحہ دے دیا لَیُدْعَیَنَّ شُد تو لَیُدْعَیَنَّ ہو گیا۔ و قِس علیه لَتُدْعَیَنَّ لَأُدْعَیَنَّ لَنُدْعَیَنَّ اور اسی پر قیاس کرلیجئے لَتُدْعَیَنَّ لَأُدْعَیَنَّ لَنُدْعَیَنَّ کو۔ یعنی وہی پانچ صیغیں جن کے آخر میں الف ہیں۔ اُن میں سے باقی چار صیغوں میں بھی یُدْعیٰ کی طرح عمل کرلیجئے۔ اور وہ پانچ صیغیں یُدْعیٰ، تُدْعیٰ، تُدْعیٰ، اُدْعیٰ اور نُدْعیٰ ہیں۔ نوٹ: لَیُدْعَیَنَّ میں یا متحرک ماقبل فتحہ ہے۔ لیکن اس یا کو الف سے نہیں بدل سکتے کیونکہ یا کے بعد نون ثقیلہ موجود ہے۔ اور شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی تھا کہ اگر یائے مفتوحہ ماقبل فتحہ اور ما بعد میں نون ثقیلہ ہو تو اسکو الف سے نہیں بدل سکتے۔

سوال: در لَنْ یُّدْعیٰ لَنْ یُّدْعیٰ کے اندر چرا کیوں بسبب نصب نسب کی وجہ سے یا را واپس نَیَاوَرْدَنْد یا کو واپس نہیں لایا گیا۔ کیونکہ لن ناصبہ نصب کا تقاضا کر رہا ہے، تو الف کو بدل کر واپس یا کو کیوں نہیں لاتے۔ کیونکہ الف پر حرکت ظاہر نہیں ہوتا، اور یا پر نصب ظاہر ہو جائے گا۔ که بَراں فتحه ظاهر می شُد که اُس پر فتحہ ظاہر ہو جاتا۔ جواب: اگر یا را باز می آوردند اگر یا کو پھر لے آتے، باز: پھر باز الف میشُد تو پھر وہ یا الف ہو جاتی چه علت اعلال که تحرک یا وانفتاح ما قبل ست موجود ست اس لئے کہ اعلال کی جو علّت ہے، کہ وہ یا کا متحرک ہونا، اور ماقبل کا مفتوح ہونا، موجود ہے۔ یعنی اگر یُدْعیٰ میں لن کی وجہ سے الف کو یا بھی کریں تو لَنْ یُّدْعَیَ بن جائے گا۔ اور پھر لَنْ یُّدْعیٰ بن جائے گا۔ تو الف کو یا سے بدلنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ و در لَیُدْعَیَنَّ و دراخواتش اور لَیُدْعَیَنَّ اور اُس کے جو مشابہ کلمات ہیں علت اعلال موجود نیست اُن میں علّت اعلال موجود نہیں زیرا که اتصال نون ثقیله از موانع اجرائے قاعده(7 ہفتم) ست اس لئے کہ نون ثقیلہ کا اتصال یہ ساتویں قاعدہ کے اجرا کے موانع میں سے ہے۔

لَیُدْعَوُنَّ دراصل یُدْعَوْنَ بُود لَیُدْعَوُنَّ اصل میں یُدْعَوْنَ تھا۔ بعد آوردن لام تاکید در اول شروع میں لام تاکید لانے کے بعد و نون ثقیله در آخر اور آخر میں نون ثقیلہ لانے کے بعد و حذف نون اعرابی اور نون اعرابی کو حذف کرنے کے بعد۔ تو صیغہ لَیُدْعَوْنَّ بن گیا۔ اجتماع ساکنین شُد اجتماع ساکنین ہوا میان واو و نون ثقیله واو اور نون کے درمیان۔ واو غیر مده بُود اور یہ واو غیر مدّہ ہے۔ یعنی اجتماع ساکنین میں واو مدّہ یا الف مدّہ یا یائے مدّہ کو گرا دیتے ہیں۔ اور جب یہ نہ ہو تو پھر "الساکن اذا حرک حرک بالکسر" کے ضابطہ سے کسرہ دے دیتے ہیں۔ لیکن یہاں چونکہ واو ہے تو واو کو پھر ضمہ دے دیتے ہیں۔ آن را ضمه دادند تو اُس واو کو ضمہ دے دیا۔ و ہمچنین در لَتُدْعَوُنَّاور اسی طرح لَتُدْعَوُنَّ بھی ہے۔ اور یہ اصل میں تُدْعَوْنَ تھا۔ و در لَتُدْعَیِنَّ یا را کسره دادند اور اسی طرح لَتُدْعَیِنَّ میں یا کو کسرہ دیا۔ یہ اصل میں تُدْعَیْنَ تھا۔ پھر لَتُدْعَیْنَّ ہوا۔ پھر لَتُدْعَیِنَّ ہوا۔

فائده: حین اجتماع ساکنین اجتماع ساکنین کے وقت اگر اوّل مدّه باشد اگر پہلا ساکن مدّہ ہو آنرا حذف می کنند اُس کو حذف کرلیتے ہیں۔ و اگر غیر مده باشد اور اگر پہلا ساکن غیر مدّہ ہو واو را ضمه می دہند و یا را کسره تو واو کو ضمہ دے دیتے ہیں اور یا کو کسرہ۔ مده حرف علت ساکنین را گویند مدّہ حرف علّت

ساکن کو کہتے ہیں۔ که حرکت ما قبل آں موافق باشد که اُسکے ماقبل کی حرکت اُس کے موافق ہو۔ یعنی واو سے پہلے ضمه ہو، اور یا سے پہلے کسرہ ہو۔ و غیر مده آنکه چُنیں نبا شد اور غیر مدّہ ہو ہے جو ایسا نه ہو۔

لام تاکید بانون خفیفه در فعل مستقبل معروف

لَيَدْعُوَنْ لَيَدْعُنْ لَتَدْعُوَنْ لَتَدْعُنْ لَتَدْعِنْ لَأَدْعُوَنْ لَنَدْعُوَنْ

نون خفیفه کے آٹھ صیغیں آتے ہیں۔مصنفؒ نے سات ذکر کئے ہیں۔ کیونکه لَتَدْعُوَنْ دو مرتبه آتا ہے۔ اور مصنفؒ نے ایک مرتبه ذکر فرمایا۔چار تثنیه اور دو جمع مؤنث والے صیغیں اس گردان میں نہیں ہے۔

مضارع معروف کے صیغوں کے ساتھ لام تاکید اور نون خفیه: لَيَدْعُوَنْ(واحد مذکر غائب) یه یَدْعُوْ سے بنا ہے۔ ابتدا میں لام تاکید اور آخر میں تون خفیه ملائیں۔ نون خفیه اپنے سے ماقبل فتحه چاہتا ہے۔ تو یَدْعُوْ سے لَيَدْعُوَنْ ہوا۔ اسی طرح لَتَدْعُوَنْ(واحد مؤنث غائب)، لَتَدْعُوَنْ(واحد مذکر مخاطب) لَأَدْعُوَنْ(واحد متکلم مشترک) اور لَنَدْعُوَنْ(جمع متکلم مشترک) بھی ہیں۔

تثنیه کا صیغه یَدْعُوَانِ کے ساتھ جب لام تاکید شروع میں ملایا جائے اور آخر میں نونِ خفیفه ملایا جائے، پھر نون اعرابی گرانے کے بعد صیغه لَيَدْعُوَانْ بن جاتا ہے۔ تو اس میں التقائے ساکنین آتا ہے الف اور نون ساکن کے درمیان۔ جب الف گرائیں گے تو لَيَدْعُوَنْ بن جائے گا۔ اور اس صورت میں تثنیه کے صیغے کا التباس آئے گا مفرد کے ساتھ۔ لہٰذا تثنیه کا صیغه اس گردان میں نہیں آئے گا۔ اور اسی طرح باقی تثنیه کے صیغوں(تَدْعُوَانِ تثنیه مؤنث غائب، تثنیه مذکر مخاطب اور تثنیه مؤنث مخاطب) میں بھی ہوگا۔

یَدْعُوْنَ(جمع مذکر غائب) کے آخر میں نون اعرابی گرا دے، اور ابتدا میں لام تاکید اور آخر میں نون خفیفه جوڑ دے تو لَيَدْعُوْنْ بن جائے گا۔ پھر التقائے ساکنین سے واو گرائیں گے تو لَيَدْعُنْ بن جائے گا۔اور یه عین کا ضمه واو کے حذف پر دلالت کرتا ہے۔ اسی طرح تَدْعُوْنَ جمع مذکر مخاطب کے صیغیں میں بھی ہے۔

یَدْعُوْنَ (جمع مؤنث غائب) کے آخر میں یه نون علامت ہے جمع مؤنث غائب کی۔ لہٰذا اس نون کو حذف نہیں کر سکتے۔ پھر جب شروع میں لام تاکید لائے، اور آخر میں نون خفیفه ملائے۔ تو پھر نون علامت جمع مؤنث اور نون خفیه کے درمیان ایک الف بڑھائیں گے۔ تو صیغه لَيَدْعُوْنَانْ بن جائے گا۔ پھر التقائے ساکنین کے لازم ہونے کی وجه سے یه صیغه گردان میں شامل نہیں کر سکتے۔ اور اسی طرح جمع مؤنث مخاطب کا صیغه تَدْعُوْنَ کے ساتھ بھی نون خفیفه نہیں جوڑ سکتے۔

تَدْعِيْنَ (واحد مؤنث مخاطبه) میں نون اعرابی گرا دو۔ شروع میں لام تاکید اور آخر میں نون خفیفه ملاؤ تو لَتَدْعِيْنْ بر جائے گا۔ پھر یا التقائے ساکنین کی وجه سے گراؤ تو لَتَدْعِنْ بن جائے گا۔

مجهول

لَيُدْعَيَنْ لَيُدْعَوُنْ لَتُدْعَيَنْ لَتُدْعَوُنْ لَتُدْعَيِنْ لَأُدْعَيَنْ لَنُدْعَيَنْ

اُسی طریقه سے وہ الف یا بن جائے گا واپس۔ مثلاً۔ یُدْعٰی کے شروع میں جب لام تاکید لائے اور آخر میں نون خفیفه ملائے۔ چونکه نون خفیفه اپنے سے ماقبل فتحه چاہتا ہے، اور الف پر کوئی حرکت آتا نہیں، لہٰذا وہ الف یا سے بدل جائے گا۔ تو لَيُدْعَيَنْ الخ بن جائے گا۔

امر حاضر معروف اُدْعُ اُدْعُوَا اُدْعُوْا اُدْعِيْ اُدْعُوْنَ ، واو در اُدعُ واو اُدْعُ میں بسبب سکون وقفی سُکُون وقفی کی وجه سے، یعنی وقف والے سکون کی وجه سے۔ جزم کے مواقع پر تو کوئی نه کوئی عامل ہوتا ہے تو وہاں سکون جزم کہیں گے۔ جبکه امر میں تو کوئی عامل نہیں ہوتا لہٰذا یہاں پر سکون وقف کہیں گے۔ جیسا که لَا تضرِبْ، لم تصربْ، اِنْ تضربْ کے آخر میں سکون لائے نہی، لم اور اِن کی وجه سے آیا۔ جبکه اِضْرِبْ کے آخر میں سکون، سکون وقفی ہونے کی وجه سے آیا۔ حذف شده واو حذف ہو گیا۔ اُدْعُ اصل میں تُدْعُوْ تھا۔ ابتدا سے علامت مضارع تا گرائی، اور ہمزہ وصل مضموم لایا، اور آخر سے واو حرف علّت گرایا تو اُدْعُ ہوا۔ و دیگر صیغ از مضارع اور دوسرے صیغیں مضارع سے ہمبران نمط اُسی طریقے پر ساخته شُده آنْد بنائے گئے ہیں۔ که در صحیح ساخته بُودند که جس طرح صحیح میں بنائے گئے تھے۔

امر غائب و متکلم معروف لِيَدْعُ لِيَدْعُوَا لِيَدْعُوْا لِتَدْعُ لِتَدْعُوَا لِيَدْعُوْنَ لِاَدْعُ لِنَدْعُ ،

امر مجهول لِيُدْعَ لِيُدْعَيَا تا آخر مانند لَمْ يُدْعَ لَمْ يُدْعَيَا تا آخر

لام امر بھی لم کی طرح عمل کرتا ہے۔ جس طرح لَمْ يُدْعَ اصل میں يُدْعٰی تھا۔ لم نے آخر سے الف گرایا تو لَمْ يُدْعَ ہوا۔ اسی طرح لِيُدْعَ بھی اصل میں يُدْعٰی تھا۔ لام امر نے آخر سے حرف علّت گرا تو لِيُدْعَ رہ گیا۔ لام امر بھی لم کی طرح تثنیه اور جمع کے صیغوں سے نون اعرابی گرا دیتے ہیں۔ مثلاً يُدْعَيَانِ سے لِيُدْعَيَا، يُدْعَوْنَ سے لِيُدْعَوْ الخ۔

امر حاضر معروف بانون ثقیله اُدْعُوَنَّ اُدْعُوَانِّ اُدْعُنَّ اُدْعِنَّ اُدْعُوْنَانِّ

بعد آوردن نون ثقیله در اُدْعُ نون ثقیله لانے کے بعد اُدْعُ میں واوِ محذوف را که بسبب وقف حذف شده بُود واو محذوف کو جو که وقف کی وجه سے حذف ہوا تھا۔ و حالًا وقف نمانده اور اس وقت وقف نہیں ہے۔ یعنی نون ثقیله کے آنے کے بعد وقف باقی نہیں رہا، نیز نون ثقیله اپنے سے ماقبل فتحه چاہتا ہے، تو اُس واو محذوف کو لائیں گے اور اسے فتحه بھی دیں گے۔ باز آوردند و فتحه دادنداُس واو محذوف کو پھر لایا اور فتحه دیا۔ و در دیگر صیغ حسب معمول تغیرات کردنداور باقی صیغوں میں معمول کے مطابق تبدیلیاں کر دی۔ یعنی جیسے تبدیلیاں صحیح کے اندر ہوئی تھی ویسے ساری تبدیلیاں یہاں بھی ہیں۔

امر غائب و متکلم معروف بانون ثقیله	لِيَدْعُوَنَّ لِيَدْعُوَانِّ لِيَدْعُنَّ لِتَدْعُوَنَّ لِتَدْعُوَانِّ لِيَدْعُوْنَانِّ	لِاَدْعُوَنَّ لِنَدْعُوَنَّ

در لِيَدْعُوَنَّ و اخواتش لِيَدْعُوَنَّ اور جو اُس کے مشابه صیغیں ہیں واو که بسبب جزم افتاده بُود وہ واو جو که جزم کی وجه سے گر گیا تھا۔ باز آمده پھر آگیا۔ مفتوح شده اور مفتوح ہوا۔ کیونکه نون ثقیله اپنے سے ماقبل فتحه چاہتا ہے۔ لِيَدْعُ اصل میں يَدْعُوْ تھا۔ لِيَدْعُ کے ساتھ جب نون ثقیله مل گیا تو واو محذوفه واپس آیا اور مفتوح بھی ہوا اور صیغه لِيَدْعُوَنَّ بن گیا۔ دیگر همه حسب معمول ستاور باقی تبدیلیاں اُسی طریقے سے ہیں جیسا که صحیح میں ہوئے تھے۔

امر مجهول بانون ثقیله لِيُدْعَيَنَّ تا آخر۔ بصورت مضارع مجهول بانون ثقیله است یه بھی مضارع مجهول بانون ثقیله کی طرح ہے۔ مضارع کے شروع میں جو لام آتا ہے، وہ لام تاکید ہوتا ہے اور اُس پر ہمیشه فتحه ہوتا

ہے۔ تو مضارع مجہول میں لَيُدْعَيَنَّ پڑھیں گے۔ اور لام امر ہمیشہ مکسور ہوتا ہے، تو یہ لِيُدْعَيَنَّ پڑھیں گے۔ سوائے اینکه لام این مکسورست علاوہ اسکے کہ اِنکا لام مکسور ہے، و لام مضارع مفتوح اور مضارع کا لام مفتوح ہے۔ در لِيُدْعَيَنَّ و اخواتِ اُو لَيُدْعَيَنَّ اور اُسکے جو مشابہ صیغیں ہیں اُن میں بسبب انعدام جزم جزم کے نہ ہونے کی وجہ سے یا را یا کو که اصل الف مخذوف بُود جو کہ الف محذوف کی اصل تھی باز آوُرْدَند پھر لے آئے۔ چرا که الف قابل فتحه اس لئے کہ الف فتحہ کے قابل که نون ثقیله آنرا می خواہد کہ نون ثقیلہ اُس کو یعنی فتحہ کو چاہتا ہے نَبُود نہ تھا۔ یعنی الف کوئی حرکت قبول نہیں کرتا۔ اور نون ثقیلہ اپنے سے ماقبل فتحہ چاہتا ہے۔ اس لئے یا کو دوبارہ لایا اور فتحہ بھی دیا گیا۔ صرف صغیر میں آتا ہے۔ "اُدْعَ، لِتُدْعَ، لِيَدْعَ، لِيُدْعُ، لِيُدْعَ"۔ لِيُدْعَ جو کہ اصل میں يُدْعىٰ تھا۔ لام امر کے ملنے سے الف گر گیا اور لِيُدْعَ ہوا۔ یہ گرنے والا الف اصل میں یا تھی۔ جب لِيُدْعَ کے ساتھ نون ثقیلہ ملایا تو وہی یا فتحہ کی شکل میں واپس آئی اور لِيُدْعَيَنَّ ہوا۔ نون خفیفه جمیع صیغ امر نون خفیفہ امر کے تمام صیغوں کا بَقیاس نون ثقیله نون ثقیلہ کے قیاس پر میتوان دریافت اُن کو معلوم کیا جا سکتا ہے۔ دریافت: معلوم کرنا۔

نہی معروف لَا يَدْعُ لَا يَدْعُوَا لَا يَدْعُوْا لَا تَدْعُ لَا تَدْعُوَا | لَا يَدْعُوْنَ لَا تَدْعُوْا لَا تَدْعِيْ لَا تَدْعُوْنَ لَا اَدْعُ لَا نَدْعُ بوضع لم يَدْعُ تا آخر

یہ بھی لَمْ يَدْعُ کی گردان کی طرح ہے۔ جس طرح لم پانچ صیغوں میں جزم دیتا ہے یا حرف علّت گرا دیتا ہے، اور سات صیغوں سے نون اعرابی گرا دیتا ہے، اور دو صیغوں میں کچھ نہیں کرتا۔ اسی طرح لائے نہی بھی پانچ صیغوں کے آخر میں جزم دیتا ہے یا حرف علّت گرا دیتا ہے، اور سات صیغوں سے نون اعرابی کو گرا دیتے ہیں۔ اور دو صیغیں جو مبنی ہیں اُن میں لائے نہی کچھ عمل نہیں کرتا۔

نہی مجہول بقیاس لم يُدْعَ مجہول تا آخر۔ نہی مجہول لَمْ يُدْعَ کے قیاس پر آخر تک ہے۔ یعنی لَا يُدْعَ الخ

نہی معروف بانون ثقیله لَا يَدْعُوَنَّ لَا يَدْعُوَانِّ تا آخر۔(نہی) مجہول(با نون ثقیله) لَا يُدْعَيَنَّ لَا يُدْعَيَانِّ تا آخر۔ بقیاس امر بانون ثقیله۔ انکی گردان بھی امر بانون ثقیلہ کی گردان کیطرح ہے۔

نون خفیفه را ہمبرین قیاس می باید بر آورد۔ نون خفیفہ کو بھی انہی قیاس کے مطابق نکال لینا چاہیے۔

بحث اسم فاعل: داعٍ دَاعِيَانِ دَاعُوْنَ دَاعِيَةٌ دَاعِيَتَانِ دَاعِيَاتٌ۔ دریں ہمہ صیغ واو بقاعدہ (11) یا شُد ان تمام صیغوں میں واو گیارہویں ضابطہ سے یا ہو گیا۔ یعنی دُعِيَ والا قانون۔ دُعِيَ اصل میں دُعِوَ تھا۔ واو طرف میں تھا اور ماقبل کسرہ تھا، تو یا سے تبدیل کیا اور دُعِيَ ہوا۔ و در دَاعٍ اور داعٍ میں بقاعدہ (دہُم10) ساکن شده دسویں ضابطے سے وہ یا ساکن ہو گئی۔ بسبب اجتماع ساکنین حذف گردیده اور پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے وہ یا گر گئی۔ یعنی دَاعٍ اصل میں دَاعِوٌ تھا۔ گیارہویں ضابطہ سے واو یا ہوا، تو دَاعِيٌ بنا۔ پھر یا طرف میں لام کی جگہ آئی اور ماقبل کسرہ تھا، تو دسویں ضابطہ کے مطابق اُس یا کو پھر ساکن کر دیتے ہیں تو دَاعِيٌ سے دَاعِيْنْ بن گیا۔ پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے یا گر گئی تو داعٍ بن گیا۔ حالت رفع اور جر میں داعٍ ہوگا، جبکہ حالت نصب میں دَاعِيًا ہوگا۔ اگر بریں صیغه الف و لام آید اگر اس صیغہ پر الف لام آ جائے۔ یا بسبب اضافت بران تنوین نیاید یا اضافت کی وجہ سے اس پر تنوین نہ آئے صرف براسکان یا اکتفا کنند تو صرف یا کو ساکن کرنے پر

اکتفا کرتے ہیں۔ و حذف نشود اور وہ یا پھر حذف نہیں ہوگی۔ یعنی داعٍ جیسے صیغوں پر جب الف لام آ جائے، یا اسکی اضافت کی جائے تو پھر یہ یا نہیں گرے گی۔ حالت رفعی اور حالت جرّی میں یہ یا ساکن رہے گی، جبکہ نصب اس پر ظاہر ہوگا۔ چوں اَلدَّاعِیْ و دَاعِیْکُمْ جیسا کہ اَلدَّاعِیْ اور دَاعِیْکُمْ، پہلا مثال الف لام والا ہے۔ الف لام کی وجہ سے تنوین باقی نہیں رہا۔ تو رفع اور جر کی صورت میں یا ساکن رہا۔ اسی طرح دوسری مثال میں دَاعٍ کی اضافت کی گئ کم ضمیر کی طرف، تو اس صورت میں بھی نون گرا۔ پھر رفع اور نصب کی صورت میں یا ساکن رہے گی۔ و در الدَّاعِی گاہے حذف یا ہم آمدہ اور الداعِیْ کے اندر کبھی کبھار کلام عرب میں حذف یا بھی آئی ہے۔ چنانچہ در قولِهٖ تعالیٰ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا قول جو ہے یَوْمَ یَدْعُ الدَّاعِ وہ دن جس دن پکارنے والا پکارے گا۔ تو دیکھو قرآن مجید میں بھی الداعِ کے اندروہ یا حذف ہوگئی۔ و ایں ہمه در حالت رفع و جرست اور یہ سب صورتیں حالت رفع اور جرّ میں ہے۔ و در حالت نصب اور حالت نصب میں دَاعِیًا و اَلدَّاعِیَ و دَاعِیَکُمْ گویند دَاعِیًا، الدَّاعِیَ اور دَاعِیَکُمْ کہتے ہیں۔ یعنی نصب کی صورت میں یا نہیں گرتی، چاہے تنوین ہو، یا تنوین نہ ہو۔

نوٹ: مصنفؒ نے یہاں ذکر فرمایا کہ داعٍ کے اندر دسواں ضابطه لگا، حالانکه قوانین کے اندر قانون نمبر 10 میں مصنفؒ نے فرمایا تھا کہ دسواں ضابطه صرف فعل کے اندر لگتا ہے۔ اور داعٍ چونکہ اسم ہے۔ لہٰذ یہاں پچیسواں ضابطه اگر کہتا تو بہت مناسب رہتا۔ یا یوں فرماتا کہ دسواں ضابطه فعل اور اسم دونوں کے لئے ہے۔ بہرحال یہ مقام ہلچان سے خالی نہیں۔

بحث اسم مفعول مَدْعُوٌّ مَدْعُوَّانِ مَدْعُوُّوْنَ مَدْعُوَّۃٌ مَدْعُوَّتَانِ مَدْعُوَّاتٌ۔ دریں صیغ ان صیغوں میں واؤ مفعول در واوِ لام فعل ادغام یافته و بس اِن میں جو مفعول کا واو تھا اُسکا لام فعل کے واو میں ادغام ہوا اور بس۔ مَدْعُوٌّ اصل میں مَدْعُوْوٌ بروزن مَفْعُوْلٌ تھا۔ واو مفعول کا دوسرے واو میں ادغام ہوا تو مَدْعُوٌّ بنا۔ یافتن: پانا

درس 35۔ اس درس کے پہلے 20 منٹ مولانا محمد موسیٰ روحانی بازیؒ کے تحقیقات کے بارے میں ہیں۔

ناقص یائی از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ اَلرَّمْیُ تیرانداختن تیر پھینکنا رَمٰی یَرْمِیْ رَمْیًا فهو رَامٍ و رُمِیَ یُرْمٰی رَمْیًا فهو مَرْمِیٌّ الامر منه

اِرْمِ والنهی عنه لَاتَرْمِ الظرف منه مَرْمًی والاٰلة منه مِرْمًی مِرْمَاۃٌ مِرْمَاءٌ وتثنیتهما مَرْمَیَانِ ومِرْمَیَانِ والجمع منهما مَرَامٍ ومَرَامِیُّ افعل التفضیل منه اَرْمٰی والمؤنث منه رُمْیٰی وتثنیتهما اَرْمَیَانِ ورُمْیَیَانِ والجمع منهما

اَرَامٍ و اَرْمَوْنَ و رُمًی و رُمْیَیَاتٌ۔ ظرف ازیں باب با وصفِ کسرِ عینِ مضارع ظرف اس باب سے مضارع کے عین کے کسرہ کے وصف کے باوجود۔ یعنی یَرْمِیْ میں عین پر کسرہ ہے لیکن پھر بھی ظرف مفتوح العین ہی آئے گا۔ مفتوح العین آمده مفتوح العین آیا ہے۔ بقاعده که نوشته ایم اُس ضابطه سے جوکہ ہم نے لکھا که از ناقص مطلقًا ظرف مفتوح العین آیَد که ناقص سے ظرف مُطلقًا مفتوح العین آتا ہے۔ پس ناقص میں مضارع کے عین کو نہیں دیکھنا، بلکہ جب بھی ناقص آئے تو ظرف مفتوح العین ہوگا۔ و یائے آں الف شده اور اُسکی یا الف ہوگئی۔ اسم ظرف مَرْمًی اصل میں مَرْمَیٌ بروزن مَفْعَلٌ تھا۔ پھر یا متحرک ماقبل فتحه الف ہوا تو مَرْمَانْ ہوا۔ بسبب اجتماع

ساکنین با تنوین اُفتاده اور تنوین کے ساتھ اجتماع ساکنین کی وجہ سے وہ الف گر گیا۔ یعنی مَرْمَانْ سے مَرْمًی ہوا۔

و ہمچنین در مِرْمًی آله اور اسی طرح مِرْمًی اسم آله میں بھی ہے۔ مِرْمًی اصل میں مِرْمَیٌ بروزن مِفْعَلٌ تھا۔ پھر مِرْمَانْ اور پھر مِرْمًی ہوا۔ و بوقت عدم تنوین اور تنوین کے نہ ہونے کے وقت الف باقی ماند الف باقی رہے گا۔ یعنی جب الف لام داخل ہوگا، تو یہ الف نہیں گرے گا۔ اور یا مَرْمًی کے آخر میں مضاف الیہ آیا جائے تو پھر بھی یہ الف نہیں گرے گا۔ چون اَلْمَرْمٰی و مَرْمَاکُمْ جیسا کہ اَلْمَرْمٰی میں مَرْمًی پر الف لام داخل ہوا ہے، تو اسی وجہ سے الف نہیں گرا۔ اور مَرْمَاکُمْ میں میں مَرْمًی کے ساتھ کُمْ ضمیر ملا، تو پھر بھی الف نہیں گرا۔

مَرَامٍ جمع ظرف اَرَامٍ جمع تفضیل که دراصل مَرَامِیٌ بُودہ مَرَامٍ جو کہ اسم ظرف کی جمع ہے اور اَرَامٍ جو کہ اسم تفضیل کی جمع ہے یہ اصل میں مَرَامِیٌ اور اَرَامِیٌ تھے۔ باعمال قاعدہ(25) مَرَامٍ و اَرَامٍ شدہ اور پچیسویں ضابطے کو عمل دینے سے یہ مَرَامٍ اور اَرَامٍ ہو گئے۔ در اَرْمٰی یا بقاعدہ(7) الف شدہ اور اَرْمٰی کے اندر یا ساتویں ضابطے سے الف ہو گئی۔ اَرْمٰی اصل میں اَرْمَیُ تھا۔ اس پر تنوین نہیں آئے گی کیونکہ یہ غیر منصرف ہے۔ رُمْیٰی مؤنث و ہر دو تثنیه بر اصل اند رُمْیٰی بروزن فُعْلٰی: ضُرْبٰی جو مؤنث ہے، اور اس کی دونوں تثنیہ بھی اپنے اصل پر ہے۔ رُمْیٰی کی تثنیہ رُمْیَیَانِ بروزن ضُرْبَیَانِ اور اَرْمٰی کی تثنیہ اَرْمَیَانِ بروزن اَضْرَبَانِ یہ بھی اپنے اصل پر ہے۔ دونوں تثنیہ سے مراد مذکر اسم تفضیل کی تثنیہ اور مؤنث اسم تفضیل کی تثنیہ مراد ہے۔ و ہمچنین رُمْیَیَاتٌ اور اسی طرح رُمْیَیَاتٌ بروزن ضُرْبَیَاتٌ یہ بھی اپنی اصل پر ہے۔ در رُمًی جمع تکسیر رُمْیٰی رُمًی جو کہ جمع تکسیر ہے رُمْیٰی کی۔ رُمًی اصل میں رُمَیٌ بروزن ضُرَبٌ تھا۔ جس طرح باب ضرب کے صرف صغیر میں آتا ہے، کہ اَضْرَبُ والجمع اَضَارِبُ والمؤنث منه ضُرْبٰی ضُرْبَیَاتٌ و ضُرَبٌ۔ تو یہ رُمًی اصل میں رُمَیٌ بروزن ضُرَبٌ تھا۔ رُمَیٌ سے پھر رُمَانْ ہوا۔ پھر الف التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گیا تو رُمًی ہوا۔ یا الف شدہ باجتماع ساکنین با تنوین اُفتادہ یا الف ہو گئی اور پھر تنوین کے ساتھ اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گیا۔

اثبات فعل ماضی رَمٰی رَمَیَا رَمَوْا رَمَتْ رَمَتَا رَمَیْنَ رَمَیْتَ رَمَیْتُمَا رَمَیْتُمْ رَمَیْتِ رَمَیْتُمَا رَمَیْتُنَّ رَمَیْتُ رَمَیْنَا

معروف

در رَمٰی و رَمَوْا و رَمَتْ و رَمَتَا یا بقاعدہ(7) الف شدہ رَمٰی، رَمَوْا، رَمَتْ اور رَمَتَا میں یا ساتویں ضابطہ سے الف ہو گئی۔ رَمٰی اصل میں رَمَیَ بروزن ضربَ تھا۔ پھر یا متحرک ماقبل فتحہ کو الف سے بدلا تو رَمٰی ہوا۔ رَمَوْا اصل میں رَمَیُوْا بروزن ضَرَبُوْا تھا۔ پھر یا متحرک ماقبل فتحہ الف سے بدل گیا تو رَمَاوْا ہوا۔ پھر الف اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گیا تو رَمَوْا ہوا۔ رَمَتْ اصل میں رَمَیَتْ بروزن ضربَتْ تھا۔ پھر رَمَاتْ اور پھر رَمَتْ ہوا۔ اور رَمَتَا اصل میں رَمَیَتَا بروزن ضَرَبَتَا تھا۔ پھر رَمَاتَا ہوا اور پھر رَمَتَا ہوا۔ در غیر رمٰی رَمٰی کے علاوہ میں (باقی تین صیغیں جو ہیں)۔ بالتقائے ساکنین بَواوِ جمع وَ تاءِ تانیث حذف گردیدہ واو جمع اور تائے تانیث کے ساتھ التقائے ساکنین کی وجہ سے وہ الف حذف ہوگیا۔ کتاب میں "بالتقائے ساکنین بتاء تانیث" لکھا ہے۔ یہ کتابت کی غلطی ہے۔ صحیح "بواوِ جمع و تاء تانیث" ہے۔ جو ہم نے اوپر لکھا ہے۔دیگر ہمه صیغ بر اصل اند باقی سارے صیغیں اپنے اصل پر ہیں۔

رمیٰ کے فعل ماضی معروف کے تمام صیغوں کے اعلالات: [1] رَمیٰ اصل میں رَمَیَ بروزن ضربَ تھا۔ پھر یا متحرک ماقبل فتحه کو الف سے بدلا تو رَمیٰ ہوا۔ [2] رَمَیَا بروزن ضَرَبَا اپنے اصل پر ہے۔ [3] رَمَوْا اصل میں رَمَیُوْا بروزن ضَرَبُوْا تھا۔ پھر یا متحرک ماقبل فتحه الف سے بدل گیا تو رَمَاوْا ہوا۔ پھر الف اجتماع ساکنین کی وجه سے گر گیا تو رَمَوْا ہوا۔

[4] رَمَتْ اصل میں رَمَیَتْ بروزن ضربَتْ تھا۔ پھر رَمَاتْ اور پھر رَمَتْ ہوا۔ [5] رَمَتَا اصل میں رَمَیَتَا بروزن ضَرَبَتَا تھا۔ پھر رَمَاتَا ہوا اور پھر رَمَتَا ہوا۔ [6] رَمَیْنَ بروزن ضَرَبْنَ یه اپنے اصل پر ہے۔

[7] رَمَیْتَ بروزن ضَرَبْتَ، [8] رَمَیْتُمَا بروزن ضَرَبْتُمَا، [9] رَمَیْتُمْ بروزن ضَرَبْتُمْ، [10] رَمَیْتِ بروزن ضَرَبْتِ [11] رَمَیْتُمَا بروزن ضَرَبْتُمَا، [12] رَمَیْتُنَّ بروزن ضَرَبْتُنَّ، [13] رَمَیْتُ بروزن ضربتُ اور [14] رَمَیْنَا بروزن ضَرَبْنَا۔ یه تمام اپنے اصل پر ہیں۔

اثبات فعل ماضی مجهول: رُمِیَ رُمِیَا رُمُوْا رُمِیَتْ تا آخر۔ در جمیع این صیغ در غیر رُمُوْا رُمُوْا کے علاوه اِن سارے صیغوں میں که بقاعده(10) حرکت یا بما قبل رفته که دسویں ضابطه سے یا کی حرکت ماقبل کو چلی گئی یا حذف شده یا حذف ہو گئی۔ رُمُوْا اصل میں رُمِیُوْا بروزن ضُرِبُوْا تھا۔پھر دسویں ضابطه کا تیسرا حصه لگا اور یا کی حرکت ماقبل میں میم کو نقل کیا، جبکه میم کی اپنی حرکت گرائی، تو رُمُیْوْا ہوا۔ پھر یا ماقبل کے ضمه کی وجه سے واو ہو گیا، تو رُمُوْوْا بن گیا۔ اور پہلا واو پھر التقائے ساکنین کی وجه سے گرا، تو رُمُوْا ہوا۔ ہیچ یک تعلیل نشده کوئی ایک تعلیل بھی نہیں ہوئی۔

اثبات فعل مضارع معروف یَرْمِیْ یَرْمِیَانِ یَرْمُوْنَ تَرْمِیْ تَرْمِیَانِ یَرْمِیْنَ تَرْمُوْنَ تَرْمِیْنَ اَرْمِیْ نَرْمِیْ

در یرمِیْ و تَرْمِیْ و اَرْمِیْ و نَرْمِیْ یا بقاعده(10) ساکن شده ان میں یا دسویں ضابطے سے ساکن ہو گئی۔ مضارع کے وه پانچ صیغیں جن کے ساتھ ضمیر بارز جڑا ہوا نہیں، یعنی یَرْمِیْ، تَرْمِیْ، تَرْمِیْ، اَرْمِیْ اور نَرْمِیْ میں اصل میں یَرْمِیُ، تَرْمِیُ، تَرْمِیُ، اَرْمِیُ اور نَرْمِیُ ہیں۔ قاعده نمبر 10 کے مطابق یا طرف میں ہو اور ماقبل ساکن ہو تو یا کی حرکت کو گرا دیتے ہیں۔ لہٰذا ان پانچ صیغوں سے یا کی حرکت گرا دی گئ۔ و در یَرْمُوْنَ و تَرْمُوْنَ و تَرْمِیْنَ بقاعده مذکور حذف شده اور یَرْمُوْنَ، تَرْمُوْنَ اور تَرْمِیْنَ میں بھی یا قاعده نمبر 10 کے تیسرے حصے کے ذریعے حذف ہو گئی۔ یَرْمُوْنَ اور تَرْمُوْنَ اصل میں یَرْمِیُوْنَ اور تَرْمِیُوْنَ بروزن یَضْرِبُوْنَ اور تَضْرِبُوْنَ ہیں۔ دونوں صیغوں میں میم کی حرکت گرا دی، اور یا کا ضمه میم کو دیا،اور پھر ضمه کی وجه سے یا کو دونوں صیغوں میں واو کیا اور پھر التقائے ساکنین سے ایک واو کو حذف کیا تو یَرْمُوْنَ اور تَرْمُوْنَ ہوئے۔ تَرْمِیْنَ (واحد مؤنث مخاطبه) اصل میں تَرْمِیِیْنَ بروزن تَضْرِبِیْنَ تھا۔ میم کی حرکت گرا کر یا کی حرکت میم کو دی۔ پھر اجتماع ساکنین سے ایک یا حذف ہوا تو تَرْمِیْنَ ہوا۔ باقی صیغ باقی صیغیں جو ہیں یعنی تثنیه ہا و ہر دو جمع مؤنث یعنی سارے تثنیه کے صیغیں جو ہیں اور دو مؤنث کے صیغیں جو ہیں بر اصل است وه اپنی اصل پر ہیں۔ جیسا که تثنیه کے چار صیغیں: یَرْمِیَانِ(تثنیه مذکر غائب) بروزن یَضْرِبَانِ اپنے اصل پر ہے۔ تَرْمِیَانِ(تثنیه مؤنث غائب) بروزن تَضْرِبَانِ اپنے اصل پر ہے۔ تَرْمِیَانِ(تثنیه مذکر حاضر) بروزن تَضْرِبَانِ اپنے اصل پر ہے۔ تَرْمِیَانِ(تثنیه مؤنث حاضر) بروزن تَضْرِبَانِ اپنے اصل پر ہے۔ اور جمع مؤنث کے دونوں صیغیں: یَرْمِیْنَ (جمع مؤنث غائب) بروزن یَضْرِبْنَ اپنے اصل پر ہے۔ اور تَرْمِیْنَ (جمع مؤنث حاضر) بروزن تَضْرِبْنَ اپنے اصل پر ہے۔ پس آٹھ صیغوں میں اعلال ہوا، اور چھ صیغیں اپنے اصل پر ہیں۔ و صورت واحد مؤنث حاضر اور

واحد مؤنث حاضر کا صیغہ یعنی تَرْمِیْنَ جو ہے بعد حذف یا ایک یا کو حذف کرنے کے بعد مثل جمع مؤنث حاضر یعنی تَرْمِیْنَ وہ جمع مؤنث حاضر کے صیغیں تَرْمِیْنَ کی طرح ہے۔

(اثبات فعل مضارع) يُرْمٰى يُرْمَيَانِ يُرْمَوْنَ تُرْمٰى تُرْمَيَانِ يُرْمَيْنَ تُرْمَوْنَ تُرْمَيْنَ تُرْمَيْنَ اُرْمٰى نُرْمٰى

مجہول

تثنیہ ہا و ہر دو جمع مؤنث بر اصل ست تثنیہ کے سارے صیغیں اور جمع مؤنث کے دو صیغیں اپنے اصل پر ہیں۔

و در باقی صیغ یا بقاعدہ(7) الف شدہ اور باقی آٹھ صیغوں میں یا بقاعدہ ہفتم الف ہو گئی۔

چودہ صیغوں کی تفصیل: جیسا کہ یُرْمٰی اصل میں یُرْمَیُ بروزن یُضْرَبُ تھا۔ پھر یا متحرک ماقبل فتحہ کو الف سے بدلا تو یُرْمٰی ہو گیا۔تُرْمٰی، تُرْمٰی، اُرمٰی اور نُرْمٰی بھی یُرْمٰی کی طرح ہیں۔ تثنیہ کے چار صیغیں یُرْمَیَانِ(تثنیہ مذکر غائب)، تُرْمَیَانِ(تثنیہ مؤنث غائب)، تُرْمَیَانِ(تثنیہ مذکر حاضر) اور تُرْمَیَانِ(تثنیہ مؤنث حاضر) اپنے اصل پر ہیں۔ یُرْمَوْنَ(جمع مذکر غائب) اصل میں یُرَمَیُوْنَ بروزن یُضْرَبُوْنَ تھا۔ پھر یا متحرک ماقبل فتحہ کو ساتویں ضابطہ سے الف سے بدلا تو یُرْمَاوْنَ ہوا۔پھر الف التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گیا۔ تُرْمَوْنَ(جمع مذکر حاضر) اصل میں تُرْمَیُوْنَ بروزن تُضْرَبُوْنَ تھا۔ اس میں بھی یا الف ہوا اور پھر التقائے ساکنین کی وجہ سے گر تو تُرْمَوْنَ ہوا۔ جمع مؤنث کے دونوں صیغیں یُرْمَیْنَ(جمع مؤنث غائب) اور تُرْمَیْنَ(جمع مؤنث حاضر) اپنے اصل پر ہیں۔ اور تُرْمَیْنَ(واحد مؤنث مخاطبہ) اصل میں تُرْمَیِیْنَ بروزن تُضْرَبِیْنَ تھا۔ یا متحرک ماقبل فتحہ کو الف سے بدلا تو تُرْمَایْنَ ہوا۔ پھر الف التقائے ساکنین سے گرا تو تُرْمَیْنَ ہوا۔ در مواقع اجتماع ساکنین یعنی یُرْمَوْنَ و تُرْمَوْنَ و تُرْمَیْنَ واحد مؤنث حاضر حذف شدہ اور اجتماع ساکنین کی جگہوں میں یعنی یُرْمَوْنَ(جمع مذکر غائب)، تُرْمَوْنَ(جمع مذکر حاضر) اور تُرْمَیْنَ(واحد مؤنث حاضر) میں وہ الف اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گیا۔ جس کی تفصیل اوپر لکھی۔

نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف: لَنْ یَّرْمِیَ لَنْ یَّرْمِیَا لَنْ یَّرْمُوْا تا آخر۔ جز عملیکہ لن میکند سوائے اُس عمل کے جو لن ناصبہ کرتا ہے۔ یعنی یہاں پانچ صیغوں سے حرف علّت گرائے گا۔ سات صیغوں سے نون اعرابی گرائیگا، جبکہ جمع مؤنث کے دونوں صیغوں میں کچھ عمل نہیں کرے گا۔ تغیرے در صیغ حادث نشدہ صیغوں کے اندر کوئی اور تبدیلی پیدا نہیں ہوئی۔یعنی جس طرح لَنْ صحیح کے اندر عمل کرتا ہے، وہی عمل یہاں بھی کرے گا۔ حادث شُدن: پیدا ہونا

(نفی تاکید بلن در فعل مستقبل) مجہول: لَنْ یُّرْمٰی لَنْ یُّرْمَیَا تا آخر۔ جزانیکہ سوائے اِس کے در یُرْمٰی و تُرْمٰی و اُرْمٰی و نُرْمٰی عمل لن بسبب الف ظاہر نشدہ کہ یُرْمٰی، تُرْمٰی، تُرْمٰی، اُرْمٰی اور نُرْمٰی میں الف کی وجہ سے لن ناصبہ کا عمل ظاہر نہیں ہوا۔ در ہیچ صیغہ اور کسی صیغے میں تغیُّرے جدید کوئی نئی تبدیلی بَظُہور نَرسِیدہ وہ ظہور کو نہیں پہنچی۔ یعنی کوئی نئی تبدیلی ظاہر نہیں ہوئی۔ ظُہور: ظاہر ہونا، رسیدن: پہنچنا

نفی جَحَد بلم در فعل مستقبل معروف

لَمْ يَرْمِ لَمْ يَرْمِيَا لَمْ يَرْمُوْا لَمْ تَرْمِ لَمْ تَرْمِيَا لَمْ يَرْمِيْنَ	لَمْ تَرْمُوْا لَمْ تَرْمِيْ لَمْ تَرْمِيْنَ لَمْ اَرْمِ لَمْ نَرْمِ

در مواقع جزم یا ساقط شدہ جزم کی جگہوں میں یا ساقط ہو گئی۔یعنی پانچ صیغوں سے یا گرے گی۔ اور وہ یَرْمِ، تَرْمِ، تَرْمِ، اَرْمِ اور نَرْمِ ہیں۔ ان صیغوں کو لم جزم دے گا۔ اور جزم کی وجہ سے حرف علّت گر جاتا ہے۔

تو یہاں بھی یا گر جائے گی۔ اور لم یرمِ، لم ترمِ، لم ترمِ، لم ارمِ اور لم نرمِ رہ جائے گا۔ و در دیگر صیغ اور دوسرے صیغوں میں عمل لم لم کا جو عمل ہے بطور صحیح ظهور پذیرفته صحیح کے طور پر اُس نے ظہور کو قبول کیا۔ یعنی باقی صیغوں میں صحیح کی طرح عمل ظاہر ہوا۔ اور وہ یہ کہ سات صیغوں سے نون اعرابی گرایا۔ اور جمع مؤنث کے دو صیغوں میں کچھ عمل نہیں کیا۔ پذیرَفْتَن: قبول کرنا

(نفی جحد بلم در فعل مستقبل) مجهول: لم یُرْمَ لَمْ یُرْمَیَا تا آخر۔ حال آن مثل معروف ست اسکا حال بھی معروف کی طرح ہے۔ یعنی یہاں بھی پانچ صیغوں سے الف(حرف علّت) گرائے گا۔ سات صیغوں سے نون اعرابی گرائے گا۔ اور جمع مؤنث کے دو صیغوں میں کچھ عمل نہیں کرےگا۔ تثنیه کے چار صیغیں، جمع مذکر کے دو صیغیں اور ایک واحد مؤنث حاضر کا صیغه، یہ سات صیغیں نون اعرابی والے ہیں۔

لام تاکید با نون ثقیله در فعل مستقبل معروف

لَیَرْمِیَنَّ لَیَرْمِیَانِّ لَیَرْمُنَّ لَتَرْمِیَنَّ لَتَرْمِیَانِّ | لَیَرْمِیْنَانِّ لَتَرْمُنَّ لَتَرْمُنَّ لَتَرْمِیْنَانِّ لَاَرْمِیَنَّ لَنَرْمِیَنَّ

بر قیاس لَیَضْرِبَنَّ تا آخر یہ لَیَضْرِبَنَّ سے لے کر آخر تک اُسی قیاس پر ہے۔

وہ پانچ صیغیں جن کےساتھ ضمیر بارز جڑی ہوئی نہیں ہوتی۔ اس کے ساتھ جب نون ثقیله جوڑ دیا جائے تو نون ثقیله سے پہلے والے حرف پر فتحه آ جائے گا۔ جیسا کہ یَضْرِبُ کے شروع میں لام تاکید اور آخر میں جب نون ثقیله جوڑ دیا جائے تو لَیَضْرِبَنَّ بن جاتا ہے۔ اسی طرح باقی چار صیغیں(لَتَضْرِبَنَّ، لَتَضْرِبَنَّ، لَاَضْرِبَنَّ اور لَنَضْرِبَنَّ) بھی ہیں۔

اور سات صیغوں سے نون اعرابی گر جائے گا اور نون ثقیله آئے گا۔ جیسا کہ یَضْرِبَانِ سے لَیَضْرِبَانِّ بن جاتا ہے۔ یَضْرِبُوْنَ سے لَیَضْرِبُوْنَّ پھر لَیَضْرِبُنَّ بن جاتا ہے۔ تَضْرِبَانِ(تثنیه مؤنث غائب اور تثنیه مذکر و مؤنث حاضر) سے لَتَضْرِبَانِّ بن جاتا ہے۔تضرِبِیْنَ سے لَتَضْرِبِیْنَّ اور پھر لَتَضْرِبِنَّ بن جاتا ہے۔

اور باقی دو صیغیں جمع مؤنث کے یَضْرِبْنَ سے لَیَضْرِبْنَنَّ اور پھر لَیَضْرِبْنَانِّ بنا۔ اور تَضْرِبْنَ سے لَتَضْرِبْنَنّ اور پھر لَتَضْرِبْنَانِّ بن جاتا ہے۔

بعد اعلال اعلال کے بعد، نہجیکه مضارع مانده بُود اُسی طریقے پر کہ جس طرح مُضارع باقی رہ گیا تھا بر آن مثلِ صحیح تغیرات شده اُس پر صحیح کی طرح تغیرات ہوئے۔ یعنی ناقص کے گردان میں اعلالات کے بعد جب مضارع کے صیغیں بن گئے۔ اور اب آپ نون ثقیله جُڑنا چاہتے ہیں۔ تو وہی تبدیلیاں یہاں بھی ہوں گے جو کہ صحیح کے اندر ہوگئے تھے۔ اور کوئی نئی تبدیلی کی ضرورت نہیں۔

کتابت کی غلطی: بعد اعلال سے پہلے "مجهول" نہیں ہونا چاہیے تھا۔ اور اسی طرح مانده بود کے بعد "بر آں" کا لفظ ہونا چاہیے تھا۔

پانچ صیغیں جن کے ساتھ ضمیر بارز جڑی ہوئی نہیں: یَرْمِیْ، تَرْمِیْ، تَرْمِیْ، اَرْمِیْ اور نَرْمِیْ میں جب لام تاکید شروع میں لایا جائے، اور آخر میں نون ثقیله جوڑ دیا جائے تو یا پر فتحه آ جائے گا کیونکه نون ثقیله اپنے سے ماقبل فتحه چاہتا ہے۔ تو لَیَرْمِیَنَّ، لَتَرْمِیَنَّ، لَتَرْمِیَنَّ، لَاَرْمِیَنَّ،اور لَنَرْمِیَنَّ، بن جائے گا۔

نون اعرابی میں تثنیه کے چار صیغیں: یَرْمِیَانِ،تَرْمِیَانِ، تَرْمِیَانِ، تَرْمِیَانِ، کے شروع میں لام تاکید اور آخر میں نون ثقیله لانے سے نون اعرابی گر جائے گا۔ اور صیغیں لَیَرْمِیَانِّ، لَتَرْمِیَانِّ، لَتَرْمِیَانِّ، لَتَرْمِیَانِّ،بن جاتے ہیں۔

نون اعرابی میں جمع کے د صیغیں۔ یَرْمُوْنَ اور تَرْمُوْنَ کے شروع میں لام تاکید اور آخر میں جب نون ثقیله مل جائے، تو نون اعرابی بھی گرے گا، اور التقائے ساکنین کی وجه سے واو بھی گرے گا، تو صیغیں لَیَرْمُنَّ اور لَتَرْمُنَّ بن جائے ہیں۔

نون اعرابی میں واحد مؤنث مخاطبه کا صیغه: تَرْمِیْنَ کے شروع میں لام تاکید اور آخر میں جب نون ثقیله لگایا جائے، تو نون اعرابی بھی گرے گا اور التقائے ساکنین کی وجه سے یا بھی گرے گی تو صیغه لَتَرْمِنَّ باقی رہ جائے گا۔

جمع مؤنث کے دو صیغیں: یَرْمِیْنَ اور تَرْمِیْنَ کے شروع میں لام تاکید اور آخر میں نون ثقیله لانے سے تین نونوں کا اجماع ہو جائے گا جو که پسندیده نہیں۔ لہٰذا ان کے درمیان الف بڑھا دیا جاتا ہے اور صیغیں لَیَرْمِیْنَانِّ اور لَتَرْمِیْنَانِّ بن جاتے ہیں۔

مجهول لَیُرْمَیَنَّ لَیُرْمَیَانِّ لَیُرْمَوُنَّ لَتُرْمَیَنَّ لَتُرْمَیَانِّ لَیُرْمَیْنَانِّ لَتُرْمَوُنَّ | لَتُرْمَیِنَّ لَتُرْمَیْنَانِّ لَأُرْمَیَنَّ لَنُرْمَیَنَّ بر قیاس لَیُدْعَیَنَّ تا آخر

یه لَیُدْعَیَنَّ تا آخر کے قیاس پر ہے۔نون خفیفه معروف و مجهول همبرین نمط۔ نون خفیفه معروف اور مجهول بھی اسی طریقے پر ہے۔ جبکه نون خفیفه صرف آٹھ صیغوں میں آتا ہے۔ تثنیه کے صیغوں میں بھی نہیں آتا اور جمع مؤنث کے دونوں صیغوں میں بھی نہیں آتا۔ نمط: طریقه

درس 36۔ امر حاضر معروف اِرْمِ اِرْمِیَا اِرْمُوْا اِرْمِیْ اِرْمِیْنَ۔ در صیغه واحد مذکر حاضر واحد مذکر حاضر کے صیغے میں یعنی اِرْمِ میں یا بسبب وقف افتاده یا وقف کی وجه سے گر گئی۔ و دیگر صیغها از مضارع اور مضارع سے دیگر صیغیں حسب دُستور ضابطے کے مطابق ساخته اند بنائے ہیں۔ اِرْمِ کو تَرْمِیْ واحد مذکر حاضر کے صیغیں سے بنایا ہے۔ شروع سے علامت مضارع تا کو گرائی، اور ہمزه وصلی مکسوره لے آئے، اور آخر سے حرف علّت وقف کی وجه سے گرایا تو اِرْمِ ہوا۔ اور اِرْمِیَا کو تَرْمِیَانِ سے بنایا ہے۔ شروع سے تا علامت مضارع گرایا، اور اسکی جگه ہمزه وصلی مکسوره لایا اور پھر آخر سے نون اعرابی گرایا۔ اِرْمُوْا کو تَرْمُوْنَ سے بنایا ہے۔ اِرْمِیْ کو تَرْمِیْنَ سے بنایا ہے۔ شروع سے علامت مضارع گرایا اور اسکی جگه ہمزه وصلی مکسوره لایا جبکه آخر سے نون اعرابی گرایا۔ اِرْمِیَا کو تَرْمِیَانِ سے بنایا۔ اِرْمِیْنَ کو تَرْمِیْنَ سے بنایا ۔ شروع سے علامت مضارع گرائی، اور اسکی جگه ہمزه وصلی مکسوره لایا۔ جبکه آخر میں کوئی تبدیلی نہیں کی، کیونکه وه نون ضمیر کا ہے۔ کیونکه یه صیغه مبنی ہے۔

سوال: چون اِرْمُوْا را از تَرْمُوْنَ ساختند جب اِرْمُوْا کو تَرْمُوْنَ سے بناتے ہیں، بعد حذف علامت مضارع علامت مضارع کو حذف کرنے کے بعد بسبب سُکونِ ما بعدِ آن ما بعد کی ساکن ہونے کی وجه سے، یعنی تَرْمُوْنَ سے جب علامت مضارع تا کو حذف کیا تو اسکا مابعد را ساکن رہا۔ اب ہمزه وصلی لانا ہوگا۔ ہر گاه ہمزه وصل آوُرْدَند جب بھی ہمزۂ وصل لاتے ہیں بایستے ہمزه مضموم آرند چاہیئے که ہمزه وصل مضموم لائے زیرا که عین کلمه مضموم ست اس لئے که عین کلمه مضموم ہے۔ کیونکه تَرْمُوْنَ میں عین کلمه مضموم ہے۔

جواب: اگر چه عین کلمه فی الحال در تَرْمُوْنَ مضمووم ست لیکن دراصل مکسور است اگر چه عین کلمه فی الحال تَرْمُوْنَ میں مضموم ہے، لیکن اصل میں یه مکسور ہے۔ چه اصلش تَرْمِیُوْنَ بوده که اس کی اصل تَرْمِیُوْنَ تھی۔ و ہمزۂ وصل باعتبار حرکت اصل می آرند اور ہمزه وصل کو اصلی حرکت کے اعتبار سے لاتے ہیں۔ و بهمین جِهَتْ اور اسی وجه سے در اُدْعِیْ که از تَدْعِیْنَ ساخته شده اُدْعِیْ جو که تَدْعِیْنَ سے بنایا گیا ہے۔ ہمزه

وصل مضموم آورند ہمزہ وصل مضموم لائے ہیں۔ جیسا کہ اُدْعِیْ(واحد مؤنث مخاطبہ) کو تَدْعِیْنَ سے بنایا ہے۔ دَعَا یَدْعُوْ باب نصر سے ناقص واوی ہے۔ تَدْعِیْنَ کے عین کلمہ پر کسرہ ہے، لیکن یہ اصل میں تَدْعُوِیْنَ ہے، پس عین کی اصلی حرکت ضمہ ہے۔لہٰذا ہمزہ وصلی مضمومہ لانا پڑے گا۔ پس تَدْعِیْنَ سے تا علامت مضارع کو حذف کیا، اور اسکی جگہ ہمزہ وصلی مضمومہ لایا، اور آخر سے نون اعرابی گرا دیا تو اُدْعِیْ بنا۔ پس ثابت ہوا کہ ہمزہ وصل لانے میں عین کی اصلی حرکت کو دیکھنا ہوگا۔

امر غائب و متکلم معروف لِیَرْمِ لِیَرْمِیَا لِیَرْمُوْا لِتَرْمِ لِتَرْمِیَا لِیَرْمِیْنَ لِاَرْمِ لِنَرْمِ ○ امر مجہول لِیُرْمَ لِیُرْمَیَا

بر قیاس لَمْ یُرْمَ لَمْ یُرْمَیَا تا آخر بوده است یعنی جس طرح یُرْمیٰ پر جب لم داخل ہوا تو آخر سے الف گرا تو لَمْ یُرْمَ ہوا۔ اسی طرح جب یُرْمیٰ پر لام امر داخل ہوا تو آخر سے الف گرا، تو لِیُرْمَ بنا۔ اور اسی طرح امر مجہول کے سارے صیغیں لَمْ یُرْمَ کے گردان پر قیاس کرے۔

و ہمچنین نہی معروف اور اسی طرح نہی معروف چوں لَا یَرْمِ لَا یَرْمِیَا تا آخر لا یَرْمِ، لَا یَرْمِیَا تا آخر ہے۔ و نہی مجہول چون لَا یُرْمَ تا آخر اور نہی مجہول لَا یُرْمَ بھی اسی طرح ہے۔

نون ثقیلہ و خفیفہ چون در امر و نہی در آید نون ثقیلہ اور نون خفیفہ جب امر اور نہی میں آ جاتا ہے۔

حرفِ علتِ محذوف باز آمده تو حرف علّت جو مفتوح تھا، وہ پھر آ جاتا ہے۔ مفتوح گردد اور مفتوح ہو جاتا ہے۔ و در دیگر صیغ تغیرے زائد اور دوسرے صیغوں کے اندر کوئی زائد تبدیلی غیر ما فی الصحیح علاوہ اُس تبدیلی کے جو صحیح میں ہوئی تھی نَشَود نہیں ہوتی۔

امر حاضر معروف بانون ثقیلہ اِرْمِیَنَّ اِرْمِیَانِّ اِرْمُنَّ تا آخر۔ اِرْمِیَنَّ اِرْمِیَانِّ اِرْمُنَّ اِرْمِنَّ اِرْمِیَانِّ اِرْمِینَانِّ

امر غائب و متکلم معروف بانون ثقیلہ لِیَرْمِیَنَّ لِیَرْمِیَانِّ تا آخرپوری گردان: لِیَرْمِیَنَّ لِیَرْمِیَانِّ لِیَرْمُنَّ لِتَرْمِیَنَّ لِتَرْمِیَانِّ لِیَرْمِیْنَانِّ لِاَرْمِیَنَّ لِنَرْمِیَنَّ

مجہول بانون ثقیلہ لِیُرْمَیَنَّ تا آخر لِیُرْمَیَنَّ سے لے کر آخر تک۔

امر حاضر معروف بانون خفیفہ اِرْمِیَنْ اِرْمُنْ اِرْمِنْ ○ امر غائب و متکلم معروف بانون خفیفہ لِیَرْمِیَنْ لِیَرْمُنْ لِتَرْمِیَنْ لِاَرْمِیَنْ لِنَرْمِیَنْ ○ امر مجہول بانون خفیفہ لِیُرْمَیَنْ لِیُرْمَوُنْ لِتُرْمَیَنْ لِتُرْمَوُنْ لِتُرْمَیِنْ لِاُرْمَیَنْ لِنُرْمَیَنْ ○ نہی معروف بانون خفیفہ لَا یَرْمِیَنْ لَا یَرْمُنْ لَا تَرْمِیَنْ لَا تَرْمُنْ لَا تَرْمِنْ لَا اَرْمِیَنْ لَا نَرْمِیَنْ

نہی مجہول بانون خفیفہ مثل امر مجہول: یہ بھی امر مجہول کی طرح ہے۔

اسم فاعل رَامٍ رَامِیَانِ رَامُوْنَ رَامِیَةٌ رَامِیَتَانِ رَامِیَاتٌ : در غیر رامٍ علاوہ رامٍ کے۔ کتابت کی غلطی سے در رامٍ لکھا گیا ہے۔ کہ یا ساکن شده باجتماع ساکنین افتاده کہ یا ساکن ہو گئی اور اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گئی۔ رامٍ اصل میں رَامِیٌ بروزن ضاربٌ تھا۔ یا پر ضمہ ثقیل تھا، تو گرایا، تو رَامِیْنٌ ہوا۔ پھر یا التقائے ساکنین کی وجہ سے

گر گیا تو رَامٍ ہوا۔ و رَامُوْنَ اور سوائے رامُوْنَ کے کہ حرکت یا بما قبل رفته کہ یا کی حرکت ماقبل کو دی گئی یا واو شُدہ یا واو ہوا حذف گشته اور حذف ہو گیا۔ رَامُوْنَ اصل میں رَامِیُوْنَ تھا۔ یا کی حرکت میم کو دی گئی، اور میم کی حرکت گرا دی گئی۔ پھر واو التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گیا اور رَامُوْنَ رہ گیا۔ ہیچ یک صیغه اعلال نیست ان دو صیغوں کے علاوہ کسی اور صیغه میں اعلال نہیں کیا گیا۔ رَامِیَانِ بروزن ضاربانِ، رَامِیَةٌ بروزن ضارِبَةٌ ، رَامِیَتَانِ بروزن ضَارِبَتَانِ، اور رَامِیَاتٌ بروزن ضَارِبَتَانِ اپنے اصل پر ہے۔

اسم مفعول مَرْمِیٌّ مَرْمِیَّانِ تا آخر اسم مفعول کی گردان: مَرْمِیٌّ، مَرْمِیَّانِ، مَرْمِیُّوْنَ، مَرْمِیَّةٌ. مَرمِیَّتَانِ، مَرْمِیَّاتٌ در جمیع ایں صیغ واو بقاعدہ(14 چہار دہُم) یا شده ان سارے صیغوں میں واو چودہویں ضابطے سے یا ہو گیا۔ در یا ادغام یافته یا کے اندر ادغام پا لیا۔ و ضم ما قبل بکسرہ بدل شده اور ما قبل کا ضمه کسرہ سے بدل دیا گیا۔

یعنی سَیِّدٌ والا قانون۔ جب واو اور یا اکھٹے آئیں۔ اور دونوں کسی سے بدل کر نہ آئے ہو۔ اور مُلْحَق بھی نہ ہو۔ اور ان میں سے پہلا ساکن ہو، تو پھر واو کو یا کر کے یا میں ادغام کرتے ہیں۔ لہٰذا مَرْمِیٌّ اصل میں مَرْمُوْیٌ بروزن مَضْرُوْبٌ تھا۔ تو یہاں واو اور یا اکھٹے آ گئے۔ واو کو یا کیا، اور یا کا یا میں ادغام کیا۔ اور یا کے ماقبل کا ضمه کو کسرہ سے تبدیل کیا، تو مَرْمِیٌّ ہوا۔ اسی طرح سارے صیغیں ہیں۔

ناقص واوی از باب سَمِعَ یَسْمَعُ اَلرِّضٰی وَالرِّضْوَانُ خوشنود شدن و پسند کردن ○ رَضِیَ یَرْضٰی و رِضْوَانًا فهو رَاضٍ و رُضِیَ یُرْضٰی رِضًی و رِضْوَانًا
قوله تعالیٰ رضی اللہ عنهم ورضوا عنه
فهو مَرْضِیٌّ الامر منه اِرْضَ والنهی عنه لَا تَرْضَ الظرف منه مَرْضًی والاٰلة منه مِرْضًی مِرْضَاةٌ مِرْضَاءٌ و تثنیتهما مَرْضَیَانِ و مِرْضَیَانِ والجمع منهما مَرَاضٍ و مَرَاضِیُّ افعل التفضیل منه اَرْضٰی والمؤنث منه رُضْیٰ و تثنیتهما اَرْضَیَانِ و رُضْیَیَانِ والجمع منهما اَرْضَوْنَ و اَرَاضٍ و رُضًی و رُضْیَیَاتٌ ○ در جمیع صیغ

خوشنود شدن: خوش ہونا۔ گردان کے اندر رُضْیَ یه کتابت کی غلطی ہے۔ رُضْیٰ ہونا چاہیے۔

در جمیع صیغ معروف ایں باب اس باب کے تمام معروف کے جو صیغیں ہیں هم اعلال اُن میں بھی جو اعلال ہے مثل اعلال دُعِیَ و یُدْعٰی شده دُعِیَ اور یُدْعٰی کی طرح ہوا ہے۔ یعنی جس طرح دُعِیَ اصل میں دُعِوَ تھا پھر واو کے طرف میں ہونے اور ماقبل میں کسرہ ہونے کی وجہ سے واو یا ہو گیا تو دُعِیَ ہوا۔ اسی طرح رَضِیَ اصل میں رَضِوَ تھا۔ پھر رَضِیَ ہوا۔ اور جس یُدْعٰی اصل میں یُدْعَوُ تھا۔ پھر واو چوتھی جگه آیا اور ماقبل حرکت اُس کی مخالف تھی، تو واو کو یا سے بدلا تو یُدْعَیُ ہوا، اور پھر یُدْعٰی ہوا۔ اسی طرح یَرْضٰی اصل میں یَرْضَوُ تھا۔ پھر یَرْضَیُ ہوا۔ پھر یَرْضٰی ہوا۔ اور اسی طرح معروف کے تمام صیغوں میں اعلالات ہوئے ہیں۔

و همه اعلالات صیغ ایں باب اور اس باب کے صیغوں کے سارے اعلالات جو ہیں مثل صیغ باب دَعَا یَدْعُوْ ست وہ دَعَا یَدْعُوْ کے باب کے صیغوں کی طرح ہیں۔ جُز مَرْضِیٌّ مفعول علاوہ مَرْضِیٌّ کے، کہ اسم مفعول ہے۔ حالانکه دَعَا یَدْعُوْ میں اسم مفعول مَدْعُوٌّ تھا۔ یہاں بھی مَرْضُوٌّ ہونا چاہیے تھا۔ که دراصل مَرْضُوْوٌ بوده که اصل

میں یہ مَرْضُوْوٌ تھا۔ بر خلاف قیاس قاعدہ دِلِیٌّ دران جاری شدہ اور خلاف القیاس اس میں دِلِیٌّ والا قاعدہ جاری ہوا۔ اور دونوں واو یا سے بدلے اور پھر یا کا یا میں ادغام ہوا تو مَرْضِیٌّ بنا۔ حالانکہ یہ فُعُوْلٌ وزن نہیں۔ میباید فہمید اسکو سمجھ لینا چاہیے۔ و می باید گردانید اور اسکی گردان کر لینا چاہیے۔

دِلِیٌّ کا قانون: دَلْوٌ کی جمع دِلِیٌّ بھی آتی ہے اور دُلِیٌّ بھی آتی ہے۔ اس کا قاعدہ یہ ہے، کہ اگر فُعُوْلٌ وزن میں اگر آخر میں دو واو اکھٹے آ جائے تو ان دونوں کو یا سے بدلتے ہیں، اور پھر یا کا یا میں ادغام کرتے ہیں۔ پس دُلِیٌّ اصل میں دُلُوْوٌ بروزف فُعُوْلٌ تھا۔ پر دُلُیْیٌ ہوا۔ پھر دُلُیٌّ ہوا۔ پھر یا کی وجہ سے ماقبل کا ضمہ کسرہ سے بدلا اور دُلِیٌّ ہوا۔ جبکہ بعض اوقات لام کے کسرہ کی وجہ سے دال کو بھی کسرہ دیتے ہیں اور دِلِیٌّ بولتے ہیں۔

ناقص یائی از سمعَ اَلْخَشْیَۃُ ترسیدن: ڈرنا خَشِیَ یَخْشیٰ خَشْیَۃً فھو خاشٍ تا آخر آخر تک۔ بوضع مجہول رَمیٰ یَرْمِیْ رَمیٰ یَرْمِیْ کے مجہول کے طریقے پر، یعنی رُمِیَ یُرْمیٰ کے طریقے پر اعلال افعال ایں باب شدہ اس باب کے افعال کا اعلال ہوا ہے۔ در دیگر صیغ صرف صغیر مثل صرف صغیر رَمیٰ یَرْمِیْ اور صرف صغیر کے دوسرے صیغوں میں رَمیٰ یَرْمِیْ کے صرف صغیر کی طرح اعلال ہوا ہے۔ یعنی ظرف، آلہ، تفضیل وغیرہ میں اعلالات اس طرح کرنا ہے جس طرح رمیٰ یَرْمِیْ میں ہوا ہے۔

ناقص اور لفیف کی گردانیں یاد کرنا عام طور پر طلباء کے لئے بہت مشکل ہوتے ہیں۔ کیونکہ اسکے آخر میں اعلالات ہوتے رہتے ہیں۔ تو اسکو یاد کرلینے کا آسان طریقہ یہ ہے، کہ تین گردان ذہن میں یاد رکھو۔ اور اس کے ذریعے سارے گردان حل ہوجائیں گے۔ دیکھو مضارع کے اندر عین کلمہ پر یا فتحہ آئے گا، یا کسرہ اور یا ضمہ۔

پہلا: اگر ناقص اور لفیف میں عین پر کسرہ ہو یعنی آخر سے ماقبل پر کسرہ ہو، تو یَرْمِیْ کی گردان ذہن میں رکھو۔اور اس میں پورے گردان میں آپ نے عین کلمہ پر کسرہ چلانا ہے ماسوائے جمع مذکر غائب(یَرْمُوْنَ) اور جمع مذکر حاضر(تَرْمُوْنَ) کے۔ان دو صیغوں میں ضمہ چلانا ہے، کیونکہ ان میں واو آ رہا ہے۔ اور واو اپنے سے ماقبل ضمہ چاہتا ہے۔

دوسرا: اور اگر آخر سے ماقبل فتحہ ہو تو پھر یُرْمیٰ یعنی یَرْمِیْ کا مجہول ذہن میں رکھو۔ اور اس گردان کے ہر صیغیں میں میم پر فتحہ آتا ہے۔ اور یہ فتحہ تمام گردانوں میں چلے گا۔ چاہے، ماضی ہو، مضارع ہو یا امر وغیرہ سب میں عین کلمہ پر فتحہ ہی آئے گا۔

تیسرا: اور اگر آخر سے ماقبل ضمہ ہو تو یَدْعُوْ کو ذہن میں رکھو۔ اور اس صورت میں پوری گردان کے اندر ضمہ چلے گا، صرف ایک صیغے میں کسرہ چلے گا اور وہ ہے واحد مؤنث حاضر کا صیغہ(تَدْعِیْنَ) ۔ کیونکہ اس میں یا آتی ہے اور یا اپنے سے ماقبل کسرہ چاہتی ہے۔ اور اس گردا میں جمع مذکر غائب اور جمع مؤنث غائب کا صیغہ ایک جیسے ہو جاتے ہیں۔ اور اسی طرح جمع مذکر حاضر اور جمع مؤنث حاضر کے صیغیں بھی ایک جیسے ہو جاتے ہیں۔

لفیف مفروق از ضَرَبَ یَضْرِبُ اَلْوِقَایَةُ نگاه داشتن وَقٰی یَقِی | نگاه داشتن: حفاظت کرنا

وِقَایَةً فهو وَاقٍ ووُقِیَ یُوْقٰی وِقَایَةً فهو مَوْقِیٌّ الامر منه قِ والنهی عنه لَا تَقِ الظرف منه مَوْقًى والاٰلة منه مِیْقًى مِیْقَاةٌ مِیْقَاءٌ وتثنیتهما مَوْقَیَانِ ومِیْقَیَانِ والجمع منهما مَوَاقٍ ومَوَاقِیُّ افعل التفضیل منه اَوْقٰی والمؤنث منه وُقْیٰی وتثنیتهما اَوْقَیَانِ ووُقْیَیَانِ والجمع منهما اَوْقَوْنَ واَوَاقٍ ووُقًی ووُقْیَیَاتٌ

در فا کلمه ایں باب قواعد مثال اس باب کے فا کلمه میں مثال کے قواعد و در لام کلمه قواعد ناقص جاریست اور لام کلمه کے اندر ناقص کے قوانین | معروف وَقٰی وَقَیَا وَقَوْا تا آخر چوں رَمٰی رَمَیَا تا آخر — مجهول وُقِیَ تا آخر جاری ہیں۔ ماضی چوں رُمِیَ تا آخر۔

اثبات مضارع معروف۔ یَقِیْ یَقِیَانِ یَقُوْنَ تَقِیْ تَقِیَانِ یَقِیْنَ تَقُوْنَ تَقِیْنَ اَقِیْ نَقِیْ۔ واو یَقِیْ و جمله صیغ واو یَقِیْ اور تمام صیغوں کا جو واو ہے بقاعده یَعِدُ حذف شده وہ یَعِدُ کے ضابطے سے حذف ہوگیا۔ و در یا قواعد صرف رَمٰی یَرْمِیْ جاری گشته اور یا کے اندر رَمٰی یَرْمِیْ کے جو قاعدے ہیں وہ جاری ہوئے۔ یعنی یَقِیْ اصل میں یَوْقِيُ تھا۔ یا پر ضمه ثقیل تو گرایا۔ اور واو فتحه لازم اور کسره درمیان آنے کی وجه سے گر گیا۔ تو یَقِیْ ہوا۔

مضارع مجهول یُوْقٰی یُوْقَیَانِ یُوْقَوْنَ تا آخر چوں یُرْمٰی اور مجهول کے صیغوں میں یُرْمٰی کی طرح اعلال ہوئے ہیں۔

نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف	لَنْ یَّقِیَ لَنْ یَّقِیَا لَنْ یَّقُوْا لَنْ تَقِیَ لَنْ تَقِیَا لَنْ یَّقِیْنَ لَنْ تَقُوْا لَنْ تَقِیْ لَنْ تَقِیْنَ	لَنْ اَقِیَ لَنْ نَقِیَ

لن لن ناصبه جو ہے جز عملے علاوه اُس عمل کے که در صحیح میکنند که جو صحیح کے اندر کرتا ہے دریں باب اس باب میں سبب تغیری دیگر نشده یه لن ناصبه کسی دوسری تبدیلی کا سبب نہیں ہوا۔ ہماں اعلالِ که در مضارع بُود وہی اعلال جو ماضی میں ہوئے تھے باقی ماند باقی رہ گئے۔

مجهول: لَنْ یُّوْقٰی لَنْ یُّوْقَیَا تا آخر چوں لَنْ یُّرْمٰی تا آخر یه لَنْ یُّوْقٰی آخر تک لَنْ یُّرْمٰی تک ہے۔

نفی جحد بلم در فعل مستقبل معروف لَمْ یَقِ لَمْ یَقِیَا لَمْ یَقُوْا لَمْ تَقِ لَمْ تَقِیَا لَمْ یَقِیْنَ لَمْ تَقُوْا لَمْ تَقِیْ لَمْ تَقِیْنَ لَمْ اَقِ لَمْ نَقِ

لام کلمه در لَمْ یَقِ و اخواتش بجزم اُفتاده لام کلمه لَمْ یَقِ میں اور اس کے جو مشابه کلمات ہیں اُن میں جزم کی وجه سے گر گیا۔ یعنی وہ پانچ صیغیں جن کے آخر میں ضمیر بارز جڑا ہوا نہیں۔ اُن سے "لم" حرف علّت کو گرائے گا۔ جیسا که یَقِیْ پر لم داخل ہونے سے لَمْ یَقِ رہ جاتا ہے۔ و دیگر صیغها بدُستور ست اور باقی صیغیں ضابطے کے مطابق ہیں۔ یعنی جن صیغوں میں نون اعرابی ہیں اُن سے نون اعرابی کو گرائے گا۔ اور دو صیغیں جو که مبنی ہیں، اُن میں کچھ عمل نہیں کرے گا۔ مثلاً نون اعرابی والا صیغه: یَقِیَانِ پر جب لم داخل ہوا تو لَمْ یَقِیَا رہ گیا۔ الخ

(نفی جحد بل در فعل مستقبل) مجہول لَمْ یُوْقَ لم یُوْقَیَا تا آخر چوں لَمْ یُرْمَ تا آخر۔ کہتے ہیں کہ لَمْ یُوْقَ یہ آخر تک لَمْ یُرْمَ تک ہے۔

لام تاکید بانون ثقیلہ در فعل مستقبل معروف

لَيَقِيَنَّ لَيَقِيَانِّ لَيَقُنَّ لَتَقِيَنَّ لَتَقِيَانِّ
لَيَقِيْنَانِّ لَتَقُنَّ لَتَقِنَّ لَتَقِيْنَانِّ لَاَقِيَنَّ لَنَقِيَنَّ

در لام کلمہ چون صرفِ لَيَرْمِيَنَّ عمل باید کرد اسکے لام کلمہ میں لَيَرْمِيَنَّ کے گردان کی طرح عمل کرنا چاہیے۔

مجہول لَيُوْقَيَنَّ تا آخر چوں لَيُرْمَيَنَّ تا آخر لَيُوْقَيَنَّ مجہول یہ لَيُرْمَيَنَّ کے آخر تک ہے۔ نون خفیفہ ہمبرین قیاس نون خفیفہ بھی اسی قیاس پر ہے۔

امر حاضر معروف قِ قِيَا قُوْا قِيْ قِيْنَ۔ قِ دراصل تَقِيْ بُود قِ (واحد مذکر امر حاضر) کا صیغہ مضارع کے (واحد مذکر حاضر) کے صیغے تَقِيْ سے بنا ہے۔ بعد حذف علامت مضارع علامت مضارع کو حذف کرنے کے بعد متحرک ماند آگے متحرک رہ گیا۔ در آخر وقف نُمودند اور آخر میں وقف کو ظاہر کیا۔ یعنی آخر میں وقف کر دیا۔ یا بیفتاد یا گر گئی۔ قِ شد اور قِ ہوا۔ دیگر صیغہا حسب دُستور از مضارع ساختہ اند باقی صیغیں ضابطے کے مطابق امر سے بنائے ہیں۔

امر غائب و متکلم معروف۔	لِيَقِ لِيَقِيَا لِيَقُوْا لِتَقِ لِتَقِيَا لِيَقِيْنَ لِاَقِ لِنَقِ

امر مجہول لِيُوْقَ تا آخر چوں لِيُرْمَ تا آخر لِيُوْقَ تا آخر بھی لِيُرْمَ تا آخر تک ہے۔

امر معروف بانون ثقیلہ: قِيَنَّ قِيَانِّ قُنَّ قِنَّ قِيْنَانِّ

امر غائب متکلم معروف بانون ثقیلہ لِيَقِنَّ لِيَقِيَانِّ لِيَقُنَّ تا آخر۔

امر مجہول لِيُوْقَيَنَّ تا آخر۔ امر حاضر معروف بانون خفیہ قِيَنْ قُنْ قِنْ۔ امر مجہول بانون خفیفہ لَيُوْقَيَنْ تا آخر۔

نہی معروف لَا يَقِ لَا يَقِيَا تا آخر ○ مجہول لَا يُوْقَ تا آخر ○ نہی معروف بانون ثقیلہ لَا يَقِيَنَّ لَا يَقِيَانِّ لَا يَقُنَّ تا آخر ○ مجہول لَا يُوْقَيَنَّ لَا يُوْقَيَانِّ لَا يُوْقَوُنَّ الخ ○ نہی معروف بانون خفیفہ لَا يَقِيَنْ لَا يَقُنْ تا آخر ○ مجہول لَا يُوْقَيَنْ لَا يُوْقَوُنْ لَا تُوْقَيِنْ لَا تُوْقَوُنْ لَا تُوْقَيِنْ لَا اُوْقَيَنْ لَا نُوْقَيَنْ ○ اسم فاعل وَاقٍ وَاقِيَانِ وَاقُوْنَ تا آخر چون رَامٍ تا آخر ○ اسم مفعول

مَوْقِيٌّ چون مَرْمِيٌّ تا آخر۔ اسم مفعول کی گردان مَرْمِيٌّ تا آخر کی طرح ہے۔

اسم فاعل کی گردان: واقٍ، واقِيانِ، وَاقُوْنَ، واقِيَةٌ وَاقِيتَانِ، واقِياتٌ

اسم مفعول کی گردان: مَوْقِيٌّ، مَوْقِيَّانِ، مَوْقِيُّوْنَ، مَوْقِيَّةٌ مَوْقِيَّتَانِ، مَوْقِيَّاتٌ۔

درس 37: لفیف مفروق از حَسِبَ یَحْسِبُ اَلْوَلَايَةُ مالک	شدن وَلِيَ يَلِيْ وَلَايَةً فهو وَالٍ و وُلِيَ يُوْلَى وَلَايَةً فهو مَوْلِيٌّ الامر منه لِ النهی

غنه لَاتَلِ الظرف منه مَوْلًى والآلة منه مِيْلًى مِيْلَاةٌ ومِيْلَاءٌ وتثنيتهما مَوْلَيَانِ ومِيْلَيَانِ والجمع منهما مَوَالٍ ومَوَالِيُّ افعل التفضيل منه اَوْلٰى والمؤنث منه وُلْيٰ وتثنيتهما اَوْلَيَانِ ووُلْيَيَانِ والجمع منهما اَوَالٍ واَوْلَوْنَ ووُلًى ووُلْيَيَاتٌ

حسب قواعد مُشَرَّحَه بالا اوپر تشریح کئے گئے قواعد کے مطابق۔ شَرَّحَ یُشَرِّحُ تَشْرِیْح کا معنیٰ ہے تفصیل بیان کرنا۔ بقیاس وَقٰی یَقِیْ وَقٰی یَقِیْ کے طریقے سے صیغ این باب را اعلال باید کرد اس باب کے صیغوں کا اعلال کر لینا چاہیے۔ و جمله صیغ صرف کبیر اور صرف کبیر کے تمام صیغوں کو میباید خُوانَد اسکو پڑھ لینا چاہیے۔ جیسا که یَلِیْ اصل میں یَوْلِیُ بروزن یَحْسِبُ تھا۔ واو کسرہ لازم اور فتحه کے درمیان آنے سے گر گیا۔ اور یا پر ضمه ثقیل تھا تو گرایا، تو یَلِیْ رہ گیا۔ یعنی واو یَعِدُ والے ضابطے سے گرا، اور یا کا ضمه دسویں ضابطے سے گرا، جس طرح یَرْمِیْ میں گرا تھا، تو یَلِیْ رہ گیا۔

اسی طرح لِ اَمْرْ کا صیغه تَلِیْ سے بنا ہے۔ شروع سے علامت مضارع گرانے سے تا گر گئی۔ اور آخر میں وقف دینے سے یا گر گئی، تو لِ رہ گیا۔

لفیف مقرون از ضَرَبَ اَلطَّیُّ پیچیدن: لپیٹنا طَوٰی یَطْوِیْ طَیًّا فهو طَاءٍ و تا آخر چوں رَمٰی یَرْمِیْ تا آخر۔ فهو طَاوٍ تا آخر چوں رمیٰ یَرْمِیْ تا آخر ہونا چاہئے۔ یه کتابت کی غلطی ہے۔

اب مصنف ثلاثی مزید کی گردانیں شروع کرتے ہیں۔ ناقص واوی: از باب افتعال اَلْاِحْتِبَاءُ زانو ایستاده کرده گھٹنوں کو کھڑا کر کے، کتاب میں کردن لکھا ہے۔ کرده صحیح ہے۔ ایستادَنْ: کھڑے ہونا، حَبْوَه بسته حَبْوَہْ کو باندھ کر، ہاتھوں کو پنڈلیوں کے گرد باندھنا، یا کپڑے یا رومال وغیرہ سے گھٹنوں اور کمر کے گرد گرہ لگا کر باندھنا۔ تو جس چیز کے ذریعے باندھا کپڑا یا رومال اسکو حبوہ کہتے ہے۔ نیز حبوہ میں حا پر تینوں حرکتیں عربوں سے منقول ہیں۔ نَشِسْتَن بیٹھنا اِحْتَبٰی یَحْتَبِیْ اِحْتِبَاءً فهو مُحْتَبٍ الامر منه اِحْتَبِ والنهی عنه لَا تَحْتَبِ الظرف منه مُحْتَبًی

ناقص یائی ایضًا اَلْاِجْتِبَاءُ برگزیدن اِجْتَبٰی یَجْتَبِیْ اِجْتِبَاءً فهو مُجْتَبٍ	ایضًا: بھی

واُجْتُبِیَ یُجْتَبٰی اِجْتِبَاءً فهو مُجْتَبًی الامر منه اِجْتَبِ والنهی عنه لَا تَجْتَبِ الظرف منهُ مُجْتَبًی

لفیف مقرون: اَلْاِلْتِوَاءُ پیچیده شدن اِلْتِوَاء کا معنیٰ ہے لِپٹا ہوا ہونا۔ کوئی چیز لِپٹی ہوئی ہو، تو اس کے لئے یه فعل آتا ہے۔ ناقص واوی ایضًا از انفعال اِنْمِحَاءٌ مَحْو شدن مِٹنا، اس کا مادّہ میم، حا اور واو ہے۔ اِنْمِحَاءٌ اصل میں اِنْمِحَاوٌ تھا۔ (ناقص) یائی ایضًا اِنْبِغَاءٌ مناسب شدن کسی چیز کا مناسب ہونا۔ اِنْبِغَاءٌ اصل میں اِنْبِغَایٌ تھا۔

لفیف مقرون ایضًا اِنْزِوَاءٌ: بگوشه نشستن کنارے پر بیٹھنا، یعنی سب سے علیحدہ ہو کر ایک طرف بیٹھنا۔

ناقص واوی از اسْتِفْعَال اَلْاِسْتِعْلَاءُ بُلند شدن بُلند ہونا۔اِسْتَعْلٰی یَسْتَعْلِیْ

ناقص یائی(از استفعال) اَلْاِسْتِغْنَاءُ بے پروا شدن بے پرواہ ہونا کسی چیز۔ خود بے پرواہ ہونا۔

(ناقص) واوی از اِفعال اَلْاِعْلَاءُ بلند کردن اَعْلٰی یُعْلِیْ اِعْلَاءً فهو مُعْلٍ و اُعْلِیَ یُعْلٰیْ اِعْلَاءً فهو مُعْلًی الامر منه اَعْلِ والنهی عنه لَا تُعْلِ الظرف منه مُعْلًی۔

(ناقص یائی از اِفعال) یائی ایضًا اَلْاِغْنَاءُ بے پروا کردن کسی کو بے پرواہ کرنا۔ اَغْنٰی یُغْنِیْ اِغْنَاءً تا آخر۔

لفیف مفروق اَلْاِیْلَاءُ(افعال) قریب کردن : قریب کرنا، اَوْلٰی یُوْلِیْ اِیْلَاءً فهو مُوْلٍ۔

(لفیف) مقرون(اِفعال): اَلْاِرْوَاءُ سیراب کردن اَرْوٰی یُرْوِیْ۔

ایضًا(یعنی یہ بھی لفیف مقرون ہے باب افعال سے) اَلْاِحْیَاءُ زندہ کردن: زندہ کرنا اَحْیٰی یُحْیِیْ تا آخر۔

ناقص واوی از تفعیل اَلتَّسْمِیَۃُ نام نِہادن: نام رکھنا،مثلاً سَمَّیْتُ الطِفْلَ زیدًا: میں نے اُس بچے کا نام زید رکھا۔ یہ دو مفعول چاہتا ہے۔ پہلا مفعول یہاں پر الطفلَ اور دوسرا زیدًا ہے۔ سَمّٰی یُسَمِّیْ تَسْمِیَۃً فهو مُسَمٍّ و سُمِّیَ یُسَمّٰی تَسْمِیَۃً فهو مُسَمًّی الامر منه سَمِّ والنهی عنه لَا تُسَمِّ الظرف منه مُسَمًّی۔

ازیں باب اس باب سے یعنی باب تفعیل سے مصدر ناقص و لفیف و مہموز لام ناقص، لفیف اور مہموز لام کا جو مصدر ہے بروزن تَفْعِلَۃٌ می آید وہ تَفْعِلَۃٌ کے وزن پر آتا ہے۔

درس 38۔ ناقص یائی منه ایضًا(یہ ناقص یائی ہے باب تفعیل سے) اَلتَّلْقِیَۃُ انداختن ڈالنا، کسی چیز کو ڈال دینا، کسی چیز کو گرانا، لَقّٰی یُلَقِّیْ تَلْقِیَۃً فهو مُلَقٍّ

لفیف مقرون(تفعیل) اَلتَّقْوِیَۃُ قوت دادن قوت دینا۔ طاقت دینا قَوّٰی یُقَوِّیْ تَقْوِیَۃً فهو مُقَوٍّ تا آخر۔

(لفیف) مقرون دیگر التَّحِیَّۃُ سلام کردن دوسرا مقرون التَّحِیَّۃُ سلام کرنا۔ تَحِیَّۃٌ اصل میں تَحْیِیَۃٌ بروزن تَفْعِلَۃٌ ہے۔ حَیّٰی یُحَیِّیْ تَحِیَّۃً فهو مُحَیٍّ تا آخر۔

تَحِیَّۃٌ اصل میں تَحْیِیَۃٌ بروزن تَفْعِلَۃٌ ہے۔ پھر پہلی یا کی حرکت ما قبل میں حا کو دیا، اور یا کا یا میں ادغام کیا، تو تَحِیَّۃٌ بن گیا۔ تو اس پر اشکال ہوتا ہے، کہ یہ تو آپ نے یَبِیْعُ والا قانون لگایا۔ اور یہ آٹھواں قانون تھا معتل کے قوانین میں۔ اور اس قانون میں ایک شرط یہ تھی کہ یہ قانون جس حرف میں لگے وہ لفیف کا عین نہ ہو۔ اور تَحْیِیَۃٌ بروزن تَفْعِلَۃٌ میں پہلی یا لفیف کا عین ہے۔ تو مصنفؒ اس کا جواب دیتے ہیں، کہ ہاں آپ کی بات ٹھیک ہے، کہ لفیف کے عین کلمہ میں یہ قانون لگا، لیکن یہ لفظ لفیف بھی ہے، اور مضاعف بھی ہے۔ کیونکہ اسکا مادّہ حا، یا اور یا ہے۔ دو یا آ رہی ہیں تو یہ لفیف بھی ہے اور دو حرف ایک جنس کے آگئے تو یہ مضاعف بھی ہے۔ تو اس میں یہ قاعدہ جو لگا ہے یہ مضاعف ہونے کی وجہ سے لگا ہے، لفیف ہونے کی وجہ سے نہیں لگا۔ اگر یہ صرف لفیف ہوتا، تو پھر ضابطہ نہیں لگتا جیسا کہ تَقْوِیَۃٌ میں واو کی حرکت ماقبل میں قاف کو نہیں دیا، کیونکہ یہ صرف لفیف ہے۔ سوال: درعین لفیف تعلیل نمی شود لفیف کی عین میں تعلیل نہیں ہوتی۔ پس حرکت عین تَحِیَّۃٌ چرا نقل کردہ بما قبل دادند پس تَحِیَّۃٌ کی عین کی حرکت کیوں نقل کر کے ماقبل کو دے دی۔

جواب: تَحِیَّۃٌ لفیف ہم ہست و مضاعف ہم تَحِیَّۃٌ لفیف بھی ہے اور مضاعف بھی ہے نقلِ حرکت درین اس کے اندر حرکت کو نقل جو کیا ہے بحیثیت مضاعف بُودَنَش کردہ اند، اسکے مضاعف ہونے کی حیثیت سے کی ہے۔

بُودن: ہونا، بودنش: اسکا ہونا و لہٰذ در تَقْوِیَۃٌ نقل نکردند اور اسی وجہ سے تَقْوِیَۃً کے اندر نقل نہیں کیا۔ کیونکہ یہ صرف لفیف ہے۔ اس میں واو عین کی جگہ آیا ہے۔ تو اس کی حرکت ماقبل میں قاف کو نقل نہیں کیا۔

ناقص واوی از مُفاعَلَۃ مُغَالَاۃٌ گراں کردن مہنگا کرنا، قیمت بڑھانا غَالٰیٰ یُغَالِیْ مُغَالَاۃً الخ۔

(ناقص یائی از مفاعلۃ) یائی مُرَامَاۃٌ باہم تیراندازی کردن ایک دوسرے کو تیر مارنا رَامٰی یُرَامِیْ مُرَامَاۃً الخ

لفیف مفروق (از مفاعلۃ) مُوَارَاۃٌ پوشیدن چُھپنا، چُھپانا وَارٰی یُوَارِیْ الخ

(لفیف) مقرون (از مفاعلۃ) مُدَاوَاۃٌ دوا کردن :دوا کرنا، علاج کرنا دَاوٰی یُدَاوِیْ الخ۔

ناقص واوی از تَفَعُّلْ: ناقص واوی باب تَفَعُّل سے اَلتَّعَلِّیْ برتری نمودن برتری ظاہر کرنا، بڑھائی جتلانا، اسکا مادّہ عین، لام اور واو ہے۔ تَعَلّیًا اصل میں تَعَلُّوًا بروزن تَفَعُّلًا تھا۔ تو سولھواں ضابطہ لگے گا، کہ اگر واو اسم کے اندر لام کی جگہ آئے، اور ماقبل میں واو ہو۔تو اُس ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیتے ہیں، اور واو کو یا سے بدل دیتے ہیں۔ تو تَعَلُّوًا سے تَعَلِّوًا اور پھر تَعَلِّیًا بن جائے گا۔ یہ تو تھا حالت نصبی میں۔

اور حالت رفعی، جرّی میں یہ "یا" گر جائے گی۔ حالت رفعی میں تَعَلُّوٌ سے تَعَلِّیٌ بن جائے گا۔ پھر یا پر ضمہ ثقیل ہونے کی وجہ سے ضمہ گر جائے گا، تو تَعَلِّیْنْ رہ جائے گا۔ پھر یا التقائے ساکنین کی وجہ سے گر جائے گا تو تَعَلٍّ رہ جاتا ہے۔ اسی طرح حالت جرّی میں تَعَلِّوٍ سے تَعَلِّیٍ اور پھر تَعَلِّیْنْ پھر تَعَلٍّ بن جاتا ہے۔

اگر اس پر الف لام آ جائے یا اس کی اضافت کی جائے تو پھر آخر میں تنوین نہیں آئے گا، تو جب تنوین نہیں تو التقائے ساکنین بھی نہیں ہوگا۔ اور جب التقائے ساکنین نہ ہو تو یا نہیں گرے گی۔ جیسا کہ التَّعَلِّیْ حالت رفعی اور جرّی میں۔ اور التَّعَلِّیَ حالت نصبی میں۔

تَعَلّٰی یَتَعَلّٰی تَعَلِّیًا فھو مُتَعَلٍّ الخ۔ در مصدر مصدر کے اندر واو بقاعدہ(16) واو جو ہے سولہویں ضابطے سے بعد کسرہ یا شدہ کسرہ کے بعد یا ہو گیا ساکن گشتہ وہ یا ساکن ہو گئی۔ کیونکہ یا پر ضمہ بھی ثقیل اور کسرہ بھی ثقیل۔ باجتماع ساکنین در حالت رفع و جر حذف گردیدہ اور اجتماع ساکنین کی وجہ سے حالت رفع اور جر میں وہ یا حذف ہو گئی۔ تو تَعَلٍّ رہ جائے گا۔ اور حالت نصبی میں تَعَلِّیًا رہ جاتا ہے۔ الف لام کی صورت میں التَّعَلِّیْ اور اضافت کی صورت میں تَعَلِّیْکَ۔

ناقص یائی (از تفعّل) التَّمَنِّیْ آرزو کردن آرزو کرنا، خواہش کرنا کسی چیز کی تَمَنّٰی یَتَمَنّٰی تَمَنِّیًا تا آخر۔

لفیف مفروق(از تفعّل) اَلتَّوَلِّیْ دوستی نمودن دوستی ظاہر کرنا، یعنی دوستی کرنا۔ تَوَلّٰی یَتَوَلّٰی تَوَلِّیًا

(لفیف) مقرون(از تفعّل) اَلتَّقَوِّیْ قوی شدن قوی ہونا، طاقتور ہونا،

ناقص واوی از تَفَاعُلْ اَلتَّعَالِیْ برتر شدن برتر ہونا، اونچا ہونا کسی پر۔ تَعَالٰی یَتَعَالٰی تَعَالِیًا فھو مُتَعَالٍ الخ

(ناقص) یائی(از تفاعُل) اَلتَّمَارِیْ شک نمودن شک ظاہر کرنا، یعنی شک کرنا۔ تَمَارٰی یَتَمَارٰی تَمَارِیًا

لفیف مفروق (از تفاعُل) اَلتَّوَالِیْ پے در پے کار کردن مسلسل کام کرنا، پے در پے کام کرنا تَوَالٰی یَتَوَالٰی تَوَالِیًا الخ۔

(لفیف) مقرون(از تفاعل) التَّسَاوِیْ برابر شدن برابر ہونا۔ تَساوٰی یَتَساوٰی تَسَاوِیًا

قسم پنجم در مرکبات مہموز و معتلٌّ: پانچویں قسم مہموز اور معتل کے مرکبات کے بارے میں۔ مہموز وہ ہوتا ہے جس میں کوئی ایک حرف صحیح ہمزہ ہوتا ہے۔ اور معتلٌّ وہ ہے کہ جس میں کوئی ایک حرف صحیح حرف علّت ہو۔ اور معتل میں "مثال، اجوف، ناقص اور لفیف" چاروں شامل ہیں۔

مہموز فا و اجوف واوی از نصرَ اَلْاَوْلُ رُجوع کردن رجوع کرنا، لوٹنا اٰلَ یَؤُوْلُ اَوًلًا چون قَالَ یَقُوْلُ قَوْلًا الخ۔

در ہمزہ قواعد مہموز جاری باید کرد ہمزہ میں قواعد مہموز جاری کرنی چاہیئے۔ و در واو قواعد معتل اور واو کے اندر قواعد معتل جاری کرنے چاہیئے۔ مگر جائیکه قاعدہ مہموز و معتل باہم متعارض شَود مگر اُس جگہ پر جہاں مہموز اور معتل کے ضابطے باہم ٹھکرائیں ترجیح قاعدہ معتل را باشد تو ترجیح معتل کے قاعدے کو ہوگی۔ چنانچه یَاْوُلُ که دراصل یَاْوُلُ بُود چنانچہ یَاْوُلُ اصل میں یَاْوُلُ بروزن یَنْصُرُ تھا۔ یہاں مہموز کا قاعدہ تقاضا کر رہا ہے کہ ہمزہ ساکنہ منفردہ کو ماقبل کے حرکت کے مطابق حرف علّت سے بدلو اور یَاوُلُ پڑھو۔ جیسا کہ رَأسٌ میں رَاسٌ، بُؤسٌ میں بُوسٌ اور ذِئْبٌ میں ذِیْبٌ پڑھتے تھے۔اور دوسری طرف معتل کا قانون(یقول والا قانون) بھی متوجہ ہوا، کہ جس طرح یَقْوُلُ کے اندر واو کی حرکت ماقبل کو دی اور یَقُوْلُ پڑھا، تو ادھر بھی واو کی حرکت ماقبل کو دو اور یَاُوْلُ پڑھو۔ تو ترجیح معتل کے ضابطے کو ملے گا۔ قاعدہ رَأسٌ مقتضی ابدال ہمزہ بالف ست رَأسٌ کا ضابطہ تقاضا کر رہا تھا کہ ہمزہ کو بدل دیا جائے الف سے، اور یَاْوُلُ کو یَاوُلُ پڑھا جائے۔ و قاعدہ معتل مقتضی نقلِ حرکتِ واو بما قبل اور معتل کا ضابطہ ماقبل کو واو کی حرکت کو نقل کرنے کا تقاضا کر رہا تھا۔ ہَمِیں را ترجیح دادند اسی کو ترجیح دے دی۔ اور یَاْوُلُ کو یَؤُوْلُ پڑھا۔ و ہمکذا در ءَأُوْلُ اور اسی طرح ءَأُوْلُ میں۔ یہ ءَوُوْلُ لکھنا چاہیئے تھا۔ کیونکہ ضابطہ ہے کہ جب دو ہمزہ اکھٹے ہو جائے اور ان میں سے ایک بھی مکسور نہ ہو، تو دوسرے ہمزہ کو وجوبی طریقے سے واو سے بدلا جاتا ہے۔ لہٰذا ءَأُوْلُ کو ءَوُوْلُ لکھنا چاہیئے تھا۔ که دراصل اَأْوُلُ بُود کہ اصل میں اَأْوُلُ تھا۔ بقاعدہ آمَنَ مقتضی ابدال ہمزہ بالف بُود آمَنَ کا ضابطہ تقاضا کر رہا تھا کہ دوسرے ہمزہ ساکن کو الف سے بدلو اور آوُلُ پڑھو۔ بران قاعدہ معتل را که مقتضی نقل حرکت بُود ترجیح دادن اس پر معتل کے ضابطے کو، جو کہ تقاضا کر رہا تھا کہ حرکت کو نقل کر دو، تو اس ضابطے کو ترجیح دے دی۔ اَأُوْلُ شُد تو یہ اَأُولُ یعنی اَءُوْلُ ہوا۔ بعد ازان ہمزہ دوم را بقاعدۂ اَوَادِمُ واو کردند اَوُوْلُ شد اس کے بعد دوسرے واو کو اَوَادِمُ کے ضابطے سے واو کر دیا تو اَوُوْلُ ہوا۔

مہموز فا و اجوف یائی از ضَرَبَ اَلْاَیْدُ قوی شدن طاقتور ہونا اٰدَ یَئِیْدُ اَیْدًا فهو اٰئِدٌ تا آخر چوں باع یَبِیْعُ تا آخر۔

درین باب ہَم اس باب میں بھی ضابطہ مرقومه لکھے ہوئے ضابطے کی مرعٰی باید کرد اُس کی رعایت کرنی چاہیے۔ یعنی جہاں بھی مہموز کے ضابطے اور معتل کے ضابطے میں ٹھکراؤ آ رہا ہو، تو معتل کے ضابطے کو ترجیح دو۔ پس در یَئِیْدُ برقاعدہ رأس قاعدہ یَبِیْعُ ترجیح یافته پس یَئِیْدٌ میں رَأسٌ کے ضابطے پر یَبِیْعُ کے ضابطے نے ترجیح پائی۔ یَئِیْدُ اصل میں یَئْیِدُ تھا۔ رَأسٌ کا ضابطہ تقاضا کر رہا تھا کہ ہمزہ ساکنہ منفردہ کو ماقبل فتحہ کے مطابق الف سے بدلو اور یَایِدُ پڑھو۔ جبکہ یَبِیْعُ والا ضابطہ تقاضہ کر رہا تھا کہ یا کی حرکت ماقبل میں ہمزہ کو دیا جائے اور یَئِیْدُ پڑھا جائے۔ لہٰذا یَئِیْدُ کے ضابطہ کو ترجیح دیا گیا۔ و ہمچنین در اَئِیْدُ صیغه واحد متکلم اور اسی طرح ہے اَئِیْدُ صیغہ واحد متکلم میں۔ اَئِیْدُ اصل میں اَئْیِدُ تھا۔ رَأسٌ کا ضابطہ تقاضہ کر رہا تھا کہ آیِدُ پڑھو، جبکہ معتل کا ضابطہ تقاضا کر رہا تھا کہ یا کی حرکت ماقبل کو نقل کیا جائے اور اَئِیْدُ پڑھا جائے۔ لہٰذا معتل کے ضابطے کو ترجیح دی گئی۔ اور جب بھی دو ہمزہ متحرک اکھٹے ہو جائے اور ان میں سے کسی ایک پر بھی کسرہ ہو تو دوسرے کو

یا سے بدلنا واجب ہے لہٰذا اَیِئِدُ ہوا۔ لیکن بالاخر ہمزہ دوم بقاعدہ اَئِمَّۃٌ یا شدہ لیکن بِالآخر دوسرا ہمزہ اَئِمَّۃٌ کے ضابطے سے یا ہو گیا۔ اور اَئِئِدُ سے اَیِئِدُ ہوا۔ نیز ہر جگہ یہ قانون وجوبی ہے لیکن اَئِمَۃٌ کے اندر یہ جوازی ہے۔ لہٰذا اَئِمَّۃٌ پڑھنا بھی صحیح اور اَیِـمَّۃٌ پڑھنا بھی جائز۔

مہموز فا و ناقص واوی از نَصَرَ اَلْاَلْوُ کوتاہی کردن کوتاہی کرنا اَلَا یَاْلُوْ اَلْوًا۔ یَالُوْ پڑھنا بھی جائز ہے۔

در ہمزہ قاعدہ مہموز و در واو قاعدہ ناقص جاری باید کرد ہمزہ کے اندر مہموز کا ضابطہ اور واو کے اندر ناقص کا ضابطہ جاری کرنا چاہیئے۔

مہموز فا و ناقص یائی از ضَرَبَ اَلْاِتْیَانُ آمدن آنا۔ اَتٰی یَاْتِیْ چوں رَمٰی یَرْمِیْ۔ یَاتِی پڑھنا بھی جائز ہے۔

(مہموز فا و ناقص یائی) از فتحَ یَفْتَحُ اَلْاِبَاءُ انکار کردن انکار کرنا اَبیٰ یَاْبیٰ اِبَاءً۔ یَابیٰ پڑھنا بھی جائز ہے۔

مہموز فا و لفیف مقرون از ضَرَبَ اَلْاَیُّ جائے پناہ گرفتن پناہ کی جگہ پکڑنا، اَوٰی یَاْوِیْ چون طَوٰی یَطْوِیْ۔ یاوِیْ بھی جائز ہے۔

مہموز عین و مثال از ضرب اَلْوَأْدُ زندہ در گور کردن زندہ دفن کرنا۔ گور: قبر، قرآن مجید میں ہے۔ وَ اِذَا الْمَوْءُوْدَۃُ سُئِلَتْ: جب زندہ دفن کی ہوئی لڑکی سے پرچھا جائے گا، بِاَیِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ: کس گناہ میں تمہیں قتل کیا گیا تھا۔

وَاَدَ یَئِدُ چوں وَعَدَ یَعِدُ۔

مہموز عین و ناقص یائی از فتحَ اَلرُّئِیَۃُ دیدن دیکھنا یعنی رُؤیَتِ بصری۔ مثلاً رَاَیْتُ زیدًا: میں نے زید کو دیکھا۔ یہ ایک مفعول چاہتا ہے۔ اس سے مراد آنکھوں سے دیکھنا ہوتا ہے۔ و دانستن جاننا، یعنی رُؤیَتِ قلبی: دل سے دیکھنا۔ مثلًا رَاَیْتُ زیدًا عَالِمًا: میں نے زید کو عالم جانا۔ تو یہ جاننا دل کے ذریعے ہوتا ہے۔ اور یہ رُؤیَتِ قلبی مفعول چاہتا ہے۔اس میں زید مفعول اوّل ہے اور عالم مفعول ثانی ہے۔ اور یَسَلُ والا ضابطہ افعال رُؤیت کے اندر وُجُوبی ہے۔ لہٰذ یہاں یَرٰی جو کہ اصل میں یَرْءَیُ بروزن یَفْتَحُ تھا۔ یا متحرک ماقبل فتحہ سے الف ہوا تو یَرْءٰی ہوا۔ پھر یَسْئَلُ والا قانون وجوبی لگا اور ہمزہ کی حرکت ماقبل میں را کو دی گئی، اور ہمزہ گر کیا تو یَرَیٰ ہوا۔

رَاٰی یَرٰی رُؤْیَۃً فھو رَاءٍ و رُئِیَ یُرٰی رُؤْیَۃً فھو مَرْئِیٌّ الامر منه رَ والنھی عنه لَا تَرَ الظرف منه مَرْاًی والاٰلۃ منه مِرْاًی مِرْاٰۃٌ مِرْاٰءٌ و تثنیتھما مَرْءَیَانِ و مِرْءَیَانِ والجمع منھما مَرَاءٍ و مَرَائِیُّ افعل التفضیل منه اَرْاٰی و المؤنث منه رُؤْیٰی و تثنیتھما اَرْاَیَانِ و رُؤْیَیَانِ والجمع منھما اَرَاءٍ و اَرَاَوْنَ و رُاًی و رُؤْیَیَاتٌ۔

زین پیش اس سے پہلے، زین: از این نوشتہ ایم ہم نے لکھا ہے کہ قاعدہ یَسَلُ درین باب در افعال لازم شدہ کہ قاعدہ یَسَلُ اس باب میں افعال کے اندر لازم ہے نہ در اسماء نہ کہ اسماء میں۔ این امر را ملحوظ کردہ اِس بات کو ملحوظ رکھتے ہوئے جملہ صیغ را تمام صیغوں کو بمُراعاتِ قواعدِ ناقص در لام لام کے اندر ناقص کے قوانین کی رعایت رکھتے ہوئے می باید خواند پڑھ لینا چاہیئے۔ تعلیماً صرف کبیر ہم مینویسم سکھانے کے لئے صرف کبیر بھی میں لکھ رہا ہوں۔ کہ این باب صیغ مشکلہ دارد کہ یہ باب مشکل صیغیں رکھتا ہے۔

اثبات فعل ماضی معروف رَاٰی رَاَیَا رَاَوْا رَاَتْ رَاَتَا رَاَیْنَ تا آخر چون رَمٰی تا آخر

جزاینکه علاوہ اس کے در ہمزه ہمزہ کے اندر بین بین میتواند شد بینَ بینْ ہو سکتا ہے۔ بینَ بینْ قریب بھی جائز ہے اور بینَ بینْ بعید بھی جائز ہے۔

مجهول رُئِیَ رُئِیَا رُءُوْا رُئِیَتْ تا آخر چون رُمِیَ تا آخر

اثبات فعل مضارع معروف یَرَیَانِ یَرَوْنَ تَرٰی تَرَیَانِ یَرَیْنَ تَرَوْنَ تَرَیْنَ تَرَیْنَ اَرٰی نَرٰی

یَرٰی

یَرٰی دراصل یَرْاَیُ بُود یَرٰی اصل میں یَرْاَیُ بروزن یَفْتَحُ تھا۔ حرکت ہمزه بقاعده یَسَلُ بما قبل رفته ہمزہ کی حرکت یَسَلُ کے ضابطے سے ماقبل کو چلی گئی۔ و ہمزه حذف شده اور ہمزہ حذف ہو گیا۔ یَرَیُ شُد تو یَرَیُ ہو گیا۔ یا بقاعده(7 ہفتم) الف گشت یا ساتویں ضابطے سے الف ہو گئی۔ تو یَرٰی ہو گیا۔ اور افعال کے اندر یہ ضابطہ وجوبی ہے۔ و ہمچنین در جمله صیغ اور اسی طرح ہے تمام صیغوں میں۔ جز تثنیه علاوہ تثنیہ کے۔ یعنی سب صیغوں کے اندر پہلے یَسَلُ والا قانون لگاؤ اور پھر قال والا قانون لگاؤ۔ لیکن تثنیہ کے اندر صرف یَسَلُ کا قانون لگاؤ۔ قال کا قانون تثنیہ کے اندر اس لئے نہیں لگ سکتا کہ یہاں الف تثنیہ جو کہ مانع ہے اس اعلال کا وہ موجود ہے۔ که دران صِرف بر تعمیل قاعده یَسَلُ اکتفا رفته کہ اس کے اندر صرف یَسَلُ کے قاعدہ کے تکمیل پر اکتفا ہوا۔ یا بسبب مانع الف نشده اور پھر یا مانع ہونے کی وجہ سے الف نہ ہوئی۔ یعنی یَرَیَانِ میں یا مفتوحہ کو الف سے نہیں بدلا، کیونکہ اسکے بعد الف تثنیہ جو کہ اس اعلال کے لئے مانع ہے وہ موجود ہے۔ و در یَرَوْنَ و تَرَوْنَ صیغہائے جمع مذکر اور یَرَوْنَ اور تَرَوْنَ جو کہ جمع مذکر کے صیغیں ہیں الف بسبب التقائے ساکنین با واو الف جو ہے وہ واو کے ساتھ التقائے ساکنین کی وجہ سے و در تَرَیْنَ واحد مؤنث حاضر اور تَرَیْنَ واحد مؤنث حاضر جو ہے بسبب التقائے ساکنین با یا الف کا یا کے ساتھ التقائے ساکنین کی وجہ سے حذف شد الف حذف ہو گیا۔ یَرَوْنَ اصل میں یَرْءَیُوْنَ بروزن یَفْتَحُوْنَ تھا۔ ہمزہ کی حرکت ماقبل میں یا کو دی اور ہمزہ کو حذف کیا تو یَرَیُوْنَ رہ گیا۔ پھر یا متحرک ماقبل فتحہ کو الف سے بدلا تو یَرَاوْنَ ہوا۔ پھر الف اور واو کے درمیان التقائے ساکنین آیا، تو الف کو حذف کیا اور یَرَوْنَ رہ گیا۔ اسی طرح تَرَوْنَ اصل میں تَرْءَیُوْنَ تَفْتَحُوْنَ تھا۔ پھر تَرَیُوْنَ ہوا۔ پھر تَرَاوْنَ اور پھر تَرَوْنَ ہوا۔ تَرَیْنَ اصل میں تَرْءَیِیْنَ بروزن تَفْتَحِیْنَ تھا۔ پھر تَرَیِیْنَ پھر تَرَایْنَ اور پھر تَرَیْنَ ہوا۔

(اثبات فعل مضارع) مجهول یُرٰی یُرَیَانِ یُرَوْنَ تا آخر مثل معروف در اعلال یہ بھی معروف گردان کی طرح ہے اعلال کے اندر۔ یعنی جیسے یَرٰی میں اعلال ہوا تھا، اسی طرح یُرٰی میں بھی اعلال ہوا ہے۔

نفی تاکید بلن معروف و مجهول لَنْ یَّرٰی لَنْ یَّرَیَا لَنْ یَّرَوْا تا آخر معروف اور مجہول دونوں گردانوں کو اکھٹا کیا ہے۔ در الف یُرٰی و اخوات اُو یَرٰی کے الف میں اور جو اسکے مشابہ کلمات ہیں، یعنی وہ پانچ صیغیں جن کے آخر میں ضمیر بارز نہیں آتی۔ لن عمل نکرده اُن پانچ صیغوں میں "لن" عمل نہیں کرتا۔ چنانکه در لَنْ یَّخْشٰی و لَنْ یَّرْضٰی جیسا کہ لَنْ یَّخْشٰی اور لَنْ یَّرْضٰی کے اندر کوئی عمل نہیں ہوا تھا و در دیگر صیغ اور دوسرے صیغوں کے اندر نہجیکه اُسی طریقے پر در صحیح عمل می کند جس طرح صحیح کے اندر یہ لن ناصبہ عمل کرتا ہے عمل کرده اس نے عمل کر دیا۔ اعلالاتیکه در مضارع بود ہمون باقی مانده وہ اعلالات جو کہ مُضارع میں ہو گئے تھے وہی (اعلالات) باقی ہیں۔ مضارع کے اندر الف گرا تھا وہی الف گرا رہے گا۔ پانچ صیغوں کے اندر لن ناصبہ

کوئی عمل نہیں کریگا۔ سات صیغوں سے نون اعرابی گرائے گا، اور دو صیغیں جو کہ جمع مؤنث کے ہیں اُس میں کچھ عمل نہیں کریگا۔

نفی جحد بلم در مستقبل معروف و مجہول لَمْ يُرَ	لَمْ يُرَيَا لَمْ يُرَوْا لَمْ تُرَ لَمْ تُرَيَا لَمْ يُرَيْنَ لَمْ تُرَوْا لَمْ تُرَيْ لَمْ تُرَيْنَ لَمْ أُرَ لَمْ نُرَ

یہ بھی معروف اور مجہول کے دونوں گردانیں اکھٹے ذکر کئے ہیں۔ لَمْ يُرَ دراصل يُرىٰ بود لم يَرَ اصل میں یُرىٰ تھا۔ لم کے آنے سے آخر سے حرف علّت گرا تو لَمْ يَرَ رہ گیا۔ اسی طرح لَمْ يُرَ بھی ہے۔ بسبب لم الف در آخر افتاد لَمْ کی وجہ سے الف آخر سے گر گیا۔ و لَمْ يُرَ شد تو لم يُرَ ہو گیا۔ و ہکذا لَمْ تُرَ لَمْ اَرَ لَمْ نَرَ اور اسی طرح باقی چار صیغیں ہیں۔ جن کے آخر میں ضمیر بارز نہیں جڑتا۔ تو لم اُن سے حرف علّت کو گرا دیتا ہے۔ اور لم ترَ، لم اَرَ، لَمْ نَرَ رہ جاتے ہین۔ و در باقی صیغ عملی کہ در مضارع صحیح میکند نمودہ اور باقی صیغوں کے اندر لم وہی عمل کرتا ہے جو صحیح کے مضارع میں کیا تھا۔یعنی سات صیغوں سے نون اعرابی گرایا۔ اور دو جمع مؤنث کے صیغوں میں کچھ عمل نہیں کرتے۔ بر اعلالاتے کہ در مضارع بود اعلالے نیفزودہ وہ اعلالات جو کہ مُضارع میں تھے، اُن پر کوئی اعلال نہیں بڑھا۔

لام تاکید بانون ثقیلہ در فعل مستقبل معروف و مجہول:

لَيُرَيَنَّ لَيُرَيَانِّ لَيُرَوُنَّ لَتُرَيَنَّ لَتُرَيَانِّ لَيُرَيْنَانِّ لَتُرَوُنَّ لَتُرَيِنَّ	لَتُرَيْنَانِّ لَأُرَيَنَّ لَنُرَيَنَّ

لَيُرَيَنَّ دراصل يُرىٰ بُود لَيَرَيَنَّ اصل میں يَرىٰ تھا۔ لام تاکید در اول و نون ثقیلہ درآخر آوُردَند لام تاکید شروع میں اور نون ثقیلہ آخر میں لے آئیں۔ نون ثقیلہ فتحہ ما قبل خواست نون ثقیلہ نے اپنے سے ماقبل فتحہ چاہا الف قابل حرکت نبُود الف قابل حرکت نہ تھا۔ لہٰذا یا را کہ اصل الف بُود باز آوُردَہ لہٰذا یا کو جو کہ الف کی اصل تھی کو پھر لائے۔ یعنی یا الف سے بدلی تھی۔ اور الف چونکہ قابل حرکت نہیں۔ تو الف کی جگہ ان صیغوں میں یا کو پھر لایا گیا۔ کیونکہ یا حرکت کو قبول کرتا ہے۔ فتحہ دادند اُس یا کو فتحہ دے دیا لَيُرَيَنَّ شد تو لَيُرَيَنَّ ہوا۔ و ہمچنین لَتُرَيَنَّ لارَيَنَّ لَنُرَيَنَّ اور اسی طرح اُن چار صیغوں میں بھی ہے، جو کہ ضمیر بارز اُسکے ساتھ جڑا ہوا نہیں۔

لَيُرَوُنَّ دراصل يَرَوْنَ بُود لَيَرَوُنَّ اصل میں يَرَوْنَ تھا۔ یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ یہاں معروف اور مجہول دونوں کو ذکر کیا ہے۔ بعد آوردن لام تاکید و نون ثقیلہ لام تاکید اور نون ثقیلہ کو لانے کے بعد و حذف نون اعرابی اور نون اعرابی کو حذف کرنے کے بعد اجتماع ساکنین شُد میان واو و نون اجتماع ساکنین ہوا نون اور واو کے درمیان۔ یعنی يَرَوْنَ سے نون اعرابی گرا دو، اور آخر میں نون ثقیلہ لاو تو يَرَوْنّ ہوا۔ تو واو اور نون کے درمیان التقائے ساکنین ہوا۔ واو چونکہ غیر مدّہ ہے تو واو کو ضمہ دیا اور يَرَوُنَّ بن گیا۔ واو غیر مده بُود واو غیر مدّہ تھا لہٰذا آنرا ضمه دادند لَيُرَوُنَّ شد لہٰذا اُسکو ضمہ دے دیا گیا تو لَيَرَوُنَّ ہو گیا۔ و ہٰکذا لَتَرَوُنَّ اور اسی طرح لَتَرَوُنَّ بھی ہے۔ و در لَتُرَيِنَّ اور لَتَرَيِنَّ میں واحد مؤنث حاضر واحد مؤنث حاضر کا صیغہ بعد حذف نون اعرابی یا را کسرہ دادند نون اعرابی کو حذف کرنے کے بعد "یا" کو کسرہ دے دیا۔ تَرَيْنَ واحد مؤنث حاضر کے

نون اعرابی کو گرایا، اور آخر میں نون ثقیلہ ملایا، تو تَرَیْنَّ ہوا۔ تو یا اور نون کے درمیان التقائے ساکنین آیا۔ یا چونکہ غیرہ تھی، تو یا کو کسرہ کی حرکت دے دی اور تَرَیِنَّ ہوا۔

بانون خفیفہ لَیُرَیَنْ لَیُرَوُنْ لَتُرَیَنْ لَتُرَوُنْ لَتُرَیِنْ لَاُرَیَنْ	لَنُرَیَنْ ــ امر حاضر معروف رَیَنْ رَیَا رَوُنْ رَیِنْ رَیَا رَیْنَ

رَ دراصل تَریٰ بُود رَ اصل میں تَریٰ تھا۔ بعد حذف علامت مضارع متحرک ماند علامت مضارع کو حذف کرنے کے بعد متحرک حرف رہ گیا۔ لہٰذا حاجت بہمزہ وصل نشد لہٰذا ہمزہ وصل کی ضرورت نہ ہوئی در آخر وقف نمودند آخر میں وقف کیا بسبب وقف الفِ آخر بیفتاد رَ شد اور وقف کی وجہ سے آخر کا الف گر گیا اور رَ ہوا۔ در دیگر صیغہا بعد حذف علامت مضارع نون اعرابی حذف شدہ باقی صیغوں میں علامت مضارع کو حذف کرنے کے بعد، نون اعرابی حذف ہوگیا۔ مثلاً تَرَیَانِ سے علامت مضارع اور نون اعرابی دونوں کو گرایا تو رَیَا رہ۔ باقی صیغیں بھی اسی قیاس پر ہیں۔ در غیرِ رَیْنَ جمع مؤنث علاوہ رَیْنَ جمع مؤنث کے، اس سے نون نہیں گرا۔ کیونکہ اس کا نون اعرابی نہیں بلکہ نون جمع مؤنث ہے۔ کہ بسبب بودن نون جمع تغیرے در آخر آن نشدہ کہ نون جمع ہونے کی وجہ سے اُس کے آخر میں تبدیلی نہیں ہوئی۔

امر غائب و متکلم معروف	لِیَرَ لِیَرَیَا لِیَرَوْا لِتَرَ لِتَرَیَا لِیَرَیْنَ	لِاَرَ لِنَرَ

مثل لم یَرَ اعلال باید کردند لم یَرَ کی طرح اعلال کرنا چاہیئے۔ و ہکذا امر مجہول اور اسی طرح امر مجہول میں بھی ہے۔ یعنی لَمْ یُرَ کی طرح۔ امر حاضر معروف بانون ثقیلہ رَیَنَّ رَیَانِّ رَوُنَّ رَیِنَّ رَیْنَانِّ۔ رَیَنَّ دراصل رَ بُود رَیَنَّ اصل میں رَ تھا۔ بعد آوُرْدَند نون ثقیلہ نون ثقیلہ کو لانے کے بعد علت حذف حرف علت حرف علّت کو حذف کرنے کی جو وجہ تھی، علّت: وجہ کہ وقف بُود جو کہ وقف تھا زائل شُد وہ سبب ختم ہو گیا۔ لہٰذا حرف علت قابل باز آمدن شد لہٰذا حرف علّت واپس آنے کے قابل ہوگیا۔ یعنی تَریٰ سے رَ بنا تھا۔ اب وہی حرف علّت جو کہ الف ہے وہ واپس آئے گا۔اور صیغہ رَانَّ بن جائے گا۔ نون ثقیلہ اپنے سے ماقبل فتحہ چاہتا ہے اور الف چونکہ حرکت قبول نہیں کرتا، تو الف جو کہ اصل میں یا تھی، تو وہی یا واپس آئے گی۔ اور رَیَنَّ بن جائے گا۔ مگر الف کہ حذف شدہ قابل حرکت نبُود مگر وہ الف جو کہ حذف ہوا تھا، وہ حرکت کے قابل نہ تھا۔ و نون ثقیلہ فتحہ ما قبل میخواہد اور نون ثقیلہ ماقبل کا فتحہ چاہتا ہے۔ لہٰذا یا را کہ اصل بودہ باز آوردہ فتحہ دادند رَیَنَّ شد لہٰذا یا جو کہ اصل تھی(اُس الف کی) کو واپس لایا، اور فتحہ دے دیا تو رَیَنَّ ہو گیا۔

و در رَوُنَّ و رَیِنَّ واو و یا را کہ غیر مدّہ بودند رَوُنَّ اور رَیِنَّ میں واو اور یا جو کہ غیر مدّہ تھے بسبب اجتماع ساکنین حرکت ضمہ و کسرہ دادند اُن کو اجتماع ساکنین کی وجہ سے ضمہ اور کسرہ کی حرکت دے دی۔ رَوُنَّ اصل میں رَوْ تھا۔ اس کے ساتھ جب نون ثقیلہ کو ملایا تو رَوْنَّ ہوا۔ اب واو اور نون کے درمیان التقائے ساکنین آیا۔ واو چونکہ غیر مدّہ ہے، اس لئے واو کو ضمہ دیا اور رَوُنَّ بن گیا۔ اسی طرح رَیِنَّ جو کہ اصل میں رَیْ تھا۔ نون ثقیلہ کے ملنے سے رَیْنَّ ہوا۔ یا اور نون کے درمیان التقائے ساکنین آیا۔ یا چونکہ غیر مدّہ ہے تو اسکو کسرہ کی حرکت دے دی گئی تو رَیِنَّ ہوا۔

نون ثقیلہ امر با لام مثل نون ثقیلہ فعل مضارع است امر با لام کا جو نون ثقیلہ ہے وہ فعل مضارع کے نون ثقیلہ کی طرح ہے۔ یعنی دونوں کے صیغیں ایک جیسے ہیں۔ جز انیکہ لام امر مکسور ست و لام مضارع مفتوح۔

علاوه اس کے که امر کا لام مکسور ہوتا ہے اور مضارع کا لام مفتوح ہوتا ہے۔ امر حاضر معروف بانون خفیفه رَیَنْ رَوُنْ رَیِنْ۔ و امر بالام ہم بریں قیاس۔ اور امر حاضر معروف با لام بھی اسی قیاس پر ہے۔

نہی معروف ومجہول لَا یُرَ تا آخر ○ نہی بانون ثقیله لَا یَرَیَنَّ لَا یَرَیَانِّ تا آخر ○ بقیاس صیغہائے نون ثقیله امر اعلال باید کرد

نہی بانون ثقیله کے صیغوں میں امر کے نون ثقیله کے صیغوں کی طرح اعلال کرنا چاہئے۔

نہی بانون خفیفه	لَا یُرَیَنْ لَا یُرَوُنْ لَا تُرَیَنْ لَا تُرَوُنْ لَا تُرَیِنْ لَا أُرَیَنْ لَا نُرَیَنْ

اسم فاعل رَاءٍ رَائِیَانِ رَاؤُنَ رَائِیَةٌ رَائِیَتَانِ رَائِیَاتٌ چوں رَامٍ تا آخر

اسم فاعل رَامٍ تا آخر کی طرح ہے۔

اسم مفعول مَرْئِیٌّ مَرْئِیَّانِ تا آخر چون مَرْمِیٌّ تا آخر

اسم مفعول مَرْمِیٌّ تا آخر کی طرح ہے۔

درس 40۔

مہموز لام و اجوف یائی از ضرب اَلْمَجِیْئُ آمدن: جَاءَ یَجِیْئُ مَجِیْئًا فهو جَاءٍ وجِیْئَ یُجَاءُ مَجِیْئًا

آنا

فهو مَجِیْئٌ الامر منه جِئْ والنهی عنه لَا تَجِئْ الظرف منه مَجِیْءٌ تا آخر

بر وضع بَاعَ یَبِیْعُ تا آخر باعَ یَبیعُ کے طریقه پر آخر تک جز آنکه جَاءٍ اسم فاعل علاوه اسکے جاءٍ اسم فاعل جو ہے۔ که دراصل جَایِئٌ بُود که دراصل جَایِئٌ تھا۔ اسکا مادّہ جیم، یا اور ہمزه ہے۔ جَایِئٌ بروزن فاعلٌ ہے۔ کتابت کی غلطی سے جایِیٌ لکھا ہے۔ چوں بطور بَائِعٌ اعلال کردند جَاءِءٌ شد جب بطور بَائِعٌ اعلال کردیا تو جاءِءٌ ہوا۔ یعنی بائِعٌ کے اندر الف کے بعد جو یا تھی اُس کو ہمزه سے بدلا، پس اسی طرح یہاں بھی جایِئٌ کے اندر الف کے بعد والی یا کو ہمزه سے بدلا۔ پس بقاعده دو ہمزۀ متحرکه پس دو ہمزه متحرکه کے ضابطه سے۔ یعنی جب دو متحرک ہمزه اکھٹے آئیں، اور دونوں میں سے کسی ایک پر کسره ہو، تو ثانی کو یا سے بدلتے ہیں۔ کتابت کی غلطی سے ہمزه متحرکۀ لکھا ہے۔ ثانیه را یا کردند جَائِیٌ شد تو دوسرے ہمزه کو یا کر دیا اور جائِیٌ ہوا۔ آن زمان اُس وقت دریا کار رَامٍ کردند یا میں رَامٍ والا عمل کیا۔ جَاءٍ شد جاءٍ ہوا۔ یعنی رَامٍ اصل میں رَامِیٌ تھا۔ پھر آخر سے یا گرگئی تو رامٍ ہوگیا۔ یہاں بھی جائِیٌ میں یا پر ضمه ثقیل تھا، تو ضمه کو گرایا، پھر یا اور نون کے درمیان التقائے ساکنین آیا، تو یا کو گرائی، اور جاءٍ رہ گیا۔

جمله صیغ صرف کبیر ہم مثلِ صیغ صرف بَاعَ ست صرف کبیر کے تمام صیغیں صرف باعَ کی طرح ہیں۔ جزانیکه علاوه اِسکے ہر جا ہمزه ساکن شده جہاں بھی ہمزه ساکن ہوئی ہے دران بقاعدۀ ہمزه ساکنه ابدال شده وہاں پر ہمزه ساکنه کے ضابطے سے ابدال ہوا ہے۔ یعنی ابدال ہو سکتا ہے۔ چنانچه در جِئْنَ جِئْتَ جِئْتُمَا تا آخر اس ساری گردان میں آخر تک ہمزه بسبب کسرۀ ماقبل یا شده جوازًا که ہمزه ماقبل کے کسره کی وجه سے یا ہوگئی جوازًا۔ یعنی جِئْنَ میں جِیْنَ، جِئْتَ میں جِیْت الخ پڑھ سکتے ہیں۔

و ہم بین بین قریب و بعید در ہمزہ اور اسی طرح ہمزہ میں بینَ بینْ قریب اور بینَ بینْ بعید بھی، ہم: بھی، اسی طرح حسب اقتضائے قاعدہ جائز ست قاعدہ کے تقاضے کے مطابق جائز ہے۔

فائدہ: شَاءَ یَشَاءُ مَشِیْئَۃً شاءَ اصل میں شَیِئَ تھا۔ یَشَاءُ اصل میں یَشْیَئُ تھا۔ کہ ہم اجوف یائی و مہموز لام ست کہ یہ اجوف یائی اور مہموز لام ہے۔ ہم از سَمِعَ میتواند شُد یہ باب سَمِعَ سے بھی ہو سکتا ہے۔ وہم از فَتَحَ اور باب فتح سے بھی ہو سکتا ہے۔ چہ حرف حلق بجائے لام دَرُو موجود ست اس لئے کہ حرف حلق لام کی جگہ پر اس میں موجود ہے۔ یعنی لام کلمہ کی جگہ ہمزہ ہے۔ کیونکہ باب فتح میں شرط تھی کہ عین یا لام کا حرف حلق ہونا ضروری ہے۔ و کسرۂ عین ماضی ظاہر نَشُدَہ اور عین ماضی کا کسرۂ ظاہر نہیں ہے۔ کیونکہ شَیِئَ کی یا شاءَ میں الف سے بدل چکی ہے۔ پس شاء میں عین ماضی کا کسرہ ظاہر نہیں ہے۔ در صیغ ما قبل شِئْنَ یا الف شدہ است شِئْنَ سے ماقبل کے صیغوں میں یا الف ہو گئی ہے۔ و اصل الف یائے مکسور و مفتوح ہر دو میتوان شد اور الف کی جو اصل ہے وہ یائے مکسور اور یائے مفتوح دونوں ہو سکتے ہیں۔ یعنی ہو سکتا ہے کہ الف کی اصل شاء میں شَیِئَ ہو یا الف کی اصل شاء میں شَیَئَ ہو۔

و در شِئْنَ و ما بعد آں اور شِئْنَ اور مابعد کے صیغوں میں کسرۂ فا فا کا جو کسرہ ہے۔ یعنی شِئْنَ میں اور آگے کے صیغوں میں شین کا جو کسرہ ہے۔ چنانکہ بسبب کسر عین ممکن ست جس طرح وہ عین کے کسرہ کی وجہ سے ممکن ہے،یعنی شِئْنَ اصل میں شَیِئْنَ بروزن سَمِعْنَ تھا۔ شین کی حرکت گرائی، اور یا کی حرکت شین کو دے دی۔ تو شِیْئْنَ ہوا۔ پھر یا التقائے ساکنین سے گر گئی اور شِئْنَ ہوا۔ تو یہ شین کا کسرہ ممکن ہے کہ عین کلمہ کا کسرہ ہو۔ ہمچنین بسبب یائی بودن اسی طرح یائی ہونے کی وجہ سے بھی وہ کسرہ ممکن ہے۔ با وصف فتحہ فتحہ کے وصف کے باوجود۔ یعنی عین کلمہ(یا) پر فتحہ بھی ہو تو ممکن ہے کہ چھٹے صیغے اور مابعد کے صیغوں میں فا کلمہ پر کسرہ آ جائے۔ چنانکہ در بِعْنَ جیسا کہ بِعْنَ میں ہے۔ یعنی کہ باعَ اصل میں بَیَعَ تھا۔ یا پر فتحہ بھی ہے اور پھر بھی چھٹے صیغے اور مابعد کے صیغوں میں با پر کسرہ بھی ہے۔ یعنی بِعْنَ، بِعْتَ الخ و لہذا صاحب صَرَاح آنرا از فَتَحَ شمردہ اور اسی وجہ سے صاحب صَرَاح نے اِسے باب فتحہ سے شمار کیا ہے۔ و بعضے لُغویان از سَمِعَ اور بعض اہل لغت نے اِسے باب سمع سے شمار کیا ہے۔ لغوی: لغت کا ماہر، زبان کا ماہر

فائدہ: در جِئْ امر حاضر و لَمْ یَجِئْ وغیرہ صیغ جِئْ جو امر حاضر ہو اور لَمْ یَجِئْ وغیرہ صیغیں مُنجَزمہ مضارع مضارع کے جزم والے جو صیغیں ہیں۔ ہمزہ یامی تواند شُد اِن میں ہمزہ یا ہو سکتی ہے۔ یعنی جِئْ میں جِیْ پڑھنا جائز ہے۔ و در شَأْ و لم یَشَأْ وغیرہ الف اور شَأْ اور لم یَشَأْ وغیرہ میں ہمزہ الف ہو سکتی ہے۔ لیکن این حرف علت باقی خواہد ماند لیکن یہ حروف علت باقی رہیں گے۔ حذف نخواہد شد حذف نہیں ہوں گے زیرا کہ بدل ست اصلی نیست اس لئے کہ یہ بدل ہیں اصلی نہیں ہے۔

نوٹ: اس فائدہ پر ایک اعتراض ہوتا ہے۔ آگے مصنفؒ اسکا جواب دیتے ہیں۔ اعتراض یہ کہ خطِیَّۃٌ اصل میں خَطِیْئَۃٌ تھا۔ ہمزہ سے ماقبل یائے مدّہ آیا۔ تو اس ہمزہ کو یائے مفتوحہ سے بدل کر یا میں ادغام کرتے ہیں۔ لہٰذ یہی قاعدہ مَجِیْئٌ اور مَشِیْئَۃٌ کے اندر بھی لگنا چاہئے۔ کیونکہ دونوں میں ہمزہ ہے اور ماقبل میں یائے مدّہ ہے۔ تو مصنفؒ اسکا جواب یہ دیتے ہیں، کہ خطِیَّۃٌ والا قانون مدّہ زائدہ کے اندر لگتا ہے۔ اور یہاں مدّہ زائدہ نہیں بلکہ

مدّہ اصلی ہے۔ فائدہ: در مَجِيْءٌ و مَشِيْئَةٌ ہمزہ را یا کردہ ادغام نتوان کرد مَجِيْءٌ اور مَشِيْئَةٌ کے اندر ہمزہ کو یا کر کے ادغام نہیں کر سکتے چہ اصلی ست کیونکہ یہ اصلی ہے۔ و آن قاعدہ برائے مدّۂ زائدہ است اور وہ قاعدہ مدّہ زائدہ کے لئے ہے۔

مصنف؁ ایک اور فائدہ ذکر فرما رہے ہیں۔ مَجَايِئُ یہ مَفَاعِل وزن آیا۔اور مَفَاعِل وزن کے اندر اُنہوں نے ایک فائدہ بتایا تھا، عَجَائِز والا۔ کہ الف مفاعل کے بعد واو یا "یا" آ جائے تو اسکو ہمزہ سے بدلتے ہیں۔ تو یہاں بھی مَجَايِئُ میں الف مفاعل کے بعد جو یا آئی اسکو ہمزہ سے بدلنا چاہیئے۔ تو مصنف؁ فرماتے ہیں کہ نہیں وہ ضابطہ یہاں اس لئے نہیں لگتی کہ یہ "یا" اصلی ہے، اور وہ جو ہمزہ سے بدلتے ہیں مفاعل کے اندر تو اُس واو یا "یا" کا زائد ہونا ضروری ہے۔ و در مجایئُ (کتابت کی غلطی سے مَجَائِیٌ لکھا ہے) اور مَجَايِئُ جو ظرف کی جمع ہے جمع ظرف و دیگر امثالش اور اس جیسے دوسرے مثالوں میں یا بقاعدہ(ہِشْتْ دَہُم 18) یا اٹھارویں ضابطے کی وجہ سے، یعنی وہ عَجائز والا ضابطہ بسبب اصلیت ہمزہ نشدہ اصلی ہونے کی وجہ سے ہمزہ نہ ہوئی۔

فصل سِوُم در مضاعف: تیسری فصل ہے مضاعف کے باری میں مشتمل بر دو قسم یہ دو قسم پر مشتمل ہے۔

قسم اول در قواعد و صرف مضاعف پہلی فصل مضاعف کے قواعد اور اسکے صرف کے بارے میں

قاعدہ الف: چوں از دو حرف متجانس یا متقارب جب دو حرف متجانس یعنی ایک جنس والے یا متقارب یعنی قریب الْمَخْرَج اول ساکن باشد اور پہلا ان میں سے ساکن ہو در ثانی ادغام کنند تو اُسکا دوسرے میں ادغام کرتے ہیں۔ خواہ در یک کلمہ باشد خواہ یہ ایک کلمہ میں ہوں چون مَدٌّ و شَدٌّ جیسا کہ مَدٌّ اور شَدٌّ۔ اصل میں مَدْدٌ اور شَدْدٌ تھے۔ و عَبَدْتُّم اور جیسا کہ عَبَدْتُّم۔ یہ اصل میں عَبَدْتُم تھا۔ دال اور تا قریب المخارج ہیں۔ دال کو تا کیا اور تا کا تا میں ادغام کیا تو عَبَدْتُّم بن گیا۔ خواہ در دو کلمہ اور چاہے وہ دو کلموں میں ہوں چون اِذْهَبْ بِّنَا اِذْهَبْ یہ الگ ہے، اور بِنَا جار مجرور الگ ہے۔ تو پہلی با کا دوسرے میں ادغام کیا۔ و عَصَوْا وَّ كَانُوْا اور عَصَوْا کے آخر میں واو ساکن ہے۔ اور دوسرا واو متحرک ہے۔ تو پہلے واو کا دوسرے واو میں ادغام کیا۔ مگر آنکہ اول مدّہ باشد مگر یہ کہ پہلا مدّہ ہو چون فِيْ يَوْمٍ جیسے فِيْ يَوْمٍ کہ ادغام نکنند تو پھر ادغام نہیں کرتے۔

(قاعدہ ب) اگر ہر دو متحرک باشد اگر دونوں حروف متحرک ہوں، چاہے متجانسین ہیں یا قریب المخرج ہیں۔ در یک کلمہ ایک ہی کلمہ میں و ما قبل اول متحرک اور پہلے کا ماقبل متحرک ہو اول را ساکن کردہ در دوم ادغام کنند تو پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کریں گے۔ چون مَدَّ و فَرَّ جیسا کہ مَدَّ اصل میں مَدَدَ تھا۔ اور فَرَّ اصل میں فَرَرَ تھا۔ دو حرف ایک ہی جنس کے آئیں۔ دونوں متحرک ہیں۔ اور پہلے کا ماقبل متحرک ہے۔ تو پہلے کو ساکن کیا اور دوسرے میں اس کا ادغام کیا تو مَدَّ اور فَرَّ ہو گیا۔ مگر شرط این ست مگر شرط اس کی یہ ہے، کہ اسم متحرک العین کہ وہ اسم متحرّکُ العین نہ ہو۔ مثلِ شَرَرٌ و سُرُرٌ نبا شد شَرَرٌ اور سُرُرٌ کی طرح متحرک العین نہ ہو۔ مثلاً شَرٌّ یہ لفظ ساکن العین ہے۔ اسکا معنیٰ فتنہ اور فساد کے ہیں۔ اور شَرَرٌ کی معنیٰ ہے چنگاریاں۔ اب اگر شَرَرٌ میں را کو ساکن کرے اور پھر را کا را میں ادغام کرے تو شَرٌّ بن جائے گا۔ اب پتہ نہیں چلے گا کہ شَرٌّ سے شَرَرٌ(متحرک العین) مراد ہے یا شَرٌّ(ساکن العین) مراد ہے۔ اور اسی طرح ایک لفظ ہے سُرُرٌ اور ایک لفظ ہے سُرٌّ۔ سُرٌّ: ہاتھ کی ہتھیلی، سُرُرٌ یہ جمع ہے سَرِیْرٌ کی:چارپائی، تحت۔ اب اگر سُرُرٌ متحرک العین کی پہلی را

کو ساکن کرے اور دوسری را میں اس کا ادغام کرے، تو اس سے بھی سُرٌّ بن جائے گا۔ اور دونوں میں فرق باقی نہیں رہے گا، کہ کون متحرک العین ہے اور کون ساکن العین ہے۔

(قاعدہ ج) اگر ما قبل اول ساکن باشد اور اگر ان کا ماقبل ساکن ہو۔ یعنی اُن دو متجانسین کا ماقبل ساکن ہو، یا اُن دو قریب المخرج کا ماقبل ساکن ہو، تو غیر مدہ اور وہ ساکن غیر مدّہ ہو حرکت اول بما قبل دادہ ادغام کنند تو پہلے کی حرکت ماقبل کو دے کر ادغام کرتے ہیں۔ چون یَمُدُّ و یَفِرُّ و یَعَضُّ یَمُدُّ اصل میں یَمْدُدُ تھا۔ دو دال اکھٹے آئے، پہلے دال کی حرکت ماقبل میں میم ساکن کو دے دی، اور دال کا دال میں ادغام کیا تو یَمُدُّ ہوا۔ یَفِرُّ اصل میں یَفْرِرُ تھا۔ اور یَعَضُّ اصل میں یَعْضَضُ تھا۔ بشرطِ آنکه مُلحَق نبا شد مگر اس شرط کے ساتھ کہ مُلْحَقْ نہ ہو۔ لہذا در جَلْبَبَ ایں قاعدہ جاری نشود لہٰذا جَلْبَبَ میں یہ قاعدہ جاری نہ ہوگا۔ اگر جَلْبَبَ کے اندر یہ قاعدہ جاری کرے تو اس سے جَلَبَّ بن جائے گا۔ اور جَلْبَبَ کا صیغہ دحرَجَ کے وزن پر بنایا تھا۔ تو جب اس سے جَلَبَّ بنایا جائے تو اسکا مقصد ہی ختم ہو جائے گا۔

(قاعدہ د) اگر ما قبل اول مدّہ باشد اگر پہلے سے ماقبل مدّہ ہو۔ یعنی اُن دو متجانسین یا قریب المخرج سے پہلا حرفِ ساکن حرفِ مدّہ ہو۔ بے نقل حرکت اول را ساکن کردہ در دوم ادغام کنند تو پھر حرکت کو نقل کئے بغیر ہی پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کر دیں گے۔ چون حَاجَّ و مُوْدَّ حَاجَّ اصل میں حَاجَجَ بروزن فَاعَلَ باب مفاعلة سے ہے۔ دو جیم اکھٹے ہوئے، اور ماقبل الف ساکن ہے۔ اور ماقبل کا ساکن حرف مدّہ ہے۔ تو اس صورت میں پہلے جیم کی حرکت نقل کئے بغیر گرا دیں گے، اور دوسرے جیم میں اسکا ادغام کریں گے تو حَاجَّ بن گیا۔ مُوْدَّ یہ مَادَّ کا مجہول ہے۔ مَادَّ اصل میں مَادَدَ بروزن فَاعَلَ(قَاتَلَ) تھا۔ مَادَدَ سے مجہول مُوْدِدَ(قُوْتِلَ) بنے گا۔ یہاں دو متحرک متجانسین جمع ہوئے اور اس سے ماقبل حرف مدّہ ساکن ہے۔ تو پہلے دال کی حرکت گرا کر دوسرے دال میں ادغام کرتے ہیں، تو اس سے مُوْدَّ بن جائے گا۔

(قاعدہ ہ) اگر بعد ادغام بر حرف دوم وقفِ امر یا جزمِ جازم وارد شود اگر ادغام کے بعد دوسرے حرف پر امر کا وقف یا جازم کا جزم آ جائے۔ آنجا حرف دوم را فتحه و کسرہ و فک ہر سه جائز ست وہاں پر دوسرے حرف میں، فتحه ، کسرہ اور فکّ ادغام تینوں جائز ہے۔ چون فِرَّ فِرِّ اِفْرِرْ جیسا کہ فِرَّ، فِرِّ اور اِفْرِرْ و اگر ما قبلِ اول مضموم باشد اور اگر اوّل سے ماقبل مضموم ہوں۔ یعنی جن دو حروفوں میں ادغام کیا ہے، اور ان میں اوّل سے ماقبل مضموم ہو، جیسا کہ یَمُدُّ میں دال اوّل سے پہلا میم مضموم ہے۔ ضمه ہم جائز ست تو پھر ضمه بھی جائز ہے۔ چون لَمْ یَمُدُّ جیسے لَمْ یَمُدُّ ۔ اور یہاں پر چار طرح پڑھنا جائز ہیں۔ لم یَمُدَّ، لم یَمُدِّ، لَمْ یَمُدُّ اور لم یمدُدْ

نوٹ: یہ پانچ صیغیں ہیں جن میں کبھی تین صورتیں جائز ہوتی ہیں اور کبھی چار صورتیں جائز ہوتی ہیں۔ اور وہ پانچ صیغیں وہی ہیں جن کے ساتھ ضمیر بارز جُڑا ہوا نہیں ہوتا۔ یعنی واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر مخاطب، واحد متکلم مخاطب اور جمع متکلم مخاطب۔

نوٹ۔ تَفِرُّ واحد مذکر مخاطب سے جب امر کا صیغہ بناتے ہیں، تو علامت مضارع تا کو حذف کیا اور آخر میں وقف کیا، تو فِرْرْ رہ گیا۔ اب اجتماع ساکنین آیا پہلی را کا دوسری را کے ساتھ۔ اور پہلی را اس میں حرف مدّہ نہیں۔ اگر حرف مدّہ ہوتا تو گرا دیتا۔ لہٰذا اب اس کو حرکت دیں گے۔ دوسری را کو فتحه کی حرکت اس لئے دیتے ہیں کہ فتحه

اَخَفُّ الحرکات ہے۔ تو اس صورت میں فِرَّز یعنی فِرَّ بن جائے گا۔ اور دوسری را کو کسرہ کی حرکت اس لئے دیتے ہیں کہ "الساکن اذا حُرِّک حرک بالکسر"۔ تو فِرَّزِ یعنی فِرِّبن جائے گا۔ اور فَکّ ادغام بھی کر سکتے ہیں یعنی اپنی اصل حالت پر اسکو پڑھ لے۔ تو اس صورت میں اِفْرِرْ بن جائے گا۔

مضاعف از نَصَرَ اَلْمَدُّ کشیدن مَدَّ یَمُدُّ مَدًّا فهو مَادٌّ ومُدَّ یُمَدُّ مَدًّا فهو مَمْدُوْدٌ الامر منه مُدَّ مُدِّ مُدُّ اُمْدُدْ والنهی عنه لَاتَمُدَّ لَا تَمُدِّ لَا تَمُدُّ لَا تَمْدُدْ الظرف منه مَمَدٌّ والآلة منه مِمَدٌّ ومِمَدَّةٌ ومِمْدَادٌ وتثنیتهما مَمَدَّانِ ومِمَدَّانِ والجمع منهما مَمَادٌّ ومَمَادِيْدُ افعل التفضیل منه اَمَدُّ والمؤنث منه مُدّٰى وتثنیتهما اَمَدَّانِ ومُدَّیَانِ والجمع منهما اَمَدُّوْنَ واَمَادُّ ومُدَدٌ ومُدَّیَاتٌ

کشیدن: کھینچنا۔ در مَدَّ که اصلش مَدَدَ بُود مَدَّ اصل میں مَدَدَ تھا۔ بقاعده(ب) ادغام کردند قاعدہ ب سے اسکا ادغام کر دیا۔ دونوں ہم جنس حروف متحرک ہے، اور ماقبل بھی متحرک ہے۔ بس پہلے کو ساکن کیا، حرکت نقل کئے بغیر اور دوسرے میں اس کا ادغام کیا۔ و ہمچنین در مُدَّ اور اسی طرح مُدَّ میں بھی ہے۔ مُدَّ اصل میں مُدِدَ بروزن نُصِرَ تھا۔ یہاں دو متجانسین میں سے پہلے دال کو ساکن کیا، نقل حرکت کئے بغیر اور دوسرے میں اس کا ادغام کیا۔

و یَمُدُّ بقاعده(ج) ادغام کردند اور یَمُدُّ کے اندر جیم ضابطے سے ادغام کر دیا۔ و ہکذادر یُمَدُّ اور اسی طرح یُمَدُّ مجہول میں بھی ہے۔ یَمُدُّ اصل میں یَمْدُدُ بروزن یَنْصُرُ ہے۔ دونوں متحرک متجانسین سے ماقبل ساکن ہے۔ تو اسی صورت میں پہلی دال کی حرکت ماقبل میں میم کو دیا اور دال کا دال میں ادغام کیا تو یَمُدُّ ہو گیا۔ اور یُمَدُّ اصل میں یُمْدَدُ بروزن یُنْصَرُ ہے۔ دال کی حرکت ماقبل میں میم کو نقل کیا، اور دال کا دال میں ادغام کیا تو یُمَدُّ ہوا۔

در مَادٌّ اسم فاعل و مَمَادٌّ جمعِ ظرف و آله و اَمَادُّ جمع اسم تفضیل (بقاعده د) عمل کردند اِن صیغوں میں دال والے ضابطے سے عمل کیا۔ دال والا ضابطہ یہ تھا کہ اگر اس کا ماقبل حرف مدّہ ساکن ہو تو پھر نقل حرکت نہیں کریں گے۔ مَادٌّ اصل میں مَادِدٌ تھا۔ دالِ اوّل سے پہلے حرف ساکن مدّہ ہے۔ اس لئے دال کی حرکت ماقبل کو نقل نہیں کرتے ، اور دال کو ساکن کر کے دوسرے دال میں ادغام کرتے ہیں۔ تو اس سے مَادٌّ بن جاتا ہے۔ مَمَادٌّ اصل میں مَمَادِدُ تھا۔ اَمَادُّ اصل میں اَمَادِدُ بروزن اَناصِرُ (غیر منصرف) ہے۔

و در امر و نہی بقاعده(ه) عمل شد اور امر اور نہی کے صیغوں میں ہا ضابطہ سے عمل ہوا۔ یعنی یہاں تین صورتیں یا چار صورتیں پڑھنا جائز ہیں۔ تفصیل اوپر (قاعدہ ہ) میں درج ہے۔

اثبات فعل ماضی معروف مَدّ مَدَّا مَدُّوا مَدَّتْ مَدَّتَا مَدَدْنَ مَدَدْتَ مَدَدْتُمَا مَدَدْتُم مَدَدْتِ مَدَدْتُنَّ مَدَدْتُ مَدَدْنَا

در مَدَدْنَ و ما بعد آں مَدَدْنَ اور اُس کے مابعد کے صیغوں میں۔ مَدَدْنَ بروزن نَصَرْنَ ہے۔ بسبب سکون دال دُوُم دوسرے دال کے ساکن ہونے کی وجہ سے دال اول را ادغام نکردند پہلے دال کا ادغام نہیں کیا۔ مگر از

مَدَدْتَّ تا مَدَدْتُّ لیکن مَدَدْتَّ تا مَدَدْتُّ تک کے جو صیغیں ہیں دال دوم را در تا دوسرے دال کا تا کے اندر بقاعده(الف) ادغام یافته قاعده الف سے ادغام ہوا ہے۔ بسبب قُرب مخرجِ دال با تا دال کا مخرج تا کے قریب ہونے کی وجه سے۔

مجہول مُدَّ مُدَّا مُدُّوْا مُدَّتْ مُدَّتَا مُدِدْنَ مُدِدْتَّ | مُدِدْتُّمَا مُدِدْتُّمْ مُدِدْتِّ مُدِدْتُّمَا مُدِدْتُّنَّ مُدِدْتُّ مُدِدْنَا

بر قیاس ماضی معروف۔ یعنی ماضی مجہول بھی ماضی معروف کے قیاس پر ہے۔ کتابت کی غلطی سے ماضی معروف رہ گیا ہے۔

مضارع معروف یَمُدُّ یَمُدَّانِ یَمُدُّوْنَ تا آخر وہکذا مجہول ۔ نفی بلن لَنْ یَمُدَّ لَنْ یَمُدَّا لَنْ یَمُدُّوْا تا آخر

نہجیکه لن در صحیح عمل میکند اُسی طریقے پرکه جس طرح لَن ناصبه صحیح کے اندر عمل کرتا ہے کرده اُسی طرح کیا گیا۔ ادغام مضارع بَحالِ خودست مضارع کا ادغام اپنے حال پر ہے۔ یعنی مضارع میں جو ادغام پہلے سے ہوا تھا، وہ اپنے حال پر باقی رہے گا۔ و ہمچنین مجہول اور اسی طرح ہے مجہول۔

نفی جحد بلم معروف لَمْ یَمُدَّ لَمْ یَمُدِّ لَمْ یَمُدُّ لَمْ یَمْدُدْ | لَمْ یَمُدَّا لَمْ یَمُدُّوْا لَمْ تَمُدَّ لَمْ تَمُدِّ لَمْ تَمُدُّ لَمْ تَمْدُدْ لَمْ تَمُدَّا لَمْ یَمْدُدْنَ
لَمْ تَمُدُّوْا لَمْ تَمُدِّیْ لَمْ تَمْدُدْنَ لَمْ اَمُدَّ لَمْ اَمُدِّ لَمْ اَمُدُّ لَمْ اَمْدُدْ لَمْ نَمُدَّ | لَمْ نَمُدِّ لَمْ نَمُدُّ لَمْ نَمْدُدْ

درلَمْ یَمُدَّ و اخواتش لم یَمُدَّ اور جو اس مشابه صیغیں ہیں، اُن میں اعمال قاعده(ه) شُده اُس میں ہا ضابطه کو عمل دے دیا گیا و قِس علیه المجهول اور اسی پر آپ مجہول کو قیاس کریں۔

لام تاکید با نون ثقیله در فعل مستقبل معروف | لَیَمُدَّنَّ لَیَمُدَّانِّ لَیَمُدُّنَّ تا آخر

طوریکه در صحیح میباشد اُسی طریقے پر که جس طرح صحیح میں ہوتی ہے بوده است اُسی طرح یه بھی ہے۔ ادغام مضارع بحال خُود ماند مضارع کا جو ادغام ہے وہ اپنے حال پر باقی رہے گا۔ و ہمچنین مجہول اور اسی طرح مجہول بھی ہے۔

نون خفیفه معروف لَیَمُدَّنْ لَیَمُدُّنْ | تا آخر وہکذا مجہول
امر حاضر معروف مُدَّ مُدِّ مُدُّ اُمْدُدْ مُدَّا مُدُّوْا مُدِّیْ | اُمْدُدْنَ

در تثنیه و جمع مذکر و واحد مؤنث حاضر فک ادغام جائز نیست تثنیه میں، جمع مذکر اور واحد مؤنث کے صیغے میں فَکِّ ادغام جائز نہیں ہے۔ دو تثنیه کے صیغیں، ایک مؤنث حاضر اور دوسرا جمع مذکر حاضر اِن چار صیغوں میں فکِّ ادغام جائز نہیں۔ نیز پہلے صیغے یعنی واحد مذکر مخاطب میں فک ادغام جائز ہے، اور چھٹے صیغیں یعنی جمع مؤنث والے صیغے میں فکّ ادغام ضروری ہے۔ زیرا که موقع جزم و وقفِ دالِ دُوُم نیست اس لئے که یه دوسرے دال کے وقف اور جزم کا مقام نہیں ہے۔ و لہٰذا اُکْفُفَا را در شعرِ قصیده بُرْده اور اسی طرح جو اُکْفُفَا کا صیغه آیا ہے قصیده بُرده کے، اُکْفُفَا یه تثنیه کا صیغه ہے امر کے گردان، مضاعف ہے اور اس میں فکّ ادغام

کیا گیا ہے۔ اور مصنفؒ نے ابھی ذکر کیا کہ تثنیه کے صیغه میں فکِّ ادغام جائز نہیں۔ لہٰذا علماء نے اسے غلط قرار دیا ہے، که شعر کہنے والے سے یہاں غلطی ہوئی ہے۔ اور کُفَّا ادغام کے ساتھ یه صیغه صحیح ہے۔ قصیده بُرده کو شیخ محمدؒ نے لکھا ہے۔ بُرده : چادر ع فَمَا لِعَیْنَیْکَ اِنْ قُلْتَ اُکْفُفَا هَمَتَا: اس شعر کے اندر جو اُکْفُفَا تثنیه امر مضاعف کا صیغه ہے۔ شعر کا ترجمه: فَمَا لِعَیْنَیْکَ: تیرے دونوں آنکھوں کو کیا ہوا، اِنْ قُلْتَ اکْفُفَا : اگر تو ان دونوں سے کہتے ہو که تھم جاؤ یعنی آنسو مت بہاو، کَفَّ یَکُفُّ: تھم جانا، هَمَتَا: وه دونوں آنکھیں اورآنسو بہانے لگتی ہے۔ هَمیٰ یَهْمِیْ رمیٰ یَرْمِی کیطرح ہے۔ هَمَتَا یه تثنیه مؤنث غائب کا صیغه ہے۔ غلط قرار داده اند اسکو علماء نے غلط قرار دیا ہے۔

امر بالام معروف و مجهول بقیاس لم ست امر بالام معروف اور مجہول دونوں لم کے قیاس پر ہے۔

امر حاضر معروف بانون ثقیله مُدَّنَّ مُدَّانِّ مُدُّنَّ مُدِّنَّ	اُمْدُدْنَانِّ

در مُدَّنَّ ہم مُدَّنَّ میں بھی که وقف باقی نمانده که اس میں وقف باقی نه رہا۔ یعنی نون ثقیله سے ماقبل والا دال مفتوح ہوا۔ جُز حالت واحده یعنی فتحه دال ایک حالت کے علاوه یعنی دال کے فتحه کے۔ بس یہی ایک صورت باقی رہا، کیونکه نون ثقیله اپنے سے ماقبل فتحه چاہتا ہے۔ فک ادغام و ضمه و کسره جائز نیست فکِّ ادغام، ضمه اور کسره جائز نہیں ہے۔ یعنی صرف ایک حالت جائز ہے جس میں دال پر فتحه ہو،اور باقی تین صورتیں جائز نہیں۔

امر حاضر معروف بانون خفیفه	مُدَّنْ مُدُّنْ مُدِّنْ ○ امر بالام ہمبرین قیاس.

امر بالام بھی اسی قیاس پر ہے۔ یعنی جیسے امر حاضر کے صیغے کے ساتھ نون ثقیله لگا تھا۔ اسی طرح امر بالام نون ثقیله اور نون خفیفه کے ساتھ بھی لگے گا۔

نہی معروف لَایَمُدَّ	لَایَمُدَّا لَایَمُدُّوْا لَایَمُدَّ لَایَمُدَّا لَایَمْدُدْنَ لَاتَمُدَّ لَاتَمُدَّا لَاتَمُدُّوْا لَاتَمُدِّیْ تا آخر

نون ثقیله و خفیفه بوضغی نون ثقیله اور نون خفیفه اُسی طریقے پر که در امر دانستِیْ جو تو نے امر کی گردان میں پہچان لیا۔ در نہی ہم بیَار نہی کے اندر بھی تو لے آ۔

اسم فاعل مَادٌّ مَادَّانِ مَادُّوْنَ مَادَّةٌ مَادَّتَانِ مَادَّاتٌ۔ طریق ادغامش گفته شده اسکے ادغام کا طریقه کہه دیا تھا۔ یعنی شروع میں ہم نے اسکا ذکر کیا تھا۔ جیسا که مَادٌّ اصل میں مَادِدٌ بروزن فَاعِلٌ تھا۔ دال کی حرکت گرا دی اور دوسرے دال میں اسکا ادغام کیا گیا تو مَادٌّ ہوا۔

اسم مفعول مَمْدُوْدٌ تا آخر بوضع صحیح اسم مفعول مَمْدُوْدٌ تا آخر صحیح کے طریقے پر ہے۔ یعنی اس میں کوئی اعلال یا تبدیلی نہیں کی گئی۔

درس 41

مضاعف از ضرب اَلْفِرَارُ گریختن فَرَّ یَفِرُّ فِرَارًا فهو فَارٌّ الامر منه فِرَّ فِرَّ اِفْرِرْ والنهی عنه لَاتَفِرَّ لَاتَفِرِّ لَاتَفْرِرْ الظرف منه مَفِرٌّ تا آخر

گُریختن:بھاگنا، فَرَّ یَفِرُّ: بھاگنا، دوڑنا، اس باب کے صیغیں عمومًا لازمی ہوتے ہیں اور متعدی نہیں ہوتے۔ اس لئے صاحب کتاب نے صرف اسم فاعل اور معروف کے صیغیں ذکر کئے ہیں۔ جبکه مفعول اور مجہول کے صیغیں ذکر

نہیں کئے۔ بلکہ مضاعف سے فعل لازم عام طور پر باب ضرب سے آتا ہے، جیسا کہ فَرَّ یَفِرُّ۔ اور فعل متعدی عام طور پر باب نصر سے آتا ہے جیسا کہ مَدَّ یَمُدُّ۔

مضاعف از سَمِعَ اَلْمَسُّ دست رسانیدن مَسَّ یَمَسُّ مَسًّا فهو مَاسٌّ و مُسَّ یُمَسُّ مَسًّا فهو مَمْسُوسٌ الامر منه مَسَّ مَسِّ اِمْسَسْ والنهی عنه لَا تَمَسَّ لَا تَمَسِّ لَا تَمْسَسْ الظرف منه مَمَسٌّ تا آخر

دست رسانیدن: ہاتھ پہنچانا، ہاتھ لگانا، ہاتھ سے کسی چیز کو چھونا۔ بقواعدیکه دانسته وہی قواعد جو کہ آپ نے جان لئے بقیاس مَدَّ و فَرَّ مَدَّ اور فَرَّ کے طریقے پر که گردانیده کہ جن کی گردان کرلی گئی صیغ این باب ہم باید خُوانَد اس باب کے صیغوں کو بھی پڑھ لینا چاہیئے۔

مضاعف از افتعال اَلْاِضْطِرَارُ بجبر بجانبے کشیدن اِضْطَرَّ یَضْطَرُّ اِضْطِرَارًا فهو مُضْطَرٌّ و اُضْطُرَّ یُضْطَرُّ اِضْطِرَارًا فهو مُضْطَرٌّ الامر منه اِضْطَرَّ اِضْطَرِّ اِضْطَرِرْ والنهی عنه لَا تَضْطَرَّ لَا تَضْطَرِّ لَا تَضْطَرِرْ الظرف منه مُضْطَرٌّ،

بجبر: زبردستی، بجانبے: کسی ایک جانب کو، کشیدن: کھینچنا، زبردستی کسی ایک طرف کھینچنا۔ کسی کو مجبور کرنا۔ دریں باب فاعل و مفعول و ظرف بیک صورت شده اس باب میں اسم فاعل، اسم مفعول اور اسم ظرف ایک صورت والے ہوگئے۔ لیکن اصل فاعل بکسر عین ست لیکن فاعل کی اصل کسر عین کے ساتھ ہے۔ یعنی اسم فاعل مُضْطَرٌّ اصل میں مُضْطَرِرٌ بروزن مُفْتَعِلٌ: مُکْتَسِبٌ ہے۔ یعنی عین کے کسرہ کے ساتھ۔ و مفعول و ظرف بفتح عین اور مفعول اور ظرف کی اصل فتح عین کے ساتھ ہے۔ اور اسم مفعول اور اسم ظرف مُضْطَرٌّ اصل میں مُضْطَرَرٌ بروزن مُفْتَعَلٌ: مُکْتَسَبٌ ہے۔ یعنی عین کے فتحہ کے ساتھ۔

از انفعال اَلْاِنْسِدَادُ بند شدن اِنْسَدَّ یَنْسَدُّ تا آخر بند شدن: بند ہونا

نوٹ: باب انفعال مضاعف سے عمومًا لازم استعمال ہوتا ہے۔

از اِسْتِفْعَال اَلْاِسْتِقْرَارُ قرار گرفتن اِسْتَقَرَّ یَسْتَقِرُّ اِسْتِقْرَارًا فهو مُسْتَقِرٌّ و اُسْتُقِرَّ یُسْتَقَرُّ اِسْتِقْرَارًا فهو مُسْتَقَرٌّ الامر منه اِسْتَقِرَّ اِسْتَقِرِّ اِسْتَقْرِرْ والنهی عنه لَا تَسْتَقِرَّ لَا تَسْتَقِرِّ لَا تَسْتَقْرِرْ الظرف منه مُسْتَقَرٌّ ○ از اِفْعَال اَلْاِمْدَادُ مدد کردن اَمَدَّ یُمِدُّ اِمْدَادًا فهو مُمِدٌّ و اُمِدَّ یُمَدُّ اِمْدَادًا فهو مُمَدٌّ الامر منه اَمِدَّ اَمِدِّ اَمْدِدْ والنهی عنه لَا تُمِدَّ لَا تُمِدِّ لَا تُمْدِدْ الظرف منه مُمَدٌّ

قرار گرفتن: کسی جگہ قرار پکڑنا، کسی جگہ ٹھہرنا، مدد کردن: مدد کرنا

مضاعف تَفْعِیْل و تَفَعُّل بہمہ وجوہ مثل صحیح جَدَّدَ یُجَدِّدُ تَجْدِیْدًا و تَجَدَّدَ یَتَجَدَّدُ تَجَدُّدًا

باب تفعیل اور باب تفعُّل سے مضاعف ہر اعتبار سے صحیح کی طرح ہیں۔ جَدَّدَ یُجَدِّدُ تَجْدِیْدٌ: نیا بنانا، نیا کرنا: تَجَدُّدٌ باب تفعل سے نیا ہونا، یعنی خود نیا ہونا۔ پس تجدید کا معنی ہے دوسرے کو نیا کرنا، اور تجدّد کا معنیٰ ہے خود نیا ہونا۔

مفاعلة اَلْمُحَاجَّةُ باہم حجت پیش کردن یکے مرد دیگرے را حَاجَّ یُحَاجُّ مُحَاجَّةً فهو مُحَاجٌّ و حُوْجَّ یُحَاجُّ مُحَاجَّةً فهو مُحَاجٌّ الامر منه حَاجَّ حَاجِّ حَاجِجْ والنهی عنه لَا تُحَاجَّ لَا تُحَاجِّ لَا تُحَاجِجْ الظرف منه مُحَاجٌّ

مُحَاجَّة: دو افراد ہیں، ایک فرد اپنا دلیل پیش کر رہا ہے اور دوسرا فرد اپنا دلیل پیش کر رہا ہے۔ در جمیع این باب بقاعدہ(د) ادغام شدہ اس سارے باب کے اندر دال ضابطے سے ادغام ہوا ہے۔

تَفَاعُل اَلتَّضَادُّ باہم ضد شدن تَضَادَّ یَتَضَادُّ تا آخر مثل مفاعلہ ست

باہم ضِد شدن: باہم ایک دوسرے کی ضِد ہونا۔ دو چیزیں ہیں، دونوں ایک دوسرے کے ضِد ہیں، ایک دوسرے کے مُخالف ہیں، تو اسکو تَضاد کہتے ہیں۔

قسم دوم در مرکبات مضاعف با مہموز و معتل۔ قسم دوم ایسے مرکبات کے بارے میں، جو مضاعف اور مہموز ہو۔ یا مضاعف بھی ہو اور معتل بھی ہو۔ مہموز فا و مضاعف(نصر): اَلْاِمَامَة. امام شدن: امامت کرنا، آگے آگے ہونا۔

اَمَّ یَؤُمُّ اِمَامَةً فهو اٰمٌّ وامَّ یُامُّ اِمَامَةً فهو مَاْمُومٌ الامر منه اُمَّ اُمِّ اُمُّ اُومُمْ والنهی عنه لَاتَؤُمَّ لَاتَؤُمِّ لَاتَؤُمُّ لَاتَاْمُمْ الظرف منه مَامٌّ تا آخر

مَامٌّ ہونا چاہیئے۔ اصل میں مَأْمَمٌ بروزن مَفْعَلٌ ہے۔ میم کا فتحہ ماقبل کو دیا اور میم کا میم میں ادغام کیا تو مَامٌّ ہوا۔

در ہمزہ بقواعد مہموز ہمزہ کے اندر مہموز کے ضابطے و در متجانسین بقواعد مضاعف اور متجانسین میں مُضاعف کے قواعد سے عمل خواہند کرد عمل کریں گے۔ مگر بوقت تعارض قاعدہ مضاعف را ترجیح خواہند داد مگر تعارُض کے وقت مُضاعف کے ضابطے کو ترجیح دیں گے۔

پس در یَؤُمُّ بقاعدہ راسٌ عمل نکنند بلکہ بقاعدہ یَمُدُّ اور یَؤُمُّ کے اندر راسٌ کے قاعدہ پر عمل نہیں کیا گیا بلکہ یَمُدُّ کے ضابطے پر عمل کیا گیا۔ یَؤُمُّ اصل میں یَأْمُمُ بروزن یَنْصُرُ تھا۔ راسٌ کا ضابطہ تقاضا کر رہا تھا کہ یَامُمُ پڑھو اور مُضاعف کا ضابطہ تقاضا کر رہا تھا یہ میم کا ضمہ ماقبل میں ہمزہ کو دو اور میم کا میم میں ادغام کرو او یَؤُمُّ پڑھو۔ لہٰذا مضاعف کے ضابطے کو ترجیح دی گئ۔

و در اَوُمُّ بر قاعدہ اٰمَنَ قاعدہ یَمُدُّ را ترجیح دادند اور اَوُمُّ میں اٰمَنَ قاعدہ کی بجائے یَمُدُّ کے ضابطے کو ترجیح دی گئی۔ لیکن بعد ادغام لیکن ادغام کے بعد بقاعدہ ہمزتین متحرکتین دو متحرک ہمزوں والے ضابطے سے ہمزہ دُوُّم را واؤ کردند دوسرے ہمزہ کو واؤ کر دیا۔ اَوُمُّ واحد متکلم اصل میں اَءْمُمُ بروزن اَنْصُرُ تھا۔ یہاں پر دو ہمزہ اکھٹے ہوئے،پہلے پر فتحہ ہے اور دوسرا ہمزہ ساکن ہے، تو اٰمَنَ کا وُجوبی قاعدہ تقاضا کر رہا تھا کہ دوسرے ہمزہ کو الف سے بدلو، اور اٰمُمُ پڑھو۔ اور مضاعف کا قاعدہ تقاضہ کر رہا تھا کہ پہلے میم کا ضمہ ہمزۂ ساکنہ کو دو اور میم کا میم میں ادغام کرو اور اَءُمُّ پڑھو۔ اور اسی پر عمل کیا گیا۔ پھر دو ہمزہ متحرک آئے اور ان میں سے ایک پر بھی کسرہ نہیں، تو دوسرے ہمزہ کو واو سے بدلا اور اَوُمُّ ہوا۔

مثال و مضاعف از سَمِعَ اَلْوُدُّ دوست داشتن وَدَّ یَوَدُّ وُدًّا فهو وَادٌّ و وُدَّ یُوَدُّ وُدًّا فهو مَوْدُوْدٌ الامر منه وَدَّ وَدِّ اِیْدَدْ والنهی عنه لَاتَوَدَّ لَاتَوَدِّ

لَاتَوَدَّدْ الظرف منه مَوَدٌّ والاٰلة منه مِوَدٌّ مِوَدَّةٌ مِيْدَادٌ وتثنيتهما مَوَدَّانِ و مِوَدَّانِ والجمع منهما مَوَادٌّ و مَوَادِيْدُ افعل التفضيل منه اَوَدٌّ والمؤنث منه وُدّٰى وتثنيتهما اَوَدَّانِ و وُدَّيَانِ والجمع منهما اَوَدُّوْنَ واَوَادٌّ و وُدَدٌ و وُدّيَاتٌ

دوست داشتن: دوست رکھنا، محبت کرنا، در متجانسین بقواعد مضاعف عمل ست متجانسین میں قواعد مضاعف پر عمل ہے و در واو بقواعد معتل اور واو میں معتل کے قواعد پر عمل ہے۔ مگر حینِ تَعارُض مگر تَعَارُض کے وقت چنانکه در مِوَدٌّ آله اور مِوَدٌّ جو که اسم آله کا صیغه ہے که قاعده معتل مقتضی ابدال واو بیا بُود که معتل کا ضابطه واو کو یا سے بدلنے کا تقاضا کر رہا تھا۔ و قاعده مضاعف مقتضی نقلِ حرکتِ دالِ اول بَواو اور مضاعف کا ضابطه دالِ اوّل کی حرکت واو کو نقل کرنے کا تقاضه کر رہا تھا۔ قاعده مضاعف را ترجیح داده اند مضاعف کے ضابطے کو ترجیح دی گئی۔ مِوَدٌّ اصل میں مِوْدَدٌ بروزن مِسْمَعٌ ہے۔ یہاں مُعتل کا ضابطه تقاضا کر رہا ہے که واو کو ماقبل کسرے کی وجه سے یا سے بدلو اور مِيْدَدٌ پڑھو۔ جبکه مضاعف کا ضابطه تقاضه کر رہا ہے که پہلے داد کی حرکت ماقبل میں واو کو دو اور دال کا دال میں ادغام کرو اور مِوَدٌّ پڑھو۔ لہٰذ مضاعف کے ضابطے کو ترجیح دی گئی۔

مہموز و مضاعف از اِفتعال	اَلْاِئْتِمَامُ اقتدا نمودن اِئْتَمَّ يَأْتَمُّ اِئْتِمَامًا فهو مُؤْتَمٌّ واُوْتُمَّ يُؤْتَمُّ اِئْتِمَامًا
فهو مُؤْتَمٌّ الامر منه اِئْتَمَّ اِئْتَمِّ اِئْتَمِمْ والنهى عنه لَا تَأْتَمَّ لَا تَأْتَمِّ لَا تَأْتَمِمْ	الظرف منه مُؤْتَمٌّ

اِئْتِمَامْ اصل میں اِءْتِمَامْ تھا۔ ہمزه کو یا سے بدلا اور اِئْتِمَامْ ہوا۔ اس کا مادّه بھی اَمَّ یعنی ہمزه، میم اور میم ہے۔ اقتدا نمودن: اقتدا کرنا۔

فائده: نون ساکن چوں قبل یکے از حروف يَرْمَلُوْنَ واقع شَود نون ساکن جب حروف يَرمَلون میں کسی ایک سے پہلے واقع ہو جائے در دو کلمه دو کلموں میں۔ یه نون ساکن ایک کلمه میں اور یرمَلون والا حرف دوسرے کلمه میں ہونا چاہیئے۔ دران حرف ادغام یابد تو نون ساکن اس حرف کے اندر ادغام پا لے گا۔ در رو ل بی غنّه را اور لام میں بغیر غنّه کے ادغام پا لے گا۔ یعنی اگر نون ساکن کے بعد را یا لام آ جائے۔ تو یه ادغام بغیر غنه کے ہوگا۔ و در باقی با غنه اور باقی میں غنّه کے ساتھ ہوگا۔ یعنی اگر نون ساکن کے بعد یا، میم، واو اور نون آ جائے، تو نون کا اسی حرف کے اندر ادغام غنه کے ساتھ ہوگا۔ چوں مِنْ رَّبِّکَ، مِنْ لَّدُنَّا، مَنْ يَّرْغَبُ، رَؤُفٌ رَّحِيْمٌ، صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ، نه در یک کلمه نه که ایک کلمه میں۔ یه ادغام دو کلموں میں ہوگا۔ اور اگر ایک کلمه کے اندر نون ساکن کے بعد حروف یرملون میں سے کوئی حرف آ جائے تو پھر ادغام نہیں ہوگا۔ چون دُنْيَا و صِنْوَانٌ جیسا که دُنْيَا اور صِنْوَانٌ۔ صِنْوَانْ یه جمع ہے صِنْوٌ کی۔ جب ایک ہی جڑ سے دو تین یا کئی کھجور کے درخت نکلے تو اِن کو صنوان کہتے ہے۔ اور اِن میں سے ہر ایک کو صِنْوٌ کہتے ہے۔

فائده: لام تعریف در د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ل ن ادغام یابد لام تعریف ان حروف کے اندر ادغام پا لیتا ہے۔ تا اور ثا میں بھی لام تعریف ادغام پا لیتا ہے۔ جیسا که التِّين، الثَّمر۔ یه کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے، که تا اور ثا کا ذکر نہیں کیا۔ چون وَالشَّمْسِ جیسا که والشَّمْسِ و ایں حروف را حروف شمسیه گویند اور ان حروف کو حروف شمسیه کہتے ہیں۔ و در دیگر حروف مدغم نشود اور لام تعریف باقی حروف کے اندر مُدغم

نہیں ہوگا۔ چون وَلْقَمَرِ جیسے والقَمَر این حروف را حروف قمریه گویند ان حروف کو حروف قَمْریه کہتے ہیں۔ وَجْہِ تسمیه ہمین ست وجه تسمیه یہی ہے۔ سمّی یُسمی تسمیه: نام رکھنا که این ہر دو لفظ در قرآن مجید واقع اَنْد که یه دونوں لفظ قرآن مجید میں واقع ہیں۔ اول بادغام و ثانی بے ادغام پہلا لفظ یعنی شمس ادغام کے ساتھ آیا ہے، اور دوسرا لفظ قمر بغیر ادغام کے آیا ہے پس حروفے که در آنہا ادغام میشود با لفظ شمس مناسبت دارند پس وہ حروف که جن کے اندر ادغام ہوتا ہے، وہ لفظ شمس کے ساتھ مناسبت رکھتے ہیں۔ و دیگر بالفظ قمر اور باقی الفاظ لفظِ قمر کے ساتھ مناسبت رکھتے ہیں۔

درس 42۔ باب چہارم در اِفاداتِ نافعه۔ اَفَادَ یُفِیْدُ اِفَادَۃً دوسرے کو فائدہ دینا۔ لیکن یہاں یه فائدہ کے معنیٰ میں استعمال ہوتا ہے۔ اِفادات نافعه: کچھ نفع دینے والے فائدے جنابِ استاذِی مولوی سید محمد صاحب بر یلوی اعلی اللہ درجاتِہٖ اللہ اُن کے درجات بُلند فرمائے فِی الجنۃِ جنت میں ذِہنے ثاقِب داشتند وہ بڑا روشن ذہن رکھتے تھے۔ یعنی وہ بڑے ذہین اور فطین تھے۔ و ہمتے بَعِلم صرف ہم می گُماشْتَنْد اور علم صرف میں بڑی کوشش بھی فرماتے تھے، ہمت: لگن، شوق شُذُوذِ اکثر شَواذِ صرفیه را اکثر صرفی شاذ کا جو شاذ ہونا ہے اُس کو، شُذُوْذ: یه مصدر ہے بمعنیٰ شاذ ہونا، شَوَاذ یه جمع ہے شَاذٌّ کی۔ بتقریر قاعده بوجه اَنِیْق عجیب طریقے سے قاعدہ کے تقریر کرتے ہوئے دَفع مِیْفَرْمُودَند اُسکو دور کر دیتے تھے۔ یعنی اکثر صرفی شاذ جو ہیں اُن کے شاذ ہونے کو دور فرما دیتے تھے۔ یعنی ایسی تقریر کرتے تھے که وہ لفظ شاذ نہیں رہتا بلکه ضابطه کے مطابق ہو جاتا۔ و مطالب دیگر ہم اور دوسرے مقاصد جو ہیں اُن کو بھی بَه بیان بدیع انوکھے بیان کے ذریعے ارشاد می نمودند ارشاد فرماتے تھے۔ بعضے ازان تقاریر اُن تقاریر میں سے بعض جو ہیں افادۃً فائدہ دینے کے لئے حواله قلم می کنم قلم کے حوالے کرتا ہوں۔ یعنی اُن کو میں تحریر کرتا ہوں۔

تقریر برا ئے افاده[1]: یه افادّہ خصوصی طور پر اجوف کے لئے ہے۔اجوف میں باب اِفعال اور اِستفعال کے اندر بعض مصادر اور بعض کلمات میں اعلال ہوتا ہے اور بعض میں نہیں ہوتا۔ جیسا که اَقَامَ یُقِیْمُ اِقَامَۃً اَقَامَ اصل میں اقوم تھا، اور اقامۃً اصل میں اِقْوَامٌ تھا۔ تو فعل کے اندر بھی اعلال ہوا ہے ،اور مصدر کے اندر بھی اعلال ہوا ہے۔ اور اِسْتَقَامَ یستقیم استقامۃً اِسْتَقَامَ اصل میں اِسْتَقْوَمَ تھا، اِسْتِقَامَۃً اصل میں اِسْتِقْوَامٌ تھا۔ تو فعل اور مصدر دونوں میں اعلال ہوا ہے۔ تو معلوم ہوا که یہاں یُبَاعُ(یَقُوْلُ اور یَبِیْعُ) والا قانون یعنی قانون نمبر 8 لگا ہے۔ لیکن باب افعال اور باب استفعال کے بعض کلمات کے اندر اعلال نہیں ہوتا۔ جیسا که اَرْوَحَ یُرْوِحُ اِرْوَاحًا میں اعلال نہیں ہوا۔ اَرْوَحَ کی جگه اَرَاحَ ہونا چاہئے تھا۔ واو کی حرکت را کو دیتے اور واو کو ماقبل فتحه کی وجه سے الف کر دیتے۔اور اِرْوَاحًا مصدر میں بھی اعلال نہیں۔ اور باب استفعال کے بعض کلمات میں بھی اعلال نہیں ہوتا، جیسا که اِسْتَصْوَبَ یَسْتَصْوِبُ اِسْتِصْوَابًا میں اعلال نہیں ہوا۔ قانون نمبر 8 کے لئے جتنے شرائط تھے وہ سارے اَرْوَحَ اِرْوَاحًا اور اِسْتَصْوَبَ اِسْتِصْوَابًا کے اندر پائے جاتے ہیں، لیکن پھر بھی قانون ان صیغوں پر لاگو نہیں ہوتا۔ لہٰذا صرفی حضرات فرماتے ہیں که یه شاذ ہیں۔ تو مصنفؒ بتلائیں گے که میرے استاد نے ایسی تقریر کی که یه جتنے شاذ ہیں یه ضابطے کے اندر آ جاتے ہیں۔اور مصنفؒ کے استادِ محترم نے ایک شرط اور بڑھا دی، اور وہ یه که یقول، یبیع، یُبَاعُ والا

قانون وہاں لگے گا جہاں مصدر کے اندر واو اور یائے متحرک کے بعد الف نہ آئے۔پس اَرْوَحَ اور اِسْتَصْوَبَ میں اعلال اس لئے نہیں ہوا کیونکہ انکے مصادر اِرْوَاحًا اور اِسْتِصْوَابًا میں واو متحرک کے بعد الف آ رہا ہے۔

اشکال[1]: اِقَامَةً مصدر جو کہ اصل میں اِقْوَامٌ اور اِسْتِقَامَةً مصدر جو کہ اصل میں اِسْتِقْوَامٌ تھا۔ ان میں بھی واو متحرک کے بعد الف آ رہا ہے، لہٰذا یہاں بھی اعلال نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ جواب۔ مصنفؒ جواب دیتے ہیں، کہ یہ اِقَامَةً اصل میں اِقْوَامٌ نہیں تھا۔ اور یہ اِسْتِقَامَةٌ اصل میں اِسْتِقْوَامٌ نہیں تھا۔ اگر یہ اِقْوَامٌ یا اِسْتِقْوَامٌ ہوتے، تو پھر اعلال نہیں ہوتا۔ اِقَامَةٌ اصل میں اِقْوَمَةٌ بروزن اِفْعَلَةٌ تھا۔ اور اِسْتِقَامَةً اصل میں اِسْتِقْوَمَةٌ بروزن اِسْتِفْعَلَةٌ ہے۔ تو واو کی حرکت ماقبل کو نقل کی، اور ماقبل کے فتحہ کی وجہ سے واو کو الف سے بدلا اور اِقَامَةً اور اِسْتِقَامَةٌ بنے۔

نوٹ: عام صرفی علماء کے نزدیک اِقَامَة اصل میں اِقْوَام اور استقامة اصل میں استقوام ہیں۔ جبکہ مصنفؒ کے استاد کے نزدیک اقامة کی اصل اقومة اور استقامة کی اصل استقومة ہے۔ پس معلوم ہوا کہ باب اِفْعال کا ایک مصدر اِفْعَال وزن پر آتا ہے اور ایک مصدر اِفْعَلَةٌ وزن پر آتا ہے۔ اسی طرح باب اسفتفعال سے ایک مصدر اِسْتِفْعَال وزن پر آتا ہے اور ایک مصدر اِسْتِفْعَلَةٌ کے وزن پر آتا ہے۔

اشکال[2]: اس پر اشکال ہوتا ہے کہ اِفعلة اور اِستفعلة مصادر تو اور کہیں نہیں سنا ہے۔ یہ آپ ہی نے بیان کیا ہے۔ تو مصنفؒ کے استاد جواب دیتے ہیں کہ یہ مصدر ہفت اقسام میں اجوف کے ساتھ خاص ہیں۔

نوٹ: پس معلوم ہوا کہ اجوف کے اندر باب افعال سے دو مصادر آتے ہیں۔ کبھی اِفعال اور کبھی اِفعلة وزن پر۔ اور اسی طرح اجوف کے اندر باب استفعال سے بھی دو مصادر آتے ہیں۔ کبھی تو اسکا مصدر استفعال آئے گا اور کبھی اِستفعلةٌ آئے گا۔ جیسے ثلاثی مجرد سے مصدر میں فُعَل وزن صرف ناقص کے ساتھ خاص ہے، ہفت اقسام میں اور کسی سے نہیں آئے گا۔ تو اسی طرح اِفعلة اور استفعلة اوزان اجوف کے ساتھ خاص ہے۔ فُعَلٌ وزن کی مثال: هُدًى جو کہ اصل میں هُدَيٌ تھا۔

اور اسی طرح تَفْعِلَةٌ وزن باب تفعیل سے صرف ناقص، لفیف اور مہموز اللام سے آتا ہے۔ تفعلة جیسے تسمية۔

افادہ[1]: در مُعْتَلِّ اِفْعَال و اِسْتِفْعَال اعلال آمدہ اِفْعَال اور اِسْتِفْعَال کے مُعْتَل کے اندر اعلال آیا ہے۔ چون اَقَامَ اِقَامَةً و اِسْتَقَامَ اِسْتِقَامَةً ان میں اعلال ہوا ہے۔ و تصحیح ہم آمدہ اور اِفْعَال اور اِستِفْعَال کے معتل کے اندر تصحیح بھی آئی ہے چون اَرْوَحَ اِرْوَاحًا و اِسْتَصْوَبَ اِسْتِصْوَابًا ان میں تصحیح ہے۔یعنی اعلال نہیں ہوا ہے۔ و تصحیح بکثرت آمدہ اور تصحیح کثرت کے ساتھ آیا ہے۔ یعنی بہت سے کلمات ایسے ہیں کہ جن میں اعلال نہیں ہوا ہے۔ صرفیان علم صرف کے ماہرین نے بسبب قُصُورِ باعَ باع کے تنگ ہونے کی وجہ سے، قُصور: چھوٹا ہونا، باع: اگر دائیاں ہاتھ کندھے کے برابر پورا کھول دے، اور بائیاں ہاتھ بھی کندھے کے برابر پورا کھول دے، تو ایک ہاتھ کے انگلیوں کے سرے سے لے کر دوسرے ہاتھ کے انگلیوں کے سرے تک تقریبًا دو گز(پاکستانی) کا فاصلہ بنتا ہے۔ تو اس فاصلہ کو عربی میں باعَ کہتے ہے۔ ذِرَاع: اُنگلیوں کے سرے سے لے کر کہنی تک تقریبًا ڈیڑھ فٹ کا فاصلہ۔ پاکستانی گز: ذراع کا دُگنا یعنی تین فٹ ہوتا ہے۔ تو ایک باع چار ذراع کے برابر ہوتا ہے۔ اور یہ فاصلہ متوسط قد کے آدمی کا ہونا چاہیئے۔ قُصُور باع: یعنی باع کا تنگ ہونا۔ مثلاً ایک بڑا سُتون ہو اور انسان اس کو اپنے ہاتھوں کے گھیرے میں نہیں لا سکتا، تو یوں کہیں گے کہ اس کا باع تنگ پڑ گیا۔ تو مصنفؒ فرماتے ہیں کہ علمائے صرف نے یُبَاعُ والے قانون کے ذریعے عربی کے سارے الفاظ کے احاطہ کرنے کی کوشش کی لیکن اُن کا باع تنگ پڑ

گیا، اور اروح اور استصوب جیسے الفاظ اُن کے قانون کے دائرے میں نہیں آئے۔ اور جو کچھ الفاظ باہر رہ گئے تو صرفیوں نے اُن الفاظ کو شاذ قرار دے دیا۔ در تقریر قاعده قاعدہ کے تقریر میں ہمه الفاظ کثیره را شاذ قرار داده اند تمام الفاظ کثیرہ کو شاذ قرار دے دیا ہے۔ جناب استاذی میرے اُستاد محترم المرحوم اُن پر رحم کیا جائے، یعنی اللہ اُن پر رحم فرمائے المغفور اُن کی مغفرت کیا جائے، اور جب اللہ کی رحمت اُس کی طرف متوجہ ہو گئی تو اللہ اُن کی مغفرت فرمائے۔ رفع اللّٰهُ درجاتِهٖ اللہ اُن کی درجات بُلند فرمائے، اور جب اللہ اُس کی مغفرت کرے اور وہ جنتی ہو گئے تو اللہ اُن کی درجات بُلند فرمائے۔ یعنی اللہ اُسے اونچے درجے کی جنت نصیب فرمائے۔ تو ترتیب سے یه دعائیں دی۔ تقریر قاعده بنہجے فرمودند اُنہوں نے قاعدے کی تقریر ایسے طریقے پر کی که شذوذ بالکل دفع شده که شاذ ہونا پورے طریقے پر دفع ہو گیا۔ یعنی دور ہو گیا۔ و ہمه کلمات صحیحه بر قاعده نشسته اور تمام صحیح کلمات ضابطے پر بیٹھ گئے۔ یعنی ضابطے پر پورا اُترنے لگے۔

و آن اینست اور وہ تقریر یہ ہے۔ که ہر واو و یائے متحرک ہر وہ واو اور یا جو که متحرک ہو که ما قبلش حرف صحیح ساکن باشد اور اُسکا ماقبل حرف صحیح ساکن ہو۔ و در مَصدر مُلاقِیِ الفِ ساکن نبا شد اور وہ واو اور یا مصدر کے اندر الف ساکن کے ساتھ ملے ہوئے نہ ہو۔ مُلَاقِی اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ حینِ تَحَقُّقِ شروطِ دیگر دوسری شرطوں کے پائے جاتے وقت، یعنی دوسری ساری شرطیں پوری ہوں اور یہ والی شرط بھی پوری ہو، تو حرکت آن واو و یا بما قبل دِہند تو اُس واو اور یا کی حرکت ماقبل کو دے دیں گے و اگر آن حرکت فتحه باشد اور اگر وہ حرکت فتحہ کی ہو واو و یا الف شَود تو ماقبل فتحہ کی وجہ سے وہ واو اور یا الف ہو جائیں گے۔

و از اِفْعَال و اِسْتِفْعَال چنانکه مصدر برین دو وزن آید اور باب افعال اور استفعال میں جس طرح مصدر ان دو وزنوں پر آتا ہے۔ یعنی اِفْعَال اور اِسْتِفْعَال وزن مراد ہے۔ بروزن اِفْعَلَةٌ و اِسْتِفْعَلَةٌ ہم می آید تو مصدر جو ہے اِفْعَلَةٌ اور اِسْتِفْعَلَةٌ وزن پر بھی آتا ہے۔ اِقَامَةٌ و اِسْتِقَامَةٌ و ہَمَ مصادر اَفْعَال مُعَلَّله کہتے ہیں کہ اِقَامَةٌ اور اسْتِقَامَةٌ اور اِسی طرح اُن سارے افعال کے مصادر جن میں اعلال ہوا ہے این ہر دو باب اِن دونوں بابوں کے بر ہمین وزن بوده اند وہ اِسی وزن پر ہے۔ یعنی باب افعال اور باب استفعال میں جن مصادر میں اعلال ہوا ہیں وہ اِفْعَال اور استِفْعَال کے وزن پر نہیں آئے ہیں بلکہ اِفْعَلَةٌ اور اِسْتِفْعَلَةٌ کے وزن پر آئے ہیں۔ و این وزن خاص در اجوف آمده اور یہ وزن خاص اجوف میں آیا ہے۔ چنانکه وزن فُعَلٌ مصدر ثلاثی مجرد مختص بناقص ست جیسے فُعَل وزن مصدر ثلاثی مجرد کا یہ ناقص کے ساتھ خاص ہے و در غیر ناقص نیامده اور ناقص کے علاوہ میں یہ فُعَل وزن نہیں آیا۔ و نہجیکه ناقص را اختصاص بوزن فُعَلٌ نیست اُسی طریقے پر کہ جس طرح ناقص کا وزن فُعَل کے ساتھ اختصاص نہیں ہے۔ یعنی ناقص کے مصادر صرف فُعَل وزن پر نہیں آتے بلکہ اور اوزان پر بھی آتے ہیں۔ مصدر ناقص بر دیگر اوزان ہم می آید ناقص کے مصدر دوسرے اوزان پر بھی آتے ہیں۔ فُعَلٌ را البته اختصاص بناقص ست البتہ فُعَل وزن جو ہے اسکا اختصاص ہے ناقص کے ساتھ۔ که در غیر ناقص نمی آید کہ یہ فُعَل مصدر ناقص کے علاوہ میں نہیں آتا۔ ہمچنین اسی طرح اجوف اِفْعَال و اِسْتِفْعَال را اختصاص باین

دو وزن نیست اِفْعَال اور اِسْتِفْعَال کا جو اجوف ہے، اُس کا اختصاص اِن دو وزنوں کے ساتھ نہیں ہے۔ مصدر اجوف ایں ہر دو باب بروزن افعال و استفعال ہم می آید ان دونوں بابوں کا اجوف جو ہے وہ اِفْعَال اور اِسْتِفْعَال وزن پر بھی آتا ہے۔ چنانچہ در جمیع صیغ مُصَحَّحَہ ایں ہر دو باب جس طرح کہ تصحیح والے سارے صیغوں میں ہے۔ یعنی وہ صیغیں جن میں اعلال نہیں ہوا ان دونوں بابوں سے، تو اس میں اجوف کے مصادر اِفْعَال اور اِسْتِفْعَال وزن پرآتے ہیں۔ جیسا کہ اِزْوَحٌ بروزن اِفْعَالٌ اور اِسْتِصْوَابٌ بروزن اِسْتِفْعَالٌ یہ دونوں تصحیح کی مثالیں ہیں اجوف سے۔ اور جن میں اعلال ہوا ہے اُس سے اجوف کے مصادر اِفْعَلَۃٌ اور اِسْتِفْعَلَۃٌ کے وزن پرآتے ہیں۔ جیسا کہ اِقَامَۃٌ بروزن اِفْعَلَۃٌ اور اِسْتِقَامَۃٌ بروزن اِسْتِفْعَلَۃٌ ہیں۔ البتہ اِفْعَلَۃٌ و اِسْتِفْعَلَۃٌ در غیر اجوف نمی آید۔ البتہ اِفْعَلَۃٌ اور اِسْتِفْعَلَۃٌ اجوف کے علاوہ نہیں آتے۔

پس در مصدر اَزْوَحَ و اِسْتَصْوَبَ و امثالش کہ بروزن اِفْعَال و اِسْتِفْعَال آمدہ پس اَزْوَحَ اور اِسْتَصْوَبَ کا جو مصدر ہے، اور اِن کی مثل جو اِفْعَال اور اِسْتِفْعَال وزن پرآئے ہیں، یعنی وہ مصادر جن میں اعلال نہیں ہوا ہے۔ واو و یا ملاقی الف ساکن ست واو اور یا ملا ہوا ہے الف ساکن کے ساتھ لہٰذا در جمیع باب اعلال ننمودند لہٰذا سارے باب میں اعلال نہیں کیا گیا۔ و در مصدر اَقَامَ و اِسْتِقَامَ و امثالش کہ بروزن اِفْعَلَۃٌ و اِسْتِفْعَلَۃٌ ست جبکہ اَقَامَ، اِسْتِقَامَ اور ان کے مثل کی مصادر جو کہ اِفْعَلَۃٌ اور اِسْتِفْعَلَۃٌ وزن پرآئے ہیں واو و یا ملاقی ساکن نیست وہاں پر واو اور یا مصدر میں ساکن کے ساتھ ملے ہوئے نہیں لہٰذا در جمیع باب اعلال نمودند لہٰذا پورے باب میں اعلال کیا گیا۔ پس ہیچ کلمہ بر خلاف قاعدہ نیست پس کوئی بھی کلمہ ضابطہ کے خلاف نہیں ہے۔ پس شُذوذ ختم ہو گئے۔

سوال: فعل را در اعلال اصل قرار دادہ اند و مصدر را فرع فعل کو اعلال میں اصل قرار دیا گیا ہے اور مصدر کو فرع چنانکہ در قَامَ قِیَامًا و قَاوَمَ قِوَامًا نَوشتہ اند جیسے کہ قام قیامًا اور قاوَمَ قوامًا میں لکھا گیا ہے۔ و اینجا عکس آں لازم می آید اور یہاں پر اُسکا عکس لازم آتا ہے۔ یعنی یہاں مصدر میں اعلال کیا گیا۔ کہ فعل در اعلال تابعِ مصدر شُدہ کہ فعل اعلال میں مصدر کے تابع ہو گیا۔

جواب: ایں اِصالت و فرعیت سَخُنِی ست سرسری یہ اصل ہونا اور فرع ہونا یہ سرسری بات ہے۔ سَخُن: بات اصل در اعلال و ہمچو احکام اینست اِعلال اور اس جیسے احکام میں اصل یہ ہے کہ وَحدتِ حکمِ باب کہ باب کی حکم کی وحدت جو ہے منظور می باشد مقصود ہوتی ہے۔ یعنی کہ باب کا حکم ایک جیسا رہے۔ یعنی ایک جگہ اعلال ہے تو سب جگہ اعلال ہے۔ اوراگرکہیں ایک جگہ اعلال نہیں تو سب جگہ اعلال نہیں۔پس باب کا حکم ایک ہونا چاہیئے۔ ایسا نہیں کہ ایک جگہ اعلال ہے اور دوسری جگہ اُسی باب میں اعلال نہیں۔ تا صیغ غیر متناسب نشود تا کہ صیغیں غیر متناسب نہ ہو جائے۔ پس اگر در یک صیغہ وجے مقتضئ قوئ اعلال شَود پس اگر ایک صیغے کے اندر اعلال کا تقاضا کرنے والی کوئی قوی سبب ہو۔ در ہمہ صیغ اعلال می کنند تو تمام صیغوں میں اعلال کرتے ہیں۔ و اگر در یک صیغہ مقتضئ قوئ تصحیح یافتہ شَود اور اگر ایک صیغہ میں تصحیح کا کوئی قوی مقتضی پایا جائے۔ ہمہ صیغہ را صحیح میدَارند تو تمام صیغوں کو صحیح رکھتے ہیں۔

مُراعاتِ ایں معنی اس بات کی رعایت رکھنا که مقتضی دراصل یافته شُد یا درفرع که مقتضی اصل میں پایا گیا ہے یا فرع میں ہرگِز ملحوظ نیست یہ بات ملحوظ نہیں۔

مثلًا مثال کے طور پر بودن واو میان یائے مفتوحه و کسره ثقیل ست واو کا یائے مفتوحه اور کسره کے درمیان ہونا ثقیل ہے۔ و مقتضی حذف واو اور یہ (ثِقل) حذفِ واو کا مقتضی ہے۔ لہٰذا دریَعِدُ واو را حذف کردند لہٰذا یَعِدُ کے اندر واو کو حذف کیا۔ یَعِدُ اصل میں یَوْعِدُ تھا۔واو یائے مفتوحه اور کسره کے درمیان آیا، اور یہ ثقل تقاضا کررہا ہے واو کے حذف ہونے کا۔ و در دیگر صیغ برعایت تناسب اور باقی صیغوں میں رعایت تناسب کی وجه سے۔ پس یَعِدُ میں واو کو ثقل کی وجه سے حذف کیا۔ اور باقی صیغوں میں مناسبت کے لئے واو کو حذف کیا۔ اگرچه باقی صیغوں میں یہ واو ثقل کا باعث نہیں بنتا تھا۔

یا مثلًا یا مثال کے طور پر۔ اجتماع دو ہمزهٔ زائده در اول مضارع ثقیل ست دو ہمزه زائد کا جمع ہونا مضارع کے شروع میں ثقیل ہے۔ و مقتضی حذف ہمزهٔ دوم اور یہ(ثقل) تقاضا کرنے والا ہے دوسرے ہمزه کے حذف کا لہٰذا اُکْرِمُ که دراصل أأكْرِمُ بود ہمزه دوم حذف شده لہٰذا اُکْرِمُ که جس کی ال أُءَكْرِمُ تھی، میں دوسرا ہمزه حذف ہو گیا۔ و دریُکْرِمُ و تُکْرِمُ و نُکْرِمُ ایں علت موجود نیست اور باقی صیغوں میں یعنی یُکْرِمُ، تُکْرِمُ اور نُکْرِمُ میں یہ (ثقل کا) یہ علّت موجود نہیں۔ یعنی باقی صیغوں میں دو ہمزه جمع نہیں۔ لیکن أُءَكْرِمُ میں ہمزه گرایا تھا تو اِن سب صیغوں میں ہمزه کو گرایا۔ صِرف برعایت تناسب حذف کردند صرف رعایت تناسب کی وجه سے حذف کرلیا۔ بے لحاظ ایں معنی که یَعِدُ اصل ست و تَعِدُ وغیره فرع آں بغیرلحاظ کئے اس معنٰی کا که یَعِدُ اصل ہے اور تَعِدُ وغیره اسکی فرع ہے۔ یعنی یہ نہیں دیکھا گیا که یَعِدُ اصل ہے اور باقی صیغیں اُسکی فرع۔ یا اُکْرِمُ اصل است و تُکْرِمُ وغیره فرع آں یا یہ نہیں دیکھا گیا که اُکْرِمُ اصل ہے اور باقی صیغیں اُسکی فرع۔ یعنی اصل تو ایک کو بنا سکتے ہیں۔ اور یہاں یعد واحد مذکر غائب کا صیغه ہے، جبکه أکرم واحد متکلم کا صیغه ہے۔

وَ اِلّا اور اگر ایسا نه ہوتا، یعنی اگر اصل اور فرع کا لحاظ نہیں رکھا۔ وَ اِلَّا یہ اصل میں ہے "وَ اِنْ لَمْ يَكُنْ كَذَالِكَ": اور اگر ایسا نه ہوتا۔ پس اعلال میں یہ مقصود نہیں که کسی کو اصل قرار دے یا کسی کو فرع۔ اگر ایسا ہوتا تو پھر یا تو یَعد کو اصل قرار دیتے یا اُکرم کو۔اگر یَعِدُ(غائب کا صیغه) کو اصل قرار دیتے تو پھر اُکرم کی وجه سے باقی میں اعلال کیوں کیا گیا، اور اگر اُکرم(متکلم کا صیغه) کو اصل قرار دیتے تو پھر یعد کی وجه سے باقی صیغوں میں اعلال کیوں کیا گیا۔ اگر غائب را اصل قرار دِہند اگر غائب کے صیغیں کو اصل قرار دے دیں تابع کردنِ یُکْرِمُ مَرْ اُکْرِمُ را بے جا می شَود تو یُکْرِمُ کو تابع بنا دینا خاص اُکْرِمُ کا یہ غلط ہو جاتا ہے۔ و اگر متکلم اصل باشد اِتباع اَعِدُ نَعِدُ مَریَعِدُ را نازیبا می گردد اور اگر متکلم اصل ہو تو اَعِدُ نَعِدُ کو یَعِدُ کے تابع کر دینا یہ نا مناسب ہو جائے گا۔ زیبا: خوبصورت، نا زیبا: جو خوبصورت نه ہو۔

خلاصه: اعلال اس لئے نہیں کیا جاتا که اصل اور فرع کو معلوم کیا جائے۔ بلکه اعلال اس لئے کرتے ہیں تا که تمام صیغوں میں موافقت پیدا ہو جائے۔

درس 43۔ سوال: ازیں تقریر واضح شُد اس تقریر سے یہ واضح ہو گیا۔ کہ اصل قاعدہ در یَعِدُ یافتہ می شود کہ اصلِ ضابطہ یَعِدُ کے اندر پایا گیا۔ و تَعِدُ و اَعِدُ و نَعِدُ تابع آں ہَسْتَنْد اور تَعِدُ، اَعِدُ اور نَعِدُ اس کے تابع ہیں۔ پس آنچہ کہ دریں رسالہ نوشتہ پس وہ جو آپ نے اس رسالہ میں لکھا۔ کہ تقریر قاعدہ در مطلق علامت مضارع می باید کہ قاعدہ کی جو تقریر ہے وہ مطلق علامت مضارع میں ہونی چاہیئے۔ مصنفؒ نے معتل کے بحث کے اندر صرفیوں کے ایک قاعدہ پر اعتراض کیا تھا۔ صرفی علماء فرماتے تھے کہ واو جب یائے مفتوحہ اور کسرہ لازم کے درمیان آ جائے تو اُس واو کو حذف کیا جائے گا۔ پس لہذا یَوعِدُ سے واو حذف ہوا اور یَعِدُ رہ گیا۔ اور تَعِدُ، اَعِدُ اور نَعِدُ یہ سب یَعِدُ کی فرع ہے۔ تو مصنفؒ نے فرمایا تھا کہ "واو جب علامت مضارع مفتوحہ اور کسرہ لازم کے درمیان آ جائے تو واو کو حذف کرنا چاہیئے" لہذا یَعِدَ، تعدُ، اَعدُ اور نعدُ سب مصنفؒ کے بیان کردہ ضابطے میں آ گئے۔ صِرف در یا تقریر قاعدہ نمودن صرف یا کے اندر قاعدے کی تقریر کرنا و دیگراں را تابع قرار دادن اور باقیوں کو اُس کے تابع قرار دے دینا تطویل لا طائل ست یہ بات کو بے فائدہ لمبا کرنا ہے۔ غلط می شود غلط ہو جاتی ہے۔ یعنی آپکی یہ سابقہ تقریر اس موجودہ تقریر سے تعارض رکھتا ہے۔

جواب: در تحریرِ قواعد دو مقام ست قواعد کے لکھنے میں دو مقام ہیں۔ یعنی ایک ہے تقریر قاعدہ اور ایک ہے قاعدہ کا سبب۔ ان دونوں کو الگ الگ رکھنا چاہیئے۔ تقریر قاعدہ جامع اور مختصر ہونا چاہیئے۔ یکے[1] تقریر قاعدہ ایک قاعدہ کی تقریر ہے۔ دیگر[2] بیان نکتہ و سبب حکم قاعدہ اور دوسرا نُکتہ اور قاعدہ کی سبب بیان کرنا، یعنی قاعدہ کا یہ حکم کیوں لگا، یہ واو کیوں گراتے ہیں۔ در[1] تقریرِ قاعدہ بیان کُلّی باید قاعدہ کی تقریر میں بیان کُلّی ہونا چاہیئے۔ یعنی ایک ہی کُلّی بات بیان کرو۔ ایسا نہیں کہ یہ قانون یَعِدُ میں الگ لگا۔ پھر باقیوں کو یَعِدُ کا تابع بنایا۔ بلکہ ایک ہی بات بیان کرو جو سارے صیغوں پر صادق آئیں۔ اور یوں کہو کہ علامت مضارع مفتوحہ اور کسرہ کے درمیان جب بھی واو آئے تو واو کو حذف کرتے ہیں۔ پس یہ تقریر مختصر بھی ہے اور جامع بھی ہے۔ یعنی سارے افراد(صیغیں) اس کے اندر شامل ہو گئے۔ پس یہ کلّی ضابطہ ہوا۔ کہ شامل جمیع جزئیات باشد جو کہ تمام جُزئیات کو شامل ہو۔ و[2] در بیان نکتہ و سبب اور قاعدہ کے نُکتہ اور سبب کے بیان کرتے وقت: نُکتہ: باریک بات شرح نمودہ شود یہ وضاحت کی جائے کہ علت حکم کہ اس حکم کی علّت چُنِیں یافتہ شد در فَلاں صیغہ اس طرح پائی گئی فَلاں صیغہ میں و دیگراں را تابع کردہ اند اور باقی صیغوں کو اُسکے تابع کر دیا۔ یعنی ایسا کہنا چاہیئے کہ یَوْعِدُ سے واو اس لئے گرا کہ واو کی ادائیگی یہاں ثقیل تھی۔ اور جب یہاں پر واو گرائی تو باقی صیغوں کو بھی اسکے تابع کر دیا۔ دراصلِ تقریر تفریق نمودند اصلِ تقریر کے اندر ہی فرق دکھانا موجب انتشار ذہن می شود ذہن کے مُنتشر ہونے کا سبب ہوگا۔ یعنی قاعدہ یا ضابطہ کی اصلِ تقریر میں ہی آپ یہ کہہ دیں کہ یہ ضابطہ یَعِدُ میں لگتا ہے اور تعد، اعد اور نعد یہ فرع ہیں، تو اس سے طالب علم کے ذہن میں انتشار پیدا ہو جاتا ہے۔ و لہذا عادت محققین ہمچنین است اور لہذا محققین علماء کی عادت اسی طرح ہے۔ یعنی بڑے علماء جب ضابطہ بیان کرتے ہیں، تو وہ مختصر اور جامع بیان کرتے ہیں۔ اور باقی تفصیل وہ وہاں بیان کرتے ہیں جہاں پر وہ ضابطے کا سبب اور علّت ذکر کرتے ہیں۔ کَمَا تَرٰی فِی الْفُصُوْلِ الْاَکْبَرِیَّةِ وَالْاُصُوْلِ الْاَکْبَرِیَّةِ جیسا کہ آپ دیکھتے ہیں فصول اکبریۃ اور اصول اکبریۃ کتاب میں۔ ان کتابوں کے اندر بھی مصنفؒ نے اصل ضابطہ کو

علّت اور سبب سے علیحدہ رکھا ہے۔ و سائر کُتُب اُولِی التحقیق اور جیسے کہ باقی تحقیق والوں کی کتابوں میں ہے۔ ذو مالٍ: مال والا، ذو مفرد کے لئے آتا ہے اور جمع کے لئے اولو آتا ہے۔ اُولو مالٍ: مال والے و تحقیق اصالت و فرعیت فعل وَ مصدر فعل اور مصدر کے اصل اور فرع ہونے کی جو تحقیق ہے بعد ازیں اسکے بعد در ہمیں باب اسی باب کے اندر حسب افادات جنات استاذی خُوابَد آمد میرے اُستاذ محترم کے اِفادات کے مطابق آ جائے گی۔ یعنی اسی باب کے اندر یہ تفصیل بھی آ جائے گا۔

افادہ[2]: اَبٰی یَأبٰی را اَبٰی یَأبٰی کو که از فَتَحَ یَفْتَحُ جو کہ فَتَحَ یَفْتَحُ سے ہے۔ بے آنکه عین یا لامَش حرف حلق باشد بغیر اس کے کہ اسکا عین یا لام حرف حلق ہو آمده یہ آیا ہے۔ شاذ گفته اند اُس کو صرفیوں نے شاذ کہا ہے۔ کیونکہ اَبٰی یأبٰی کا عین یا لام حرف حلق نہیں ہے۔ عین کلمہ با ہے اور لام کلمہ یا ہے جو الف سے بدل چکی ہے۔ و کلمات دیگر اور اس طرح اور کلمات بھی مثل قَلٰی یَقْلٰی و عَضَّ یَعَضُّ و بَقٰی یَبْقٰی یہ تینوں بھی باب فتح سے آیا ہے۔ علی بعض اللغات بعض لغات پر ہم از فَتَحَ یہ بھی باب فتح سےبے شریطه مذکور آمده بغیر مذکورہ شرط کے آئیں ہیں۔ یعنی باب فتحہ کے لئے شرط یہ ہے کہ اس باب کا عین یا لام حرف حلق ہو۔ اور قلٰی یقلٰی وغیرہ میں عین یا لام کوئی بھی حرف حلق نہیں۔ شریطه:شرط۔ ۔ یعنی بعض عرب اسے باب سمع سے بولتے ہیں۔ اگر باب سمع سے بولا جائے تو پھر کوئی اشکال نہیں رہتا۔ برائے دفع شذوذ اینہا انکے شُذُوْذْ کو دور کرنے کے لئے حضرت استاذی میرے استاد جو ہے تقریر قاعده وہ قاعدہ کی تقریر برین نہج نمودند اس طریقے پر کرتے که ہر کلمه صحیح ہر وہ کلمہ جو صحیح ہو، یہاں صحیح کی قید بڑھا دی۔ که از باب فَتَحَ یَفْتَحُ آید جو باب فتح یفتح سے آئے۔ باید که عین یا لامش حرف حلق باشد چاہیئے کہ اُس کا عین یا لام حرف حلق ہو۔ قید صحیح در قاعده آفزودند صحیح کی قید ضابطہ میں بڑھا دی۔ پس شذوذ آں کلمات پس ان کلمات کا شُذوذ که بعضے ناقص کہ بعض اس میں ناقص ہیں و بعضے مضاعف ہستند اور بعض ان میں سے مضاعف ہیں لازم نیا ید لازم نہیں آتا۔ یعنی باقی صرفیوں کے نزدیک ناقص اور مضاعف وغیرہ شاذ میں آتے ہیں۔ اور مصنفؒ کے استاذ کے ضابطہ کو اگر لیا جائے تو شاذ باقی نہیں رہتا۔

تمہید: اَکَلَ یَأکُلُ سے امر ہمیشہ کُلْ آتا ہے۔ حالانکہ اسی سے ضابطہ کے مطابق ام اُؤْکُلْ ہونا چاہیئے۔ اسی طرح اَخَذَ یَأخُذُ سے امر خُذْ آتا ہے۔اور اس سے ضابطے کے مطابق اُؤخُذْ ہونا چاہیئے۔ اور اَمَرَ یَأمُرُ سے اُؤمُرْ اور مُرْ دونوں جائز ہیں۔ کُلْ اصل میں اُؤْکُلْ تھا۔ دوسرے ہمزے کو واو سے تبدیل کیا تو اُوْکُلْ ہوا۔ پھر خلاف القیاس دونوں ہمزوں کو حذف کیا تو کُلْ بنا۔ اسی طرح خُذْ اور مُرْ میں بھی ہے۔ باقی صرفیوں نے اسے شاذ قرار دیا ہے۔ مصنفؒ فرماتے ہیں کہ میرے اُستاذ کی تقریر لے لیں، تو اِن کا شاذ ہونا باقی نہیں رہتا۔ وہ فرماتے ہیں کہ یہاں پر قلب ہوا ہے۔ یعنی کُلْ جو کہ اصل میں اُؤْکُلْ تھا۔ یہاں ہمزہ اور کاف کے درمیان قلب ہوا ہے۔ تو اُکْؤُلْ بنا۔ پھر یَسَّلُ کا قانون لگا۔ جیسا کہ یَسَلُ اصل میں یَسْءَلُ تھا۔ یہاں ہمزہ متحرکہ سے قبل حرف صحیح ساکن آیا تو اس ہمزہ متحرک کی حرکت ماقبل میں سین کو دیا اور ہمزہ کو حذف کیا تو یَسَلُ بن گیا۔ اسی طرح یہاں بھی ہمزہ کی حرکت ماقبل میں کاف کو دیا اور ہمزہ کو حذف کیا۔ اور پھر جب کاف متحرک ہوا تو شروع والے ہمزہ وصل کی ضرورت نہ رہ اور کُلْ رہ

گیا۔ اسی طرح خُذْ اصل میں اُؤْخُذْ تھا۔ پھر ہمزہ اور خا کے درمیان قلب ہوا تو اُخْؤُذْ بنا۔ پھر اُخُذْ اور پھر خُذْ بنا۔
اور اسی طرح مُرْ اصل میں اُؤْمُرْ تھا۔ پھر اُمْؤُرْ، پھر اُمُرْ اور پھر مُرْ ہوا۔

دفع شذوذ کُلْ و خُذ و مُرْ۔ افادہ[3] درکُلْ و خُذْ و مُرْکہ دراصل اُؤْکُلْ و اُؤْخُذْ و اُؤْمُرْ بُودہ --- حذف ہمزتین را شاذ گفتہ اند (باقی صرفیوں نے)دو ہمزوں کے حذف کو شاذ کہا گیا ہے۔ حضرت استاذی میرے اُستاد محترم نے دفع شذوذ اینہا انکے شاذ کو دور کرنا بایں نہج فرمودند اس طریقے سے فرماتے تھے کہ دریں صیغہا قلب مکانی واقع شدہ کہ ان صیغوں میں قلب مکانی واقع ہوا ہے۔ کہ فا را بجائے عین بُردّند کہ فا کو عین کی جگہ پر لے گئے و عین را بجائے فا اور عین کو فا کی جگہ پر پس اُکْؤُلْ اُخْؤُذْ اُمْؤُرْ شُد تو یہ صیغیں بن گئے۔ پس بقاعدہ یَسَلُ ہمزہ را حذف کردند پس یّسّلُ کے ضابطے سے ہمزہ کو حذف کر دیا گیا۔ و ہمزہ وصل باستغناء بیفتاد اور ہمزہ وصل حاجت نہ ہونے کی وجہ سے گر گیا۔

سوال: قاعدہ یَسَلُ جوازی ست و حذف درکُلْ و خُذْ وجوبی۔ قاعدہ یّسّلُ تو جوازی ہے اور کُلْ اور خُذْ وجوبی ہے۔

جواب: ما ہم تقریر قاعدہ برین نمط میکنیم قاعدہ کی تقریر ایسے طریقے پر کرتے ہیں کہ ہر ہمزۂ متحرکہ ہر وہ ہمزہ جو کہ متحرک ہو بعد ساکن ایسے ساکن کے بعد ہو غیر مدہ زائدہ و یائے تصغیر باشد اور وہ ساکن مدّہ زائدہ کے غیر ہو یعنی مدّہ زائدہ نہ ہو، اور یائے تصغیر کا غیر ہو یعنی یائے تصغیر بھی نہ ہو۔ یعنی وہ ساکن حرف مدّہ زائدہ بھی نہ ہو اور یائے تصغیر بھی نہ ہو۔ تو پھر اُس ہمزہ کی حرکت ماقبل حرف ساکن کو دے کر ہمزہ کو حذف کرنا جائز ہے۔ جیسا کہ یّسْئَلُ میں ہمزہ متحرکہ سے ماقبل سین ہے۔ اور یہ سین نہ تو حرف مدّہ زائدہ ہو اور نہ یائے تصغیر ہے۔ لہٰذا اس ہمزہ کی حرکت ماقبل میں سین کو دینا جائز ہے۔ تو یّسّلُ بن جائے گا۔ نیز یہ یّسّلُ کا ضابطہ تو جوازی ہے، لیکن جن افعال میں قلب ہوا ہو یا افعال قلوب میں سے ہو تو پھر یہ قاعدہ وجوبی بن جاتا ہے۔ یائے تصغیر کا عطف مدّہ زائدہ پر ہے۔ یعنی غیر مدّہ زائدہ و غیر یائے تصغیر۔ حرکت آں ہمزہ بما قبل رود تو اُس ہمزہ کی حرکت ماقبل کو چلی جاتی ہے۔ و ہمزہ حذف شّود اور ہمزہ حذف ہوجاتا ہے۔
وجوبًا اگر وقوع ہمزہ بعد ساکن یہ قانون وجوبا لگے گا اگر ہمزہ کا واقع ہونا ساکن کے بعد بسبب قلب باشد قلب کی وجہ سے ہو۔ جیسا کہ اُءْکُلْ سے اُکْؤُلْ بنا۔ یہاں ہمزہ متحرکہ حرف ساکن کے بعد آیا لیکن یہ قلب کی وجہ سے آیا۔ تو یہاں ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دینا اور ہمزہ کو حذف کرنا واجب ہے۔ یا در فعلے از افعال قلوب باشد یا ہمزہ متحرکہ کا ساکن حرف کے بعد ہونا افعال قلوب کے کسی فعل میں ہو۔ تو ان دونوں صورتوں میں یہ قانون وجوبًا لگے گا۔ جیسا کہ یّرٰی جو کہ اصل میں یّرْءَیُ تھا۔ ہمزہ کی حرکت وجوبا ماقبل کو دیا اور ہمزہ کو حذف کیا تو یّرّیُ اور پھر یّرٰی بن گیا۔ والا جوازًا اور اگر ایسا نہ ہو تو یہ قانون جوازًا لگے گا۔ اِلّا : اِنْ لّا تھا۔ اور کبھی یہ اِلّا حرف استثنا ہوتا ہے۔ پھر اُس صورت میں یہ اِنْ اور لّا سے مرکب نہیں ہوتا۔ اگر اِلّا سے پہلے واو آ جائے تو پتہ چلے گا یہ حرف استثنا نہیں۔ تو مرکب اِلّا کا ترجمہ "اگر ایسا نہ ہو" اور حرف استثنا والے الّا کا ترجمہ " سوائے اسکے یا علاوہ اسکے" کے ساتھ کرتے ہیں۔ پس وجوبِ حذفِ ہمزہ پس ہمزہ کے حذف کا واجب ہونا در افعال

رُؤیت افعال رُؤیت میں ہم بقاعدہ است یہ بھی ضابطے کے مطابق ہے و دریں ہر سہ صیغہ ہم بقاعدہ اور ان تینوں صیغوں(کُلْ،خُذْ اور مُرْ) میں بھی ضابطے کے مطابق ہے۔

و اِمتناع حذفِ ہمزہ اور ہمزہ کے حذف کا مُمتنع(ناجائز) ہونا در اسمائے رؤیت ہم بقاعدہ است اسمائے رُؤیت میں بھی ضابطہ کے مطابق ہے۔ عبارت سے یوں لگ رہا ہے کہ اسمائے رؤیت میں ہمزہ کو حذف کرنا جائز نہیں۔ حالانکہ اسمائے رؤیت کے اندر ہمزہ حذف کرنا جائز ہے۔ جبکہ افعال رؤیت کے اندر ہمزہ کو حذف کرنا واجب ہے۔ تو معلوم ہوا کہ یہاں کوئي حرف رہ گیا ہے۔ عبارت یوں ہونا چاہیئے" و اِمتناع وجوب حذف ہمزہ در اسمائے رؤیت ہم بقاعدہ است"۔ یہ "وجوب" کا لفظ یا تو کسی لکھنے والے سے رہ گیا ہے، یا اس کو محذوف مان لے۔ یعنی اسمائے رؤیت میں حذف ہمزہ کا وجوب ممتنع ہے۔ جب واجب نہیں تو مطلب کہ جائز ہے۔

یہ بھی ایک اشکال کا جواب دیتے ہیں۔ اشکال یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جہاں پر قلب ہوا ہو تو وہاں پر یہ قانون وجوبی لگے گا۔ جبکہ مُرْ کے اندر مُرْ بھی جائز ہے اور اُؤمُرْ بھی جائز ہے۔ مصنف ؒ جواب دیتے ہیں کہ اُؤمر کے اندر قلب بھی آیا ہے اور غیر قلب بھی آیا ہے۔ تو جہاں قلب آیا وہاں وہ مُر بن گیا۔ اور جہاں قلب نہیں ہوا تو وہاں اُؤمُرْ پڑھیں گے۔ و در مُرْ قلب و عدم قلب ہر دو آمدہ اور مُرْ کے اندر قلب اور عدم قلب دونوں آئیں ہیں۔ بر تقدیر قلب ہمزہ وجوبًا حذف میشود تقدیر قلب کی صورت میں ہمزہ وجوبًا حذف ہو جاتا ہے۔ قَدّرِ یُقَدِّرُ تقدیر: فرض کر لینا و لہذا اُمْؤُرْ نیامدہ اسی لئے اُمْؤُرْ نہیں آیا۔ یعنی اگر اُمْؤُرْ اگر ہو گیا تو پھر ہمزہ کو ضرور گرا دیں گے۔ و بر تقدیر عدم قلب حذف نمی شود اور عدم قلب کی تقدیر پر (یہ ہمزہ) حذف نہیں ہوگا۔

اس پر پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے، کہ آپ نے یہاں قلب مانا، کیا عربی زبان میں اور کہیں بھی قلب ہوتا ہے یا نہیں۔ یا آپ نے اپنے ضابطے کو بچانے کے لئے ایک نئی چیز کا ارتکاب کیا۔ مصنف ؒ بتلائے گا کہ کلام عرب میں قلب بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اور وہ قلب کی کئی صورتیں بھی بتلائیں گے۔ و قلب مکانی در لغت عرب بسیار واقع میشود اور زبان عرب میں قلب بہت زیادہ واقع ہوتا ہے۔ گاہے بَبُردّنِ فا بجائے عین و عین بجائے فا کبھی کبھار فا کو لے جانا عین کی جگہ اور عین کو فا کی جگہ۔ مثل آدُرٌ در اَدْءُرٌ جمع دَارٌ جیسے کہ آدُرٌ آیا آَدْءُرٌ میں جو کہ دار کی جمع ہے۔

کہ دراصل اَدْوُرٌ بُود کہ اصل میں یہ اَدْوُرٌ تھی۔ واو بقاعدۂ وُجُوہٌ ہمزہ شد تو اَدْوُرٌ میں واو وُجُوہٌ کے ضابطہ سے ہمزہ ہو گیا۔ وُجُوہٌ کا ضابطہ یہ ہے کہ کسی کلمہ کے شروع میں واو مضموم آ جائے یا درمیان میں واو مضموم آ جائے تو اُس واو کو ہمزہ سے بدلنا جائز ہے۔ جیسا کہ اَدْوُرٌ میں واو مضموم کو ہمزہ سے بدلا تو اَدْءُرٌ ہوا۔ و بقلب مکانی بجائے فا رفتہ اور قلب مکانی سے وہ فا کی جگہ چلا گیا یعنی اَدْءُرٌ سے اَءْدُرٌ ہوا۔ بقاعدہ آمَنَ الف شد پھر آمَنّ کے ضابطے سے الف ہو گیا۔ آمَنّ کا ضابطہ یہ ہے کہ جب دو ہمزہ شروع میں آئے اور دوسرا ہمزہ ساکن ہو، تو دوسرے ہمزے کو ماقبل کے حرکت کے مطابق حرف علّت سے بدلنا واجب ہے۔ تو اَءْدُرٌ میں دوسرے ہمزہ کو فتحہ کے مطابق الف کیا تو آدُرٌ ہوا۔ پس آدُرٌ بروزن اَعْفُلٌ شد پس یہ آدُرٌ اَعْفُلٌ کے وزن پر ہوگیا۔ اصل میں اَفْعُل وزن تھا۔ لیکن قلب مکانی سے اسکا وزن اَعْفُل ہوا۔

اب مصنف ؒ قلب کی دوسری صورت بتلاتے ہیں، کہ عین کو لام کی جگہ اور لام کو عین کی جگہ استعمال کرتے ہیں۔ و گاہے بُبردن عین بجائے لام اور کبھی کبھار عین کو لام کی جگہ پر لے جانے سے چوں قِسِیٌّ در قُوُوْسٌ جمع قَوْسٌ جیسا کہ قِسِیٌّ قُوُوْسٌ کے اندر جو کہ قَوْسٌ کی جمع ہے۔ قوس: کمان، قُوُوْسٌ بروزن فُعُوْلٌ میں سین

کو واو کی جگہ لاو اور واو کو سین کی جگہ تو قُسُوْوٌ بن جاتا ہے۔ اور فُعُوْلٌ وزن میں جب آخر میں دو واو آ جائیں تو دونوں کو یا سے بدلتے ہیں اور ماقبل میں کسرہ دیتے ہیں، اور پھر یا کا یا میں ادغام کرتے ہیں، تو قُسِیٌّ بن گیا۔ اور پھر سین کی مناسبت سے قاف کو بھی کسرہ دیا تو قِسِیٌّ بن گیا۔ جیسا کہ دَلْوٌ کی جمع دِلِیٌّ اصل میں دُلُوْوٌ تھا۔ دونوں واو کو یا سے تبدیل کیا اور یا کا یا میں ادغام کیا، اور ماقبل میں کسرہ دیا تو دُلِیٌّ ہوا۔ پھر دال کو بھی کسرہ دیا لام کی موافقت سے تو دِلِیٌّ بن گیا۔ سین را بجائے واو بُردند واو را بجائے سین سین کو واو کی جگہ پر لے گئے اور واو کو سین کی جگہ پر لے گئے۔ قُسُوْوٌ شد قُسُوْوٌ ہو گیا۔ پس بقاعدہ(15) مثل دِلِیٌّ گشت پس یہ پندرہویں ضابطہ سے یہ دِلِیٌّ کی طرح ہو گیا۔

اب مصنفؒ قلب کی تیسری صورت ذکر کر رہا ہے۔ و گاہے ببردن لام بجائے فا اور کبھی کبھار قلب لام کو فا کی جگہ لے جانے سے ہوتا ہے و فا بجائے عین اور فا کو عین کی جگہ لے جانے سے و عین بجائے لام اور عین کو لام کی جگہ لے جانے سے۔ جب لام کو فا کی جگہ لائے تو فا خود بخود عین کی جگہ چلی جاتی ہے اور عین خود بخود لام کی جگہ چلا جائے گا۔ جیسا کہ فِعْلٌ میں لام جب فا کی جگہ آئے تو لِفْعٌ بن جائے گا۔ تو فا عین کی جگہ آیا اور عین لام کی جگہ آیا۔ چوں اَشْیَاءُ جیسے کہ اَشْیَاءُ کہ دراصل شَیْئَاءُ بُود کہ اصل میں یہ شَیْئَاءُ تھا۔ اسم جمع شَیْءٌ یہ اسم جمع ہے شَیْءٌ کی۔ مثلِ نَعْمَاءُ اسم جمع نِعْمَتْ جیسا کہ نَعْمَاءُ یہ اسم جمع ہے نِعْمَتْ کی۔

علماءؒ فرماتے ہیں کہ یہاں قلب ہوا ہے۔ اصل میں تھا شَیْئَاءُ بروزن فَعْلَاءُ جیسے نَعْمَاءُ۔ شَیْءٌ بروزن فَعْلٌ میں فا کی جگہ شین ہے، عین کی جگہ یا ہے اور لام کی جگہ ہمزہ ہے۔ تو شَیْءٌ سے فَعْلَاءُ وزن پر شَیْئَاءُ آتا ہے۔ اب یہ جو پہلی ہمزہ یعنی لام کلمہ جو ہے اسکو شین کی جگہ یعنی فا جگہ لاؤ تو شین خود بخود عین کی جگہ چلا جائے گا اور یا خود بخود لام کی جگہ چلا جائے گا تو اَشْیَاءُ بن جائے گا۔

جمع: اس کے مخصوص اوزان ہوتے ہیں نیز اسکا مفرد بھی ہوتا ہے۔اُسی مفرد کو اُس مخصوص وزن پر لے جانے سے اسکا جمع بن جاتا ہے۔ جیسے اَفْعَالٌ ایک مخصوص وزن ہے۔ مثلًا قَلَمٌ سے اَقْلَامٌ : اور اسی طرح فُعُلٌ ایک محصوص وزن ہے۔ مثلًا کتاب سے کُتُبٌ۔ اسی طرح فَعَلَۃٌ مثلًا طالب کی جمع طَلَبَۃٌ ہے۔

اسم جمع: یہ ایسا اسم ہوتا ہے کہ جمع کا معنیٰ ادا کرتا ہے۔ مثلاً ایک لفظ معنیٰ تو جمع کا ادا کر رہا ہے۔ لیکن اسکا کوئی مخصوص وزن نہیں اور نیز اسکا مفرد آنا بھی ضروری نہیں۔ جیسے قَوْمٌ: یہ تین سے لے کر دس تک مردوں کے جماعت کو کہتے ہیں۔ یہ معنیٰ تو جمع کا ادا کر رہا ہے، لیکن نہ تو جمع کی وزن پر ہے اور نہ ہی اسکا کوئی مفرد ہے۔ قوم خود مفرد ہے۔ اسکی جمع اقوام آتی ہے۔

اشکال: اس پر اشکال ہوتا ہے۔ اشکال یہ کہ آپ نے ہمیں بتایا کہ اَشْیَاءُ اصل میں شَیْئَاءُ بروزن فَعْلَاءُ تھا، اور پھر اس میں قلب ہوا۔ اس کے بجائے اگر آپ اَشْیَاءُ کو اسی طرح رکھے اور یوں کہہ دیں کہ اَشْیَاءُ بروزن اَفْعَالُ تھا۔ اور اَفْعَال بھی جمع کا وزن ہے۔ جیسا کہ قلم کی جمع اَقْلَام بروزن اَفْعَالٌ آتی ہے۔ تو یہاں بھی شَیْءٌ کی جمع اَشْیَاء بروزن افعال آ گئی۔ مصنفؒ اسکا جواب دیتے ہیں۔ کہ ہم اس طرح نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ اشیاء غیر منصرف ہے۔ اور غیر منصرف کے لئے تو سبب کا ہونا ضروری ہے۔ اور اگر اسکو اَفْعَال وزن پر مان لے، تو پھر غیر انصراف کا کوئی سبب نہیں رہتا۔ حالانکہ عرب اسے ہمیشہ غیر منصرف بولتے ہیں۔ اور اگر اسکو فَعْلَاءُ وزن پر مان لے تو اسکے غیر منصرف کی وجہ بھی مل گئی۔ کیونکہ فَعْلَاء کے آخر میں الف ممدودہ ہے۔ اور ہم نے پڑھا ہے کہ الف ممدودہ اور

الف زائدہ یہ دو سببوں کے قائم مقام ہوتا ہے۔ تو اب یہ غیر منصرف ہوگیا اور شَیْئَآءُ سے قلب کے ذریعے اشیاء بن گیا۔

و اَشْیَاءُ بروزن اَفْعَالُ نمی تواند شد اور آَشْیَآءُ اَفْعَال کے وزن پر نہیں ہو سکتا۔ زیرا که اشیاء غیر منصرف ست اس لئے کہ اَشْیَاء لفظ غیر منصرف ہے۔ و بر تقدیر بُودَنَش بروزنِ افعال اور اسکے اَفْعَال وزن پر ہونے کی تقدیر پر سببے برائے منع صرف آں یافته نمی شود کوئی سبب اسکے منع صرف کا نہیں ملے گا۔ لہذا اصلش بروزن فَعْلَاءُ قرار دادند لہٰذا اسکی اصل صرفی علماء نے فَعْلَاءُ وزن پر قرار دی ہے۔ که ہمزہ ممدودہ سبب منع صرف ست کہ اس میں جو ہمزہ ممدودہ ہے یہ منع صرف کا سبب ہے۔ قائم مقام دو سبب اور یہ دو سببوں کے قائم مقام ہے۔ و بعد قلب اَشْیَاءُ بروزن لَفْعَاءُ شده اور قلب کے بعد اَشْیَاءُ لَفْعَاءُ کے وزن پر ہو گیا۔ فَعْلَاءُ میں جب لام شروع میں لے جائے تو لَفْعَاءُ وزن پر ہو جاتا ہے۔

درس 44۔ قلب کی پہچان کا پہلا طریقہ : نوشته اند (صرفی علماء) نے لکھا ہے۔ ای صرفیین نوشته اند۔ که قلب قلب کو بدیگر اِخوانِ اشتقاقِ آں کلمه اُس کلمہ کے دوسرے اشتقاقی بھائی جو ہیں، چاہے مشتق ہیں یہاں مشتق منہ ہیں۔ شناخته میشود اُس کے ذریعے پہچانا جائے گا۔ مثل آَدْرٌ جیسے کہ آَدْرٌ که بلفظ دَارٌ واحد کہ لفظ دار کے ذریعے جو کہ واحد ہے و دُوْرٌ جمع اور لفظ دورٌ کے ذریعے جو کہ جمع ہے دُوَیْرَةٌ تصغیر اور لفظ دوَیْرَةٌ کے ذریعے جو کہ تصغیر ہے معلوم میگردد معلوم ہو جاتا ہے که در آَدْرٌ عین بجائے فا رفته کہ آَدْرٌ میں عین فا کی جگہ چلا گیا ہے۔

و ہمچنین در قِسِیٌّ اور اسی طرح قِسِیٌّ کے اندر قلب کا پتہ از لفظ قَوْسٌ و تَقَوُّسٌ مُدْرَکْ میگردد لفظ قَوْس اور لفظ تَقَوُّسٌ سے معلوم ہو جاتا ہے۔ تَقَوَّسَ یَتَقَوَّسُ تَقَوُّسٌ(باب تفعّل)، اَدْرَکَ یُدْرِکُ اِدْرَاک(باب افعال) جاننا، مُدْرِکْ: جاننے والا، مُدْرَکْ: جس کو جانا گیا یعنی معلوم۔ که اصل قِسِیٌّ قُوُوْسٌ بوده کہ قِسِیٌّ کی اصل قُوُوْسٌ تھی۔

قلب کی پہچان کا دوسرا طریقہ: و ہمچنین قلب شناخته میشود بایں اور اسی طرح قلب کو پہچانا جائے گا اس کے ذریعے که اگر قائل بقلب نشوند کہ اگر ہم قلب کے قائل نہ ہوں، یعنی ہم اکر قلب کو نہ مانے منع صرف بے سبب لازم آید تو منع صرف جو ہے وہ بغیر سبب کے لازم آ جائے گا چنانکه در اَشْیَاءُ جیسا کہ اشیاء کے اندر ہے۔ یہاں الف ممدودہ غیر انصراف کا سبب ہے۔

قلب کی تیسری پہچان: جناب استاذی می فرمودند میرے اُستاذِ محترم فرماتے ہیں که ہمچنین قلب شناخته میشود اسی طرح قلب کو پہچانا جائے گا باینکه اسکے ذریعے کہ اگر قلب را اعتبار نکنند کہ اگر ہم قلب کا اعتبار نہ کرے شذوذ لازم آید تو شُذوذ لازم آتا ہے۔ چنانکه در کُلْ خُذْ مُرْ جس طرح کہ کُل، خُذْ اور مُرْ میں ہے۔

چنانکه منع صرف جس طرح کہ غیر منصرف ہونا جو ہے بے سبب بغیر کسی سبب کے خلاف قیاس ست خلاف قیاس ہے۔ و دَاعِیِ اعتبارِ قلب گردیده اور یہ قلب کے اعتبار کا داعی ہو گیا۔ اور یہ اس بات کی طرف دعوت دیتا ہے کہ یہ مان لو کہ یہاں قلب ہوا ہے۔ ہمچنین تخفیف ہمزہ یا اعلال اسی طرح ہمزہ کے اندر

تخفیف یا اعلال کا ہونا بے تحقق علت بغیر کسی علّت کے پائے جانے کے خلاف قیاس است خلاف قیاس ہے۔ و دَاعِی برائے اعتبار قلب میتواند شد اور یہ قلب کا اعتبار کرنے کا داعی ہو سکتا ہے۔

کان یکونُ افعال ناقصہ میں سے ہے۔ یکونُ پر جب کوئی عامل جازم داخل ہوتا ہے تو اسکا واو التقائے ساکنین کی وجہ سے گر جاتا ہے۔ جیسا کہ لَمْ یَکُوْنْ سے لم یَکُنْ اور اِنْ یَکُوْنْ سے اِنْ یَکُنْ بن جاتا ہے۔ اور کبھی کبھار اس کو لَمْ یَکُ اور اِنْ یَکُ کہہ دیتے ہیں۔ اور صرفی علماء کے نزدیک اس نون ساکن کا گرانا خلاف القیاس ہے۔ جب کہ مصنفؒ فرماتے ہیں کہ میرے استاذ کے تقریر کے مطابق یہ بھی خلاف القیاس نہیں رہتا بلکہ ایک ضابطہ کے مطابق ہو جاتا ہے۔ اور وہ فرماتے ہیں کہ "ہر وہ نون جو کسی فعل ناقص کے آخر میں آئے،جب بھی اُس فعل ناقص پر کوئی جزم دینے والاعامل داخل ہو، تو اُس نون کو گرانا بھی جائز ہے"۔ اور افعال ناقصہ میں صرف یہی ایک کان یکون ہے جس کے آخر میں نون آ رہا ہے۔ بیان افادات۔افادہ: در لَمْ یَکُنْ و اِنْ یَّکُنْ گاہے نون را حذف کردہ لم یکُن اور ان یکنْ میں کبھی کبھار نون کو حذف کر کے لَمْ یَکُ و اِنْ یَّکُ میگویند لم یکُ اور اِنْ یکُ کہتے ہیں وایں حذف را خلافِ قیاس گفتہ اند اور اس حذف کو (صرفیوں) نے خلاف قیاس کہا ہے۔

جناب استاذی غَفَّرَاللّٰہُ لَہُ میرے اُستاذ محترم اللہ اُنکی مغفرت فرما دے تقریر قاعدہ برائے آں اسکے لئے اُنہوں نے ضابطہ کی تقریر فرمودند فرمائی و آں ایں اور وہ تقریر یہ ہے کہ ہر نون کہ در آخر فعل ناقص واقع شود کہ ہر وہ نون جو فعل ناقص کے آخر میں واقع ہو حِینِ دُخول جوازم جائز است کہ حذف گردد جزم والے عوامل کے داخل ہونے کے وقت جائز ہے کہ وہ نون حذف ہو جائے۔ ہر چند کہ ایں قاعدہ اگر چہ یہ ضابطہ مُنْحَصِرْ درہمیں یک فردست اِسی ایک فرد کے اندر بند ہے لیکن کُلِّیّتْ را لیکن کُلِّی ہونے کے لئے انحصار در فردِ واحد ایک فرد میں بند ہونا مُضِرّ نیست یہ نقصان دہ نہیں تَخَلُّفْ بعضے جزئیات بعض افراد کا پیچھے رہ جانا، تَخَلُّفْ: پیچھے رہ جانا در حکم حُکم میں یعنی ضابطے کے حکم میں مضرست یہ ضابطہ کے لئے نقصان دہ ہے و بس اور بس ۔ یعنی بعض کلمات کا قانون کے دائرے میں نہ آنا یہ ضابطہ کے لئے نقصان دہ ہے اور صرف ایک فرد کا ضابطہ میں آنا یہ نقصاد دہ نہیں ہے۔

و نظیر ایں اور اسکی مثال(یعنی ہمارے اس ضابطہ کی مثال جو کہ ایک فرد میں بند ہے) تقریر بعضے محققین ست وہ بعض محققین کی تقریر ہے قاعدہ را اُس قاعدہ کی در لفظ یا اللہ جو لفظ "یا اللہ" کے بارے میں ہے کہ باثبات ہمزہ با حرف ندا می آید جو کہ حرف ندا کے ساتھ ساتھ اثبات ہمزہ کے ساتھ آتا ہے۔ یعنی قانون کے مطابق لفظ اللہ کا ہمزہ گرنا چاہئے تھا۔ لیکن نہیں گرا۔ یعنی ایں کہ یعنی یہ کہ۔ اب مصنفؒ وہ ضابطہ ذکر فرما رہے ہیں۔ ہر الف و لام کہ در اسمی از اسمائے الٰہی ہر وہ الف لام اللہ کے ناموں میں سے کسی نام میں بعد حذف ہمزہ ہمزہ کو حذف کرنے کے بعد بجایش قائم شدہ باشد اُس کی جگہ پر قائم ہوا ہو بوقت دخول حرف ندا حرف ندا کے داخل ہونے کے وقت ہمزۂ آں قطعی شدہ تو اُسکا ہمزہ قطعی ہو کر باقی ماند باقی رہے گا۔ ایں کلیہ ہم منحصر در لفظ اللہ است و بس۔ یہ کلیہ بھی صرف لفظ اللہ میں بند ہے اور بس۔ یعنی اللہ کا کوئی ایسا نام نہیں ہے جو اس ضابطہ میں آ جائے۔ بعض علماء کے نزدیک اللہ اصل میں اِلٰہٌ

تھا۔ پھر اس پر الف لام داخل ہوا تو ہمزہ گر گیا اور لام کا لام میں ادغام ہوا پس اللہ ہوا۔ اب جب اس پر یا حرف ندا داخل ہو جائے تو لفظ اللہ کا ہمزہ قطعی بن جاتا ہے۔

دفع شذوذ اتخذ۔ اَخَذَ یَأْخُذُ کا معنیٰ ہے کسی چیز کو پکڑنا، اسی سے آتا ہے اِتَّخَذَ یَتَّخِذُ۔ اسی کو علمائے صرف نے شاذ کہا ہے۔ قانون ہے کہ اگر باب افتعال میں فا کی جگہ واو یا یا آ جائے۔ اور یہ واو یا یا کسی سے بدل کر نہ ہو، یعنی اصلی ہو۔ تو اس واو اور یا کو تا کرکے تا میں ادغام کرتے ہیں۔ جیسا کہ اِتَّسَرَ اصل میں اِیْتَسَرَ بروزن اِفْتَعَلَ تھا، اور اِتَّقَدَ اصل میں اِوْتَقَدَ بروزن اِفْتَعَلَ تھا۔ اور اِتَّخَذَ یہ اَخَذَ سے ہے۔ اور اَخَذَ کا مادّہ ہمزہ، خا اور ذال ہے۔ تو اِتَّخَذَ اصل میں اِءْتَخَذَ بروزن اِفْتَعَلَ تھا۔ پھر شروع میں دو ہمزہ اکھٹے ہوئے اور دوسرا ہمزہ ساکن ہے، تو قانون ہے کہ جب دو ہمزہ اکھٹے ہو جائے، اور دوسرا ہمزہ ساکن ہو، تو دوسرے ہمزے کو ماقبل کے ہمزہ کی حرکت کے مطابق حرکت علّت سے بدلنا واجب ہے۔ تو پہلے ہمزہ کے نیچھے کسرہ ہے تو دوسرے ہمزہ کو یا سے بدل دیا تو اِیْتَخَذَ بروزن اِفْتَعَلَ ہوا۔ اب یہ یا اصلی نہیں بلکہ ہمزہ سے بدل کر آئی ہے۔ تو لہٰذا شرط پوری نہیں، اور جب شرط پوری نہیں تو قانون نہیں لگنا چاہئے۔ لیکن اس کے باوجود پھر بھی قانون لگا، اور اس یا کو تا کر کے تا میں ادغام کیا گیا اور اِتَّخَذَ بنا۔ تو صرفی علماء نے اس شاذ کہا ہے۔ تو مصنفؒ فرماتے تھے کہ میرے استاذ محترم اس کا ایسا تقریر فرماتے تھے کہ اسکا شاذ ہونا ختم ہو جاتا ہے۔ اور مصنفؒ کے استاذ کے نزدیک اِتَّخَذَ کا مادّہ اَخَذَ نہیں بلکہ تَخَذَ ہے۔ نیز اَخَذ کا معنیٰ بھی ہے لینا اور پکڑنا اور تخذ کا معنیٰ بھی ہے لینا اور پکڑنا۔ اور تَخَذَ سے اِفْتَعَلَ وزن پر اِتْتَخَذَ آتا ہے۔ پھر تا کا تا میں ادغام کیا تو اِتَّخَذَ بنا۔ اور یہ شاذ نہیں۔

افادہ: یائے مبدل از ہمزہ وہ یا جو ہمزہ سے بدل کر آئی ہو چوں فائے اِفْتِعَال باشد جب وہ افتعال کی فا ہو۔ تا نمی شود تو وہ تا نہیں ہوتی۔ چوں اِیْتَکَلَ و اِیْتَمَرَ جیسا کہ اِیْتَکَلَ اور اِیْتَمَرَ۔ یہ اصل میں اِءْتَکَلَ اور اِءْتَمَرَ تھے۔ لہذا اِتَّخَذَ کہ دراں یا تا شدہ شاذ گفتہ اند لہٰذا اِتَّخَذَ جس میں یا تا ہو گئی ہے۔ اِس کو صرفی علماء نے شاذ کہا ہے۔ اُن کے نزدیک اِتَّخَذَ اصل میں اِءْتَخَذَ تھا۔ جناب اُسْتاذُ نا المرحوم ہمارے مرحوم اُستاذ جو ہے برائے دفع شذوذ آں می فرمودند وہ اسکے شذوذ کو دور کرنے کے لئے فرماتے ہیں کہ تا در اتخذ اصلی است کہ اِتَّخَذَ میں جو تا ہے اصل ہے۔ مجرد آں تَخِذَ یَتْخَذُ بودہ است اسکا (ثلاثی) مجرد تَخِذَ یَتْخَذُ ہے(باب سمع)۔ نہ اَخَذَ یَأْخُذُ نہ کہ اَخَذَ یَأْخُذُ و بودن تخذ بمعنی اخذ از بیضاوی واضح می شود اور تَخِذَ کا اَخَذَ کے معنیٰ میں ہونا یہ تفسیر بیضاری سے واضح ہوتا ہے۔ پس اِتَّخَذَ مثل اِتَّبَعَ ست پس اِتَّخَذَ یہ اِتَّبَعَ کی طرح ہے۔ اِتَّبَعَ میں تا اصلی ہے۔ اور اسکا مادّہ تَبِعَ ہے۔ کہ ماخوذ از تَبِعَ جو تَبِعَ سے ماخوذ ہے۔ و تاء آں اصلی است اور اِتَّبَعَ کی تا اصلی ہے۔

نوٹ: علم النحو کے اندر بصریین اور کوفیین کے درمیان تقریبًا ایک سو دس مسئلوں کے اندر اختلاف ہے۔ یہاں بھی ان دونوں علماؤ کے درمیان اختلاف موجود ہیں۔

معنیٰ کے اعتبار سے بالاتفاق مصدر اصل ہے اور فعل اُسکی فرع۔ کیونکہ مصدر کا معنیٰ ہر فعل میں ہوتا ہے جبکہ فعل کا معنیٰ ہر مصدر میں نہیں ہوتا۔ مثلاً ضَرْبٌ مصدر ہے اور اسکا معنیٰ "مارنا" ہے۔ جبکہ ضَرَبَ فعل ہے اور اسکا معنیٰ ہے "مارنا" لیکن ساتھ زمانہ بھی ملا ہوا ہے۔ اسی طرح یَضْرِبُ میں بھی مارنے کا معنیٰ موجودہ ہے

لیکن اسکا ساتھ حال یا استقبال کا زمانہ بھی جڑا ہوا ہے۔ پس مصدر کا معنیٰ فعل کے اندر پورے کا پورا موجود ہے، جبکہ فعل کا پورا معنیٰ مصدر کے اندر موجود نہیں۔ پس معلوم ہوا کہ معنیٰ کے اعتبار سے اصل مصدر ہے۔
اور اسی طرح عمل کے اعتبار سے فعل اصل ہے اور مصدر اُسکی فرع۔ فعل عامل قوی ہے جبکہ مصدر عامل ضغیف ہے۔

لیکن بصریین کے نزدیک اشتقاق کے اعتبار سے مصدر مشتق منہ ہے اور فعل اُس سے مُشتق ہے۔ جبکہ کوفیین کے نزدیک اشتقاق کے اعتبار سے فعل مشتق منہ ہے اور مصدر اُس سے مشتق ہے۔ پس بصریین مصدر کو اصل قرار دیتے ہیں اور کوفیین فعل کو اصل قرار دیتے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ بصریین مطلقًا مصدر کو اصل نہیں مانتے اور اسی طرح کوفیین بھی مطلقًا فعل کو اصل نہیں مانتے۔

درس 45۔ تحقیق اصالت و فرعیت مصدر۔ اِفادَہ: فیما بین بصریین و کوفیین اختلاف است بصرہ والوں اور کوفہ والوں کے درمیان اختلاف ہے۔ دریں اسمیں کہ فعل اصل ست یا مصدر کہ فعل اصل ہے یا مصدر کوفیاں باوّل قائل اند کوفہ والے اوّل کے قائل ہیں۔ یعنی فعل کو اصل قرار دیتے ہیں۔ و بصریان بثانی اور بصرہ والے دوسرے بات کے قائل ہیں یعنی کہ مصدر اصل ہے۔

واصل اختلاف درہمین ست اور اصل اختلاف اسی میں ہے کہ آیا فعل ماضی را مادّہ واصل قرار دادہ کہ کیا فعل ماضی کو اصل اور مادّہ قرار دے کر مشتق منہ باید گفت مُشتق منہ کہنا چاہئے و مصدر را فرع و مشتق ازاں اور مصدر کو اُسکی فرع اور اُس سے مشتق کہنا چاہئے یا بالعکس یا اسکے برعکس۔ یعنی کہ مصدر کو اصل اور مادّہ قرار دے مشتق منہ کہنا چاہئے اور فعل ماضی کو اسکی فرع اور مشتق کہنا چاہئے۔

بصریین کا دلیل: پس بصریان بامر معنوی استدلال می کنند پس بصرہ والے امر معنوی سے استدلال کرتے ہیں۔ یعنی وہ ایک معنوی چیز سے دلیل بناتے ہیں۔ کہ معنی مصدری مادہ واصل کہ مصدری معنیٰ مادّہ اور اصل ہے برائے معانی جمیع اَفْعَال و اسمائے مشتقہ است تمام افعال اور اسمائے مشتقات کے معانی کے لئے۔ پس لفظ مصدر ہم مادہ واصل برائے جمیع مشتقات باشد پس مصدر کا لفظ بھی تمام افعال اور مشتقات کے لئے مادّہ اور اصل ہوگا۔

کوفیین کا دلیل: و کوفیاں بامور لفظیہ استدلال می کنند اور کوفہ والے لفظی چیزوں سے استدلال کرتے ہیں۔ مثلاً مثال کے طور پر اکثر مصدر تابع فعل در اعلال میباشد اکثر مصدر اعلال کے اندر فعل کے تابع ہوتا ہے۔ یعنی جب فعل میں اعلال ہو تو مصدر میں بھی اعلال ہوتا ہے، اور جب فعل میں اعلال نہ ہو تو مصدر میں بھی اعلال نہیں ہوگا۔ و اعلال از اُمور لفظیہ است اور اعلال لفظی اُمور میں سے ہیں۔ یعنی اعلال کا تعلق لفظ سے ہے۔ پس مصدر را پس مصدر کو بھی فَرْعِ فعل فعل کی فرع درلفظ لفظ میں و مشتق ازاں می باید گفت اور اُس سے مشتق کہنا چاہئے۔ پس مصدر کو لفظوں میں فعل کی فرع اور اُس سے مشتق کہنا چاہئے۔

نوٹ: عام علماء بصرہ والوں کے مذہب کو ترجیح دیتے ہیں۔ جبکہ مصنفؒ کے استاد کوفہ والوں کے مذہب کو ترجیح دیتے ہیں۔ جناب استاذنا المرحوم مذہب کوفیین را ترجیح میدادند میرے اُستاد محترم کوفہ والوں کے

مذہب کو ترجیح دیتے ہیں فی الواقع دلائل قویہ بر رجحان مذہب کوفیین قائم ست واقع کے اندر قوّی دلائل کوفہ والوں کے مذہب کے راجح ہونے پر موجود ہے۔ مصنف کے استاد تین دلائل ذکر کریں گے۔

اول[1] اینکہ: پہلی دلیل یہ کہ، گفتگو در اشتقاق ست گفتگو اشتقاق کے بارے میں ہے، یعنی بحث اشتقاق کے بارے میں ہے و اشتقاق از امور لفظیہ است اور اشتقاق لفظی چیزوں میں سے ہے۔ اگر چہ عَلاقہ بَمعنی ہَم دَارَدْ اگرچہ یہ معنیٰ کے ساتھ بھی تعلق رکھتا ہے۔ پس جب اشتقاق اصل میں لفظی چیز ہے تو اسکے لئے لفظی دلیل ہونا چاہیئے۔ پس در لفظِ فعل ماضی و مصدر تَاَمُّلْ باید کرد پس فعل ماضی کے لفظ اور مصدر کے لفظ میں غور کرنا چاہیئے۔ تَامُّلْ: غور کہ آیا لفظِ فعلِ ماضی لیاقت مادہ بودن میدارد یا لفظ مصدر پس کیا فعل ماضی کا جو لفظ ہے یہ مادّہ ہونے کا صلاحیت رکھتا ہے یا مصدر کا لفظ مادّہ ہونے کا صلاحیت رکھتا ہے۔ لیاقت: صلاحیت و عند التَاَمُّل اور غور و فکر کے وقت مُدْرَکْ میگردد یہ بات معلوم ہو جاتی ہے کہ لفظ فعل لیاقت مادیت دارد نہ لفظ مصدر کہ لفظ فعل جو ہے وہ مادّہ ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے اور لفظ مصدر مادّہ ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ مادِّیَتْ: مادّہ ہونا۔ نوٹ: کسی لفظ سے جب مصدر بنانا ہو تو اسکے آخر میں یائے مشدد اور گول تا ملا دیتے ہیں۔ جیسا کہ فَاعِلْ سے فَاعِلِیَّۃ بمعنیٰ فاعل ہونا۔ اور اسی طرح مادّہ سے مادیَّۃ بن گیا یعنی مادّہ ہونا۔

زیرا کہ جملہ حروفے کہ در فعل ماضی یافتہ می شود اس لئے کہ وہ سارے حروف جو فعل ماضی کے اندر پائے جاتے ہیں بالضرورت در مصدر یافتہ می شَوَدْ وہ یقینی طور پر مصدر میں پائے جاتے ہیں و لا عکس اور اسکا عکس نہیں ہے۔ یعنی مصدر کے سارے حروف فعل کے اندر نہیں پائے جاتے۔ جب "بالضرورت" کا لفظ کتابوں میں آئے تو اسکا معنیٰ ہوتا ہے بدیہی طور پر یعنی یقینی طور پر۔ بدیہی: یعنی بغیر غور و فکر کئے کوئی بات سمجھ میں آ جائے۔ نظری: جب غور و فکر کے بعد کوئی بات سمجھ میں آ جائے۔

نوٹ: صرف دس قسم کے مصادر ہیں جن کے سارے حروف ماضی میں ملیں گے۔ اس کے علاوہ جتنی مصادر ہیں انکے سارے حروف ماضی کے اندر نہیں ہوتے۔ اور ماضی کے سارے حروف ہمیشہ مصدر میں ہوتے ہیں۔ ان دس مصادر میں سے سات ثلاثی مجرد میں سے ہیں اور تین ثلاثی مزید میں سے ہیں۔

و ہم جز ہفت وزن مصادر ثلاثی اور نیز مصادر ثلاثی کے سات اوزان کے علاوہ۔ ہم: نیز، جبکہ "ہم" کلام کے درمیان میں ہو تو پھر اسکا معنیٰ "بھی" ہوتا ہے۔ جُز: علاوہ یعنی قَتْلٌ فِسْقٌ شُکْرٌ طَلَبٌ خَنِقٌ صِغَرٌ ہُدًی اور وہ سات اوزان یہ ہیں: قَتْلٌ قتل کرنا، فِسْقٌ نافرمانی کرنا، شُکْرٌ شکر کرنا، طَلَبٌ طلب کرنا، خَنِقٌ گلہ گھنٹنا، گلہ دبانا، صِغَرٌ چھوٹا ہونا، ہُدًی ہدایت دینا، رہنمائی کرنا، اس سے ثلاثی مجرد کے سات وزن مراد ہیں۔ یعنی فَعْلٌ، فِعْلٌ، فُعْلٌ، فَعَلٌ، فَعِلٌ، فِعَلٌ اور فُعَلٌ و در تَفَاعُلْ و تَفَعُّلْ و تَفَعْلُلْ اور تَفَاعُل، تَفَعُّلْ اور تَفَعْلُلْ ثلاثی مزید کے جو مصادر ہیں انکے علاوہ در ہمہ اوزان تمام اوزان میں حروف مصدر از حروف فعل ماضی زائد ست مصدر کے حروف فعل ماضی کے حروف سے زیادہ ہے۔ کتابت کی غلطی سے مصدر را از لکھا تھا۔ یہ "را" کتابت کی غلطی ہے۔ و ظاہر ست اور یہ بات ظاہر ہے، کہ لیاقت مادیت ہمون میدارد کہ مادّہ ہونے کی صلاحیت وہی رکھتا ہے کہ در جملہ فروع یافتہ شود جو تمام فروع کے اندر پایا جائے نہ آنکہ یافتہ نشود نہ کہ وہ جو پایا نہ جائے۔ اور وہ فعل ہے۔

کیونکہ فعل کے تمام حروف مصادر کے اندر موجود ہوتے ہیں۔ جبکہ مصدر کے تمام حروف ہر فعل کے اندر موجود نہیں ہوتے۔ و ہم مزید علیه اور نیز مزید علیه یعنی فعل جو ہے آحَقّ و آلْیَق ست وہ زیادہ حق دار اور زیادہ لائق ہے باصالت و مادیت مادّہ اور اصل ہونے کا نہ مزید نہ کہ مزید یعنی مصدر۔

اَحَقٌّ اور اَلْیَقْ یہ دونوں اسم تفضیل ہیں۔اَحَق بمعنیٰ زیادہ حق دار اور اَلْیَق بمعنیٰ زیادہ لائق۔ ایک ہوتا ہے مزید اور ایک ہوتا ہے مزید علیه۔ مثلاً اَکْرَمَ میں چار حروف ہیں اور اِکْرَام کے اندر پانچ حروف ہیں۔ تو اِکْرَام ہوا مزید اور اَکْرَمَ ہوا مزیدٌ علیه۔ یعنی اِکْرَام میں اضافہ کیا گیا تو یہ مزید ہوا۔ اور جس پر اضافہ کیا گیا یعنی اَکْرَمَ تو یہ مزیدٌ علیه ہوا۔ اور مادّہ اور اصل ہونے کی صلاحیت مزید علیه میں ہوتی ہے۔ و بودن ہمه حروف فعل ماضی اور فعل ماضی کے تمام حروف کا ہونا در جمله مصادر عِیاں ست تمام مصادر میں یہ بات ظاہر ہے۔ یعنی یہ بات ظاہر ہے کہ فعل ماضی کے تمام حروف تمام مصادر میں موجود ہیں۔

آگے مصنفؒ ایک اعتراض کا جواب دیتے ہیں۔ اعتراض یہ کہ فعل ماضی اِخْشَوْشَنَ کے تمام حروف اسکے مصدر اِخْشِیْشَان میں موجود نہیں۔اور اسی طرح اِدْہَامَّ کے تمام حروف اسکے مصدر اِدْہِیْهَام میں موجود نہیں۔

در اِخْشِیْشَانٌ و اِدْہِیْمَامٌ که واو موجود در اِخْشَوْشَنّ و الف موجود در اِدْہَامّ یافته نمی شود اِخْشِیْشَان کے اندر وہ واو موجود نہیں جو کہ اِخْشَوْشَنَ میں موجود ہے اور اِدْہِیْمَام میں وہ الف موجود نہیں جو کہ اِدْہَامَّ کے اندر موجود ہے۔ و جہش اینکه اُسکی وجہ یہ ہے واو و الف در مصدر بسبب کسره ما قبل حسب اقتضائے قاعده یا گردیده واو اور الف مصدر میں ماقبل کے کسرہ کی وجہ سے قاعدہ کے تقاضے کے مطابق یا ہوگئے۔

کیونکہ معتل کے ضابطوں میں ہم نے پڑھا تھا کہ واو اور الف سے پہلے اگر کسرہ آ جائے تو اس واو اور الف کو یا سے بدلتے ہیں۔ پس بالاصل واو و الف در مصدر موجودست پس اصل میں واو اور الف مصدر میں موجود ہیں۔

یہاں سے مصنفؒ بصرہ والوں پر اعتراض کر رہے ہیں۔ مصنفؒ فرماتے ہیں کہ اے بصرہ والوں آپ فرماتے ہیں کہ مصدر اصل ہے۔ تو اِخْشِیْشَان مصدر کے اندر دو شینوں کے درمیان یا موجود ہے۔ پھر ماضی اِخْشَوْشَنَ کے بجائے اِخْشَیْشَنَ ہونا چاہئے۔ اور اسی طرح اگر مصدر اِدْہِیْمَام کے دیکھا جائے تو اس میں ها اور میم کے درمیان یا موجود ہے، تو لہٰذا اس سے ماضی اِدْہَیْمَمَ ہونا چاہئے نہ کہ اِدْہَامَّ۔ و اگر مصدر ماده بُودے اور اگر مصدر مادّہ ہوتا ماضی اِخْشّیْشّنّ و اِدْہّیْمّمّ آمدے تو ماضی اِخْشَیْشَنَ اور اِدْہَیْمَمَ آتے۔ و ہمچنین ہمه افعال و اسمائے مشتقه اور اسی طرح تمام افعال اور اسمائے مشتقّہ میں ہوتا۔

آگے مصنفؒ فرماتے ہیں کہ اے بصرہ والوں اگر آپ یہ فرماتے ہیں کہ اِخْشَوْشَنَ اصل میں اِخْشَیْشَنَ تھا اور پھر یا کو واو سے بدلا اور اِخْشَوْشَنَ ہوا تو آپ ایسا نہیں کہہ سکتے کیونکہ ایسا کوئی قانون موجود نہیں۔ اور اے بصرہ والوں اگر آپ یہ فرماتے ہیں کہ اِدْہَامَّ اصل میں اِدْہَیْمَمَ تھا پھر یا کو الف سے بدلا اور اِدْہَامَّ ہوا تو آپ ایسا بھی نہیں کہہ سکتے کیونکہ ایسا بھی کوئی قانون موجود نہیں۔ پس معلوم ہوا کہ اے بصرہ والوں آپ کی بات مضبوط نہیں اور کوفہ والوں کی بات بڑی مضبوط ہے۔ زیرا که قاعده و وجہے اسلئے کہ کوئی قاعدہ اور وجہ برائے ابدال یا بواو یا کو واؤ سے بدلنے کے لئے در اِخْشّوْشّنّ اِخْشَوْشَنَ میں و بالف در اِدْہّامّ اور یا کو الف سے بدلنے کے لئے اِدْہَامَّ میں یافته نمی شد پایا نہیں جاتا۔

مصنفؒ یہاں سے ایک اور اعتراض کا جواب دیتے ہیں۔ اعتراض یہ کہ کَرَّمَ کا مصدر تَکْرِیْمٌ ہے، حَمَّدَ کا مصدر تَحْمِیْد، یا باب تفعیل کا کوئی بھی فعل اور مصدر لے لیں۔ ان میں فعل کے اندر حرف مشدد موجود ہے۔ جیسا کہ کَرَّمَ میں را مشدد ہے جو کہ اصل میں دو "را" ہیں۔ جبکہ اس کے مصدر تکریم میں ایک "را" ہے۔ اسی طرح حَمَّدَ کے اندر میم مشدد اصل میں دو "میم" ہیں جبکہ اسکے مصدر تَحْمِیْدٌ میں ایک میم ہے۔ پس معلوم ہوا کہ فعل کے تمام حروف مصدر کے اندر موجود نہیں۔ تو مصنفؒ اسکا جواب دیتے ہیں کہ باب تفعیل کے مصدر میں اصل میں وہ حرف مکرر موجود تھا جو کہ ماضی کے اندر موجود تھا۔ تَکْرِیْمٌ اصل میں تَکْرِرْمٌ تھا۔ اور پھر دوسری را کو یا سے بدل دیا گیا۔ تو تَکْرِیْمٌ بن گیا۔ اسی طرح تَحْمِیْدٌ مصدر اصل میں تَحْمِمْدٌ تھا۔ پھر دوسرا میم یا سے بدل گیا اور تَحْمِیْدٌ ہوا۔ اور مُضاعَف کے اندر ایسا ہوتا رہتا ہے کہ دو ہم جنس حروف میں سے دوسرے حرف کو حرف علّت سے بدل دیا جاتا ہے تا کہ ثقل کو ختم کیا جائے۔ کَرَّمَ یہ مُضاعَف تو نہیں کیونکہ ایک را اصلی ہے اور دوسری را زائد۔ لیکن اس کی صورت مضاعف جیسے بن گئی۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے دَسّٰہا یہ اصل میں دَسَّسَہا تھا۔ اور یہ آخر وال سین الف سے بدلا تو دَسّٰہا ہوا۔ اور کبھی کبھار مُضاعف کے اندر پہلے حرف کو ماقبل کے حرکت کے موافق حرف علّت سے بدلتے ہیں۔ جیسے دِیْنَارٌ اصل میں دِنْنَارٌ تھا۔ تو پہلے نون کو ماقبل کے کسرہ کے مطابق حرف علّت یا سے بدلا تو دِیْنَارٌ ہوا۔ دِینار کی جمع تکسیر دَنَانِیر ہے، جس سے پتہ چلا کہ دینار میں اصل میں دو نون تھے۔ و در مصدر تفعیل که حرف مکرر ماضی یافته نمیشود مصدرِ تفعیل میں کہ جس میں ماضی کا حرف مکرر پایا نہیں جاتا۔ محققان گفته اند محققین نے کہا ہے۔ که اصلِ یائے تفعیل آں حرف مکرر بوده کہ یائے تفعیل کی جو اصل ہے وہ حرف مکرر تھا۔ مثلًا تّحْمِیْدٌ دراصل تّحْمِمْدٌ بُود مثال کے طور پر تَحْمِیْدٌ اصل میں تَحْمِمْدٌ تھا۔ میم دُوم را بیا بدل کردند دوسرے میم کو یا سے بدل دیا اکثر در مضاعف حرف دوم را برائے دفع ثقل اکثر مُضاعف میں ثقل کو دور کرنے کے لئے دوسرے حرف کو بحرف علت بدل میکنند حرف علّت سے بدل دیتے ہیں۔ چنانچه در دّسّٰہا که اصلش دّسَّسَہا بُود چنانچہ دَسّٰہا کہ جس کی اصل دَسَّسَہا تھی۔ سین آخر را بالف بدل کردند آخر کے سین کو الف سے بدل دیا۔

آگے مصنفؒ ایک اور اعتراض کا جواب دیتے ہیں۔ اعتراض یہ سَمّٰی کی مصدر تَسْمِیَۃ میں ایک میم ہے۔ اسی طرح سَلَّمَ کا مصدر تَسْلِیمٌ اور سَلَامٌ دونوں آتے ہیں۔ اور ان میں ایک لام ہے، جبکہ سلّم میں دو لام ہیں۔ نیز کَلَّمَ کا مصدر تَکلیم اور کلام میں بھی ایک لام ہے۔ یعنی فعل کے تمام حروف اسکے مصادر میں موجود نہیں۔ اسی طرح باب مُفاعَلة میں آ جاؤ۔ قَاتَلَ میں قاف اور تا کے درمیان الف ہے، جبکہ قِتَالٌ جو کہ باب مُفاعلة کا مصدر ہے اس میں قاف اور تا کے درمیان کوئی الف نہیں۔ اب اس اشکال کا مصنفؒ جواب دیتے ہیں۔ سوال: اینکه گفتی به یہ جو آپ نے کہا تّبْصِرّةٌ و تّسْمِیّةٌ و سّلّامٌ و کّلّامٌ مصادر تّفْعِیل یہ باب تفعیل کے مصادر ہیں۔ نوٹ۔ ناقص، لفیف اور مہموز اللام سے باب تفعیل کا مصدر تَفْعِلَةٌ کے وزن پر آتا ہے۔ و قِتّالٌ و قِیْتّالٌ مصادر مفاعلة اور قِتَالٌ اور قِیْتَالٌ جو کہ باب مُفَاعلة کے مصادر ہیں۔ قَاتَلَ یُقَاتِلُ مُقَاتَلَةً و قِتَالًا۔ مُنْتَقِضْ می شَود آپ کی بات ٹوٹ جاتی ہے۔ یعنی آپ کے اس بات پر اعتراض ہوتا ہے۔ نقض: توڑنا، اعتراض کو بھی نقض کہتے ہیں۔ چه دریں مصادر جمله حروف ماضی موجود نیست کہ ان مصادر میں ماضی کے تمام حروف موجود نہیں۔

جواب: گفتگو دراصل مصادرست مصنفؒ جواب دیتے ہیں کہ ہماری بحث اصل مصادر میں ہے۔ که کُلِّیّةً در باب باشد جو کلّی طور پر باب میں ہوں۔ مصادر قلیلة الوجود اعتبار را نَشَایَد وہ مصادر جو قلیل الوجود ہیں وہ اعتبار کے لائق نہیں۔ یعنی اصل مصادر ان دونوں بابوں میں تفعیل اور مُفاعلة کے وزن پر آتے ہیں۔ اور تَفْعِلَة وزن کا مصدر باب تفعیل سے قلیل الاستعمال ہے۔ اسی طرح باب مفاعله سے قتال اور قیتال مصادر بھی قلیل الاستعمال ہیں۔

نیز مصنفؒ فرماتے ہیں کہ آپ نے اعتراض میں سلام اور کلام کا ذکر کیا۔ تو علماء کے نزدیک یہ دونوں مصادر ہے ہی نہیں، بلکہ یہ تو اسم مصادر ہے۔ اور ہماری بحث مصدر کے اندر چل رہی ہے نہ کہ اسم مصدر کے اندر۔ اسم مصدر: اسم مصدر وہ اسم ہے جو مصدر تو نہیں لیکن معنیٰ مصدر والا ادا کرتا ہے۔ و سّلاَمٌ و کّلاّمٌ را اسم مصدر گفته اند اور سلامٌ اور کلامٌ کو (صرفیوں نے) اسم مصدر کہا ہے۔ و اصل وزن تّفْعِلّة تّفْعِيْل بر آورده اند اور (علماء صرف نے) تَفْعِلَةٌ کی اصل (وزن) تَفْعِیلٌ نکالی ہے۔ و گفته اور علماء صرف نے فرمایا ہے که تّسْمِيّةٌ مثلًا دراصل تّسْمِيْوٌ بُود که تَسْمِيَةٌ مثال کے طور پر اصل میں تَسْمِيْوٌ تھا۔ تَسْمِيْوٌ بروزن تَفْعِيْلٌ يا را حذف كرده یا کو حذف کر کے تا در آخر عوض دادند تا آخر میں بطور عوض کے دے دی۔ و واو بسبب رابِعیت یا شده اور واو چوتھی جگہ پر ہونے کی وجہ سے یا ہو گیا۔ تو تَسْمِيْوٌ سے تَسْمِوَةٌ ہو گیا۔ پھر واو چوتھی جگہ ہونے کی وجہ سے یا بن گیا تو تَسْمِيَةٌ ہوا۔

مصنفؒ فرماتے ہیں کہ آپ نے یہ کہا کہ قَاتَل کے تمام حروف قِيْتَالٌ کے اندر موجود نہیں۔ آپ کی یہ بات درست نہیں۔ قِيْتَالٌ میں قاف کے بعد الف آ رہا تھا لیکن چونکہ قاف کے نیچے کسرہ ہے تو اس وجہ سے وہ الف یا سے بدلا تو قِيْتَال ہوا۔ اور پھر اسی قِيْتَال میں تخفیف کی اور یا کو گرا دیا تو قِتَالٌ بن گیا۔ تو حاصل کلام یہ کہ ماضی کے حروف ہمیشہ ہر مصدر میں موجود ہوتے ہیں۔ و در قِيْتّالٌ الف که در ماضی بُوده قِيْتَال میں وہ الف جو که ماضی میں تھا بسبب کسره ما قبل یا شده وہ ماقبل کے کسرہ کی وجہ سے یا ہو گیا۔ و قتال مُخَفَّفِ آنست اور قِتَال اسی کا مُخفَّف ہے۔ پس در جمله مصادر پس تمام مصادر میں ہمه حروف فعل ماضی فعل ماضی کے تمام حروف جو ہیں و لو تقدیرًا اگر چہ تقدیرًا ہی ہو موجود ست موجود ہیں۔ یعنی تمام مصادر میں ماضی کے تمام حروف موجود ہیں اگر چہ تقدیرًا ہی کیوں نہ ہو۔ یہاں تک پہلی دلیل مکمل ہوئی۔

دوم آنکه:[2] دوسری دلیل یہ کہ۔ مصنفؒ فرماتے ہیں کہ اے بصرہ والوں لَیسَ اور عَسیٰ ایسے افعال ہیں جن کے مصادر نہیں، اگر ہم آپ کی بات مان لیں کہ مصدر اصل ہے اور فعل اُسکی فرع، تو یہاں فرع تو موجود ہیں اور اصل موجود نہیں۔ یہ تو ایسی بات ہوا کہ جڑیں موجود نہیں اور شاخیں موجود ہیں۔ اور بغیر جڑوں کے شاخیں نہیں ہو سکتی۔ لیسَ افعال ناقصه میں سے ہے، اور عَسٰی افعال مقاربة میں سے ہے۔ فعل بے مصدر یافته میشود فعل بغیر مصدر کے پایا جاتا ہے۔ مثلًا لّيْسّ و عّسٰی جیسے لیسَ اور عسیٰ پس اگر مصدر اصل باشد پس اگر مصدر اصل ہو وجود فرع بے وجود اصل لازم آید تو فرع کا وجود بغیر اصل کے وجود کے لازم آئے گا مصدر بے فعل نیامده جبکہ مصدر بغیر فعل کے نہیں آیا۔

یہاں مصنفؒ ایک اعتراض کا جواب دیتے ہیں۔ اعتراض یہ کہ بعض ایسے مصادر بھی ہیں جو فعل کے بغیر آئے ہیں۔ جیسا کہ مَتْنٌ اور تَقْسِیمٌ۔ یہ دو ایسے مصادر ہیں جس کے اسم فاعل وغیرہ تو آئے ہیں لیکن فعل نہیں آیا۔ مَتْنٌ: ہر سخت چیز۔ مصنفؒ جواب دیتے ہیں کہ ہمیں آپ کی یہ بات تسلیم نہیں ہے۔ کیونکہ لُغت کے اندر ان کا فعل موجود ہیں۔ و بعضے مصادر را کہ عقیمه گفته اند بعضے مصادر کہ جن کو عَقِیْمَه کہا ہے۔ عَقیمه: بانجھ عورت مثل مَتْنٌ و تقسیمٌ جیسےکہ متنٌ اور تقسیمٌ که ازیں ہر دو کہ ان دونوں سے جُز فاعل نیامده اسم فاعل کے علاوہ اور صیغیں نہیں آئے پس بودن اینها پس ان کا ہونا این چُنین اس طرح مسلّم نیست یہ تسلیم شدہ نہیں۔ مصنفؒ فرماتے ہیں کہ مَتْنٌ اور تقسیمٌ کا بغیر فعل کے ہونا یہ بات قابل تسلیم نہیں۔ یعنی ان دونوں مصادر سے بھی افعال آئے ہیں۔ چنانچه از قاموس واضح میشود چنانچہ لغات کی کتاب قاموس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے۔

[3] سوم این که تیسری دلیل یہ کہ: یہ کوفه والوں کی تیسری دلیل ہے کہ فعل اصل ہے اور یہ جواب بھی ہے بصرہ والوں کو۔ بصرہ والوں نے یہ ذکر کیا تھا کہ مصدر اصل ہے اور فعل اُسکی فرع۔ بصرہ والوں نے یہ دلیل ذکر کیا تھا کہ مصدر کا معنیٰ باقی سب کے معانی کے لئے اصل ہے۔ اس وجہ سے مصدر اصل ہے اور باقی اسکی فرع۔ کوفه والے فرماتے ہیں کہ اے بصرہ والوں ہماری بات اشتقاق کی چل رہی ہے۔ اور اشتقاق ایک لفظی چیز ہے۔ پس لفظی چیز کے لئے لفظی چیز کو دلیل بناؤ نہ کہ معنوی چیز۔ بصریان بصرہ والے جو ہیں بُودنِ معنی مصدری را مادّہ معنیٰ مصدری کا مادّہ ہونا برائے معانی افعال و مشتقات افعال اور مشتقات کے معانی کے لئے دلیل بر اشتقاق لفظِ فعل از لفظِ مصدر لفظ مصدر سے لفظ فعل کے اشتقاق پر دلیل قرار داده اند اُنہوں نے قرار دی ہے۔ بصرہ اور کوفه دونوں کے نزدیک مصدر کا معنیٰ تمام افعال اور مشتقات کے معنیٰ کے لئے اصل ہے۔ تو بصرہ والے فرماتے ہین کہ جب آپ نے یہ مان لیا کہ مصدر کا معنیٰ اصل ہے تمام مشتقات کے لئے تو اے کوفه والوں مصدر کے لفظ کو بھی باقی مشتقات کے لئے اصل مان لو۔ این معنیٰ یہ علّت جو ہے۔ یعنی مصدر کو اصل قرار دینے کا جو علّت بصرہ والوں نے ذکر کیا یہ علّت بعدِ تَاَمُّل غور و فکر کے بعد در حقیقتِ اشتقاقِ لفظی اشتقاق لفظی کی حقیقت میں محض باطل می گردد محضِ باطل ہو جاتا ہے۔ و حقیقت اشتقاق لفظی این ست اور اشتقاق لفظی کی حقیقت یہ ہے که در دو لفظ تناسب باشد لفظًا و معنًی کہ دو لفظوں کے درمیان مناسبت لفظوں کے اعتبار سے بھی اور معنیٰ کے اعتبار سے بھی ہو۔ اور جب ایسا ہو تو اس میں ایک کو اصل قرار دیتے ہیں اور دوسرے کو فرع۔ و ہر جا از لفظی اعتبار بناء لفظ دیگر سہل باشد اور ہر جگہ جہاں ایک لفظ سے دوسرے لفظ کے بنانے کا اعتبار آسان ہو بنَا یَبْنِی بِنَاءً -- اور اس سے اسم مفعول مَبْنِیٌّ آتا ہے۔ مَبْنِیٌّ: جس کو بنایا گیا ہے۔ لفظ دوم را مَبنِی و مشتق از لفظ اول قرار دِہند تو دوسرے لفظ کو پہلے لفظ سے مَبنِی اور مشتق قرار دیتے ہیں۔ مَبنِی: جس کو بنایا گیا ہو۔

بصرہ والوں نے دلیل ذکر کیا کہ جس طرح سونے اور چاندی سے زیور اور برتن بنائے جاتے ہیں اسی طرح مصدر سے افعال اور مشتقات بنائے جاتے ہیں۔ کوفه والے فرماتے ہیں کہ اس مثال پر آپ قیاس نہیں کر سکتے۔ کیونکہ وہاں سونا پہلے سے موجود ہیں اور برتن بعد میں بنتے ہیں۔ یعنی دونوں کا زمانہ الگ الگ ہے۔ حالانکہ یہاں پر مشتق اور مشتق منه کا زمانہ ایک ہی ہے۔ صوغ: ڈھالنا، اَوَانِي یہ جمع ہے آنِيَةٌ کی اور آنية جمع ہے اِنَاء کی۔ اِنَاء: برتن، آنية خَزَفِيَةٌ

مٹی کے برتن۔ آنیةٌ زُجَاجِیَّةٌ شیشے کے برتن۔ حُلِیٌّ یہ جمع ہے حَلْیٌ کی اور حَلْیٌ زیور کو کہتے ہیں۔ صورت صَوْغِ اَوّانی و حُلِی از ذہب و فضه سونے اور چاندی سے زیور اور برتن کے ڈھالنے کی صورت که ماده ذہب و فضه علیحده اولًا موجود ست که سونے اور چاندی کا جو مادّہ ہے وہ علیحدہ پہلے سے موجود ہے و دراں تصرف کرده اَوّانی و حُلِی می سازند اور اُس کے اندر تبدیلی کر کے برتن اور زیور بناتے ہیں۔ ایں جا نیست کوفه والے فرماتے ہیں کہ یہاں پر ایسا نہیں ہے۔ یعنی اشتقاق کے اندر ایسا نہیں ہے که مشتق منه علٰحده اولًا موجود بُود کہ مشتق منہ پہلے سے علیحدہ موجود تھا و دراں تصرف کرده اور پھر اُس میں تصرف کر کے مشتق را ساخته اند مُشتق اُس سے بنالیا۔ تحقق مشتق منه و مشتق مشتق منہ اور مشتق کا ہونا باعتبار وضع و استعمال در زمان واحد ست وضع اور استعمال کے اعتبار سے ایک ہی زمانے میں ہے۔ وضع: مقرر کرنا، ایک لفظ کو ایک معنیٰ کے لئے مقرر کرنا، یعنی مصدری معنیٰ کے لئے ضَرْبٌ لفظ کو مقرر کیا، فعل ماضی کے لئے ضَرَبَ لفظ کو مقرر کیا۔

مصنفؒ آگے حاصل کلام ذکر کر رہے ہیں۔ پس در دلیل اشتقاقِ فعل از مصدر پس مصدر سے فعل کے اشتقاق کی دلیل میں کَصَوْغِ الْاَوَانِي وَالْحُلِّى مِنَ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ جیسے کہ ڈھالا جاتا ہے برتنوں اور زیورات کو سونے اور چاندی سے ذکر نمودن اسکو ذکر کرنا قیاس مع الفارق است یہ قیاس مع الفارق ہے۔ فارق: مختلف۔ یعنی ایک جیسے چیزوں کو ایک دوسرے پر قیاس کرتے ہیں، اور مختلف چیزوں کو ایک دوسرے پر قیاس نہیں کرتے۔ کیونکہ سونے اور چاندی اور اس سے برتن بنانے کا زمانہ مختلف ہے۔ جبکہ مشتق اور مشتق منہ کا زمانہ ایک ہی ہوتا ہے۔

فائده۔ غیر محققین غیر محققین جو ہیں۔ یعنی وہ علماء جو بغیر تحقیق کے بات کرتے ہیں در بیان ایں اختلاف اس اختلاف کو بیان کرنے میں و تحریر دلائل طرفین اور دونوں جانب کے دلائل تحریر کرنے میں عجیب خَبْطْ می کُنَنْد عجیب غلطی(نا سمجھی) کرتے ہیں۔ خبْطٌ کا ایک معنیٰ ہے غلطی، اور اسی طرح خبط بے سوچے سمجھے کوئی کام کرنا تقریر اختلاف در مُطلق اصالت و فرعیت می کنند اختلاف کی تقریر مُطلق اصل اور فرع ہونے میں کرتے ہیں و دربیان استدلال می گویند اور استدلال کو بیان کرتے ہوئے وہ کہتے ہیں که بصریاں بایں جہت مصدر را اصل می گویند کہ بصرہ والے اس جہت سے مصدر کو اصل کہتے ہیں که فعل از مصدر مشتق است کہ فعل مصدر سے مشتق ہے۔ و کوفیاں بایں جہت فعل را اصل می گویند اور کوفہ والے اس جہت سے فعل کو اصل کہتے ہیں که مصدر تابع فعل است در اعلال کہ مصدر جو ہے وہ فعل کے تابع ہے اعلال میں باز محاکمه می کنند اُس کے بعد(غیر محققین علماءؒ) مُحاکمه یعنی فیصلہ کرتے ہیں، باز: پھر، اس کے بعد که مصدر من حیث الاشتقاق اصل است کہ مصدر اشتقاق کی حیثیت سے اصل ہے و فعل من حیث الاعلال اصل است اور فعل اعلال کی حیثیت سے اصل ہے و اصل حقیقت آنست که تحریر نمودیم مصنفؒ فرماتے ہیں کہ اصل حقیقت وہی ہے جو ہم نے تحریر کر دی۔

بالجمله حاصل کلام یہ نزد بصریاں شش اسم مشتق اند کہ بصرہ والوں کے نزدیک چھ اسم مشتق ہیں۔ یہ مصدر اصل ہے اور اس سے چھ اسم مشتق ہوتے ہیں۔ اسم فاعل و اسم مفعول و اسم ظرف و اسم آله و

صفت مشبّہ و اسم تفضیل یہ چھ اسم بصرہ والوں کے نزدیک مشتق ہیں۔ و نزد کوفیاں ہفت اور کوفہ والوں کے نزدیک سات اسم مشتق ہیں۔ یعنی فعل سے مصدر سمیت سات اسمائے مشتق ہوتے ہیں۔ شش مذکور و یک مصدر چھ جو یہ مذکور ہو گئے اور ایک مصدر و اصل اختلاف در اشتقاق ست اور اصل اختلاف اشتقاق میں ہے که فعل از مصدر مشتق است یا مصدر از فعل که فعل مصدر سے مشتق ہے یا مصدر فعل سے مشتق ہے۔ و دلائل قویه مقتضی ترجیح ثانی ست اور قوی دلائل جو ہیں وہ دوسرے کے ترجیح کا تقاضا کرنے والے ہیں۔ یعنی مصدر فعل سے مشتق ہے۔ که مذہب کوفیان ست جو کہ کوفہ والوں کا مذہب ہے۔

درس 46۔ تمہید: لَیَضْرِبُنَّ اصل میں لَیَضْرِبُوْنَّ تھا۔ لَتَضْرِبُنَّ اصل میں لَتَضْرِبُوْنَّ تھا۔ بصرہ کے علماء فرماتے ہیں کہ ان صیغوں سے واؤ اجتماع ساکنین کی وجہ سے گرا۔ نیز لَتَضْرِبِنَّ اصل میں لَتَضْرِبِیْنَّ تھا۔ اور اس سے بھی یا اجتماع ساکنین کو وجہ سے گرا ہے۔ جبکہ کوفہ والے علماء فرماتے ہیں کہ یہاں سے جو واو اور یا گری ہیں یہ اجتماع ساکنین کی وجہ سے نہیں بلکہ اجتماع ثقیلین کی وجہ سے گرے ہیں۔ اِن کے نزدیک پہلے دو صیغهوں میں واؤ اور نون دو ثقیل چیزیں مل گئی تو اس لئے پہلے ثقیل یعنی واو کو گرا دیا۔ اور تیسرے صیغیں میں یا بھی ثقیل اور نون بھی ثقیل۔ تو پہلے ثقیل یا کو گرایا۔

کوفہ کے علماء فرماتے ہیں کہ تثنیہ کے صیغوں اور جمع مؤنث کے صیغوں میں بھی اجتماع ساکنین ہیں لیکن وہاں پر پہلا ساکن الف ہے۔ اور الف ثقیل نہیں تو اس لئے الف کو برقرار رکھا۔ جیسا کہ لَیَضْرِبَانِّ میں الف اور نون کے درمیان اجتماع ساکنین آیا۔ لیکن الف چونکہ ثقیل نہیں اس لئے الف کو نہیں گرایا۔ مصنفؒ بتلاتے ہیں کہ یہاں پر بھی میرے استاد محترم نے کوفہ والوں کے مذہب کو ترجیح دی ہے۔ جبکہ بصرہ کے علماء فرماتے ہیں کہ تثنیہ کے صیغوں میں الف کو اس لئے برقرار رکھا اگر الف کو اجتماع ساکنین کی وجہ سے گرا دیتے تو اسکا مفرد کے ساتھ التباس آتا۔ جیسا کہ لَیَضْرِبَانِّ میں اگر الف کو گرا دیتے تو لَیَضْرِبَنَّ باقی رہ جاتا۔ اور یہ مفرد کا صیغہ ہے۔ پس التباس سے بچنے کے لئے الف کو نہیں گرایا۔

اس پر پھر کوفہ والوں کی طرف سے اعتراض آیا کہ آپ نے اس لئے اعلال نہیں کیا، اگر اعلال کرتے تو التباس آتا۔ حالانکہ بہت ساری جگہوں میں التباس ہوتا ہے لیکن پھر بھی اعلال کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ رَمیٰ یَرْمِیْ(ض) کے گردان میں واحد مؤنث حاضر کا صیغہ بھی تَرْمِیْنَ اور جمع مؤنث حاضر کا صیغہ بھی تَرْمِیْنَ۔ واحد مؤنث حاضر تَرْمِیْنَ اصل میں تَرْمِیِیْنَ تھا۔ اعلال کے بعد تَرْمِیْنَ بنا اور التباس آیا۔لیکن پھر بھی اعلال کیا گیا۔ اور اسی طرح خَشِیَ یَخْشیٰ کے گردان میں واحد مؤنث حاضر کا صیغہ بھی تَخْشَیْنَ اور جمع مؤنث حاضر کا صیغہ بھی تَخْشَیْنَ ۔ واحد مؤنث حاضر تَخْشَیْنَ اصل میں تَخْشَیِیْنَ تھا۔ اعلال کے بعد تَخْشَیْنَ بنا اور التباس آیا۔ اور یہاں بھی اعلال کیا گیا۔ پس معلوم ہوا کہ بات کوفہ والوں کی قوی ہے۔ اور یہ واو اور یا جو گرایا یہ اجتماع ساکنین کی وجہ سے نہیں بلکہ اجتماع ثقیلین کی وجہ سے گرایا ہے۔

افادہ[7]: واو در مجع مذکر غائب و حاضر و یا در مؤنث حاضر جمع مذکر غائب اور جمع مذکر حاضر کا واو اور واحد مؤنث حاضر کی یا۔ یعنی لَیَضْرِبُنَّ اور لَتَضْرِبُنَّ کی واو اور لَتَضْرِبِنَّ کی یا۔ که بانون ثقیله حذف می شود جو کہ نون ثقیلہ کے ساتھ حذف ہو جاتی ہے بصریاں می گویند بصرہ والے کہتے ہیں که بسبب اجتماع ساکنین کہ اجتماع ساکنین کی وجہ سے وہ واو اور یا گر گئے۔ و کوفیاں می گویند اور کوفہ والے کہتے ہیں که

بسبب اجتماع ثقیلین که اجتماع ثقیلین کی وجہ سے وہ واو اور یا گر گئے۔ و لہذا اور اسی وجہ سے الف ساقط نمی شود که ثقیل نیست الف ساقط نہیں ہوتا که وہ ثقیل نہیں ہے۔ یعنی تثنیه کے صیغوں میں اور جمع مؤنث کے دو صیغوں میں الف ساقط نہیں ہوتا۔ کیونکه وہاں بھی اجتماع ساکنین ہیں، لیکن الف چونکه ثقیل نہیں اس لئے الف نہیں گرتا۔ و بصریاں در بیان وجه عدم حذف الف در تثنیه اور بصرہ والے تثنیه میں الف کے نه حذف ہونے کی وجه کی بیان میں گویند وہ کہتے ہیں که اگر حذف می کردند که اگر الف کو حذف کردے واحد و تثنیه باہم ملتبس می شدند تو واحد اور تثنیه آپس میں ملتبس ہو جاتے ہیں۔

جناب استاذنا المرحوم دریں امر ہم ترجیح مذہب کوفیاں میفرمودند میرے اُستاد محترم مرحوم اس معاملے میں اس میں بھی ترجیح کوفه والوں کے مذہب کو دے دیتے تھے۔ و بر بصریاں از جانب کوفیه اعتراض وارد می نمودند اور (میرے استاد محترم) بصرہ والوں پر کوفه والوں کی جانب سے اعتراض کیا کرتے تھے که اگر ایں اجتماع ساکنین مقتضی حذف است که اگر یه اجتماع ساکنین حذف کا تقاضا کرنے والا ہے بایستِ چاہئے که نہجیکه نون خفیفه در مواقع الف نمی آید نون ثقیله ہم نمی آید جس طریقه سے نون خفیفه الف کی جگہوں میں نہیں آتا تو نون ثقیله کو بھی نہیں آنا چاہئے۔

اب مصنفؒ اجتماع ساکنین کی وضاحت کرتے ہیں۔ تحریر کلام دریں مقام آنست تحریر کلام اس مقام پر وہ ہے که اجتماع ساکنین که دراں ساکن اول مده باشد وہ اجتماع ساکنین که اُس میں پہلا ساکن مدّہ ہو و ساکن دوم حرف مشدد اور دوسرا ساکن حرف مشدد ہو و اگر دریک کلمه باشد جائز است اور اگر یه ایک کلمه میں ہو تو یه جائز ہے و مده را حذف نکنند اور پھر اس صورت میں مدّہ کو حذف نہیں کرتے۔ چوں ضَآلِّيْنَ و اَتُحَآجُّوْنِّیْ ضَآلِّيْنْ میں الف بھی ساکن اور آگے لام مشدد ہے۔ نیز یه دونوں ایک ہی کلمه میں ہے تو یه جائز ہے۔ اور اَتُحَآجُّوْنِّیْ میں دو مرتبه التقائے ساکنین آیا۔ پہلی مرتبه الف بھی ساکن اور آگے جیم حرف مشدد آیا تو یه التقائے ساکنین جائز ہے اور آگے واو بھی ساکن اور نون مشدد آیا تو یه التقائے ساکنین بھی جائز ہے۔ و ایں را اجتماع ساکنین علی حده می گویند اور اسکو اجتماع ساکنین علیٰ حدّہٖ کہتے ہیں۔ و اگر در دو کلمه باشد اور اگر یه دو کلموں میں ہوں، یعنی اوّل ساکن مدّہ ہو اور ثانی مُدْغَم اول را که مده است حذف کنند اور پہلا ساکن اگر مدّہ ہو تو اُسکو حذف کرتے ہیں چوں يَّخْشَّی اللّٰهَ اصل میں يَخْشٰی اَللّٰہ تھا۔ لفظ اَللّٰہ کا ہمزہ وصلی ہونے کی وجه سے گر گیا، اور يَخْشٰی کے آخر میں الف اجتماع ساکنین کی وجه سے گر گیا اور يَخْشَّی اللّٰہ رہ گیا۔ و اُدْعُوا اللّٰہّ یہاں اُدْعُوْا کے آخر سے واو اجتماع ساکنین کی وجه سے گر گیا اور لفظ اللّٰہ کا ہمزہ وصلی ہے تو اُدْعُوا اللّٰہ رہ گیا۔ و اُدْعِي اللّٰهَ اُدْعِيْ امر کا صیغه ہے واحد مؤنث کا، یہاں سے یا اجتماع ساکنین کی وجه سے گر گیا، اور لفظ اللّٰہ کا ہمزہ وصلی ہونے کی وجه سے گر گیا تو اُدْعِي اللّٰہ بن گیا۔ ان تینوں مثالوں میں پہلے ساکن حرف مدّہ ہے اور پہلے کلمه میں ہے۔ اور دوسرا ساکن لام مشدد دوسرے کلمه میں ہے۔ تو یه اجتماع ساکنین علیٰ غیر حدّہ ہوا۔و نون ثقیله با فعل مضارع اور نون ثقیله فعل مضارع کے ساتھ در حقیقت کلمهٔ علٰیحده است حقیقت میں علیحده کلمه

ہے۔ مگر بسبب شدت امتزاج مگر شدت سے ملنے کی وجہ سے ہر دو بمنزلہ کلمہ واحدہ شدند یہ دونوں ایک ہی کلمہ کے درجے میں ہو گئے۔

مصنفؒ کے استاذ کوفہ والوں کی طرف سے بصرہ والوں پر اعتراض کرتے ہیں کہ اے بصرہ والوں اگر آپ نے نون ثقیلہ کا فعل مضارع کے ساتھ شدت امتزاج کی وجہ سے ایک کلمہ کا اعتبار کیا تو پھر لَیَضْرِبُنَّ، لَتَضْرِبُنَ سے واو اور لَتَضْرِبِنَّ سے یا کو نہیں گرانا چاہئے تھا۔اور اگر نون ثقیلہ علیحدہ کلمہ شمار کرتے ہیں تو پھر تثنیہ کے صیغوں اور جمع مؤنث کے صیغوں سے بھی التقائے ساکنین کی وجہ سے الف کو گرانا چاہئے تھا۔ پس می گوئم پس ہم کہتے ہیں کہ اگر وحدت کلمہ را اعتبار کنند اگر وحدت کلمہ کا اعتبار کرے باید کہ واو و یا را ہم حذف نَنُمَایَنْد تو چاہئے کہ واو اور یا کو بھی حذف نہ کرے لَیَفْعَلُوْنَ و لَتَفْعَلِیْنَ گویند اور لَیَفْعَلُوْنَّ اور لَتَفْعَلِیْنَ کہے و اگر اثنینیت را اعتبار کنند اور اگر دو ہونے کا اعتبار کرے۔ اِثْنَانِ کا حالت نصبی اِثْنَیْنِ ہے، اور اس سے مصدر اِثْنَیْنِیت ہے اور اسکا معنیٰ "دو ہونا" ہے۔ الف را ہم حذف کنند تو الف کو بھی حذف کرے۔

اب مصنفؒ کے استاد بصرہ والوں کو جواب دیتے ہیں کہ اگر آپ یوں کہہ دیتے ہیں کہ الف تثنیہ سے اس لئے نہیں گرایا کیونکہ پھر تثنیہ کا التباس مفرد کے ساتھ آتا ہے۔ و حدیثِ التباس اور التباس کی جو بات ہے سَخُنِی است وہ ایسی بات ہے کہ طفلان را بآں فریب تواں داد کہ بچوں کو ہی اُس کے ذریعے دھوکہ دیا جا سکتا ہے۔ فارسی میں عمومًا جاندار کے مفرد سے جمع بنانے کے لئے "الف نون" ساتھ ملاتے ہیں، جیسا کہ طفل سے طفلان۔ اور غیر جاندار کے مفرد کے ساتھ "ہا" ملا دیتے ہیں جمع بنانے کے لئے۔ جیسا کہ کتاب سے کتابہا۔ ورنہ از التباس تا کجا خواہند گُریخت ورنہ التباس سے کہاں تک بھاگیں گے، گُریختن: بھاگنا ہزار جا التباس بسبب اعلال گردیدہ است ہزار جگہ التباس اعلال کی وجہ سے ہوا ہے۔ مثلًا مثال کے طور پر تُدْعَیْنّ واحد مؤنث حاضر بسبب اعلال باجمع مؤنث حاضر ملتبس شدہ تُدْعَیْنَ جو کہ واحد مؤنث حاضر کا صیغہ ہے اعلال کی وجہ سے جمع مؤنث حاضر کے صیغے سے ملتبس ہوا۔ تُدْعَیْنَ واحد مؤنث حاضر اصل میں تُدْعَـیِیْنَ تھا۔ و در جمیع ابواب ناقص ناقص کے تمام ابواب میں مکسور العین و مفتوح العین وہ مضارع جو مفتوح العین ہے یا مکسور العین چہ مجرد و چہ مزید کیا مجرد اور کیا مزید، یعنی چاہے مجرد کے ابواب ہو یا مزید کے ابواب ہو، چہ: کیا این التباس موجود ست یہ التباس موجود ہے۔ مکسور العین سے تَرْمِیْنَ واحد مؤنث حاضر بھی ہے اور جمع مؤنث حاضر کا صیغہ بھی ہے۔ اور مفتوح العین سے تَرْضَیْنَ واحد مؤنث حاضر بھی ہے اور جمع مؤنث حاضر کا صیغہ بھی ہے۔ پس این التباس چرا مانع اعلال نشد پس یہ التباس کیوں مانع اعلال نہ ہوا۔

و نہجیکہ تثنیہ با واحد مُغایِرت دارد اور جس طرح کہ تثنیہ جو ہے وہ واحد سے مغائرت رکھتا ہے، یعنی واحد اور تثنیہ ایک دوسرے کے غیر ہیں۔ وحدت الگ چیز اور تعدُّد الگ چیز۔ دال بر تعدد جو کہ تَعَدُّد پہ دلالت کرنے والا ہے، یعنی تثنیہ تعدد پہ دلالت کرتا ہے۔ ہمچنین جمع ہم اسی طرح جمع بھی ہے۔ یعنی جمع بھی تعدُّد پر دلالت کرتا ہے۔ جواز التباس دریکے و عدم جواز در دیگرے تَحَکُّم محض ست ایک میں تو التباس کو جائز قرار دینا اور دوسرے میں التباس کو جائز قرار نہ دینا یہ تو زبردستی ہے۔ تَحَکُّم: بغیر دلیل کے اسرار کرنا کہ میری بات مانو، زبردستی کرنا۔ مَحَض: صرف

مصنفؒ کے استاد بصرہ والوں سے فرماتا ہیں، کہ چلو آپ کی بات ٹھیک مان لیتے ہیں کہ آپ نے التباس کی وجہ سے الف کو تثنیہ کے صیغوں سے حذف نہیں کیا، آپ ہمیں یہ بتائیں کہ التباس سے بچنے کے لئے اجتماع ساکنین جائز ہے کہ نہیں۔ اگر آپ یوں کہتے ہیں کہ التباس سے بچنے کے لئے ہم نے تثنیہ کے صیغوں میں الف کو برقرار رکھا، تو پھر نون خفیفہ کے صیغوں میں بھی الف کو برقرار رکھنا چاہیئے تھا، وہاں پر الف کو اجتماع ساکنین کی وجہ سے کیوں گراتے ہوں۔ اور اگر آپ یہ کہہ دیتے ہیں کہ التباس سے بچنے کے لئے بھی اجتماع ساکنین جائز نہیں ہے، تو پھر جیسے نون خفیفہ کے صیغوں میں تثنیہ اور جمع مؤنث کے صیغیں نہیں آئیں تو نون ثقیلہ میں بھی یہی صیغیں نہیں آنا چاہیئے۔ و بعد التَنَزُّل میگوئیم اور تنزل کے بعد ہم کہتے ہیں۔ یعنی جو اعتراضات ہم نے التباس میں کئے تھے اُس کو چھوڑ دیتے ہیں، اور آپ کی بات مان لیتے ہیں کہ آپ نے التباس سے بچنے کے لئے الف کو نہیں گرایا۔ تَنَزُّل: نیچے اُتر آنا که برائے تَحَاشِی از التباس کہ التباس سے بچنے کے لئے۔ تَحاشِی یہ باب تفاعل کا مصدر ہے بمعنیٰ بچنا۔ اجتماع ساکنین نا جائز می گردد یا نہ اجتماع ساکنین ناجائز ہو جاتا ہے یا نہیں۔ بر شِقّ اول پہلی صورت میں۔ یعنی التباس سے بچنے کے لئے اجتماع ساکنین جائز ہو۔ بایستے که نون خفیفه ہم با الف بیاید چاہیئے کہ نون خفیفہ بھی الف کے ساتھ آئے۔ یعنی تثنیہ اور جمع مؤنث کے صیغیں بھی نون خفیفہ کی گردان میں آنی چاہیئے۔ و بر شق ثانی با یستے اور دوسری صورت میں چاہیئے، دوسری صورت یہ کہ التباس سے بچنے کے لئے اجتماع ساکنین جائز نہ ہو۔ که نہچے که نون خفیفه با الف نمی آید جس طریقے پر نون خفیفہ الف کے ساتھ نہیں آتا نون ثقیلہ ہم نمی آید نون ثقیلہ بھی نہ آئے۔

بعض علماء بصرہ والوں کی طرف سے جواب دیتے ہیں کہ جس طرح نون خفیفہ میں الف والے صیغیں نہیں آتے اگر یہی نون ثقیلہ میں بھی نہ آئے تو پھر مضارع میں تثنیہ اور جمع مؤنث کے لئے تاکید کی کوئی صورت نہیں رہے گی۔ تو مصنفؒ کے استاد جواب دیتے ہیں کہ یہ تو آپ نے بڑی کمزور بات کہہ دی۔ تاکید کی تو اور بھی صورتیں ہیں۔ یعنی کلام کے شروع میں قسم لے آؤ۔ اسی طرح لام بھی کبھی تاکید کے لئے لے آتے ہیں۔ اور اسی طرح اِنَّ بھی تاکید کے لئے آتا ہے۔ و این که اور یہ کہ اگر نون ثقیلہ ہم نمی آمد اگر نون ثقیلہ بھی نہ آتا سبیل تاکیدی برائے تثنیہ باقی نمی مانَد تثنیہ کے لئے تاکید کا کوئی راستہ باقی نہیں رہتا۔ کلامے ست نہایت سخیف مصنفؒ کے استاد فرماتے ہیں کہ یہ کلام نہایت کمزور ہے۔ سبیل تاکید منحصر در نون نیست تاکید کا راستہ صرف نون میں بند نہیں ہے۔ بطریق دیگر تاکید می تواں کرد دوسرے طریقوں سے بھی تاکید کی جا سکتی ہے۔ نه بینی کیا آپ نے نہیں دیکھا که افعل التفضیل از لون و عیب و مزید و رباعی نمی آید افعل التفضیل لون، عیب، ثلاثی مزید اور رباعی سے نہیں آتا۔لون: رنگ، اگر آپ نے ان سے اسم تفضیل کا معنیٰ ادا کرنا ہو تو اس کے ساتھ "اَشَدُّ یا اَکثَرُ" جیسے الفاظ لائے جاتے ہیں۔ مثلًا زیدٌ اَشَدُّ اِکْرَامًا مِنْ عَمْرٍو۔ دراں جا ادائے معنی تفضیل بطریق دیگر میکنند وہاں پر معنیٰ تفضیل کی ادائیگی دوسرے طریقے سے کرتے ہیں۔ بالجمله حاصل کلام یہ مذہب کوفیاں که حذف واو و یا بانون ثقیله بسبب اجتماع ثقیلین ست بے غُبارست کہ کوفہ والوں کا مذہب کہ واو اور یا کا جو حذف ہے، وہ اجتماع ثقیلین کی وجہ سے ہے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوتا۔ و مذہب بصریان ہیچ وجہ راست نمی

نشینَد جبکہ بصرہ والوں کا مذہب کسی بھی طور پر ٹھیک نہیں بیٹھتا۔ یعنی اس پر کبھی ایک اشکال ہوتا ہے اور کبھی دوسرا اشکال ہوتا ہے۔

خاتمہ در صیغ مُشکِلَہ خاتمہ: مشکل صیغوں کے بیان میں۔

مناسب معلوم شُد یہ بات مناسب معلوم ہوئی کہ در خاتمہ کتاب کہ کتاب کے خاتمے میں صیغ مشکلہ قرآن مجید درج کردہ شود قرآن مجید کے مشکل صیغیں درج کر دی جائے چہ مقصود بالذات جو مقصود بالذات ہے از تَعَلُّم صرف و نحو صرف اور نحو کے سیکھنے سے، تَعَلُّم: سیکھنا، تعلیم حاصل کرنا اِدْرَاک معانی قرآن مجید ست قرآن مجید کے معانی کا جاننا ہے۔و بیان آں صیغ اور اُن صیغوں کو بیان کرنا موجب تَذَکُّر و تعلم اکثر قواعد صرف خَواہَد شُد صرف کے اکثر قاعدوں کو سیکھنے اور یاد کرنے کا سبب ہو جائے گا۔ تَذَکُّر: یاد کرنا،مُوجِبْ: باعث، سبب و قاعدہ چنیں است اور ضابطہ یوں ہے کہ در مقام سوال صیغہ را برسم خط نمی نویسند بلکہ بوضع تلفظ کہ سوال کے مقام میں صیغے کو رسم الخط کے طریقے پر نہیں لکھیں گے بلکہ تلفظ کے طریقے پر لکھیں گے۔ مثلاً فَاتَّقُوْنِ کو فَتَّقُوْنِ لکھیں گے۔ تا اشکال پیدا کُنَد تا کہ وہ اشکال پیدا کرے و دریں جا صیغہ کہ قابل استفسار ست بعد حرف ص می نویسم و بیاں آں بعد حرف ب اور یہاں پر وہ صیغہ جو پوچھنے کے قابل ہو اُسکو حرف ص کے بعد میں لکھوں گا اور اُس کا بیان حرف ب کے بعد لکھوں گا۔

ص[1] فَتَّقُوْنِ ب صیغہ جمع مذکر امر حاضر معروف است ۔ فَاتَّقُوْنِ ہمزہ وصل اِتَّقُوْا بسبب در آمدن فا بیفتاد فا کے آنے سے اِتَّقُوْا کا ہمزہ وصلی گر گیا۔ و نون کہ در آخر ست نون اعرابی نیست بلکہ نون وقایہ است اور آخر میں جو نون ہے یہ نون اعرابی نہیں بلکہ نون وقایہ ہے کہ میان فعل و یائے متکلم برائے نگاہ داشتن آخر فعل از کسرہ می آید جو فعل اور یائے متکلم کے درمیان فعل کے آخر کو کسرہ سے بچانے کے لئے آتا ہے۔ نِگاہ داشتن: بچانا اصل فَاتَّقُوْنِیْ بودہ اصل میں فَاتَّقُوْنِیْ تھا۔ یائے متکلم را حذف کردہ بر کسرہ نون وقایہ اکتفا کردند یائے متکلم کو حذف کر کے نون وقایہ کے کسرہ پر اکتفا کر لیا۔ کہ اکثر چنیں می کنند کہ اکثر اس طرح کرتے ہیں۔ بعد ازاں کسرہ بسبب وقف ساقط شد اسکے بعد کسرہ بھی وقف کی وجہ سے گر گیا۔ فَاتَّقُوْنْ گشت تو فَاتَّقُوْنْ ہو گیا۔ و ایں صیغہ ناقص ست از باب افتعال اور یہ صیغہ باب افتعال سے ناقص ہے۔ سوال: اس کا مادہ وقی یَقِیْ ہے۔ یہ ناقص تو نہیں بلکہ لفیف مفروق ہے۔جواب: اِتَّقیٰ جو کہ اصل میں اِوْتَقیٰ تھا۔ واو تا ہو کر تا میں مُدغم ہوا تو اِتَّقیٰ بنا۔ اب یہ ناقص ہے۔ ہاں مادّہ کے اعتبار سے لفیف ہے۔ حسب معمول از تَتَّقُوْنَ آں را ساختہ اند معمول کے مطابق اسکو تَتَّقُوْنَ سے بنایا ہے۔ و تَتَّقُوْنَ دراصل تَتَّقِیُوْنَ بودہ تَتَّقِیُوْنَ بروزن تَکْتَسِبُوْنَ تھا۔ ضمہ یا بعد ازالہ حرکت ماقبل بما قبل دادہ یا کا ضمہ ماقبل کے حرکت کو زائل کرنے کے بعد ماقبل میں قاف کو دیا۔ تو تَتَّقِیُوْنَ سے تَتَّقُیْوْنَ ہوا۔ یا را واو کردہ اور پھر یا کو واو کردیا(ماقبل کیضمہ کی وجہ سے)۔ تو تَتَّقِیُوْنَ سے تَتَّقُوْوْنَ ہوا۔ باجتماع ساکنین بینداختند پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے اُس واو کو گرایا تَتَّقُوْنَ شد۔

ص [2] فَرْهَبُوْنْ ب مثل فَاتَّقُوْنْ است جزانیکه صحیح است یہ بھی فاتقون کی طرح ہے علاوہ اسکے کہ یہ صحیح ہے۔ از فتح یفتحُ۔

درس 47۔ فائدہ: اکثر بسبب لُحوق نون وقایه اکثر نون وقایہ کے ملنے کی وجہ سے بعد افعال موقوفه یا منجزمه افعالِ موقوفہ یا مُنْجَزِمہ کے بعد۔ یعنی ایسا فعل کہ جس پر وقف ہو یا جس پر جزم آ رہا ہو۔ که بعد حذف یائے متکلم کہ یائے متکلم کو حذف کرنے کے بعد بر نون وقف می آید نون پر وقف آ جاتا ہے صیغه اشکال پیدا می کُند تو صیغہ اشکال پیدا کرتا ہے طالب علم مُتحیر میشود طالب علم حیران ہو جاتا ہے که با وصف جزم و وقف نون اعرابی چگونه آمده کہ وقف اور جزم کے وصف کے باوجود نون اعرابی کس طرح آ گیا و ہمچنین اور اسی طرح افتادن ہمزه ہمزہ کا گر جانا، یعنی ہمزہ وصلی کا گر جانا در درج کلام یعنی درمیان کلام میں مُوجب اشکال صیغه میشود صیغے کے اشکال کا باعث ہوتا ہے بالخصوص خاص طور پر که حرف کلمه دیگر را کہ دوسرے کلمہ کے حرف کو که اتصال آں سبب سقوط ہمزه شده کہ اُس کا اتصال ہمزہ کے گرنے کا سبب بنا تھا با صیغه ضم کرده اُس کو صیغے کے ساتھ ملا بپُرسند پوچھے چوں تُرْجِعِیْ جیسے کہ تُرْجِعِیْ از یَا اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ اِرْجِعِیْ اس میں سے اگر تُرْجِعِیْ صیغہ پوچھے۔ اِرْجِعِیْ واحد مؤنث مخاطبہ امر معروف کا صیغہ ہے۔ و ہکذا سُعْبُدُوْا از یَاأَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا اور اسی طرح سُعْبُدُوْا کےبارے میں پوچھے " یَااَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا" میں۔ اُعْبُدُوْا صیغہ جمع مذکر حاضر امر کا صیغہ ہے۔ و لَرْجِعُوْا از قِیْلَ ارْجِعُوْا اور اسی طرح لَرْجِعُوْا کا صیغہ ہے قِیْلَ ارْجِعُوْا میں۔ اِرْجِعُوْا صیغہ جمع مذکر حاضر امر۔ و بِرْجِعُوْنِ از رَبِّ ارْجِعُوْنِ اور اسی طرح بِرْجِعُوْنِ کا صیغہ ہے رَبِّ ارْجِعُوْنِ میں۔ اِرْجِعُوْ جمع مذکر حاضر کا صیغہ ہے۔ اور یہ نون وقایہ ہے اور یا گر چکی ہے۔

و ما و لا که بر ماضی ابواب ہمزه وصل در می آید ما اور لا جو ہمزہ وصل کے ماضی کے ابواب پر داخل ہو جاتے ہیں الف ایں ہر دو ہم می اُفتد تو ان دونوں کا الف بھی گر جاتا ہے۔ پس مَجْتَنَبَ مَنْفَطَرَ لَنْفَجَرَ مَسْتُوْرِدَ وامثال آں میشود اور اس جیسے ہو جاتے ہیں۔ مَجْتَنَبَ اصل میں مَا اجْتَنَبَ ہے۔ باب افتعال سے ہے۔ مَنْفَطَرَ اصل میں مَا انْفَطَرَ ہے۔ یہ باب انفعال سے ہے۔ لَنْفَجَرَ اصل میں لَا انْفَجَرَ ہے۔ اِنْفَجَرَ بروزن اِنْفَعَلَ باب انفعال سے ہے۔ مَسْتُوْرِدَ اصل میں مَا اسْتُوْرِدَ ہے۔ اُسْتُوْرِدَ بروزن اُسْتُفْعِلَ باب استفعال کا ماضی مجہول ہے۔ و باعث اشکال میگردد اور اشکال کا باعث ہو جاتا ہے۔ بالخصوص در باب انفعال خاص طور پر باب انفعال میں که لا صورت لن بر ماضی و ما صورت من پیدا می کند کہ "لا" لن ناصبہ کی صورت پیدا کرتا ہے اور "ما" مَنْ کی صورت پیدا کرتا ہے۔ مَخْلُوْلِیْنَ علاوه جمع مذکر مفعول که پُرسیده شَود مَخْلُوْلِیْنَ یہ جمع مذکر اسم مفعول کا صیغہ ہے حالت نصبی یا حالت جرّی میں۔ جب طالب علم سے پوچھا جاتا ہے کہ جمع مذکر اسم مفعول کے علاوہ یہ کونسا صیغہ ہے۔ بہمیں قاعده بر می آید وہ اسی قاعدہ پر نکلتا ہے۔ که مَا اُخْلُوْلِیْنَ کہ اصل میں مَا اُخْلُوْلِیْنَ تھا۔ صیغه جمع مؤنث غائب نفی ماضی مجہول ست ناقص از باب افعیعال ۔ باب افعیعال سے اِحْدَوْدَبَ ماضی معرف کا پہلا صیغہ ہے۔ اس کا مجہول اُحْدُوْدِبَ بنتا ہے۔ اور اُخْلُوْلِیْنَ سے ماضی

معروف اِحْلَوْلٰی ہے۔ اور اسکا ماضی مجہول اُحْلُوْلِیَ ہے۔ اس سے جمع مؤنث کا صیغہ اُحْلُوْلِیْنَ ہے۔ و اکثر مَضْرُوْبِیْنَ می پُرسند کتابت کی غلطی سے مضروبین لکھا تھا۔ و آں ہمیں صیغہ است اور وہ بھی یہی صیغہ ہے از افعیلال بہمیں قاعدہ باب افعیلال سے اسی ضابطہ سے۔ باب افعیلال سے احمیرار کی گردن ہم نے پڑھی تھی۔ اِحْمِیْرَار سے ماضی معروف اِحْمَارَّ اور ماضی مجہول اُحْمُوْرَّ ہے۔ اور یہاں اِضْرِیْبَاب سے اِضْرَابَّ ماضی معروف ہے اور اس سے ماضی مجہول اُضْرُوْبَّ ہے۔ اور اسی سے جمع مؤنث غائب کا صیغہ اُضْرُوْبِبْنَ ہے۔ اس پر جب ما داخل کرے تو مَا اُضْرُوْبِبْنَ بن جاتا ہے۔ اور تلفظ میں مَضْرُوْبِبْنَ بن جاتا ہے۔

ص [3] فَدَّارَأْتُمْ ب فَادَّارَأْتُمْ صیغہ جمع مذکر حاضر اثبات ماضی معروف مہموز لام از اِفَّاعُلْ اِدَّارَأْتُمْ بودہ اصل میں اِدَّارَأْتُمْ تھا۔ بسبب آمدن فا فا کے آنے کی وجہ سے ہمزہ وصل افتادہ ہمزہ وصل تلفظ سے گر گیا۔ باب تَفاعُل میں جب فا کی جگہ دال آ جائے تو تا کو بھی دال کرکے دال میں ادغام کرتے ہیں اور شروع میں ہمزہ وصل لاتے ہیں تو تَفَاعُل سے اِفَّاعُل بن جاتا ہے۔ یہاں بھی تَدَارَأْتُمْ بروزن تَفاعَلْتُمْ ہے۔ تا کو دال کر کے دال میں مُدْغم کیا اور شروع میں ہمزہ وصل لایا تو اِدَّارَأْتُم بن گیا۔ تَدَارَأَ بروزن تَفَاعَلَ میں ہمزہ لام کی جگہ آ رہا ہے اس لئے یہ مہموز اللام ہے۔

ص [4] لَنْفَضُّوْا ب صیغہ جمع مذکر غائب اثبات ماضی معروف ست مضاعف از انفعال یہ مضاعف ہے اور باب انفعال سے ہے۔ اصل میں اِنْفَضُّوْا تھا۔ اِنْفَضَّ بروزن اِنْفَعَلَ ہے۔ چوں لام تاکید براں در آمد جب لام تاکید اُس پر آ گیا تھا۔ ہمزہ وصل بیفتاد لَانْفَضُّوْا شد۔ لَانْفَضُّوْا پر لام تاکید داخل ہوا ہے۔ یہ "لا" نہیں۔

ص [5] اَسْتَغْفَرْتَ ب بسبب آمدن ہمزہ استفہام ہمزہ استفہام کے آنے کی وجہ سے ہمزہ وصل اُفتادہ ہمزہ وصل گر گیا و ہمزہ مفتوحہ در موضع ہمزہ وصل موجب اشکال صیغہ گردیدہ اور ہمزہ مفتوحہ ہمزہ وصل کی جگہ میں وہ صیغہ کے اشکال کا باعث ہو گیا۔ اصلْ صیغہ اِسْتَغْفَرْتَ است کہ اشکال ندارد اصل صیغہ اِسْتَغْفَرْتَ ہے، کہ اس میں اشکال نہیں۔ اِسْتَغْفَرْتَ بروزن اِسْتَفْعَلْتَ: اِسْتَخْرَجْتَ باب استفعال سے ہے۔ صیغہ واحد مذکر مخاطب۔

ص [6] تَظَاهَرُوْنَ ب صیغہ جمع مذکر حاضر اثبات فعل مضارع معروف ست از تَفَاعُلْ تَتَظَاهَرُوْنَ بُود یک تا بقاعدہ معلومہ حذف شدہ ایک "تا" ضابطہ معلومہ سے حذف ہو گئی۔ اگر باب تفعّل اور باب تفاعل کے مضارع میں دو تائے مفتوحہ جمع ہو جائے تو ایک کو گرانا جائز ہے۔

ص [7] لِتُكْمِلُوْا ب صیغہ جمع مذکر حاضر اثبات فعل مضارع معروف است صحیح از افعال: نون اعرابی بسبب اَنْ کہ بعد لام جارہ مقدرست ساقط شدہ نون اعرابی اَنْ کی وجہ سے جو کہ لام جارہ کے بعد مُقَدَّر ہے ساقط ہو گیا۔ لام جارہ فعل پر داخل نہیں ہو سکتا۔ یہاں تُكْمِلُوْنَ پر جب اَنْ داخل ہوا تو اس نے فعل کو مصدر کے معنیٰ میں کر دیا۔ اور مصدر ہونے کی وجہ سے اب اس پر لامِ جارہ داخل ہو سکتا ہے۔ نیز اَن نے تُكْمِلُوْنَ سے نون اعرابی بھی گرایا۔ در ہمچو صیغ وجہ اشکال اینست اس جیسے صیغوں میں اشکال کی وجہ یہ ہے کہ لام را لام امر پنداشتہ کہ لام کو لام امر سمجھ کر۔ پِنداشتن: سمجھنا طالب علم متحیر می شود طالب علم حیران ہوتا ہے کہ در حاضر معروف لام امر چگونہ آمد کہ حاضر معروف میں لام امر کس طرح آ گیا۔

ص[8] وَلْتَأْتِ ب صیغہ واحد مؤنث امر غائب معروف مہموز فا و ناقص یائی از ضَرَبَ: آتیٰ یَأتِیْ یہ مہموز الفاء بھی ہے اور ناقص یائی بھی ہے۔ اس سے امر حاضر اِیْتِ بروزن اِضْرِبْ آتا ہے۔ اِیْتِ کو تَأتِیْ سے بناتے ہے۔شروع سے علامت مضارع گرا دی، اور آخر سے یا کو گرایا۔ اور شروع میں ہمزہ وصل لایا تو اِءْتِ بن گیا۔ ہمزہ ساکن کو ماقبل کے حرکت کے موافق حرف علّت سے بدلا تو اِیْتِ ہوا۔ اِیْتِ سے امر مجہول لِتُأتَ آتا ہے۔ اور امر غائب معروف اس لِیَأتِ آتا ہے۔ اور اس سے لِتَأتِ واحد مؤنث امر غائب معروف کا صیغہ ہے۔نوٹ: جب لام امر پر واو عطف داخل ہو جاتا ہے۔ تو اس صورت میں لام امر کو ساکن کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ پس لِتَأتِ سے وَلْتَأتِ بن گیا۔ اور اگر لام امر پر فا داخل ہو جائے تو پھر لام امر کو ساکن کرنا جائز ہے۔ پھر فَلْتَأتِ بھی پڑھ سکتے ہیں اور فَلِتَأتِ بھی پڑھ سکتے ہے۔

لام امر بسبب در آمدن واو ساکن شدہ لام امر واو کے داخل ہونے کی وجہ سے ساکن ہو گیا۔ و قاعدہ چنین ست اور قاعدہ یوں ہے کہ لام امر بعد واو وجوبًا ساکن میشود کہ لام امر واو کے بعد وجوبًا ساکن ہو جاتا ہے۔ و بعد فا جوازًا اور فا کے بعد جوازًا ساکن ہو جاتا ہے۔ و سببش اینکہ اور اسکا سبب یہ ہے کہ عرب ہر جا وزن فَعِلٌ باشد کہ عرب ہر جگہ جہاں فَعِل وزن ہو بالاصالت یا بالعرض چاہے بالاصالت فَعِل وزن ہو یا بالعرض فَعِل وزن ہو۔ بالاصالت کا مطلب یہ ہے کہ صیغے کا یہی وزن ہو۔ جیسا کہ کَتِفٌ بروزن فَعِلٌ میں کَتْفٌ کو پڑھنا جائز ہے۔: کَتِفٌ: کندھا، بالعرض: وَلْتَأتِ جو کہ اصل میں وَلِتَأتِ تھا۔ اس میں وَلِتَ بروزن فَعِلَ عارضی طور پر بن جاتا ہے۔ چونکہ یہاں لام امر ہے اس لئے یہاں درمیان کو ساکن کرنا واجب ہے۔ وسط را ساکن میکنند درمیان کو ساکن کر دیتے ہیں۔ در کَتِفٌ کَتْفٌ میگویند کَتِفٌ کے وزن میں عرب کَتْفٌ کہتے ہیں۔ و ما بعد لام متحرک میباشد اور لام کا مابعد متحرک ہوتا ہے پس بدُخول واو یا فاء صورت فَعِلٌ بالعرض پیدا می کند پس (لام پر) واو اور یا کے داخل ہونے سے فَعِل کی صورت بالعرض پیدا کرتے ہیں۔ فَعِلٌ میں لام پر تنوین ضروری نہیں۔ پس لام را ساکن میکنند پس لام کو ساکن کر دیتے ہیں۔ و وجہ وجوب در واو کثرت استعمال ست اور وجوب کی وجہ واو کے اندر کثرت استعمال ہے۔ وَلْتَأتِ را از تَأتِیْ مضارع گرفتہ اند وَلْتَأتِ کو تَأتِیْ مضارع کے صیغہ سے بنایا ہے۔ یائے آخر بسبب لام امر افتادہ آخر کی یا لام امر کی وجہ سے گر گئی۔ کیونکہ لام امر آخر کو جزم دیتا ہے اور اگر حرف علّت ہو تو اسکو گرا دیتا ہے۔

ص[9] وَیَتَّقْہِ ب صیغہ واحد مذکر غائب اثبات مضارع معروف ناقص از افتعال یَتَّقِیْ بُود وَیَتَّقْہِ میں واو الگ ہے۔ اور ہا ضمیر ہے۔ اصل میں وَ یَتَّقِہِ تھا۔ اور تَقِہِ بروزن فَعِلِ ہے۔ اور اس وزن کے اندر عین کو ساکن کرتے ہیں تو قرآن مجید میں بھی قاف کو ساکن کر دیا اور وَیَتَّقْہِ بن گیا۔ اور یَتَّقِہِ اصل میں یَتَّقِیْہِ تھا۔ اِتَّقیٰ یَتَّقِیْ باب افتعال سے۔ اور یتَّقِیْ کی یا جزم کی وجہ سے گر گئی۔ یہاں ہمیں کوئی عامل نظر نہیں آتا۔ یہ واو عطف کے لئے ہے۔ اور پیچھے جو معطوف تھا وہ مجزوم تھا، تو یہ صیغہ یعنی معطوفٌ علیہ بھی مجزوم ہوا اور یَتَّقِیْ سے یا گر گئی۔ اصل میں وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَ یَخْشَ اللّٰہَ وَ یَتَّقْہِ ہے۔ مَنْ شرطیہ نے یُطِیْعُ کو جزم دے دیا اور پھر التقائے ساکنین کی وجہ سے یا گر گئی تو مَنْ یُّطِعْ بن گیا۔پھر آگے لفظ اللہ میں ہمزہ وصلی تلفظ سے گر گیا۔ تو آگے لام بھی ساکن اور یہاں عین بھی ساکن۔ تو عین کو کسرہ کی حرکت دے دی گئی۔ تو یہ یطع مجزوم ہے اور اس کو جزم "من" دیتا ہے۔ اور اسی پر عطف ہے یَخْشَ کا۔ یَخْشَ اصل میں یَخْشیٰ تھا۔ جزم کی وجہ سے آخر سے الف گر گیا تو یَخْشَ رہ گیا۔

اور پھر اسی پر وَیَتَّقْهِ کا عطف ہے۔ جو کہ اصل میں وَیَتَّقِیْهِ تھا۔ جزم کی وجہ سے یَتَّقِیْ کی آخر سے یا گر گئی تو وَیَتَّقِهِ رہ گیا۔ پھر تَقِهِ بروزن فَعِل میں عین یعنی قاف کو ساکن کیا تو وَیَتَّقْهِ بن گیا۔ بسبب جزم جزم کی وجہ سے کہ بعطف ماقبلش آمده کہ اُس کے ماقبل کی عطف کی وجہ سے آیا۔ یا حذف شده یَتَّقِیْ سے یا حذف ہو گئی۔ صیغه ما قبلش چنین ست اسکے ماقبل کا صیغہ اس طرح ہے وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَ یَخْشَ اللّٰهَ وَ یَتَّقْهِ بسبب مَنْ مَنْ کی وجہ سے(یہاں یُطِعْ پر شد ڈالا گیا ہے۔ یہ کتابت کی غلطی ہے۔ مَنْ کو الگ بولنا ہے اور یُطِعْ کو الگ بولنا ہے۔) یُطِعْ و یَخْشَ و یَتَّقْهِ ہر سه مجزوم گشتند ان تینوں پر جزم ہو گیا۔ یعنی یہ تینوں مجزوم ہو گئے۔ دریں دو حرف علت بسبب جزم افتاده اِن دونوں میں حرف علّت جزم کی وجہ سے گر گیا۔ یعنی یَخْشٰی اور یَتَّقِیْ میں سے الف اور یا گر گئی۔ و در یُطِعْ عین که لام کلمه است ساکن شده بُود اور یُطِعْ میں عین جو کہ لام کلمہ ہے وہ ساکن ہو گیا تھا۔ چوں بالام ما بعد آں اجتماع ساکنین شد جب مابعد کے لام کے ساتھ اسکا اجتماع ہو گیا عین را کسره دادند تو عین کو کسرہ دے دیا۔ وَیَتَّقِهِ بعد حذف یا اور یَتَّقِهِ جو ہے یا کے حذف کرنے کے بعد بسبب لحوق ضمیر مفعول یہ مفعول کی ضمیر کی ملنے کی وجہ سے صورت وزن فَعِل پیدا کرده اس نے فَعِل وزن کی صورت پیدا کر دی۔ لہذا قاف را ساکن کردند یَتَّقْهِ شد لِہٰذا قاف کو ساکن کر دیا اور یَتَّقْهِ ہو گیا۔

ص [10] اَرْجِهْ ب اَرْجِ صیغه واحد مذکر امر حاضر معروف ناقص از افعال۔ بلحوق ضمیر واحد مذکر غائب مفعول اَرْجِهْ شُد: اَرْجٰی یُرْجِیْ ناقص ہے باب افعال سے۔ تُرْجِیْ سے امر کا صیغہ اَرْجِ بروزن اَکْرِمْ ہے۔ پھر اَرْجِهْ میں یہ ہا ساکن کیوں ہے۔ اگر یہ ضمیر ہے تو پھر ضمیر پر تو حرکت ہوتی ہے۔ اور اَرْجِهِ ہونا چاہیئے تھا۔ ضمیر تو مبنی ہوتا ہے، لیکن ماقبل میں اگر کسرہ ہو یا یا ہو تو اس پر بھی کسرہ آ جاتا ہے۔ جیسا کہ بِهٖ اور عَلَیْهِ اور اگر ماقبل میں فتحہ یا ضمہ ہو تو پھر اس پر ضمہ آ جاتا ہے۔ جیسا کہ ضَرَبْتَهٗ، اور ضَرَبْتُهٗ۔ اور اگر ضمیر کے ماقبل الف ہو یا واو ہو تو تب بھی ضمہ پڑھتے ہیں جیسا کہ ضَرَبَاهُ اور ضَرَبُوْهُ۔ جواب۔ اَرْجِهِ کے آگے قرآن میں وَ اَخَاهُ آتا ہے۔ یعنی اَرْجِهِ وَ اَخَاهُ۔ تو اس جِهِ وَ بروزن فِعِل بن گیا۔ اور اس میں عین یعنی ہا کو ساکن کر دیا تو "جِهْ وَ" بن گیا۔ اور پورا کلمہ اَرْجِهْ وَ اَخَاهُ بن گیا۔

چوں در قرآن مجید بعد آں لفظ وَاَخَاهُ واقع شد چونکہ قرآن مجید میں اسکے بعد لفظ اَخَاهُ واقع ہوا۔ جِهِ وَ صورت وزن فِعِلٌ چوں اِبِلٌ پیدا کرده تو جِهِ وَ نے فِعِل وزن کی صورت جیسا کہ اِبِل ہے پیدا کر دی۔ اِبِلٌ میں اِبْلٌ پڑھنا بھی جائز ہے۔ قاعده عرب ست عرب کا قاعدہ ہے۔ که دریں وزن ہم وسط را ساکن میکنند کہ اس وزن میں بھی درمیان کو ساکن کر دیتے ہیں۔ پس ہا را ساکن کردند اَرْجِهْ وَاَخَاهُ شد --

ص [11] عَصَوَّ ب صیغه عَصَوْا جمع مذکر غائب ماضی معروف است ۔ عَصا عَصَیَا عَصَوْا۔ ناقص واوی ہے۔ چوں رَمَوْا جیسا کہ رَمَوْا۔ رَمٰی رَمَیَا رَمَوْا ناقص یائی ہے۔ واو عطف بعد آں آمده در بِمَا عَصَوْا وَّ کَانُوْا یَعْتَدُوْنَ اور اس کے بعد واو عطف آ گیا۔ و قاعده چُنین ست اور قاعدہ یوں ہے که واو غیر مده در واو عطف ادغام می یابد کہ واو غیر مدّہ واو عطف میں ادغام پا لیتا ہے۔ لہذا عَصَوْا وَّ کَانُوْا شد ---

ص [12] اَنَّمُنَّ ب اَنْ نَمُنَّ صیغه متکلم مع الغیر یہ صیغہ متکلم مع الغیر کا ہے۔ یعنی جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ مضارع معروف است ۔۔ منصوب بِاَنْ یہ منصوب ہے اَنْ کی وجہ سے۔ مضاعف از نصر مثل نَمُدُّ اور مضاعف ہے باب نصر سے جیسا کہ نَمُدُّ ہے۔ نون اَنْ در نون متکلم ادغام شده۔ اَنْ کا جو نون ہے اُس کا نون متکلم میں اِدغام ہو گیا۔ مَنَّ یَمُنُّ احسان کرنا۔

ص [13] لُمْتُنَّنِیْ ب صیغه دراصل لُمْتُنَّ بُود اصل میں لُمْتُنَّ تھا۔ جمع مؤنث حاضر اثبات ماضی معروف اجوف از نصر مثل قُلْتُنَّ قُلْتُنَّ کی طرح نون وقایه و یائے متکلم در آخرش آمدَ لُمْتُنَّنِیْ شد۔ لَامَ یَلُوْمُ ملامت کرنا۔

ص [14] اِمَّا تَرَیِنَّ ب صیغه واحد مؤنث حاضر اثبات مضارع معروف بانون ثقیله مهموز عین و ناقص ست از فَتَحَ دراصل تَرْئَیِیْنَ بُوده اصل میں یہ تَرْئَیِیْنَ تھا۔ اسکا مادّہ رَءَی ہے۔ مہموز العین بھی ہے اور ناقص یائی بھی ہے۔اسکا مضارع یَرٰی اصل میں یَرْءَیُ تھا۔ یہ افعال قلوب میں سے ہے۔ اور یہاں پر یَسَلُ کا قانون وجوبی لگے گا۔ ہمزہ کی حرکت ماقبل میں را کو دی اور ہمزہ کو حذف کیا تو یَرَیُ ہو گیا پھر یَرٰی بن گیا۔ اس سے واحد مؤنث حاضر کا صیغہ تَرَیْنَ ہے۔ لام تاکید کی جگہ یہاں اِمَّا شروع میں لایا اور آخر میں نون ثقیلہ لانے سے نون اعرابی گر گیا تو اِمَّا تَرَیْنَّ ہوا۔ اب یا اور نون کے درمیان التقائے ساکنین علیٰ حدّہٖ ہے، تو اس کی وجہ سے یا کو کسرہ کی حرکت دے دی گئی اور تَرَیِنَّ بن گیا۔ بسبب نون ثقیله نون اعرابی حذف شده نون ثقیلہ کی وجہ سے نون اعرابی حذف ہو گیا۔ و یا را که غیر مَدَّه بُود اور یا جو کہ غیر مدّہ تھی بسبب اجتماع ساکنین بانون ثقیله کسره دادند اور یا کو نون ثقیلہ کے ساتھ اجتماع ساکنین کی وجہ سے کسرہ دے دیا۔ تَرَیِنَّ شد ۔

و تَرَیْنَ دراصل تَرْاَیِیْنَ بُود تَرْاَیِیْنَ بروزن تَفْتَحِیْنَ واحد مؤنث حاضر کا صیغہ ہے۔ ہمزه بقاعده یَسَلُ که در افعال رویت وجوبیست بیفتاد ہمزہ جو ہے وہ یَسَلُ کے قاعدہ کے مطابق جو کہ افعال رویت کے اندر وجوبی ہے گر گیا۔ یعنی تَرْاَیِیْنَ میں ہمزہ کی حرکت ماقبل میں را کو دی اور ہمزہ کو وجوبًا حذف کیا تو تَرَیِیْنَ ہوا۔ و یا بقاعده تُرْمَیْنَ اور یا تُرْمَیْنَ کے ضابطے سے گر گئی۔یعنی تَرَیِیْنَ میں یا متحرک ماقبل فتحہ کو الف سے بدلا تو تَرَاْیْنَ ہوا۔ پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف گر گیا تو تَرَیْنَ ہوا۔ تُرْمَیْنَ اصل میں تُرْمَیِیْنَ تھا۔ یا متحرکہ کو ماقبل فتحہ کی وجہ سے الف سے بدلا اور پھر الف اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گیا تو تُرْمَیْنَ ہوا۔ و پیش ازیں نوشته ام اور اس سے پہلے میں نے لکھا ہے که چنانچه نون تاکید در آخر مضارع مثبت بعد لام تاکید می آید کہ جس طرح نون تاکید مضارع مثبت میں لام تاکید کے بعد آتا ہے همچنین بعد اِما شرطیه هم می آید اسی طرح وہ اِمَّا شرطیہ کے بعد بھی آتا ہے۔ اِمَّا یہ اِنْ اور مَا سے مرکب ہے۔ بهمین جهت اِمَّا تَرَیِنَّ شد اسی وجہ سے اِمَّا تَرَیِنَّ ہو گیا۔

ص [15] اَلَمْ تَرَ ب صیغه لَمْ تَرَ ست واحد مذکر حاضر نفی جَحَدْ بلم در فعل مستقبل معروف از رویت لَمْ تَرَ باب رویت سے ہے۔ که اعلالات جمله صیغ آں اور ان کے جملے صیغوں کے اعلالات جو ہیں در تصاریف افعال دانسته افعال کی گردانوں میں اُس کو جان لیا بسبب آمدنِ همزه استفهام اَلَمْ تَرَ شد۔ لَمْ نے تَرٰی کے آخر سے حرف علّت گرایا تو لَمْ تَرَ ہو گیا۔

ص[16] قَالِیْنَ ب صیغه جمع مذکر اسم فاعل ناقص از ضَرَبَ اسکا مادّہ قَلِیَ یَقْلِیْ ہے۔ اس سے اسم فاعل ضاربٌ کے وزن پر قالِیٌ ہے۔ قَالِیٌ میں یا پر ضمه ثقیل تھا تو گرایا، پھر قَالِیْنْ ہوا۔ اور اجتماع ساکین کی وجه سے یا گر گئی تو قَالٍ رہ گیا۔ پھر قَالٍ قَالِیَانِ قالُوْنَ۔ اور قَالُوْنَ کا حالت نصبی جرّی قالِیْنَ ہے۔ قَالُوْنَ اصل میں قَالِیُوْنَ بروزن ضاربون تھا۔ یا کی حرکت ماقبل میں لام کو دی اور لام کی حرکت گرا دی۔ پھر التقائے ساکنین کی وجه سے یا گر گئی تو قَالُوْنَ بن گیا۔ بمعنی دشمن دارِنْد گان دشمن رکھنے والے قَالِیِیْنَ بُود یه اصل میں قَالِیِیْنَ بروزن ضاربین تھا۔ بقاعده رَامِیْنَ اعلال کردند رامین کے ضابطے سے اعلال کر دیا۔ قالِیِیْنَ میں یا پر کسرہ ثقیل تھا تو کسرہ کو گرایا پھر التقائے ساکنین کی وجه سے یا بھی گر گئی تو قَالِیْنَ ہو گیا۔ ہر چند که این صیغه اشکال ندارد اگر چه یه صیغه اشکال نہیں رکھتا و لیکن اکثر صیغه لیکن اکثر صیغه جو ہے بسبب اشتراک اشتراک کی وجه سے باسمی دیگر کسی دوسرے اسم کے ساتھ در دیگر زبان دوسری زبان میں اجنبیت پیدا میکند یه اجنبیت پیدا کرتا ہے۔ قالین فرشی میباشد قالین بچھونا ہوتا ہے بایں جہت این صیغه را اشکال پیدا شده اس وجه سے اس صیغے کا اشکال پیدا ہوا۔

حِکایت: یکے از طلبائے بریلی بریلی شہر کے طالب علموں میں سے ایک طالب علم بزمانے که رامپور بُودَم جس زمانے میں، میں رامپور شہر میں تھا وارد رامپور بُود وہ رامپور میں آیا ہوا تھا و شرح مُلّا از من میخوانَد اور شرح مُلّا جامی مجھ سے پڑھتا تھا و کُتُب صرف اور صرف کی کتابیں زَیْن پیش اس سے پہلے از مَنْ مجھ سے در بریلی خوانده بُود بریلی میں پڑھی تھی۔ حسب عادتِ خُود میں نے اپنی عادت کے مطابق مشق بیان صیغه اَزُو کنانِیده بُودَم میں نے صیغوں کے بیان کی مشق اُس سے کروائی ہوئی تھی۔ و صیغہائے مشکله محفوظ داشت اور وہ مشکل صیغیں محفوظ رکھتا تھا۔ یکے از طلبائے مُنْتَہِی رامپور رامپور کے مُنْتَہِی طلباء میں سے ایک، منتہی: آخری درجے والا مُسْتَعِدِ مناظرہ با این طالب علم شد وہ اس طالب علم کے ساتھ مناظرہ کے لئے تیار ہو گیا۔ ہر چند این بیچارہ عُذْرِ عدمِ مساوات اگر چه اس بے چارے نے برابری نه ہونے کا عذر کیا و تبایُن بین الدرجتین اور دونوں درجوں کے درمیان اختلاف کا عذر کیا۔ کالمشرقین جیسے که مشرق اور مغرب کے درمیان دوری ہے۔ مشرق تو ایک ہے۔ لیکن یہاں مغرب کو بھی مشرق کہه دیا۔ جس طرح ہم والد اور والدہ کو والدین بولتے ہیں۔ اور جس طرح حضرت ابوبکر^{رض} اور حصرت عمر^{رض} کو عُمَرَین بولتے ہیں۔ اسکو تَغْلِیْب کہتے ہیں۔ که ایک ہی لفظ کو دوسرے لفظ پر غلبه دے کر بول دیا۔ پیش کرد عذر پیش کر دیا۔ رامپوری نَشُنِید رامپوری نے نہیں سنا این بیچارہ حسب دُستور طلبه عاقلین اس بے چارے نے بھی عقلمند طلباء کے طریقے کے مطابق که در ہمچو موقع که اس جیسے موقعوں میں ابتدائے اِستفسار پوچھنے کا آغاز از جانب خُود اپنی جانب سے مَصلحت میدانَنْد اسکو مَصْلحت سمجھتے ہیں۔

آغاز مناظرہ بایں وضع کرد مناظرے کا آغاز اس طریقے پر کیا۔ که از رامپوری پُرسِید که اُس نے رامپوری سے پوچھا که آسمان چه صیغه است که آسمان کونسا صیغه ہے۔ بمجرد اِسْتِمَاع صرف سُننے سے ہی عقلِ رامپوری رامپوری طالب علم کی جو عقل ہے بَچَرْخْ آمد گردش میں آ گئی۔ چرخ آسمان کو بھی کہتے ہیں۔ و ہر

چند فکر خود را گردش داد اور جس قدر اُس نے اپنے فکر کو گردش دی۔ صاحب علم صیغه علم ہَیْئت میں بھی بڑے ماہر تھے۔ سَیرَشْ اُسکا چلنا، یعنی اُس کی فکر کا چلنا بَبُرجے کسی ایک بُرج میں بھی از بروج ایں صیغه اس صیغه کے برجوں میں سے نَرسِید نه پہنچی۔ یعنی وہ صیغے کے قریب بھی نہیں پہنچا۔ برجوں کی کل تعداد 12 ہے۔ و چوں خمسه مُتَحَیَّرہ حیراں بماند اور وہ طالب علم خمسه متحیرہ کی طرح حیران باقی رہ گیا۔ قدیم علم ہیئت کے مطابق کل سات سیّارے ہیں۔ سَیَّارَہ: چلنے والا۔ سیّارہ سَیر سے ہے۔سورج، چاند کے علاوہ پانچ سَیَّارے عَطَارُدْ، زُهْرَة، مِرِّیْخ، مُشْتَرِی اور زُحَل ہیں۔ انکی پانچ سیّاروں کی حرکت بڑی ترتیب سے ہوتی ہے۔ لیکن بعض اوقات ایسا ہوتا ہے که ان کی حرکت میں تھوڑی سے تبدیلی معلوم ہوتی ہے۔ اس لئے ان پانچ سیاروں کو خمسه متحیرہ کہتے ہیں۔ سببش ہموں اشتراک لفظی ست مصنفؒ فرماتے ہیں که اِس کی سبب وہی اشتراک لفظی ہے۔ ورنه صیغه مشکل نیست ورنه صیغه مشکل نہیں ہے۔ بروزن اَفْعَلَان اور یه اَفْعَلَان وزن پر ہے۔ تثنیه اسم تفضیل ست اور اسم تفضیل کی تثنیه ہے نون بسبب وقف ساکن شده نون وقف کی وجه سے ساکن ہو گیا۔ کیونکه تثنیه کے نون کے نیچے کسرہ ہوتا ہے۔ اور آسمانْ میں وقف کی وجه سے نون ساکن ہو گیا۔

آسمان کے شروع والا الف، الف مقصورہ(عام الف) ہے۔ الف ممدودہ وہ ہوتا ہے جس کے بعد ہمزہ آ جائے جیسا که سَمَآءٌ میں الف ممدودہ ہے۔ آسمان کا مادّہ ہمزہ، سین اور میم ہے۔ شروع والا ہمزہ اسم تفضیل والا ہمزہ ہے اور مادّے والا ہمزہ نہیں۔ اس سے اَفْعَلَان وزن اَءْسَمَان بن گیا۔ یہاں دو ہمزے اکھٹے آئیں۔ اس میں دوسرا ہمزہ ساکن ہے لہٰذا دوسرے ہمزے کو ماقبل کے حرف علّت کے مطابق حرف علّت سے بدلنا واجب ہے۔ تو یه صیغه آسَمَان بن گیا۔

درس 48۔ و یُمْکِنُ که صیغه تثنیه مذکر غائب ماضی معروف باشد از باب افعال اور یه بھی ممکن ہے که یه تثنیه مذکر غائب ماضی معروف کا صیغه ہو باب افعال سے که در آخر نون وقایه و یائے متکلم بُودہ که اسکے آخر میں نون وقایه اور یائے متکلم تھی یا حذف شُدہ و کسرہ نون بسبب وقف بیفتاد یا حذف ہو گئی اور نون کا کسرہ وقف کی وجه سے گر گیا۔ باب افعال سے تثنیه کا صیغه اَفْعَلَا ہے۔ ہمزہ، سین اور میم کے مادّہ سے یه اَءْسَمَا بنتا ہے۔ پھر آسَمَا بنتا ہے۔ اور پھر نون وقایه اور یا آ گئی تو آسَمَانِیْ بن گیا۔ پھر یا گر گئی اور نون کے نیچے کسرہ رہ گیا تو آسَمَانِ ہو گیا۔ اور پھر نون کا کسرہ وقف کی وجه سے گر گیا تو آسَمَانْ رہ گیا۔

و لفظ قَالِیْنْ دو احتمال دیگر دارد اور لفظ قالین دو دوسرے احتمال بھی رکھتا ہے۔ یکے آنکه جمع مؤنث امر حاضر معروف باشد ناقص از مُفَاعَلَة قَالیٰ یُقَالِیْ سے واحد مذکر مخاطب تُقَالِیْ ہے۔ اس سے امر کا صیغه قَالِ ہے۔ پھر قَالِیْنَ اس سے جمع مؤنث امر حاضر معروف کا صیغه ہے۔ ماخوذ از قِلًی بمعنی دشمن داشتن یه ماخوذ ہے قِلًی سے جسکا معنیٰ ہے دُشمن رکھنا۔ (کتابت کی غلط سے قُلْیٌ لکھا تھا۔ صحیح قِلًی ہے۔ قاف، لام اور یا اس کا مادّہ ہے۔ اصل میں قِلَیٌ تھا۔ پھر قِلَانْ ہوا۔ پھر قِلًی ہوا۔)

دیگر آنکه واحد مؤنث حاضر معروف باشد از ہموں باب دوسرا یه که واحد مؤنث امر حاضر معروف ہو اُسی باب مُفَاعلة سے۔ نون وقایه و یائے متکلم در آخر آں لاحق شده نون وقایه اور یائے متکلم اس کے آخر میں مل گئے۔ یا حذف گشته و کسرہ نون و قایه بسبب وقف بیفتادہ یا حذف ہو گئی اور نون وقایه کا کسرہ وقف کی

وجه سے گر گیا۔ قَالِ واحد مذکر امر حاضر معروف سے واحد مؤنث امر حاضر معروف قَالِیْ ہے۔ اس کے آخر میں نون وقایہ اور یائے متکلم کی ملاؤ تو قَالِیْنِیْ بن جائے گا۔ پھر یا گر گئی اور نون ساکن ہو گیا، تو قَالِیْنْ بن گیا۔

لیکن ایں ہر دو احتمال در قرآن مجید جاری نمی توانَد شد لیکن یہ دونوں احتمال قرآن مجید میں جاری نہیں ہو سکتے۔ زیرا کہ معرف باللام واقع شدہ اس لئے کہ قرآن مجید میں یہ معرف باللام واقع ہوا ہے۔

مصنفؒ نے قالینْ میں تین احتمال ذکر کئے۔ پہلا یہ ذکر کیا کہ یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ دوسرا احتمال یہ ذکر کیا کہ یہ فعل ہے۔ اور تیسرا احتمال بھی یہ ذکر فرمایا کہ یہ فعل ہے۔ پس دوسرا اور تیسرا احتمال قرآن مجید میں جاری نہیں ہو سکتے، اور پہلا احتمال جاری ہو سکتا ہے۔ کیونکہ الف لام اسم پر داخل ہوتا ہے۔ اِنِّی لِعَمَلِکُمْ مِّنَ الْقَالِیْنَ۔

قُوْلِیْنَ کہ اول صیغه "جُوانا موئی" کتاب مشہور ست قُوْلِیْنَ جو کہ جوانا موئی کتاب جو کہ مشہور ہے اس کا پہلا صیغہ ہے۔از ہمیں باب ست وہ بھی اسی باب سے ہے۔ جمع مؤنث غائب اثبات ماضی مجهول۔ باب مفاعلۃ سے قاف، لام اور یا کے مادّہ سے ماضی معروف قَاتَلَ کی وزن پر قَالَیَ یعنی قَالٰیٰ بنتا ہے۔ قَالٰیٰ کی مجہول قُوْلِیَ ہے۔ پھر گردان میں قُوْلِیَ، قُوْلِیَا، قُوْلُوْا، قُوْلِیَتْ، قُوْلِیَتَا، قُوْلِیْنَ ہے۔

فائده۔ در کتاب مذکور اکثر صیغها باعلالات غیر صحیحه قائم کرده اس مذکورہ کتاب(جُوانا موئی) میں اکثر صیغیں جو ہیں وہ غیر صحیح اعلالات کے ساتھ قائم کئے ہیں۔ لهذا آں کتاب مقبول اہل تحقیق نیست لہٰذا یہ کتاب اہل تحقیق کے نزدیک مقبول نہیں ہے۔

ص [17] اَشُدَّ کہ در بَلَغَ اَشُدَّهُ واقع است اَشُدَّ جو کہ بَلَغَ اَشُدَّهُ میں واقع ہے۔ ب جمعِ شِدَّتٌ ست بمعنی قوت اَشُدٌّ یہ جمع کا صیغہ ہے، جو کہ قوت کے معنیٰ میں ہے۔شِدَّۃ گول تا کے ساتھ ہونی چاہیئے۔ یہ عربی لفظ ہے۔ شِدَّۃ کی جمع اَشُدٌّ ہے۔ قرآن مجید میں یہ مفعول واقع ہوا ہے اس لئے اس پر نصب آیا۔ اور پھر اس کا اضافت ہا ضمیر کی طرف کی گئی تو اسکا تنوین گر گیا اور اَشُدَّ ہو گیا۔چوں اَنْعُمٌ جمع نِعْمَةٌ۔ جیسا کہ اَنْعُمٌ جمع ہے نعمةٌ کی۔ اَشُدٌّ اصل میں اَشْدُدٌ بروزن اَنْعُمٌ تھا۔ پھر دال اوّل کی حرکت ماقبل میں شین کو دیا اور دال کا دال میں ادغام کیا تو اَشُدٌّ ہوا۔ کذا فی البیضاوی جیسا کہ تفسیر بیضاوی میں ہے۔ بیضاوی قرآن مجید کی مشکل ترین تفاسیر میں سے ہے۔ اور دورہ موقوفٌ علیہ میں پڑھائی جاتی ہے۔ و در قاموس احتمال بودن جمع شَدٌّ کہ ہم بمعنی قوت ہست ہم نوشتہ اور لغت کی کتاب قاموس کے اندر اس کے شَدٌّ کی جمع ہونے کا احتمال بھی لکھا ہے کہ وہ(شَدٌّ) بھی قوت کے معنیٰ میں ہے۔

ص [18] لَمْ یَکُ ب دراصل لم یَکُن بُود یہ اصل میں لَمْ یَکُنْ تھا۔ بموجب قاعده اُس قاعدہ کی وجہ سے کہ از فعل ناقص کہ فعل ناقص سے نونِ آخر آخر کا جو نون ہے بوقتِ دُخولِ جَوازم جوازم کے داخل ہونے کے وقت جائز الحذف ست اُسکا حذف جائز ہے۔ نون را حذف کردند اُس ضابطے کے مطابق نون کو حذف کر دیا۔ لَمْ اَکُ اصل میں لم اَکُنْ متکلم کا صیغہ ہے۔ لَمْ نَکُ اصل میں لم نَکُنْ متکلم مع الغیر کا صیغہ ہے۔ اِنْ یَّکُ اصل میں اِنْ یَّکُنْ تھا۔ ان تینوں سے نون اس ضابطے کی وجہ سے گر گیا۔ ہم در قرآن مجید وارد شده اند یہ صیغیں بھی قرآن مجید کے اندر واقع ہوئے ہیں۔

ص[19] یَہِدِّیْ ب صیغه واحد مذکر غائب اثبات مضارع معروف ناقص از افتعال۔ دراصل یَہْتَدِیْ بُود۔ چوں دال عین افتعال واقع شد جب عین افتعال دال واقع ہوئی۔ یَہْتَدِیْ بروزن یَفْتَعِلُ تا را دال کردہ در دال ادغام کردند تو تا کو دال کر کے دال میں اُسکا ادغام کر دیا۔ و فا را کسرہ دادند یَہِدِّیْ شد اور فا کو کسرہ دیا تو یَہِدِّیْ ہو گیا۔ و فتحه ہم جائز است یَہَدِّیْ ہم میتواں گفت اور فا پر فتحه بھی جائز ہے یعنی یَہَدِّیْ بھی کہہ سکتے ہیں۔

ص[20] یَخِصِّمُوْنَ ب دراصل یَخْتَصِمُوْنَ بُودہ۔ بسبب وقوع صاد بجائے عین افتعال عین افتعال کی جگہ صاد کے واقع ہونے کی وجہ سے کار بَطور یَہِدِّیْ کردند یَہِدِّیْ کی طرح کا عمل کیا گیا۔ و شرح قاعدہ ایں ہر دو صیغه در تصاریف ابواب گذشته است۔ شرح: وضاحت

ص[21] وَدَّکَرَ ب دراصل اِذْتَکَرَ بودہ۔ بسبب وقوع ذال فائے افتعال تا را دال کردند فائے افتعال کی جگہ ذال واقع ہوا تو تا کو دال کر دیا و ذال را دال نمودند در دال ادغام کردند اور ذال کو دال کر کے دال میں اُسکا ادغام کر دیا۔

ص[22] مُدَّکِرٌ ازیں باب ست مُدَّکِرٌ بھی اسی باب سے ہے۔ و در تصاریفِ ابواب دانسته اور ابواب کی گردانوں میں آپ نے جان لیا که دریں جا که اس جگہ پر اِذْدَکَرَ بفک ادغام اِذْدَکَرَ فَکِّ ادغام کے ساتھ و اِدَّکَرَ بابدال دال بذال اور اِذَّکَرَ دال کو ذال سے بدل کر و ادغام اور ادغام کر کے ہم آمدہ یہ بھی آیا ہے۔

نوٹ: جب باب افتعال میں فا کی ذال آ جائے تو پھر تا کو ہمیشه دال سے بدلتے ہیں۔ اور پھر اس میں تین صورتیں ہیں۔ یا تو اِذْدَکَرَ پڑھو۔ یا دال کو ذال کر ذال میں ادغام کرو اور اِذَّکَرَ پڑھو۔ یا ذال کو دال کر دال میں ادغام کر او اِدَّکَرَ پڑھو۔

ص[23] تَدَّعُوْنَ ب صیغه جمع مذکر حاضر اثبات مضارع معلوم ست ناقص واوی از افتعال دراصل تَدْتَعِیُوْنَ بُودہ جمع مذکر حاضر کا صیغه باب افتعال سے تَکْتَسِبُوْنَ بروزن تَفْتَعِلُوْنَ ہے۔ یہاں مادّہ دال، عین اور واو ہے۔تَدْتَعِوُوْنَ بنا۔ واو چوتھی جگہ ہونے کی وجہ سے یا ہوا، تو صیغه تَدْتَعِیُوْنَ بنا۔ پھر باب افتعال کی فا کی جگہ دال آیا تو تا کو بھی دال کیا اور دال میں اس کا ادغام کیا تو تَدَّعِیُوْنَ ہوا۔پھر عین کی حرکت گرا دی اور یا کی حرکت عین کو دی۔ تو تَدَّعُیْوْنَ ہوا۔ پھر التقائے ساکنین کی وجہ سے یا گر گئی تو تَدَّعُوْنَ رہ گیا۔ تا بسبب فا بُودن دال شُدہ تا جو ہے وہ فا کے دال ہونے کی وجہ سے دال ہو گئی۔ یعنی افتعال میں فا کی جگہ دال آیا، تو تا کو بھی دال کیا، اور دال میں اسکا ادغام کیا۔ و در دالِ اول ادغام یافته اور دال اوّل میں ادغام پایا۔ و یا بقاعدہ تَرْمُوْنَ حذف گشته اور یا تَرْمُوْنَ کے ضابطے سے حذف ہو گئی۔

ص[24] مُزْدَجَرٌ ب مصدر میمی ست صحیح از افتعال۔ باب افتعال سے مصدر میمی ہے اور ہفت اقسام میں صحیح ہے۔ دراصل مُزْتَجَرٌ بُودہ اصل میں مُزْتَجَرٌ تھا۔ اگر باب افتعال میں فا کی جگہ زا آ جائے تو تا کو دال سے بدلتے ہیں۔ بسبب زا بودن فا تا دال شدہ زا کے فا ہونے کی وجہ سے تا دال ہو گئی۔ و باعتبار وزن اور وزن کے اعتبار سے صیغه مفعول و ظرف ہم میتواند شد یہ مفعول اور ظرف کا صیغه بھی ہو سکتا ہے۔ شرح قاعدہ در تصاریف ابواب گذشته قاعدہ کی شرح ابواب کے گردانوں کے اندر گزر گئی۔

ص 25- فَمَنِضْطُرَّ ب اُضْطُرَّ صیغہ واحد مذکر غائب اثبات ماضی مجہول مضاعف از افتعال۔ ہمزہ وصل بسبب درج اُفتادہ ہمزہ درمیان میں ہونے کی وجہ سے گر گیا۔ و نون ساکن بقاعدہ اَلسَّاکِنُ اِذَا حُرِّکَ حُرِّکَ بِالْکَسْرِ کسر یافتہ اور مَنْ کے نون نے اَلسَّاکِنُ اِذَا حُرِّکَ حُرِّکَ بِالْکَسْرِ کے ضابطے سے کسرہ پا لیا۔ و تائے افتعال بسبب ضاد طا شدہ اور باب افتعال کی تا ضاد ہونے کی وجہ سے طا ہو گئی۔ یعنی فا کی جگہ ضاد آیا تو تائے افتعال طا ہو گئی۔ اس کا مادّہ ضاد، را اور را ہے۔

ص 26 مَضْطُرِرْتُمْ ب در قرآن مجید اِلَّا مَااضْطِرِرْتُمْ اِلَیْہِ واقع است قرآن مجید میں اِلَّا مَااضْطِرِرْتُمْ اِلَیْہِ واقع ہے۔ اُضْطُرِرْتُمْ صیغہ جمع مذکر حاضر اثبات ماضی مجہول ست مضاعف از افتعال۔ اس کا مادّہ ضاد، را اور را ہے۔ ہمزہ وصل بسبب درج افتادہ ہمزہ وصل درمیان میں ہونے کی وجہ سے گر گیا۔ و الفِ ما بساکنین اور "ما" کا جو الف ہے وہ اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گیا۔ و تائے افتعال بسبب ضاد طا شدہ اور باب افتعال کی تا ضاد ہونے کی وجہ سے طا ہو گئی۔

ص 27 فَمَسْطَاعُوْا ب دراصل فَمَا اِسْتَطَاعُوْا بُودہ ۔ صیغہ جمع مذکر غائب نفی ماضی معروف اجوف واوی از استفعال ۔ تائے استفعال را حذف کردند تائے استفعال کو حذف کر دیا و ہمزہ وصل بدرج اُفتادہ اور ہمزہ وصل درمیان عبارت میں آنے کی وجہ سے گر گیا۔ و الف لفظِ ما باجتماع ساکنین اور "ما" کا جو الف ہے وہ اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گیا۔ فَمَسْطَاعُوْا شدہ۔ اس کا مادّہ طا، واو اور عین ہے۔ باب استفعال میں جو اِسْتَطَاعَ مادّہ آتا ہے، اس میں تا کو گرانا جائز ہے۔ یعنی اِسْطَاعَ پڑھنا بھی جائز ہے۔ اس مادّہ سے اِسْتَفْعَلَ کے وزن پر اِسْتَطْوَعَ ہے۔ واو کی حرکت ماقبل کو نقل کی اور واو کو الف سے بدلا تو اِسْتَطَاعَ ہوا۔ اور یَسْتَفْعِلُ کے وزن پر یَسْتَطْوِعُ ہے۔ واو کی حرکت ماقبل میں طا کو دیا اور پھر ماقبل کے کسرہ کی وجہ سے واو یا ہوگیا تو یَسْتَطِیْعُ بن گیا۔

ص 28 لَمْ تَسْطِعْ ب دراصل لَمْ تَسْتَطِعْ بُود۔ تا را حذف کردند تا کو حذف کر دیا۔ و اعلال دراں مثل لَمْ یَسْتَقِمْ شدہ۔ اور اس میں لَمْ یَسْتَقِمْ کی طرح اعلال ہوا۔ یَسْتَقِیْمُ پر جب لام داخل ہوا تو اس نے میم کو جزم دیا۔ اور یا اجتماع ساکین کی وجہ سے گر گئی تو لَمْ یَسْتَقِمْ ہوا۔ یہاں بھی تَسْتَطِیْعُ پر لم کے دُخول نے عین کو جزم دیا اور یا اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گئی تو لَمْ تَسْتَطِعْ ہوا۔ پھر تائے استفعال کو حذف کیا تو لَمْ تَسْطِعْ ہوا۔

ص 29 مُضِیًّا ب مصدر ست ناقص از مَضیٰ یَمْضِیْ دراصل مُضُوْیًا بُودہ ۔ بقاعدہ مَرْمِیٌّ اعلال کردند اس میں مَرْمِیٌّ کے ضابطے سے اعلال کیا۔ مَرْمِیٌّ اصل میں مَرْمُوْیٌ تھا۔ واو کو یا کر کے یا میں ادغام کیا اور ماقبل میں کسرہ دیا تو مَرْمِیٌّ ہوا۔ یعنی مُضُوْیًا میں واو کو یا کیا اور پھر یا کا یا میں ادغام کیا تو مُضُیًّا ہوا۔ پھر یا کے ماقبل کو کسرہ سے بدلا تو مُضِیًّا ہوا۔ و دریں کسرہ فا ہم جائز ست اور اس میں فا کا کسرہ بھی جائز ہے۔ یعنی اس میں مِضِیًّا پڑھنا بھی جائز ہے۔

ص 30 عِصِیَّہُمْ عِصِیٌّ جمع عصا ست۔ دراصل عُصُوْوٌ بُود اصل میں عُصُوْوٌ تھا۔ بقاعدہ دِلِیٌّ ہر دو واو یا شدہ دِلِیٌّ کے ضابطے سے ہر دو واو یا ہوئے۔ ضمہ ہائے ما قبل کسرہ گشتہ ما قبل کے ضمّیں کسرہ ہو گئے۔

عُصُوْوٌ بروزن فُعُوْلٌ میں دونوں واو کو یا سے بدلا اور یا کا یا میں ادغام کیا تو عُصُیٌّ بن گیا۔ اور ماقبل کے دونوں ضمیں کسرہ سے بدل گئے اور عِصِیٌّ بن گیا۔

ص [31] لَنَسْفَعًا ب لَنَسْفَعَنْ بروزن لَنَفْعَلَنْ صیغه متکلم مع الغیر لام تاکید بانون خفیفه است۔ لَنَسْفَعًا میں نون تنوین ہے۔ اور لَنَسْفَعَنْ میں نون خفیفه ہے۔ نون تنوین بھی نون ساکن کا نام ہے اور نون خفیفه بھی۔ اس لئے نون خفیفه کو کبھی کبھار نون تنوین کی صورت میں لکھ دیتے ہیں، جیسے یہاں ہے۔ گاہے نون خفیفه را بمشاکلت تنوین کبھی کبھار نون خفیفه کو تنوین کی مشابہت کی وجہ سے بصورتَش می نویسند اُسی تنوین کی صورت میں لکھ دیتے ہیں۔ ہمون وضع نوشتند اُسی طریقے پر لکھ لیا۔ لہٰذا صیغه اشکالی پیدا کرده لہٰذا صیغے نے اشکال پیدا کر دیا۔

ص [32] نَبْغِ ب نَبْغِیْ مثل نَرْمِیْ ست یہ نَرْمِیْ کی طرح ہے۔ نَرْمِیْ رَمٰی یَرْمِیْ باب ضرب ہے اور ناقص ہے۔ یا را بایں قاعده یا کو اِس ضابطے سے که در حالت وقف که وقف کی حالت میں از آخر ناقص حذف حرف علت جائز ست ناقص کے آخر سے حرف علّت کا حذف جائز ہے۔ حذف کردند اس ضابطے سے نَبْغِیْ سے یا کو حذف کیا۔ و محققین علم الصرف نوشته اند اور علم صرف کے محققین نے لکھا ہے که علی الاطلاق محاوره عرب است که علی الاطلاق عرب کا محاورہ ہے یعنی اُن کے گفتگو کا طریقہ ہے۔ که بے جزم و وقف ہم در یَدْعُوْ یَرْمِیْ یَدْعُ یَرْمِ میگویند که بے جزم و وقف وہ یَدْعُوْ اور یَرْمِیْ میں یَدْعُ اور یَرْمِ کہتے ہیں۔

درس 49۔ ص [33] غَوَاشٍ ب جمع غَاشِیَه است یہ غاشیه کی جمع ہے بقاعده جَوَارٍ کاربند شُدند جوارٍ کے ضابطے پر کاربند ہوئے در اعلال امثال ایں صیغه بحثے طویل استاس جیسے صیغوں کے اعلال میں ایک طویل بحث ہے۔ مناسب می نُمایَد مناسب معلوم ہوتا ہے که تَتْمِیْمًا للافادة سَرْکُنیم فائدہ کو پورا کرنے کے لئے اس کو بھی سر کرلے۔ سر کرنے کا مطلب ہوتا ہے کسی کام کو اختتام تک پہنچانا۔ تَتْمِیْمًا یہ باب تفعیل کا مصدر ہے۔ تَمَّمَ یُتَمِّمُ تَتْمِیْمًا : پورا کرنا۔

در امثالِ جوارٍ جَوارٍ جیسے لفظوں کے اندر بحالت رفع و جر رفع اور جر کی حالت میں یا حذف شُده یا حذف ہو کر عند عدم الاضافة واللام تنوین می آید اضافت اور الف لام نہ ہوتے وقت تنوین آ جاتی ہے۔ و بحالت نصب مطلقًا یا مفتوح میباشد اور حالت نصب میں مطلقًا یا مفتوح ہوتی ہے۔ میگویند یوں کہتے ہیں جَاءَتْنِیْ جَوَارٍ یہاں جوارٍ فاعل بن رہا ہے جاءت فعل کے لئے۔ نیز یہاں اضافت بھی نہیں اور الف لام بھی نہیں تو حالت رفعی میں یا گر گئ اور تنوین آ گئی۔ و مَرَرْتُ بِجَوَارٍ اور حالت جرّی میں نہ اضافت ہے اور نہ الف لام ہے تو جوار سے یا گر گئی اور تنوین آ گئی۔ و رَاَیْتُ جَوَارِیَ اور حالت نصبی میں اضافت اور الف لام نہ ہونے کی صورت میں یا پر فتحه آیا۔ یہاں تنوین نہیں آئے گی کیونکہ یہ غیر منصرف ہے۔ و بوقت اضافت و لام اور اضافت اور لام کے وقت یائے ساکن در آخر می باشد یائے ساکن اس کے آخر میں ہوگی۔ رفعًا و جرًا حالت رفعی میں بھی اور حالت جرّی میں بھی مثل جَاءَتْنِی الْجَوَارِیْ یہ حالت رفعی کی مثال ہے۔ الف لام کے دخول سے یا گری نہیں بلکہ ساکن ہے۔ و مَرَرْتُ بِالْجَوَارِیْ اور یہ حالت جرّی میں ہے۔ الف لام کے دخول سے یا گری نہیں بلکہ ساکن ہے۔

پس اشکال وارد میکنند پس علماء صرف (جَوَارٍ) اس پر اشکال وارد کرتے ہیں۔ کہ ایں وزنِ صیغہ منتہی الجموع است کہ یہ صیغہ مُنتہی الجموع کا وزن ہے۔ یعنی اس پر جمعوں کی انتہا ہو رہی ہو۔ یعنی جمع مُکَسَّرْ کی انتہا ہوتی ہے۔ اور اس کے آگے جمع سالم آ سکتی ہے لیکن جمع مکسر پھر نہیں آ سکتی۔ عربی میں ایک ایک لفظ کے کئی کئی جمعیں آتی ہے۔ کبھی دو ، کبھی تین حتّی کہ جَمَلٌ کے لفظ کی چھ جمعیں آتی ہیں۔ منتہی الجموع کے دو وزن آتی ہیں، مَفَاعِل اور مَفَاعِیْل۔ یعنی الف سے قبل بھی دو حرف ہوں اور الف کے بعد بھی دو حروف ہوں یا حرفِ مشدد ہوں یا تین حروف ہوں جس میں درمیان والا ساکن ہو۔ اور یہاں وزن سے وزن صرفی مراد نہیں بلکہ وزن صوری مراد ہے۔ وزن صوری میں اصلی اور زائد حروف کو دیکھنا نہیں بلکہ حرکات و سکنات بلکل ایک جیسا ہونا چاہیئے۔ تو جَوَارٍ کا وزن صوری مَفَاعِلْ اور فَوَاعِلْ کی طرح ہے۔ کہ از اسباب قویہ منع صرف است جو کہ منع صرف کے قوّی اسباب میں سے ہے۔ یعنی دو سببوں کے قائم مقام ہے۔ بایستے کہ تنوین دریں مُطلقًا نمی آمد چاہیئے کہ تنوین اس کے اندر مطلقًا نہ آتی۔ یا ہیچ گاہے حذف نمی شد اور "یا" کسی بھی وقت حذف نہ ہوتی۔ یہاں لفظ "ہیچ" کتابت کی غلطی سے رہ گیا تھا۔ چنانچہ در اَوْلٰی و اَعْلٰی وغیرہ اسم تفضیل جیسے کہ اولیٰ اور اعلیٰ جو کہ اسم تفضیل ہیں۔ اولیٰ اصل میں اولَیٌ تھا۔ اور اَعلیٰ اصل میں اَعْلَیُ تھا۔ جیسے اولیٰ اور اعلیٰ پر تنوین نہیں آتی اسی طرح چاہیئے تھا کہ جوارٍ پر بھی تنوین نہ آتا۔ اعلیٰ: جو زیادہ اونچا ہوں کسی کے مقابلے میں، یہ عُلّو سے ہے۔ اولیٰ: جو زیادہ قابل ہو کسی چیز کے مقابلے میں۔ بایں جہت اس اعتبار سے کہ بسبب منع صرف کہ منع صرف کی وجہ سے کہ علت آں کہ اُس منع صرف کی علّت وزن فعل و وصف بُودہ وزن فعل اور وصف تھی۔ اَعْلَیٰ اور اولیٰ بروزن اَکْرَم ہے۔ اسم تفضیل کسی ذات کا وصف بیان کرتا ہے۔ تو اس میں دوسرا سبب وصف آیا۔اور یہ وصف دوسرے کے مقابلے میں ہوتا ہے۔ جیسا کہ زیدٌ اَضْرَبُ من عَمْرٍو: میں زیادہ ضارب ہونا یہ زید کی صفت ہے۔ نیز اضرب بروزن اکرم ہے۔ تنوین دراں نیا مدہ تنوین اُس کے اندر نہیں آئی۔ الف ہیچگاہ حذف نشدہ الف کسی بھی جگہ حذف نہیں ہوتا۔

علماء صرفؒ اس اشکال کا جواب یہ دیتے ہیں کہ اسم کے اندر اصل منصرف ہونا ہے۔ جب اس کے اندر دو سبب آ جاتے ہیں تو پھر وہ غیر منصرف بن جاتا ہے۔ اور یہ جوارٍ جیسے الفاظ اعلال سے پہلے یہ اپنے اصل پر منصرف تھے۔ اور اعلال مقدم ہے اور غیر انصراف مؤخر ہے۔ یعنی پہلے کلمہ کے اندر اعلال ہوگا کہ اُس کی شکل بن جائے، اس کے بعد اس پر حکم لگایا جائے گا کہ یہ منصرف ہے یا غیر منصرف۔ اور جوارٍ کا لفظ اعلال سے پہلے منصرف تھا۔ اور جب منصرف ہوا تو اعلال سے پہلے اس پر تنوین آئی۔ لہٰذا حالت رفعی میں جَوَارِیٌ بنا اور حالت جری میں جوارِیٍ بنا۔ چونکہ یا پر ضمہ اور کسرہ ثقیل ہوتا ہے۔ لہٰذ ضمہ اور کسرہ کو گرایا تو جَوَارِیْنْ رہ گیا۔ پھر التقائے ساکنین کی وجہ سے یا گر گئی تو جَوَارٍ بن گیا۔ اب جوار بروزن کلام اور سلام بن گیا۔ اب یہ مفرد کا وزن ہے۔ اور جب یہ جمع منتہی الجموع کا وزن ہی نہیں تو آپ کا یہ اشکال کہ اس پر تنوین اور کسرہ نہیں آنا چاہیئے ختم ہوا۔

اور اسم میں چونکہ اصل منصرف ہونا ہے، لہٰذا اَعلیٰ کی اصل تنوین کے ساتھ اَعْلَوٌ ہے۔ واو چوتھی جگہ ہونے کی وجہ سے یا سے بدلا تو اَعْلَیٌ ہوا۔ پھر یا متحرک ماقبل فتحہ کو الف سے بدلا تو اَعْلان ہوا۔ پھر التقائے ساکنین کی وجہ سے الف گرا تو اَعْلَنْ رہ گیا۔ اب بھی اس میں وزن فعل اور وصف موجود ہے۔ اَعْلَنْ بروزن اَکْرَمْ۔ اور چونکہ اسم تفضیل ہونے کی وجہ سے وصف بھی ہے۔ لہٰذا یہاں اعلال سے پہلے بھی دو سبب ہیں اور اعلال کے بعد بھی دو

سبب ہیں۔ پس یہ صیغہ غیر منصرف ہے۔ اس وجہ سے اس پر کسرہ اور تنوین نہیں آئے۔ اور جب تنوین نہیں آئے گی تو الف گرے گا بھی نہیں۔

و جواب ایں اشکال چنین دادہ اند اور اس اشکال کا جواب اس طرح دیا گیا که اصل در اسماء انصراف است کہ اصل اسماء کے اندر منصف ہونا ہے پس اصل ہر اسم منصرف بر می آید پس ہر اسم کی اصل منصرف نکلتی ہے۔ لہذا دریں جا اصل با تنوین بر آمدہ لہذا یہاں اصل تنوین کے ساتھ نکلی۔ در حالت نصب که یا حسب قاعدہ قاضٍ نمی اُفتد اور حالت نصب میں قاضٍ کے ضابطے کے مطابق یا نہیں گرتی۔ قاضی کے اندر حالت رفعی اور حالت جرّی میں جب اضافت بھی نہ ہو اور الف لام بھی نہ ہو تن یا گر جائے گی اور قاضٍ رہ جائے گا۔ جب کہ حالت نصبی میں جب اضافت اور الف لام نہ ہو تو قاضِیً رہ جائے گا اور یا گرے گی نہیں۔ جبکہ الف لام کی صورت میں حالت رفعی اور جرّی میں القَاضِیْ اور حالت نصبی میں القاضِیَ آئے گا۔ در وزن منتہی الجموع خللے نیا مدہ لہذا منتہی الجموع کے وزن میں کوئی خلل نہیں آیا۔ یعنی قاضی بروزن صوری فَوَاعِلَ ہے۔ لہذا کلمہ غیر منصرف شدہ لہذا کلمہ غیر منصرف ہو گیا۔ تنوین حذف گردیدہ تنوین حذف ہو گئی۔

و در حالت رفع و جر چوں یا بقاعدہ قاضٍ افتادہ اور حالت رفعی اور جرّی میں یا بقاعدہ قاضٍ گر گئی جوارٍ بروزن مفرد مثل سَلَامٍ و کَلَامٍ ماندہ جوارٍ مفرد کے وزن سلامٍ اور کلامٍ کی طرح باقی رہ گیا۔ وزن منتہی الجموع باطل شدہ منتہی الجموع کا وزن باطل ہو گیا۔ و مدار منع صرف ایں جا صرف بر ہمیں وزن ست اور غیر منصرف کا دارومدار یہاں پر وہ صرف اسی (جمع منتہی الجموع کے) وزن پر ہے۔ پس کلمہ منصرف باقی ماندہ با تنوین پس کلمہ منصرف باقی رہا تنوین کے ساتھ۔ و حذف یا قائم ماندہ اور یا کا حذف قائم رہا۔ و در اَعْلٰی و امثال آں اور اعلیٰ اور اُس جیسے لفظ جو ہیں اصل با تنوین بر آوردہ بودند اصل تنوین کے ساتھ نکالی گئی تھی۔ لیکن بعد اُفتادن الف بالتقائے ساکنین با تنوین لیکن تنوین کے ساتھ التقائے ساکنین کی وجہ سے الف کے گرنے کے بعد ہم سبب منع صرف زائل نمی شود پھر بھی منع صرف کا سبب ختم نہیں ہوتا۔ چه سبب منع صرف ایں جا دو چیز ست اس لئے کہ منع صرف کا سبب یہاں پر دو چیزیں ہیں وصف کہ دراں ہیچگونه خللِ واقع نشدہ کہ ایک تو وصف ہے کہ اس میں کسی قسم کی خلل اور خرابی واقع نہیں ہوئی۔ و وزن فعل اور دوسرا وزن فعل ہے۔

یعنی اَعْلٰی جو کہ اصل میں اَعْلَوٌ تھی۔ پھر اَعلَیٌ ہوئی۔ پھر اَعْلَنْ ہوئی۔ پھر بھی یہ وصف اور وزن فعل ہونے کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔ لہذا اس پر تنوین نہیں آئے گا اور اَعْلیٰ پڑھیں گے۔

نوٹ: وصف غیر منصرف کا سبب اُس وقت بنے گا جب وہ اصلِ وضع میں وصف ہو۔ اور اسم تفضیل اصل وضع میں وصف ہے۔ اور اگر بعد میں وصف بنے تو وہ غیر منصرف کا سبب نہیں بنے گا۔ لہذا اَعْلیٰ اور اَوْلیٰ میں وصف معتبر ہے، کیونکہ یہ اصل وضع میں وصف ہے۔ اور وزن فعل بھی سبب بنتا ہے غیر انصراف کا لیکن اُس میں شرط یہ ہے کہ وہ وزن خاص ہو فعل کے ساتھ، کسی اسم میں کبھی بھی وہ وزن نہ آئے۔ اور اگر اسم میں وہ وزن پایا بھی جائے تو یہ کہ وہ فعل سے نقل ہو کر آیا ہو۔ اسم کا اپنا وزن نہیں ہونا چاہئے۔ اور اگر ایسا وزن ہے جو فعل میں بھی پایا جاتا ہے اور اسم میں بھی پایا جاتا ہے۔ تو یہ وزن اس وقت سبب بنے گا غیر انصراف کا کہ اُس کے شروع

میں حروف اتین میں سے کوئی حرف ہونا چاہئے اور نیز جب آپ اُس کی مؤنث بنا دے تو اُس میں گول تا نہ آتی ہو۔ مثلا جیسے اَحْمَدْ یہ غیر منصرف ہے علم ہونے کی وجہ سے اور وزن فعل ہونے کی وجہ سے۔ اور اس میں جو وزن فعل ہے اَفْعَل یہ تو فعل کے ساتھ خاص نہیں۔ کیونکہ یہ وزن اسم تفضیل میں بھی آتا ہے۔لیکن یہاں اس وزن کے اندر شروع میں حروف اتین میں سے ہمزہ ہے۔ اور اس کی مؤنث بھی تا کے ساتھ نہیں آتی۔ لہٰذا اب یہ وزن غیر انصراف کا سبب بنے گا۔ تو اس سے یَعْمَل جیسا لفظ نکل گیا۔ عرب کے ہاں جو اونٹ بہت مضبوط اور طاقتور ہوتا ہے اُس کو "جَمَلٌ یَعْمَلٌ" کہتے ہیں۔ اور اگر اونٹنی ہوں تو پھر "ناقَۃٌ یَعْمَلَۃٌ" کہتے ہیں۔ لیکن یہ وزن فعل غیر انصراف کا سبب نہیں بنے گا، کیونکہ اس کے شروع میں حروف اتین تو ہے، لیکن یہ اپنے مؤنث کے لئے گول تا کو قبول کرتی ہے۔ لہٰذا یعملٌ تنوین کے ساتھ پڑھیں گے۔

که دریں مقام که اس مقام پر معتبر ازاں که جس کا اعتبار کیا گیا ہے بودن یکے از حروف اتین در ابتداست وہ فعل کے ابتدا میں حروف اتین کا ہونا ہے۔ بے قبول تا اور تا کو قبول نہ کرنا۔ تا سے مراد گول تا مؤنث والی ہے۔ یعنی وزن فعل کے شروع میں حروف اتین میں سے کوئی حرف ہوگا، اور اپنے مؤنث کے لئے آخر میں گول تا کو قبول نہ کرے۔ و ایں معنیٰ اور یہ والی جو علّت ہے۔ یعنی اولیٰ اور اَعْلیٰ میں غیر منصرف کی یہ والی جو دو سبب ہیں۔ با وصف سقوط الف الف کے گرنے کے وصف کے باوجود ہم موجود است یہ علّت ابھی بھی موجود ہے۔ پس بقائے علّتِ منع صرف پس علّتِ منع صرف کا باقی رہنا موجب منع صرف کلمه گردیده یہ کلمہ کے منع صرف کا سبب ہو گیا۔ یعنی صفت اور وزن فعل غیر منصرف کا علت اب بھی موجود ہے اولیٰ اور اعلیٰ جیسے لفظوں میں۔ تنوین را بر انداخت تنوین کو گرا دیا۔ کیونکہ صیغہ غیر منصرف رہ گیا۔

مصنفؒ فرماتے ہیں کہ صاحب فصول اکبری نے جواری کو قاضی سے علیحدہ کرنے کے لئے ایک علیحدہ راستہ اختیار کیا۔ اور اس کے لئے ایک علیحدہ قانون بنایا۔ وہ فرماتے ہیں کہ فواعل یا مفاعل وزن صوری پر جو بھی لفظ آئے، اگر اُس کی آخر میں یا ہوئی یعنی وہ ناقص ہوا، تو حالت رفعی اور جرّی میں جب یہ الف لام اور اضافت کے بغیر ہو تو یا گر جائے گی۔ اور اگر الف لام اور اضافت کے ساتھ ہو تو یا گرے گی نہیں البتہ ساکن رہے گی۔

صاحب فصول اکبری برائے تَفَصِّیْ ازیں اشکال صاحب فصول اکبری نے اس اشکال سے جان چھڑانے کے لئے راہے دیگر پیموده اُنہوں نے دوسرا راستہ اختیار کیا۔ پیمودن: ناپنا، پیمائش کرنا که ایں جمع را از مَعِیَّت قاضی بر آوُردَه کہ اُنہوں نے اس جمع کو قاضی کے ساتھ سے باہر نکال دیا۔ برائے ایں قاعدہ دیگر قرار داده اور اُس کے لئے دوسرا قاعدہ مقرر کیا یعنی اینکه اور وہ قانون یہ ہے کہ در جمع ناقص ناقص کی جمع میں که بروزن صوری فَوَاعِلْ باشد جو فواعل کے وزن صوری پر ہو بحالت رفع و جر یا را حذف کرده تنوین می آرند حالت رفع اور جر میں یا کو حذف کر کے تنوین لے آتے ہیں۔ یہ اُس وقت ہوگا جب الف لام اور اضافت کے بغیر ہو۔ چونکه در تقریر صاحب فصول اکبری چونکہ صاحب فصول اکبری کی تقریر میں از اصلِ اصل سے ہی اشکال وارد نمی شود اشکال وارد نہیں ہوتا۔ و تخفیف مَؤُنَتْ(مَؤُونت: مشقت، تکلیف) بسیار ست اور اُس میں بہت زیادہ مشقت کی تخفیف ہے۔ یعنی باقی صرفیوں کی قانون میں بڑی مشقت ہے۔ لہٰذا قاعدہ را دریں

کتاب اسی لئے قاعدہ کو اسی کتاب یعنی علم الصیغه میں بہمیں نہج اُسی طریقه پر جو که صاحب فصول اکبری کا طریقه ہے نوشتیم ہم نے لکھا۔

ص [34] فَقَدْ رَاَیْتُمُوْہُ ب صیغه رَاَیْتُمْ بروزن فَعَلْتُمْ ۔ فائے تعقیب و قد تحقیق در ابتدایش آمده تعقیب کی فا اور تحقیق کی قد اس کی ابتدا میں آیا۔ تعقیب: که ایک چیز دوسرے چیز کے پیچھے ہے۔ اور یه قد تحقیق کے لئے آتا ہے یعنی بات کو پخته کرنے کے لئے۔ چوں ہائے ضمیر مفعول در آخر آں لاحق شده جب مفعول کی ہا ضمیر اسکے آخر میں لاحق ہو گئی۔ واو بر تُمْ افزوده واو کو تُم پر بڑھا دیا۔ و قاعده چنین ست اور قاعده یوں ہے که بعد کُمْ و ہُمْ و تُمْ که کُمْ، ہُمْ اور تُمْ کے بعد ہر گاہ ضمیرے لاحِق میشود جب بھی ضمیر جُڑتی ہے۔ بعد میم واو می فزاید تو میم کے بعد واو بڑھاتے ہے۔ و میم مضموم میشود اور میم مضموم ہو جاتا ہے۔ چوں قَتَلْتُمُوْهُمْ اَکَلْتُمُوْہَا اَکْرِہْتُمُوْنِیْ طَلَّقْتُمُوْہُنَّ جیسا که یه صیغیں ہیں۔

بلکه در تائے مکسوره واحد مؤنث حاضر بلکه تائے مکسوره جو ہے واحد مؤنث حاضر کی حین لُحوقِ ضمیر ضمیر کے جُڑنے کے وقت گاہے یائے ساکنه زیاده میشود کبھی کبھار یائے ساکنه زیاده ہو جاتی ہے۔ مثلاً ضَرَبْتِ کے ساتھ ہا ضمیر ملائے تو ضَرَبْتِیْهِ بن جائے گا۔ اور اس میں ضَرَبْتِهِ بھی جائز ہے۔ در صحیح بخاری در قول ابن مسعودؓ وارد شده لَوْ قَرَأتِیْهِ لَوَجَدْتِّیْهِ۔ صحیح بخاری میں عبدالله ابن مسعودؓ کی قول میں واقع ہوا ہے۔ لَوْ قَرَأتِیْهِ اگر تو اُس کو پڑھتی تو تو اُسے پا لیتی۔

ص [35] اَنُلْزِمُکُمُوْهَا ب صیغه نُلْزِمُ است مثل نُکْرِمُ ۔ نُلْزِمُ باب افعال سے جمع متکلم کا صیغه ہے۔ ہمزه استفہام برسَرِش آمده ہمزه استفہام اس کے سر پر آیا یعنی اسکے شروع میں آیا۔ و کُمْ ضمیر مفعول در آخرش اور کُمْ مفعول کی ضمیر اسکے آخر میں آئی و بعد آں اور اُسکے بعد بسبب ہا ضمیر مفعول دوم دوسری مفعول کی جو ہا ضمیر ہے اُسکی وجه سے بعد میم واو افزوده میم کے بعد واو بڑھ گیا۔ میم مضموم شده اور میم مضموم ہو گیا۔ اَنُلْزِمُکُمُوْہَا گشته اور اَنُلْزِمُکُمُوْہَا ہو گیا۔

ص [36] اَنْ سَیَکُوْنُ اس صیغے میں اشکال یه ہے که اَن تو نصب دیتا ہے۔ تو مصنفؒ بتلائیں گے که یه "اَنْ" ناصبه نہیں بلکه اَنْ مُخَفَّفَةْ مِنَ الْمُثَقَّلَةْ ہے۔ اِنَّ اور اَنَّ سے کبھی کبھار اِنْ اور اَنْ مخففه من القثقله آتے ہیں۔ یه ایک اسم چاہتا ہے اور ایک خبر۔ اسم کو نصب دیتا ہے اور خبر کو رفع۔ نوٹ: اِنْ مخففه من القثقله کے ساتھ اس کا اسم اور خبر دونوں ہوتے ہیں۔ہاں اِنْ مخففه من المثقله کا اسم کبھی کبھار محذوف بھی ہوتا ہے۔ جبکه اَنْ مخففه من القثقله کا اسم ہمیشه مخذوف ہوتا ہے۔ اور اسکا اسم ضمیر شان ہوتی ہے۔ تفاسیر میں اَنْ سَیَکُوْنَ کی تفسیر میں اَنَّهٗ سَیَکُوْنُ ہوگا۔ ب صیغه یَکُوْنُ ست مثل یَقُوْلُ ۔ اشکال بسبب عدمِ نصب ست اشکال نصب کے نه آنے کی وجه سے ہے۔ یعنی اَنْ کی وجه سے اس پر نصب کیوں نہیں آیا۔ و وجہش اینکه اور اس کی وجه یه ہے این اَنْ ناصبه نیست بلکه مخففه است از اَنَّ مشبه بالفعل که یه اَنْ ناصبه نہیں بلکه اَنْ مخففه ہے اَنَّ مشبه بالفعل سے بعد عِلْم و ظَنْ این اَنْ می آید عِلْم اور ظَنْ کے بعد یه "اَنْ" آتا ہے۔ جب علم اور ظَنْ کے لفظ کے بعد

اَنْ آ جائے تو یہ عموماً مخففہ من المثقلہ ہوگا۔ جیسے قرآن مجید میں آیا ہے "عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ"۔ و نصب نمی کنند اور یہ نصب نہیں دیتا۔

ص[37] مِتْنَا ب صیغہ متکلم مع الغیر ست چوں خِفْنَا۔باب سمع سے و وجہ اشکال دریں صیغہ این ست اور اس صیغے میں اشکال یہ ہے۔ کہ مضارع آں در قرآن مجید مضموم العین مستعمل شدہ کہ اس کا مضارع قرآن مجید میں مضموم العین استعمال ہوا ہے۔ چوں يَمُوْتُ و يَمُوْتُوْنَ جیسا کہ يَموتُ اور يموتونَ پس باید کہ صیغہ از نَصَرَ يَنْصُرُ باشد پس چاہئے کہ صیغہ نصر ینصر سے ہوتا و مُتْنَا آید چوں قُلْنَا اور مُتْنَا آئے جیسے کہ قُلْنَا ہے۔ جوابش اینکہ اہل تفسیر نوشتہ اند اسکا جواب یہ ہے کہ اہل تفسیر نے لکھا ہے کہ ایں لفظ از سمع آمدہ کہ یہ لفظ باب سمع سے آیا ہے۔ مَاتَ يَمَاتُ چوں خَافَ يَخَافُ مَاتَ يَمَاتُ جیسا کہ خَافَ يَخَافُ و از نَصرہم آمدہ چوں مَاتَ يَمُوْتُ اور باب نصر سے بھی آیا ہے جیسا کہ مات یموتُ و در قرآن مجید ماضی از سمع مستعمل شدہ و مضارع از نصرَ اور قرآن مجید میں ماضی باب سمع سے استعمال ہوئی اور مضارع باب نصر سے۔ نوٹ: قرآن میں ماضی باب سمع سے بھی آئی ہے اور باب نصر سے بھی آئی ہے۔ سمع سے جیسا کہ مِتُّ اور مِتْنَا ۔ اور باب نصر سے بھی ماضی آئی ہے جیسا کہ مُتُّمْ۔ اور اسی طرح مِتُّمْ بھی آیا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ ماضی باب سمع سے بھی آئی ہے اور باب نصر سے بھی۔ لیکن مضارع صرف باب نصر سے استعمال ہوا ہے۔

ص[38] فَمْبَجَسَتْ ب فَانْبَجَسَتْ صیغہ واحد مؤنث غائب ماضی معروف است مثل اِنْفَطَرَتْ ۔ ہمزہ بسبب درج افتادہ ہمزہ وصل درمیان میں ہونے کی وجہ سے گر گیا و نون کہ ساکن بُود اور نون جو کہ ساکن تھا بسبب وقوع با وہ با کے ہونے کی وجہ سے بعد آں اُس کے بعد میم شدہ میم ہو گیا۔ بایں جہت در صیغہ اشکالے آمدہ اس جہت سے صیغے کے اندر اشکال آیا۔

ص[39] اَلدَّاعِ ب صیغہ اسم فاعل است دَاعِيْ۔ یا بموجب قاعدہ یا اس ضابطے کی وجہ سے کہ یائے آخرِ اسم معرف باللام کہ معرف باللام اسم کے آخر کی جو یا ہے را گاہے حذف میکنند اُسکو حذف کرلیتے ہیں ساقط شدہ یا اس ضابطے سے ساقط ہو گئی۔

ص[40] اَلْجَوَارِ ب اَلْجَوَارِيْ بُودہ۔ بقاعدہ کہ اینک ذکر کردیم وہ ضابطہ جو ابھی ہم نے ذکر کردیا یا را حذف کردند یا کو حذف کر دیا

ص[41] اَلتَّنَادِ ب اَلتَّنَادِيْ مصدر باب تفاعل است ۔ اَلتَّنَادُيُ بُودہ اَلتَّنَادُيُ بروزن التَفَاعُلُ تھا بقاعدہ معلومہ ضمہ دال کسرہ شدہ وہ جو معلوم ضابطہ ہے دال کا ضمہ کسرہ ہو گیا۔ یا ساکن گشتہ اور "یا" ساکن ہو گئی۔ و بقاعدہ مذکورہ حال اُفتادہ اور وہ ضابطہ جو ابھی حال ہی میں ذکر ہوا اُس ضابطہ سے یا گر گئی۔ اس سے مراد وہ ضابطہ ہے کہ اگر معرف باللام کے آخر میں یا ہو تو کبھی کبھار اُس یا کو گرا دیتے ہیں۔

ص[42] دَسّٰهَا ب صیغہ دَسّٰی است کہ دراصل دَسَّسَ بُودہ۔ حرف آخر تضعیف را مضاعف کی آخری حرف کو بحرف علت بدل کردند حرف علّت کے ساتھ بدل دیا۔ یعنی آخری سین کو الف سے بدل دیا۔ اکثر عرب چنیں

می کنند اکثر عرب اس طرح کرتے ہیں۔ یہاں آخری حرف کو حرف علّت سے بدلا اور کبھی کبھار پہلے حرف کو حرف علّت سے بدلتے ہیں۔ جیسا کہ دِینار جو کہ اصل میں دِنّنَارٌ تھا۔ اس میں پہلے نون کو یا سے بدلا۔

ص [43] فَظَلْتُمْ ب صیغه فَظَلِلْتُمْ بُوده۔ جمع مذکر حاضر ماضی معروف مضاعف از سَمِعَ۔ بقاعده عرب عرب کے قاعدے سے که از دو حرف تضعیف یکے را گاہے حذف میکنند که دو متجانس حروف میں سے کبھی کبھار ایک حرف کو حذف کر دیتے ہے۔ لام اول را حذف کردند لام اوّل کو حذف کر دیا۔ لام ہے فَظِلْتُمْ می گویند اور کبھی فَظِلْتُمْ بھی کہتے ہیں۔ بکسر ظا ظا کے کسرہ کے ساتھ بنقل حرکت لام اول بظا لام اوّل کی حرکت ظا کو نقل کرتے ہوئے۔

درس 50۔ ص [44] قَرْنَ ب حسب بیان بعضے مفسرین دراصل اِقْرَرْنَ بُوده بعض مفسرین کے مطابق یہ اصل میں اِقْرَرْنَ تھا۔ ہفت اقسام میں مضاعف ہے اور باب ضرب سے ہے۔ قَرَّ یَقِرُّ قَرَارًا۔تَقِرُّ سے امر کا صیغه قِرَّ، قِرِّ اور اِقْرِرْ ہے۔ اور اسی سے جمع مؤنث حاضر امر معلوم کا صیغه اِقْرِرْنَ ہے۔ حَسَبِ قاعده مذکوره آنِفًا اُسی ضابطے کے مطابق جو ابھی مذکور ہوا۔ آنِفًا: ابھی، لیکن یہ ماضی کا "ابھی" ہے۔ ایک "ابھی" حال کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ عربی میں حال کے "ابھی" کے لئے اَلْآن کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ یعنی وہ قاعده جو ابھی ذکر کیا۔ اُس کے مطابق فَضَلْتُمْ اصل میں فَضَلِلْتُمْ تھا۔ تو عرب بعض اوقات مضاعف کے اندر ایک متجانس کو حذف کر دیتے ہیں۔ تو یہاں بھی ایسا ہوا کہ اِقْرِرْنَ کے اندر ایک را کو حذف کیا۔ رائے اول را بعد نقل حرکتش حذف کردند پہلی را کو اُس کی حرکت نقل کرنے کے بعد حذف کیا۔ حاجت ہمزه وصل نمانده لہذا بیفتاده قَرْنَ شد ہمزہ وصل کی ضرورت نہ رہی، لہٰذا وہ گر گئی اور قَرْنَ ہوگیا۔

و در بیضاوی یک توجیه آں قَرْنَ مثلِ خَفْنَ اور بیضاوی شریف میں اسکی ایک توجیه قَرْنَ مثل خَفْنَ ہے۔ خِفْنَ ماضی معروف میں جمع مذکر غائب کا صیغه ہے۔ اور ہفت اقسام میں اجوف واوی ہے۔ اور خَفْنَ جمع مؤنث حاضر فعل امر سے ہے۔ خَفْ، خَافَا، خافُوْا، خافِيْ، خافَا، خَفْنَ۔ از قَارَ یَقَارُ مثل خَافَ یَخَافُ قَارَ یَقَارُ مثل خافَ یَخَافُ سے ہے۔ و معنی آں مقارب بماده قرار نوشته اور اسکا معنیٰ (علامّه بیضاوی نے) مادّہ قرار کے قریب لکھا ہے۔ قَرَار: کہیں پر ٹھہرنا، قرار پکڑنا۔ اور قَارَ یَقَارُ اجوف سے اسکا معنیٰ "جمع ہونا، اکھٹے ہونا"۔ اور "جمع ہونا" بھی قرار کے قریب ہے۔

ص [45] حُجُرَات ب جمع حُجْرَةٌ است یہ حُجْرَةٌ کی جمع ہے۔ حجرة: کمرہ در واحد عین ساکن است واحد کے اندر عین ساکن ہے۔ در جمع حسب قاعده اور جمع کے اندر اس ضابطے کے مطابق۔ ضابطه آگے بیان کر رہا ہے۔ که عین فُعْلٌ بالضم مؤنث که وہ فُعْلٌ جو مؤنث ہے اور ضمه کے ساتھ ہے، اُسکا عین۔ فُعْلٌ جب مؤنث ہو تب اسکی جمع الف تا کے ساتھ آتی ہے۔ اگر مذکر ہو تو پھر الف تا کے ساتھ جمع نہیں آتی۔ و فُعْلَةٌ را اور فُعْلَةٌ کی عین جو ہے اسکو بوقت جمع بالف و تا الف اور تا کے ساتھ جمع کے وقت ضمه میدہند عین کو ضمہ دے دیتے ہے۔ جیم را ضمه دادند تو یہاں بھی حُجُرَات کے جیم کو ضمہ دے دیا۔ و فتحه ہم دریں صورت جائز ست اور فتحه بھی اس صورت میں جائز ہے۔ یعنی حُجَرَات بھی پڑھنا جائز ہے۔ و در فِعْلٌ بالکسر مؤنث و فِعْلَةٌ اور فِعْلٌ مؤنث جو کسرہ کے ساتھ ہے اُس میں اور فِعْلَةٌ میں چوں کِسْرَةٌ جیسے کہ کِسْرَةٌ لفظ ہے۔ عین را کسره

میدَہند عین کو کسرہ دے دیتے ہے۔ و گاہے فتحہ اور کبھی کبھار فتحہ بھی دے دیتے ہیں۔ یعنی اس میں کِسِرَات اور کِسَرَات دونوں جائز ہیں۔ و در امثال تَمْرَۃٌ تَمَرَاتٌ گویند اور تَمْرَۃٌ جیسے لفظوں میں تَمَرَات کہتے ہیں۔بفتح عین عین کے فتحہ کے ساتھ۔ یعنی فَعْلٌ مؤنث یا فَعْلَۃٌ کے جمع میں عین پر فتحہ دے دیتے ہیں۔ جیسا کہ تَمْرَۃٌ سے تَمَرَاتٌ۔ یہاں مصنفؒ نے فُعْلٌ فُعْلَۃٌ ، فَعْلٌ فَعْلَۃٌ اور فِعْلٌ فِعْلَۃٌ کے بارے میں جو قانون ذکر کیا یہ صرف صحیح کے بارے میں ہے۔ باقی اجوف، ناقص، مضاعف وغیرہ کے بارے میں مزید تفصیل ہے جو کہ فصول اکبری وغیرہ کتابوں کے اندر مذکور ہے۔ برائے تعلیم ایں قاعدہ ایں صیغہ نوشتہ شد اس ضابطے کے تعلیم کے لئے یہ صیغہ لکھ لیا گیا۔ یعنی یہ صیغہ تو آسان تھا۔ بس مصنفؒ نے اس ضابطے کے تعلیم کے لئے یہ ذکر کیا۔

الحمد للہ کہ ایں رسالہ بانجام رسید الحمد للہ کہ یہ رسالہ اختتام کو پہنچا۔ رسالہ: چھوٹی کتاب بِفَضْلِہٖ اللہ کے فضل سے جَلَّتْ آلَاؤُہٗ اُسکی نعمتیں عظیم ہیں۔ جَلَّ: بڑا ہونا، عظیم ہونا، آلیٰ: نعمت۔ جَلَّتْ فعل ہے اور آلَاؤُہٗ اسکے لئے فاعل۔ مُحْتَوِی بر قواعدے شُدہ یہ رسالہ ایسے ضابطوں پر مشتمل ہوا۔ اِحْتَویٰ یَحْتَوِیْ : مشتمل ہونا۔ کہ نافع مبتدی و منتہی است جو کہ مبتدی اور منتہی کے لئے نافع ہے۔ بالخصوص باب افادات و خاتمہ خاص طور پر افادات کا جو باب ہے اور خاتمہ جو ہے، مشتمل بر فوائد یست وہ ایسے فائدوں پر مشتمل ہے کہ اکثر کتب صرف ازاں خالی ست کہ اکثر کتب صرف اُس سے خالی ہیں۔ و اِدراک آں نہایت نافع اور اِن کا جاننا نہایت فائدہ مند ہے۔ مقصود بالذات از تحصیلِ علمِ صرف علمِ قرآن مجید ست علم صرف کے حصول سے مقصود بالذات علم قرآن مجید ہے۔

و در خاتمہ صیغ قرآن مجید مذکور شدہ اور خاتمہ کے اندر قرآن مجید کے وہ صیغیں مذکور ہوئے۔ کہ اِدراک اکثر آں کہ اُن میں سے اکثر کو جاننا بے مراجعت کتب تفسیر بغیر رُجوع کئے کتب تفسیر کی طرف دُشوار ست مشکل ہے۔ ازیں اَنفع چہ خواہد بُود اِس سے زیادہ نافع اور کیا چیز ہوگی۔ و بہمیں جہت اور اسی وجہ سے و بسبب اختتام ایں رسالہ اور بوجہ اس رسالہ کے ختم ہونے کے در 1276 ھ 1276 ھجری میں (ہزارُ دو صدُ ہفتادُ شش یا دو ازدہ صدُ ہفتادُ شش) نامش عِلْمُ الصِّیْغَہ گذاشتہ آمد اس کا نام علم الصیغہ قرار پایا۔ مصنفؒ 1277 ھجری میں وہاں سے رہا ہو گئے۔

علم الصیغہ کی وجہ تسمیہ مصنفؒ دو بیان کریں گے۔ ایک یہ کہ اس میں قرآن مجید کے صیغوں کا ذکر ہوگا۔ دوسرا یہ کہ حروف ابجد کے حساب سے بھی اسکا نام علم الصیغہ آتا ہے۔

حروف ابجد کی تفصیل: اَبْجَدْ ہُوَّزْ حُطِّیْ کَلِمَنْ سَعْفَصْ قَرْشَتْ ثَخَذْ ضَظَغْ : حروف ابجد میں تلفُّظ کا اعتبار نہیں ہوتا بلکہ کتاب کا اعتبار ہوتا ہے۔ جیسا کہ علم الصیغہ کو ہم عِلْمُ صِیْغَہ پڑھتے ہیں۔ لہٰذا تلفظ کا اعتبار نہیں ہوگا بلکہ اس میں الف لام کو شمار کریں گے۔ اور علم الصیغہ کے تمام حروف کی تعداد معلوم کرنا ہوگا۔ نیز حرف مشدَّد کو ایک شمار کرتے ہیں۔ علم الصیغہ : 70 + 30 + 40 + 1 + 30 + 90 + 10 + 1000+ 5 = 1276

و بسبب ظہور ایں قوانین اور اس وجہ سے کہ اِن قوانین کا جو ظہور ہے جَزِیلَۃُ التحقیق وہ قوانین بڑی تحقیق والے ہیں۔ جزیلہ: بہت زیادہ، بہت کثیر، بپاس خاطر جو دل کی رعایت رکھنے کے لئے، پاس: خیال رکھنا، خاطر: دل، شفیق وہ جو شفقت کرنے والے ہیں حقیق وہ جو لائق ہے۔ یعنی باصلاحیت ہے۔ حافظ وزیر علی

صاحب یعنی کہ حافظ وزیر علی صاحب جس کا نام ہے سَلَّمَهُ اُن کو سلامت رکھے ربُّ الْمَواهِبْ بخششوں والا رب، مواہب یہ مَوْہِبَۃٌ کی جمع ہے۔ رَبُّ المال: مال کا مالک۔ یعنی یہ قوانین حافظ وزیر علی صاح کے دل کی رعایت رکھنے کی وجہ سے ظہور میں آئے۔ کیونکہ جزیرہ اَنڈہ مان میں حافظ وزیر علی صاحب نے اسکی خواہش ظاہر کی تھی۔ مُلَقَّبْ بقوانین جزیلہ حافظیہ کردہ شُد اس لئے اس کو قوانین جزیلہ حافظیہ کے ساتھ ملقب کیا گیا۔ حافظیہ : حافظ والے، جیسا کہ لاہوری: لاہور والے خدائے تعالیٰ قبول فرماید اللہ تعالیٰ اسکو قبول فرمائیں۔

و حقیر مصنف؆ عاجزی کے طور پر اپنا ذکر کر رہے ہیں کہ میں جو حقیر انسان ہوں۔ گنہگار گنہگار انسان ہوں نامہ سیاہ اور میرے نامہ اعمال سیاہ ہے یعنی گناہوں سے بھرا ہوا ہے۔ تباہِ روزگار زمانے کا تباہ حال انسان از مکارِهْ دُنْیَوِیَّه دنیا کے نا پسندیدہ کاموں سے۔ مکارہ جمع ہے مَکْرَہٌ یا مَکْرُوْہَۃٌ کی۔ بر آوُرده باہر نکال کر عافیت تامہ عنایت فرموده عافیت تامّہ عنایت فرمائے۔ یعنی ہر قسم کے امراض اور آفتوں سے سلامتی۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ انسان کو اپنے لئے عافیت کی سوال کرنا چاہئے۔ بر آستانہ خود اپنی دہلیز پر یعنی بیت اللہ شریف و آستانه حبیب خود اور اپنے محبوب کے چوکھٹ پر، یعنی مدینہ منورّہ پر بِرَسانَد پہنچا دے۔ یہاں تک مصنف؆ نے اپنے لئے دعا کی۔ اب حافظ وزیر علی صاحب کے لئے دُعا فرما رہے ہیں۔ و محبی اور جو میرے محب ہے۔ یا متکلم کی ہے۔ محب: محبت کرنے والے محسنی اور مجھ پر احسان کرنے والے ہے، شفیقی اور شفقت کرنے والے ہے حافظ وزیر علی صاحب جو کہ حافظ وزیر علی صاحب ہے باعث تصنیف ایں کتاب جو اس کتاب کے تصنیف کے باعث بنے ہیں۔ را بہمه وُجوه یا اللہ اُن کو ہر اعتبار سے مُرَفَّهُ الحال آسودہ حال یعنی خوش حال و مَقْضِیَ المَرام اُن کے مقصد پورے ہو۔ مرام: مقصد، و فائز بمُرادات دینی و دنیوی دارد دینی اور دنیاوی اعتبار سے مرادات کا پورا ہونے والا بنا دے۔ وَ اٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور ہماری آخری دعا آخری پکار یہ ہے کہ "تمام تعریفیں اُس اللہ کے لئے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے"۔ و الصَّلوٰۃُ وَلسَّلَامُ عَلیٰ حَبِیْبِہٖ اور رحمت اور سلامتی نازل ہو اللہ کے محبوب پر سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ جو تمام انبیاء کے سردار ہیں وَاٰلِہٖ اور اُنکی آل پر، یعنی اُن کی پیروی کرنے والے جو نیک مسلمان ہیں وَاَصْحَابِہٖ اور اُن کے تمام صحابہؓ پر اَجْمَعِیْنَ تمام کے تمام صحابہؓ پر اٰمِیْنَ ط آمین تـمّـت

15 رمضان المبارک 1445 ہجری اتوار 26 مارچ 2024

عبد ضعیف عمرعزیز

0092 945 28 63